

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

عَقِيدَةُ
خَيْرِ النُّبُوَّةِ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ





أَنَا خَافَةُ النَّبِيِّ ﷺ لِأَنِّي بَعْدِي

عَقِيدَةٌ قَائِمَةٌ عَلَى مَا لَمْ يَكُنْ فِي كُتُبِ رِسَالِ كَالسَّامِيَةِ كَوَيْلًا

عَقِيدَةُ خَيْرِ الدُّعَاةِ

جلد دوم

الِإِدَارَةُ لِتَحْفِظِ الْحَقَائِدِ الْإِسْلَامِيَّةِ



مَا كَانَ مُحَمَّدٌ أَبَا أَحَدٍ مِّن رِّجَالِكُمْ
وَلَكِن رَّسُولَ اللَّهِ وَخَاتَمَ النَّبِيِّينَ

الآية (٢٤) سورة الاحزاب

قصیدہ بردہ شریف

از شیخ العرب اہم امام محمد شرف الدین ہمدانی مصری و فیہ رحمۃ اللہ علیہ

مَوْلَايَ صَلَّى وَسَلَّمُ دَائِمًا أَبَدًا
عَلَى حَبِيبِكَ خَيْرِ الْخَلْقِ كُلِّهِمْ

اسے میرے ایک دوست نے اردو سلاطین لائبریری میں ایک خط میں لکھا تھا کہ یہ عربی میں لکھا گیا ہے۔

مُحَمَّدُ سَيِّدُ الْكَوْنَيْنِ وَالْمَقْلَيْنِ
وَالْفَرِيقَيْنِ مِنْ عَرَبٍ وَمِنْ عَجَمٍ

محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہیں دنیا و آخرت کے اور کائنات و انسان کے اور عرب و عجم دونوں جماعتوں کے۔

فَإِنَّ النَّبِيَّ فِي خَلْقٍ وَفِي خُلُقٍ
وَلَسَوْدَانُوهُ فِي عِلْمٍ وَلَا كَرَمٍ

آپ ﷺ کے تمام احوال و صفات پر حسن و اعلیٰ میں فوقیت پائی اور وہ آپ کے مراتب و کمالات کے قریب ہی نہ آسکے۔

وَكُلُّهُمْ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ مُلْتَمِسٌ
عَرْفًا مِنَ الْبَحْرِ أَوْ شَفَاةً مِنَ الدِّيَمِ

تمام انبیاء و رسل اللہ ﷺ آپ ﷺ کی طرف سے تمسک ہیں آپ کے درجے کے کرامت سے ایک چلو یا دان رحمت سے ایک شفا ہے۔



الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا خَاتَمَ النَّبِيِّينَ

سَلَامٌ رَاضَا

از: امام الهیست محمد زین العجائب حضرت علامه مولانا مفتی قاری حنفی

امام احمد رضا مفتی محمد شفیع صاحب بریلوی رحمہ اللہ علیہ

مصطفیٰ جانِ رحمت پہ لاکھوں سلام

شمع برزم ہدایت پہ لاکھوں سلام

مہرِ خورشیدِ نبوت پہ روشن درود

گلِ یارِ غریب رسالت پہ لاکھوں سلام

شب اسرینی کے دوا کا یہ دامن دُور

نوشہ ہرزم جنت پہ لاکھوں سلام

صاحبِ رجوتِ شمس و شوقِ القمر

نائب رُسست قُدُرَت پښه لاکهون سکام

حجر اسود و کتبہ حسن و دل

یعنی مہرِ نبوت پہ لاکھوں سلام

جس کے ماتھے شفاعت کا سہارا

اس جبین سعادت پہ لاکھوں سلام

فتح باب نیوٹ پہ لے کھڑا رو

ختم دوسرے رسالت پر لاکھون سلام

مجھ سے خدمت کے قدسی کہیں ہاں رہتا

مُصطفیٰ جانِ رحمت پہ لاکھوں سلام

وَكُلُّ أُمَّيْ أَتَى الرَّسُولَ الْكَرِيمَ بِهَا

فَإِنَّمَا أَتَصَلَّتْ مِنْ نُزُورِهِ بِهِمْ

تمام معجزات جو انبیاء علیہ السلام نے ۱۱۰۰۰ سال حضور (ﷺ) کے لورس سے انجمن حاصل ہوئے۔

وَقَدْ مَتَّكَ جَمِيعُ الْأَنْبِيَاءِ بِهَا

وَالرُّسُلُ يُقَدِّمُونَ خُذْهُمْ عَلَى خُذْ

۱۲۔ الخیار (اختیار) نے آپ (ﷺ) کو (سب سے) اعلیٰ مقام پر پہنچایا کہ تمام رسول پر مقدم کرنے کی مشق۔

نَشْرَى لَنَا مَعْشَرَ الْإِسْلَامِ وَرِثًا لَنَا

مِنَ الْغَنَائِيَّةِ زَيْنًا عَيْرَ مُنْهَدِمٍ

اے مسلمانو! ایسی قوم مختاری ہے کہ اللہ جل جلالہ کی مولا ہے ہرے لئے اہل سنوں کا ہم ہے جو کسی کرنے والا نہیں۔

إِنَّ مِنْ جُودِكَ الدُّنْيَا وَضَرَّتْهَا

وَمِنْ عُلُوْمِكَ عَلَمُ الدَّوْحِ وَالْقَلَمِ

یہ مولانا آپ کی منشور میں سے ایک ^{نسخہ} بنیاد آخرت میں اہل علم اور دہم ^{بہ} کے علم کا ایک حصہ ہے۔

مَنْ تَكُنْ بِرَسُولِ اللَّهِ نُصْرَتُهُ

فَلَقَدْ أَوْفَىٰ الْأُسْدُ فِي أَجَامِيهَا تَجْوِ

اور جسے آگ لگے دو جہاں پہنچ گیا وہ وہاں مل ہوا اسے اگر داخل شہر ہو بھی میرے قاتلوں سے مر جاتا تھا۔

ادْعَا اللَّهَ ذَا عِزِّنا لِنُطَاعَہٗ

كُتِبَ الرُّسُلُ لَنَا أَكْرَمَ الْأُمَمِ

عجب اللہ تعالیٰ کی طاقت کی طرف ۱۰ کے واسطے محبوب کو انور فرمایا تو ہم بھی سب اس میں سے اشرف قرار آئے۔

فہرست

نمبر شمار	تفصیل	صفحہ نمبر
-----------	-------	-----------

1	جمعیتِ خاطر (ترجمہ: 1915ء / 1333ھ)	9
2	امام اہلسنت امام احمد رضا قدس سرہ قادیانی کا علمی و فنی بریلوی جملہ	155
حالاتِ زندگی		
ترجمہ: قادیانی		
3	جزاء اللہ وعدہ و ابوابہ ختم النبوة (ترجمہ: 1899ء / 1317ھ)	197
4	السوء والعقاب علی المیسر الکذاب (ترجمہ: 1902ء / 1320ھ)	341
5	قہر الدخان علی مرتد بقادان (ترجمہ: 1905ء / 1323ھ)	371
6	المہین حتم النبیین (ترجمہ: 1908ء / 1326ھ)	397
7	الجہنم اللہوی علی سلمۃ القہاقوی (ترجمہ: 1918ء / 1336ھ)	429
8	الجہنم اللہوی علی المرتد القادیانی (ترجمہ: 1921ء / 1339ھ)	443
9	جہنم اللہوی علی مرتد القادیانی (ترجمہ: 1921ء / 1339ھ)	465
حالاتِ زندگی		
ترجمہ: قادیانی		
10	الصراط النبی علی اسراف القادیانی (ترجمہ: 1998ء / 1418ھ)	473

محفوظ جميع الحقوق

نام کتاب	عقیدۂ ختم النبوة
ترتیب و تحقیق	طہر محمد امین استادی علم
جلد	دوم
سن اشاعت	2005ء / 1426ھ
قیمت	200/-

ناشر

الإدارة لتخفظ العقائد الإسلامية

آفس نمبر 5، پلاٹ نمبر Z-111، عالمگیر روڈ، کراچی

www.khatmenabuwat.com

www.khatmenabuwat.net



قَاتِلْ جُرْبَانَ اللَّهِ هُمُ الْغَالِبُونَ ۝ أَلَا إِنَّ جُرْبَانَ اللَّهِ هُمُ الْمَغْلُوبُونَ ۝

جمعیتِ خاطر

(سن تصنیف: 1915ء / ۱۳۳۳ھ)

تصنیفِ لطیف

قاضی اہلسنت حضرت علامہ

مولانا مفتی قاضی فضل احمد نقشبندی

مجتہد مفتی اردھیا نوری دہلوی

جمعیتِ خاطر (۱۳۳۳ھ)

دوانپکڑوں کا دودلا مکاتبہ (۱۳۳۳ھ)

خوان ارمان (۱۹۱۵ء)

اس میں وہ خط و کتابت ہے جو درمیان

قاضی فضل احمد صاحب انسپکٹر پولیس لدھیانہ حنفی سنی نقشبندی اور

مولوی غلام رسول صاحب مرزائی احمدی قادیانی

انسپکٹر پولیس فیروز پور کے ہوئی درج ہے۔

جس کا جواب مولوی صاحب موصوف باوجود سخت در سخت وعدوں کے

نہیں دے سکے۔ بانتظار مدت مدید شائع کی گئی۔

مرزا صاحب قادیانی مدعی رسالت و نبوت و خدا کی کے دعاوی پر نہایت

تہذیب کے ساتھ روشنی ڈالی گئی ہے۔

منصف مزاج کے لئے نہایت عمدہ سبق ہے۔

ہر سہ (۳) نام اس خط و کتابت کے تاریخی ہجری و عیسوی ہیں۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

لَحْمَدُهُ وَنُصَلِّيْ عَلٰی رَسُوْلِهِ الْكَوْنِیْمِ

خط نمبر ۱: از جانب خاکسار فضل احمد انسپکٹر لودیانہ

بخدمت قلم کرم حضرت میاں غلام رسول صاحب انسپکٹر پولیس زادشوقہ۔

بعد از لوازم مستون آنکہ اگر چه ملاقات ہستیانی وقوع میں نہیں آئی لیکن بندہ میاں محمد بخش صاحب ہیڈ کانسٹیبل اول ضلع لائل پور سے جو آپ کے قریبی رشتہ دار ہیں آپ کی تعریف سننے کا فخر رکھتا ہے۔ نیز خان صاحب فشی محمد بہرام خان صاحب پشتر انسپکٹر لودیانہ سے آپ کی تعریف سننے میں آتی رہتی ہے۔ ایک مضمون بھی آپ کا مسماہ "معیار صداقت" انہیں سے مجھے ملا۔

میں سب سے پہلے آپ کو دنیاوی عروج ترقی سے درجہ انسپکٹری کی مبارکباد دیتا ہوں بعد اس کے آپ کے مضمون کے مطالعہ نے مجھے مجبور کیا ہے کہ آپ سے دو تین باتیں دریافت کرنے کی تکلیف دہی کی جرأت کروں اور بیچہ تعریف اور اسلامی ہمدردی اور ہم عہدہ و صیغہ ہونے کے لحاظ سے امید کرتا ہوں کہ آپ مہربانی فرما کر ان کے جوابات جلد ارسال فرمائے میں دروغ نہیں فرمائینگے۔ آپ کے جواب موصول ہونے کے بعد آپ کے اشتہار یہ مضمون پر مزید غور کرنے کی سعی کروں گا۔

سوالات حسب ذیل ہیں:

اول: کیا آپ مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کو غیہ یا رسول یا نبی مان کر ان پر ایمان رکھتے

۱۔ جبکہ میں لائل پور میں ۱۹۰۷ء اور ۱۹۰۸ء میں قیام تھا۔

۲۔ یہ مضمون معیار صداقت مجھے کہن صاحب نے عرض مطالعہ اور جواب بھیجا تھا۔

۳۔ انہیں انہوں میں آپ کی ترقی و درجہ انسپکٹری پر ہوئی۔

فہرست مضامین جمعیت خاطر

نمبر شمار	مضامین	صفحہ نمبر
1	تہذیب و سالہ معیار صداقت مؤلفہ مولوی غلام رسول انسپکٹر موگا۔	3
2	خط نمبر ۱: منجانب قاضی فضل احمد انسپکٹر لودیانہ۔ بخدمت مولوی غلام رسول۔	3
3	خط نمبر ۲: منجانب قاضی فضل احمد۔ وہ سوالات۔	7
4	مولوی غلام رسول اور مرزا قادیانی کے اقوال میں مخالفت۔	16
5	بروز کے مسمیٰ قرآن پاک کی آیت سے۔	20
6	مرزا قادیانی کے چند الہامات خلاف قرآن وحدیث۔	51
7	مرزا قادیانی کی قرآن فہمی کی مختصر کیفیت۔	56
8	مرزا قادیانی اور حکیم نور الدین وغیرہم کے اقوال میں تخالف۔	68
9	مسلمانوں اور مرزائیوں میں فرق تمیز۔	98
10	قویات انبیاء جو مرزا صاحب نے کی۔	101
11	قاضی فضل احمد صاحب کی طرف سے مرزا کے چند کفریات کے قرآن وحدیث سے جوابات۔	117
12	مرزا قادیانی کے عقائد مخالف اسلام۔	122
13	مرزا قادیانی واقعی ان تیس دجالوں میں سے ایک تھا جن کا ذکر احادیث میں آیا ہے۔	130

ہیں یا نہیں؟ اور ان کے منکر یا مذہب کو مسلمان یا سونے جانتے ہیں یا نہیں؟

دوئم: کیا آپ مرزا صاحب کے کل الہامات کو قطعی یقینی اللہ تعالیٰ کی طرف سے جانتے ہیں یا ان میں سے بعض کو؟

سوم: کیا آپ نے مرزا صاحب کی کل تصانیف یا تالیفات کا مطالعہ کیا ہوا ہے یا نہیں؟

چہارم: آپ نے اپنی ذات اس مضمون (معیار صداقت) کے پہلے صفحے پر یعنی تہمید (ت می م) لکھی ہے اور مجھے معلوم ہے کہ آپ کی ذات تھظیم (تھ می م) ہے کیا یہ کاتب کی غلطی ہے یا کیا؟۔۔۔ صحیح کیا ہے؟ میں ہوں خاکسار اس تکلیف دہی سے معافی کا خواہشمند ہوں۔

احقر العباد اللہ المصمد فضل احمد عفا اللہ عنہ مقام لودیانہ

۷ ذی الحجہ ۱۳۲۷ ہجری مطابق ۲۱ دسمبر ۱۹۰۹ء صوبہ

خط نمبر ۱۔ جواب بذریعہ پوسٹ کارڈ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم۔ دیہ پاپور (۱۲-۰۹-۲۳ء)

بزرگوار جناب مخدومی و محترمی زاد الطافہ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ،

نوازش نامہ ملا۔ مشکور فرمایا۔ مضمون محولہ جواب لکھا ہوا میرا ضرور ہے۔ مگر طبع میں نے نہیں کرایا تھا۔ جواب سوالات اتنا سہل ہے کہ (۱) حضرت مرزا صاحب قادیانی کو میں محض کثرت مکالمہ ابیہ کے رنگ میں نبی بروزی۔ مبشر اور منذر مانتا ہوں اور یقین کرتا ہوں منکر انکار اگر کیا آپ کی مرضی کے برخلاف طبع ہوا اور ہے طبعی میں ہرگز ایسا نہیں ہو سکتا۔

مسلمان ہے تو مسلمان چاہتا ہوں (۲) حضرت صاحب کے کل الہامات کو منجانب اللہ تعالیٰ قطعی یقینی جانتا ہوں (۳) حضرت صاحب کی تقریباً جو تصانیف کا مطالعہ کیا ہے اور ان کے خلاف بھی جتنی کتابیں لکھی گئی ہیں اور جو مجھے مل سکتی ہیں دیکھ چکا ہوں (۴) میری ذات دراصل تہیم ہے اور میرے پاس پرانا شجرہ اور اب سے پندرہ سو برس سے پہلے کے جس قدر کاغذات خانگی و سرکاری وغیرہ پانچ چھ سو برس تک کے ہیں ان میں قوم بنی تہیم تحریر ہے۔ لفظ تہیم تہیم سے بگڑا ہوا ہے۔

میرے پاس اس وقت لٹافہ اور کاغذ نہیں تھا اس واسطے کارڈ پر عرض عریضہ کی گستاخی معاف فرمادیں۔ میں اسباب بند کر چکا ہوں ضلع فیروز پور واپس جا رہا ہوں مگر تعیناتی ہے انشاء اللہ تعالیٰ کم کو اپنیوں گا۔ وہاں ارشاد ہو۔ والسلام مع الاحرام۔

بندہ۔ قلام رسول

خط نمبر ۲: جواب بذریعہ خط ملفوفہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم۔ دیہ پاپور (۱۲-۰۹-۲۳ء)

جناب مخدومی و محترمی قاضی صاحب السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔

کل نوازش نامہ کے جواب میں ایک مختصر سا کارڈ جلدی میں عرض کیا گیا تھا۔ آج خیال آیا کہ شاید آپ براہ کرم کچھ تحریر فرمائیں گے اس واسطے اپنی پوزیشن کو۔ جواب سوال اول زیادہ واضح کر دینا ضروری جان کہ پھر تکلیف دینا ہوں تا کہ جناب کو مزید سہولت

۱۔ دوسرے دن ہی پہلے پوسٹ کارڈ کے بعد یہ خط لکھا گیا۔

۲۔ صاحب آپ کو ہوش آئی ہے اور پہلے پوسٹ کارڈ کے خلاف لکھا شروع کیا۔

۳۔ آپ کی کون پوزیشن دنیوی یا دینی۔ اس پوزیشن مرزا بیت مراد ہے۔

ہو۔ سو عرض ہے کہ میں جناب مرزا صاحب کو مستحق اور مہدی موعود یقین کرتا ہوں اور اسی رنگ میں جس میں اسے آنا چاہیے تھا میرا ایمان ہے کہ نبوت ختم ہو چکی ہے اور آقائی مولائی حضرت محمد مصطفیٰ خاتم النبیین ہیں قرآن کریم خاتم الکتاب اور اسلام خاتم الادیان ہے کوئی نئی کوئی کتاب اور کوئی دین بنایا نہیں آ سکتا۔ یہ تینوں سلسلے قیامت تک قائم ہیں مرزا صاحب اسی نبوت کے بروئے اسی کتاب اور اسی دین کے خادم ہیں۔ نبوت محمد یہ ﷺ کی صداقت کا ظہور اور ثبوت ہیں اور مجدد ہیں۔ ان معنوں میں کثرت مکالمہ الہیہ کے رنگ میں نئی ہیں اور مامور ہیں۔ غرضیکہ ختم نبوت کے لحاظ سے جس رنگ میں مسیح اور مہدی کا آنا جناب کے نزدیک مقرر ہے اسی رنگ میں انہیں ماننا ہوں۔

رہا ان کے منکر کے متعلق میرے ایمان کا سوال تو مختصر یوں ہے کہ اگر منکر نے الہاد و کفر کی وجہ سے جو مومن کی نسبت کیا جائے خود کفر نہیں سہوا تو میں اسے کافر نہیں کہہ سکتا اگر وہ مسلمان کہلاتا ہے بلکہ اور زیادہ واضح یوں ہو سکتا ہے کہ جو مسیح اور مہدی آپ کے نزدیک آنے والا ہے جو حال جناب اس کے منکر اور مکتذب کا خیال فرماتے ہوئے ہیں پس میرا اسی پر قیاس فرما لیجئے۔

دوسرا سوال: الہام کے متعلق التماس ہے کہ الفاظ الہام کو منجانب اللہ یقین رکھتے ہوں اس کی مراد شرح تفسیر کوہیم کا اجتہاد ماننا ہوں۔

۱۔ اب مسیح اور مہدی تحریر کر دیا۔ اور پہلے نبی برزوی کا تھا۔

۲۔ ختم نبوت ہے کوئی نیا نبی نہیں آ سکتا۔ تو پھر مرزا نبی کیسے رنگ و رنگ کا بھارت کوئی نہیں۔ جب ان کی نبوت و رسالت کا منکر کافر ہے۔ نبی نبی ہونے میں کچھ شک رہا نہ۔

۳۔ وہ ایک ہی سلسلے کا ختم ہیں جن میں مرزا انہوں کا اس پر ایمان نہیں ہے۔ نہ

۴۔ جو جود کے معنی آپ نے اٹھائے ہیں برزوی کی تفسیر کی گئی ہے۔ دیکھو حوالہ تہذیبات۔

تصنیفات تالیفات کے متعلق گزارش ہے کہ اکثر دیکھ چکا ہوں بعض نہیں بھی پڑھیں مخالفت کی بھی اکثر کتابیں بشمول آپ کی کتاب کے پڑھ چکا ہوں اور زیادہ بھی مخالفت کی کتابیں اور مضامین میرے ادھر لیجائے گا سب اللہ کریم نے جائے ہیں۔ قوم کے متعلق پہلے بھی عرض کر چکا ہوں بہت سی دستاویزات اور پرانے کاغذات میرے پاس موجود ہیں پیش بھی کر سکتا ہوں۔ زیادہ نیاز۔

التماس ہے کہ براہ کرم کچھ تحریر فرمائیں تو مرزا صاحب سے میرے تعلق کو محفوظ رکھنے نہایت ہی مشکور رہوں گا۔ اور فیصلہ شدہ مسائل یا جن پر پیچھے بہت کچھ لے دے ہو چکی ہو میرے خیال میں ان پر گفتگو بے لطف ہوگی۔

جناب نے نوازش نامہ میں مجھے السلام علیکم سے بھی مخاطب فرمانا جائز نہیں رکھا اگر اللہ تعالیٰ کے نزدیک بلحاظ جناب کی نیت کے اس میں کوئی معصیت ہے تو میں اپنی طرف سے آپ کو معاف کرتا ہوں اللہ تعالیٰ جناب کو معاف فرمائے۔ والسلام مع الاکرام۔ ہاں میں انشاء اللہ تعالیٰ کل کو یہاں سے روانہ ہو کر ۲۸ تک شہر سکھانہ ضلع ہنگ ۲۹ سے یکم تک شوجہ صاحب کے مکان پر لا ہوا اور پھر ہوگا پانچویں گا جہاں چاہیں ارشاد فرمائیں۔ آپ کا غلام رسول

خط نمبر ۲۔ خط منجانب قاضی فضل احمد انسپکٹر

بسم اللہ الرحمن الرحیم

والصلوة والسلام علی رسولہ الکریم وآلہ واصحابہ اجمعین۔

مخلصی مکرری جناب میاں غلام رسول صاحب زادہ خود۔ سلام مستون ماو جب کے بعد گزارش ہے کہ پہلے آپ کا نوازش نامہ بصورت پوسٹ کارڈ اور بعد اس کے آپ کا عنایت

نامہ بہت خط بجواب نیاز نامہ موصول ہوا۔ اور مشکور فرمایا۔ جن کے مطالعہ سے کہ صلاحیت کی بڑا آتی ہے۔ آپ جانتے ہیں کہ اگر ضد و اصرار و ہٹ دھرمی درمیان میں نہ ہو اور احقاقِ حق اور راستی کی جستجو بہ نیت نیک بغیر خالص لہرشات اللہ ہو تو خداوند کریم اس میں اصلاح کی برکت ڈال دیتا ہے۔ اور صراطِ مستقیم پر پہنچا دیتا ہے۔ اللہ تبارک و تعالیٰ ایسا ہی کرے۔ آمین۔

اب معافی کے بعد چند سوالات تمہیدی کی تکلیف دیکھ رہی ہوں کہ براہِ مہربانی جواب سے جلد سرور فرمائیں۔

اول: (الف) آپ کل تصانیف و تالیفات و اشتہارات مرزا صاحب کو الہامی مانتے ہیں یا ان میں سے بعض کو؟ اگر بعض کو الہامی مانتے ہیں تو ان کے نام تحریر فرمائیں۔

(ب) اور ان کتابوں یا اشتہاروں یا لکچروں کو جس کو الہامی جانتے ہیں ان کا درجہ قرآن شریف کے برابر ہے یا کم و بیش۔ اگر کم و بیش ہے تو کیوں؟

دوم: جن کتب تصانیف مرزا صاحب کو آپ الہامی نہیں مانتے ان کا رتبہ احادیث رسول اکرم ﷺ کے برابر ہے۔ یا کچھ کم و بیش۔ اگر کم و بیش ہے تو اس کی وجہ کیا ہے؟

سوم: جو آیات قرآن مجید کی مرزا صاحب کو الہامات میں نازل ہوئی ہیں ان کے معنی اور مراد وہی ہیں جو قرآن شریف میں بیان ہوئے ہیں یا ان کے مخالف یا موافق جو مرزا صاحب نے بیان کئے ہیں۔

چہارم: (الف) اگر مرزا صاحب کے الہامات میں تعارض واقع ہو تو اذنا متعارضا نساقطاً ہو جائیگا یا نہیں؟ اور ان میں کس الہام کو صحیح سمجھا جائیگا۔ اول کو یا آخر کو اس کی وجہ؟

(ب) یا مرزا صاحب کے الہامات میں تعارض کا وقوع آپ تسلیم نہیں کرتے ہیں؟
(ج) کیا مرزا صاحب کے ایسے الہامات بھی ہیں کہ جن کے معنی اور مطلب اب تک معلوم نہ ہوئے ہوں؟

(د) جو الہامات مرزا صاحب کے بطور روشن گوئی ہیں وہ پورے ہو گئے ہیں یا نہیں؟ اگر نہیں ہوئے تو آئندہ ہوں گے یا نہیں؟

پنجم: تصانیف و تالیفات و اشتہارات و لکچر وغیرہ میں جو مریدین مرزا صاحب کے ہیں۔ مثلاً حکیم نور الدین صاحب۔ مولوی عبدالکریم۔ مولوی محمد احسن امروہی۔ مرزا خدا بخش صاحب۔ محمد اسماعیل وغیرہم صاحبان کے ہیں وہ بھی قابلِ سند ہیں یا نہیں؟ ورنہ حالیہ وہ تصانیف مرزا صاحب کے ملاحظہ میں آچکی ہوں اور مرزا صاحب نے ان کو پسند فرمایا ہو۔

ششم: اگر تصانیف مرزا صاحب اور حکیم نور الدین صاحب خلیفہ المسیحؑ میں اختلاف ہو تو کس کی تحریر قابلِ سند سمجھی جائے گی؟

ہفتم: مامور بھی نبی ہوتا ہے یا نہیں؟ اور مامور کا کیا کام ہے؟ مامور کا منکر اور مذهب مسلمان ہوتا ہے یا کافر؟

ہشتم: مبشر اور منذر بھی نبی اور رسول ہوتے ہیں یا کچھ فرق ہے؟ اگر فرق ہے تو کیا؟
نہم: بروز کے کیا معنی ہیں؟ بروز کی بھی بعینہ نبی ہوتا ہے یا نہیں؟ بروز کی نبی کی کوئی نظیر یا مثال انبیاء علیہم السلام سابقین میں ہے یا نہیں؟

دھم: (الف) مسیح موعود کے منکر یا مذهب کو بھی آپ مسلمان جانتے ہیں یا نہیں؟ (یہ جواب صحیح نہ ہوگا کہ جو کچھ آپ جانتے ہیں وہی میں جانتا ہوں۔)

(ب) مرزا صاحب مثیل مسیح ہیں یا مسیح موعود یا مسیح ابن مریم ہیں یا نہیں؟
(ج) اور مسیحی یا مسیح یا یسوع ایک ہی ہیں یا جدا جدا؟ تلک عشرة کاملة

جواب سے بہت جلد مشکور فرمائیں تحفیف تکلیف والسلام علی من اتبع الهدی۔
مقام اور یا نہ۔ ۲۳ ذی الحجہ ۱۳۲۷ ہجری
مطابق ۶ جنوری ۱۹۱۰ عیسوی
فیصل احمد عفا اللہ عنہ
نیا زمند خاں سار

۱۔ بقول مرزا الیاس

خط نمبر ۳۔ جواب خط منجانب غلام رسول انسپکٹر موگا

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم۔ موگا (۱۰-۸)

مکرم و معظم بندہ اسلام علیکم ورحمۃ اللہ وافرہ نامہ آج کی لڑائی کی ایک میں اسی وقت ملے۔ مشکور فرمایا جو اک اللہ میں اور مجھ میں صلاحیت کی بویہ آپ کا حسن ظن ہے میرا ایمان ہے کہ آپ کی نیت نیک ہے ہر حال میں آپ کے واسطے دعا کرتا ہوں آپ میرے واسطے دعا فرمائیے۔ میرے نزدیک یہ سب سے بہتر ہمدردی ہے۔ رہے سوالات کے جواب میں عرض ہے کہ نہ میں عالم نہ مولوی نہ مُذاہب ہوں بحث الکاحصہ ہے ناخواندہ اور اُچھ پالیس کا سپاہی ہوں۔ ہڈیاں، گوشت پست، خون سب پالیس ہے اور وہ آپ کے متقی ذات والے اسٹی کی پالیس نہیں بلکہ وہ پالیس جو کہ بدنام ہے یہ تو ہے میرا اعتقاد۔ محض فیمل ارشاد میں جو کہ کھوٹا ناچوٹا جواب الفاظ میں میرے ایمانیات کا مجھے آسکتا ہے عرض ہے۔

(۱) (الف) تصانیف تالیفات اور اشتہارات وغیرہ میں سے جس عبارت کو مرزا صاحب نے الہام کہا ہے اسے الہام، نہ ہوں باقی کو ان کی اپنی تصنیف یا جو کچھ وہ فی نفسہ ہو۔

(ب) الہام کا درجہ بلحاظ نفس الہام ہونے کے الہام کے رنگ میں قرآن شریف کے برابر ماننا ہوں۔ ہاں دوسری صورت میں قرآن مجید قائم بالذات کتاب ہے اور قائم العمل قانون شریعت اور مرزا صاحب کے الہامات ہمنش اور مندرجات ہیں اسی کتاب پاک کی تصدیق کے۔

(۲) احادیث اور تصانیف مرزا صاحب کی باہمی نسبت میرے ایمان میں وہی ہے جو احمد اور غلام احمد کے درمیان ہے۔ توجیہ خود میاں ہے۔

۱۔ میں اور مجھ میں صلاحیت کی بویہ آپ کا فرمان صحیح نکلا۔

۲۔ میرا ایمان ہے کہ آپ کی نیت نیک ہے۔ واقعی یہ ایمان آپ کا صحیح ہے۔

(۳) یہ ایک لمبی بات ہے۔ مختصر یہ کہ قرآن مجید انسان کی بولی میں نازل ہوا ہے بولیوں کا خالق اللہ تعالیٰ ہے۔ قرآن مجید کسی خاص وقت اور خاص حال کا پابند نہیں میرے ایمان میں اسی واسطے شان نزول اس کے متن میں محفوظ نہیں رہا۔ میرے نزدیک یہ کلمہ طیبہ قولی اکلھا کمل حین ہے میرا ایمان ہے کہ مرزا صاحب نے قرآن مجید کو ایسا سمجھا جو کچھ کا حق ہے۔ اور اسے اللہ تعالیٰ نے سمجھایا جو معنی قرآن مجید کے اس نے کئے ہیں اور صحیح ہیں۔ اور جن آیات قرآنی کا اس پر نزول اور ورود ہوا ہے ان کے معنی وہی صحیح ہیں جو مہربان بیان کرتا ہے۔

(۴) (الف) میرا ایمان ہے کہ کبھی الہام میں تعارض نہیں ہوتا۔ الہی الہام میں تعارض کا نظیر آنا میرے نزدیک آنکھوں کا قصور ہوتا ہے۔ قرآن مجید جیسے اتم اکمل ہے مثل اور زندہ کتاب میں تعارض دیکھنے والی آنکھیں کیا دنیا میں کم ہیں غاعتبروا یا اولئاء الابصار۔

(ج) ہاں میرا ایمان ہے ایسے الہامات بھی ہیں جن کا مطلب اپنے وقت پر کھلے گا یہاں بھی وہی مشابہات اور محکمات کا اہتمام ہے۔

(د) بیش گویوں کی نسبت میرا ایمان ہے کہ اکثر پوری ہو چکی ہیں بعض ایسی بھی ہیں جو آئندہ پوری ہوں گی۔ انشاء اللہ تعالیٰ۔

(۵) حکیم نور الدین صاحب قبلہ مولوی عبدالمکریم صاحب مرحوم فاضل امروہی صاحب مخدوم۔ مرزا خدا بخش صاحب۔ محمد اسماعیل صاحب گوہرے پایہ کے انسان اور باخدا بزرگ سچے مسلمان اور پاک نمونہ جانتا ہوں اور ان کا کلام اسی حد تک سند ہے۔

۱۔ مرزا صاحب کا تو اس پر ایمان نہیں آپ کا وہ تو نصیحت ہے۔

۲۔ اگر صحیح ہے تو مرزا صاحب نے توفی کے حق پوری قیمت دوں گے ہیں۔ اور آپ موت کے متقی کئے جانے ہیں صحیح معنی کو چھوڑا ہوا ہے۔

(۶) میرے ایمان میں مسیح اور خلیفہ مسیح میں محتلف ناممکن ہے۔ بغرض حال آپ کی خاطر سے مان بھی لوں تو مسیح مقدم السند ہوگا۔

(۷) ہاں مامور نبی ہو تو نبی ہوتا ہے نبی کا مکر اس کا کافر ہوگا۔ میری سمجھ میں کافر کے معنی ہی انکار کرنا والے کے ہیں۔

(نوٹ): میرے خیال میں اس مسئلہ پر میں پہلے عریضہ میں اپنے اعتقاد کی کافی روشنی ڈال چکا ہوں۔

(۸) ایک نسخہ یاد ہونے سے کوئی طیب نہیں کہلا سکتا۔ اور نہ ہلدی کی ایک گانٹھ رکھنے سے پنہاری ہو سکتا ہے۔ ایک چاول گرسن کو میر نہیں کر سکتا۔ اور ایک قطرہ پانی کا پیاسے کی پیاس نہیں بجھا سکتا بر بشارت اور ہر انداز کا کوئی حق نبی یا رسول ہونے کا نہیں ہے۔

(۹) (الف) یمن یمن ہے اور بروز بروز۔ بروز یمن ہو تو بروز کیسا۔

(ب) نبی کے منکر کو مسلمان کہتے ہوئے میں ڈرتا ہوں۔

(ج) ایلیا کا بروز ایک رنگ میں بچکی نبی ہوا (علیہ السلام)۔

(۱۰) (الف) اس کا جواب ذرا مشکل ہے مسلمان کو کافر کہنے میں ڈرتا ہوں مگر وہ آپ کفر سیزے تو مجبوری ہے۔ مسلمان کو مسلمان کافر کو کافر کہوں گا۔

(ب) مرزا صاحب مسیح ابن مریم ہیں مثیل مسیح ہیں۔ مسیح موعود ہیں۔ مہدی معبود ہیں کرشن اوتار۔ ٹکلی اوتار۔ بروز محمد (علیہ السلام) ہیں۔ اور یہ سارے نام ایک ہی شخص کے اور سارے صفات ایک ہی موصوف کے ہیں۔

(ج) علی مسیح (علیہ السلام) کو تو جانتا ہوں اور ایمان رکھتا ہوں کہ ایک ہی شخص ہے۔ یسوع میرا واقف نہیں۔ تلک عشرہ کاملہ۔ جواب پوائی ڈاک عرض ہے۔ السلام علی من اتبع الهدی۔

مکترین غلام رسول تمیز احمدی

خط نمبر ۳

بسم الله الرحمن الرحيم

نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم۔ اِنَّ فِیْ ذٰلِکَ لَعِبْرَةً لِّمَن یَّحْشِیْ ذٰلِکَ

لِّمَن یَّحْشِیْ رَبَّہٗ اِنَّ فِیْ ذٰلِکَ لَعِبْرَةً لِّاُولِیْ الْاَبْصَارِ

منشاء تحریر

اِنْ اُرِیدَ الْاِصْلَاحُ مَا اسْتَطَعْتَ وَمَا تَوْفِیْقِیْ اِلَّا بِاللّٰهِ عَلَیْہِ تَوَكَّلْتُ وَالِیْہِ اَنْتَبِہُ۔

میں سچ کہتا ہوں کہ میرا ارادہ سوائے اصلاح باہمی کے اور کچھ نہیں اس کے لئے

خداوند کریم کوئی توفیق اور استطاعت ہے میں اسی پر بھروسہ اور رجوع کرتا ہوں۔

مکرمی و معتمدی جناب مولوی غلام رسول صاحب!

بعد ما وجب مستون آنکہ نوازش نامہ بجواب نیاز نامہ صادر ہوا۔ شکریہ ہے

جزاک اللہ حسب ارشاد آپ کے میں بھی اسی طرح آپ کے لئے دعا کرتے ہوں کہ خداوند

کریم بظہیر حضرت رسول کریم (صلی اللہ علیہ وسلم) سراط مستقیم کی تعلیم عنایت فرمائے آمین ثم آمین۔

آپ کا فرمانا کہ میں نے علم نہ مولوی تھماں ہوں بحث ان کا حصہ ہے جناب میں

اگر یہ تحریر آپ کی کسر نفسی پر محمول نہیں تو مجھے افسوس سے کہنا ہوگا کہ آپ کی تحریر کی صداقت

میں شبہ ہے کیونکہ آپ کی معیار صداقت کے پہلے ہی صفحہ پر آپ کا نام مولوی غلام رسول

صاحب لکھا ہوا موجود ہے پھر آپ کا انکار غیر صحیح اور بے سود ہے اگر آپ کہیں کہ دوسرے

معیار صداقت یہ معیار صداقت کو شیعہ و بدعتیوں کے درمیان آپ کا معرفت مان صاحب مثنیٰ محمد بہرام

تھان صاحب پشتر اسکالر کہیں اور یا نہ جو میرے مہربان اسلامی اور مسلمہ نقشبندیہ کے بھائی ہیں مدد تھا جس کا ذکر پہلے تھا

میں جو مولوی تھماں رسول صاحب اسکالر کو کتبہ قلم موجود ہے ان کے فرمائے اور ارشاد کے مطابق قلم و کتابت عمل میں آئی

انہوں نے اپنی ایک دی اور محض اصلاح باہمی کی غرض سے فرمایا تھا کوئی خدا ایک اثر پیدا کرے۔ آمین۔

نے لکھ دیا ہے جو اس کی ناواقفیت ہے۔ مگر ایسا ہونا آپ کی رضا مندی کے سوا ذرا مشکل ہے۔ غیر۔

اب میں جناب کے نوادش نامہ جات اور معیار صداقت کو سامنے رکھ کر عرض کرتا ہوں اور چاہتا ہوں اور ساتھ ہی یہ بھی عرض کئے دیتا ہوں کہ میں بہت ہی اختصار کے ساتھ عرض کروں گا اور حتی الوسع مرزا صاحب کی تحریرات ہی پیش کروں گا۔ یہ خلیفہ المسیح یا دیگر آپ کے مسلمہ عالم کی تحریرات میں نہایت خوش ہوں گا آپ ان پر غور سے توجہ فرمائیں گے اور حسب تحریر آپ کے حتی الامکان میں پرانی بحثوں کی طرف توجہ فرمائیں گے۔ ان شاء اللہ تعالیٰ اس وقت تک تو آپ کا خیال ہے کہ میں حق پر ہوں اور میں جانتا ہوں کہ میں حق پر ہوں۔ اور اس میں کوئی شک نہیں کہ ہم میں سے ایک ہی حق پر ہوگا۔ میں تو اسی حق پر ہوں جس پر تمام مسلمان حضرت رسول اکرم ﷺ سے لے کر اب تک چلے آئے ہیں۔ اور آپ بھی ہمارے میں سے نکل کر ایک جدید عقائد کی طرف راجع ہوئے ہیں۔ میرا حق پر ہونا مسلمہ کافہ اسلام ہے آپ کا حق پر ہونا مشتبہ اور مظنون ہے تاہم ہر شخص کل حزب بھلا للہم فلاحون کے مصداق ہے لیجئے۔ میں عرض کرتا ہوں۔

سوال اول مندرجہ عریضہ اول

کیا آپ مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کو پیغمبر یا نبی مان کر ان پر ایمان رکھتے ہیں یا نہیں اور ان کے منکر یا مکذب کو مسلمان یا مؤمن جانتے ہیں یا نہیں؟

جواب بذریعہ پوسٹ کارڈ:

(۱) حضرت مرزا صاحب قادیانی کو شخص کثرت مکالہ کے رنگ میں نبی بروہی بمشراہ و منذر مانتا ہوں۔ مامور یقین کرتا ہوں۔ مکران کا اگر مسلمان ہے تو مسلمان جانتا ہوں۔

جواب بذریعہ خط ثانی:

میں جناب مرزا صاحب کو مسیح اور مہدی موعود یقین کرتا ہوں اور اسی رنگ میں جس میں اسے آنا چاہیے تھا۔ میرا ایمان ہے کہ نبوت ختم ہو چکی ہے۔ کوئی نبی یا کوئی دین یا نہیں آ سکتا مرزا صاحب اس نبوت کے بروز ہیں اور مجدد ہیں ان معنوں میں کثرت مکالہ الہیہ کے رنگ میں مسیح ہیں اور مہدی ہیں۔ ہاں ان کے منکر کے متعلق میرے ایمان کا سوال ہو وہ مختصر یوں ہے کہ اگر منکر نے اظہار کفر کی وجہ سے جو مؤمن کی نسبت کیا جاوے خود کفر نہیں سمجھتا اس کو کافر نہیں کہہ سکتا بلکہ اور زیادہ واضح یوں ہو سکتا ہے کہ جو مسیح اور مہدی آپ کے نزدیک آنے والا ہے جو خیال جناب اس کے منکر اور مکذب کا فرمائے ہوئے ہیں۔ پس میرا ایمان اسی پر قیاس فرمائیے۔

تیسرے خط کا دسواں جواب متعلقہ:

اس کا جواب ذرا مشکل ہے۔ مسلمان کو کافر کہنے میں ذرا ہوں۔ مگر وہ آپ کفر سمجھتے تو مجبوری ہے۔ مسلمان کو مسلمان کافر کو کافر کہوں گا۔

(ب) مرزا صاحب ابن مریم ہیں مثیل مسیح ہیں۔ مسیح موعود ہیں۔ مہدی موعود ہیں کرشن اوتار ہیں۔ کلکی اوتار ہیں۔ بروز محمد ﷺ ہیں۔ یہ سارے نام ایک ہی شخص کے اور سارے صفات ایک ہی موصوف کے ہیں۔

(ج) عیسیٰ مسیح علیہ السلام کو تو جانتا ہوں اور ایمان رکھتا ہوں کہ ایک ہی شخص ہے۔ یسوع میرا واقف نہیں۔

اقول باللہ التوفیقی جناب من مجھے آپ معاف فرمائیے اگر میں پہلے ہی سے کہہ دوں کہ کوئی نبی یا کوئی دین یا نہیں آ سکتا ہے کہ مرزا صاحب مدعی ہیں۔ ہاں آپ کے قول کے مطابق پرانا نبی تو آچکا ہے مسیح علیہ السلام۔ مزید۔

کہ آپ نے کتب تصانیف مرزا صاحب کا بالاستیعاب مطالعہ نہیں فرمایا۔ اگر آپ کی تحریر صحیح مان لوں کہ آپ نے تصانیف مرزا صاحب کو پڑھا ہے تو میں یہ ضرور کہوں گا کہ آپ نے خوب غور سے بالاستیعاب نہیں پڑھا۔ جیسے کہ ابھی آپ کو معلوم ہو چاہیگا انشاء اللہ تعالیٰ ایک نئی سوال میں کیسے بچاؤ بیچ کئے ہیں۔ پہلے تو آپ نے کہہ دیا کہ مرزا صاحب کو میں نبی بروزی اور مبشر اور منذر چانتا ہوں اور اس کے منکر مسلمان کو مسلمان چانتا ہوں۔ پھر دوسرے خط میں لکھ دیا کہ میں مرزا صاحب کو مسیح موعود یقین کرتا ہوں ان کے منکر کا حال جو آپ خیال فرماتے ہیں میری طرف سے بھی وہی خیال فرما لیجئے۔ یعنی جیسے مسلمان لوگ ایمان رکھتے ہیں کہ حضرت عیسیٰ ابن مریم علیہ السلام قیامت کو آسمان پر سے نزول فرمائیں گے اس کا انکار کرنا کفر ہے۔ اسی طرح مرزا صاحب بھی وہی مسیح ہیں ان کا انکار بھی کفر ہے لیکن تیسرے خط کے جواب میں آپ نے لکھ دیا کہ میں مسلمان کو کافر کہنے سے ڈرتا ہوں مسلمان کو مسلمان اور کافر کو کافر کہوں گا اس سے صاف پایا جاتا ہے کہ آپ مرزا صاحب کو پورا نبی خیال نہیں فرماتے اور نہ وہی مسیح موعود تصور فرماتے ہیں۔ ورنہ فوراً کہہ دیتے ہیں کہ مرزا صاحب کا منکر کافر ہے جیسے کہ میں مرزا صاحب اور ان کے علماء مسلمہ کے اقوال دکھلاؤں گا کہ جن میں صاف درج ہے کہ مرزا صاحب نبی اور رسول ہیں ان کا منکر کافر ہے جو کچھ آپ نے مرزا صاحب کو مسیح ابن مریم مثیل مسیح، مسیح موعود، مہدی مسعود، کرشن اوتار، کلکی اوتار، وغیرہ تسلیم کیا ہے اور اس پر ایمان لائے ہیں۔ یا تو مرزا صاحب کی تحریرات کتب یا الہام ہیں جس کی وجہ سے آپ ایسا ایمان رکھتے ہیں۔ اور اسی وجہ سے آپ مرزا صاحب کے ان دعویٰ پر ایمان رکھتے ہیں لیکن میں متعجب ہوں کہ جن دعوؤں کو مرزا صاحب خود مشتبہ اور ظنی تصور کر کے انکار کر چکے ہوں اور ان پر ایمان لانے کی تاکید نہ کی ہو تو پھر آپ نے ان کو نظر انداز کیوں کر دیا۔ دو باتیں ہیں یا تو آپ نے ان دستاویزوں کو ملاحظہ نہیں

فرمایا۔ یا یہ کہ دانستہ افحاش کیا ہے۔ میں ان مقامات کو آپ کے رویہ و پیش کرتا ہوں آپ ذرا غور فرمائیں۔

۱۔ آپ فرماتے ہیں کہ مرزا صاحب مسیح ابن مریم ہیں۔ لیکن مرزا صاحب یوں فرماتے ہیں۔

میں نے یہ دعویٰ ہرگز نہیں کیا کہ میں مسیح ابن مریم ہوں جو شخص میرے پر یہ اقرار لگاوے وہ سراسر مفتری اور کذاب ہے۔ حافظ ازالہ اوہام طبع ثانی صفحہ ۹۲ فرمایا ہے مرزا صاحب آپ کے حق میں کیا فرما رہے ہیں؟

۲۔ آپ فرماتے ہیں مرزا صاحب مثیل مسیح ہے۔

لیکن مرزا صاحب فرماتے ہیں میں نے مثیل مسیح ہونے کا دعویٰ کیا ہے میرا یہ بھی دعویٰ نہیں کہ صرف مثیل مسیح ہونا میرے ہی پر ختم ہو گیا ہے۔ بلکہ میرے نزدیک ممکن ہے کہ آئندہ زمانوں میں میرے جیسے دس ہزار بھی مثیل مسیح آجائیں لیکن احادیث نبویہ سے لھتا ہے۔ حافظ ازالہ اوہام طبع اول صفحہ ۱۹۹۔

۳۔ پھر آپ فرماتے ہیں کہ مرزا صاحب مسیح موعود ہیں۔

مرزا صاحب یوں فرماتے ہیں۔

(الف) اس عاجز نے جو مثیل مسیح موعود ہونے کا دعویٰ کیا ہے کم فہم لوگ مسیح موعود خیال کر بیٹھے ہیں۔ حافظ ازالہ اوہام طبع اول صفحہ ۹۰۔

(ب) یہ عاجز (مرزا صاحب) مجازی اور روحانی طور پر وہی موعود مسیح ہے جس کی قرآن مجید اور حدیث میں خبر دی گئی ہے۔ کیونکہ براہین میں صاف طور پر اس بات کا تذکرہ کر دیا گیا تھا کہ یہ عاجز روحانی طور پر وہی موعود مسیح ہے جس کی اللہ اور رسول نے پہلے سے خبر دے رکھی ہے ہاں! اس بات سے اس وقت انکار نہیں ہوا اور نہ اب انکار ہے کہ شاید عیسیٰ کو نبیوں کے ظاہری معنوں کے لحاظ سے کوئی اور مسیح موعود بھی آئندہ پیدا ہوا۔ حافظ ازالہ اوہام طبع

(ج) اس بیان کی رو سے ممکن اور بالکل ممکن ہے کہ کسی زمانہ میں کوئی ایسا مسیح بھی آ جائے جس پر حدیثوں کے بعض ظاہری الفاظ بھی صادق آسکیں کیونکہ یہ عاجز اس دنیا کی حکومت اور بادشاہت کے ساتھ نہیں آیا درویشی اور غربت کے لباس میں آیا۔ حافظہ ازالہ اوہام طبع ثانی صفحہ ۹۸۔

(د) اس عاجز کی طرف سے بھی یہ دعویٰ نہیں ہے کہ مسیحیت کا میرے وجود پر ہی خاتمہ ہوا ہے اور آئندہ کوئی مسیح نہیں آویگا بلکہ میں ہوتا ہوں اور بار بار کھتا ہوں کہ ایک کیا دس ہزار سے بھی زیادہ مسیح آسکتا ہے۔ اور ممکن ہے کہ ظاہری جلال و اقبال کے ساتھ بھی آوے اور ممکن ہے کہ اول وہ دمشق میں ہی نازل ہو۔ حافظہ ازالہ اوہام طبع اول صفحہ ۲۹۳-۲۹۵۔

۳۔ پھر آپ فرماتے ہیں کہ مرزا صاحب مہدی مسعود ہیں۔ لیکن مرزا صاحب فرماتے ہیں۔

(الف) لامہدی الا عیسیٰ ابن مریم یعنی عیسیٰ بن مریم کے سوا کوئی مہدی نہیں ہے۔ ازالہ اوہام طبع ثانی صفحہ ۲۸۔

(ب) محققین کے نزدیک مہدی کا آنا کوئی یقینی امر نہیں ہے۔ حافظہ ازالہ اوہام طبع اول صفحہ ۳۵۔

(ج) امام مہدی کا آنا بالکل صحیح نہیں ہے جب مسیح ابن مریم آویگا تو امام مہدی کی کیا ضرورت ہے۔ حافظہ ازالہ اوہام طبع اول صفحہ ۵۱۸۔

آپ براہ مہربانی غور فرمادیں مرزا صاحب جن باتوں کا انکار فرماتے ہیں آپ ان پر اصرار سے اقرار کر رہے ہیں۔

ع ہیں تفاوت راہ از کجاست تا کجا

۵۔ آپ فرماتے ہیں کہ مرزا صاحب کرشن اوتار۔ کلمی اوتار۔ بروز محمد ﷺ۔ یہ ہمارے نام

ایک ہی شخص کے اور سارے صفات ایک ہی موصوف کے ہیں میں کہتا ہوں مرزا صاحب نے کرشن اوتار کا الہام سیالکوت والے لکچر میں کیا۔ کلمی اوتار ہونے کا کوئی دعویٰ دیکھا نہیں گیا۔ بروز محمد ﷺ ہونے کا ایک اشتہار میں ضرور دعویٰ کیا ہے لیکن کسی آیت یا حدیث یا اجماع امت یا کسی قول صوفیائے کرام سے آپ نے اس دعویٰ کی تصدیق پیش نہیں کی۔ مرزا الہام مرزا صاحب کا ماننے کے قابل نہیں درنا تھا آپ مرزا صاحب کے الہامات میں شیطانی نزول کو بھی دخل ہو جیسے کہ الزامات مرزا صاحب پر مختصر عرض ہوگا۔

ویدوں اور کرشن اوتار کی بابت مرزا صاحب سرمہ چشم آرہے اور شخصہ حق میں بہت کچھ لکھ چکے ہیں۔ آپ دیکھ سکتے ہیں اس کو طول دینا نہیں چاہتا۔ نیز مہاراجت کو دیکھ سکتے ہیں جو ہندوؤں کی نہایت معتبر تاریخ ہے اس میں کرشن اوتار کے حالات مسلسل تحریر ہیں مرزا صاحب اپنے شخصہ حق میں ہوں لکھتے ہیں۔ تمہارا پریشن ایک وقتی جسم ہے جو دوسری روجوں کی طرح زمین پر گرنا اور ترکاریوں کی طرح کھایا جاتا ہے تب ہی تو کبھی وہ رام چندر بنا۔ کبھی کرشن اور کبھی مجھ اور ایک مرتبہ تو خوک یعنی سور۔ حافظہ صفحہ ۶۹۔

جس کرشن کی بابت پہلے ان لفظوں میں بطریق وید اور پریشن اور کرشن کے لکھا جا چکا ہے اب اسی کے اوتار ہونے کا دعویٰ بذریعہ الہام کیا جاتا ہے۔ جن ویدوں کو نیپے بہت بری طرح کا ک بھاشا اور افترا پر دازی کا مجموعہ لکھا تھا۔ پیغام صلح میں انہیں ویدوں کو کلام الہی مان لیا۔ پیغام صلح جو مرزا صاحب کی آخری تحریر بیان کی جاتی ہے اس میں بھی نہایت شبہ ہے وہ ان کی تحریر نہیں ہے بلکہ خواجہ کمال الدین صاحب کی۔ اس کے وجود بھی عرض کروں گا۔ انشاء اللہ تعالیٰ۔ کلمی اوتار کی بابت جہاں تک مجھے علم ہے مرزا صاحب نے کہیں کچھ نہیں لکھا یہ بات خود آپ نے اختراع کر لی ہے بروز محمد ﷺ کی بابت جو آپ نے لکھا ہے اسی واسطے میں نے اپنے عریفہ کے سوال نم میں لکھا تھا کہ بروز کے کیا معنی ہیں۔ مگر اس کا آپ نے کوئی جواب نہیں دیا۔ اس لئے میں لغت سے نیز قرآن شریف سے

بروز کے معنی پیش کرتا ہوں۔ اس پر غور فرمائیں کہ مرزا صاحب بروز محمد ﷺ کس طرح ہو سکتے ہیں۔ بروز زبان عرب میں ”ظاہر ہونا“ اور ”باہر نکلتا“ ہے اور فارسی زبان میں بروز ”کپڑے کے بخلاف“ کو کہتے ہیں بہر حال آپ کا اور مرزا صاحب کا لفظ بروز زبان عرب سے مراد ہے تو گویا اس کے یہ معنی ہوئے کہ حضرت محمد ﷺ مرزا صاحب بن کر ظاہر ہو گئے ہیں اور ان کے روح اور جسم دونوں یا صرف روح مرزا صاحب ہیں یہ شخص غلط ہے قرآن شریف کی آیات سے اس فطی کی تائید صریح ہوتی ہے۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: ۱۔ وبرزوا لله الواحد القهار۔ سورہ اہرام ۲۔ وبرزوا لله جميعا، ۳۔ يوم هم بارزون لا يخفى على الله منهم شيء ۴۔ ولما يبرزوا للجحيم، ۵۔ فاذا يبرزوا من عندك، ۶۔ قل لو كنتم لى بيوتكم لبرز الذين كتب عليهم القتلى الى مضاجعهم۔

ان تمام چھ آیات کے معنی میں کلمہ بروز کا استعمال خداوند کریم نے قبروں سے مردوں کے نکلنے یا گھروں کے اندر سے یا کسی اوٹ میں سے باہر اور ظاہر ہو کر نکل آنے میں کیا ہے جس سے ظاہر ہے کہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک بروز اس کو کہتے ہیں جو جسم چھپ گیا ہو یا گھر کے اندر یا کسی اوٹ میں ہو گیا ہو وہی جسم آشکارا ہو کے سامنے آ جائے پس بروز محمدی کے یہ معنی ہوئے کہ خود حضرت رسول اکرم ﷺ مدینہ منورہ اپنے مرقہ مقدس اور آرام گاہ پاک سے اٹھ بیٹھیں۔ جس پر ہمارا ایمان ہے کہ یہ واقعہ وقوع کے بعد ہوگا اور مدینہ شریف میں۔

نہایت افسوس ہے کہ مرزا صاحب کو جس اشتہار (ایک غلطی کا ازار) مطبوعہ ۱۹۰۱ء میں اپنے نبی اور رسول ہونے کا بڑے زور سے دعوئی ہے اسی میں بروز کا بھی ذکر کیا ہے۔ اس کے صفحہ ۶ میں اس طرح درفشانی فرماتے ہیں جس کی کسی آیت یا حدیث سے تصدیق نہیں۔ وہو هذا ہاں یہ ممکن ہے کہ آنحضرت ﷺ نہ ایک دفعہ بلکہ ہزار دفعہ دنیا میں بروزی رنگ میں آجائیں۔ بلطفہ۔ یہ مسئلہ تنازع کی تائید ہے جس کی پہلے تردید

کر چکے ہوئے ہیں البتہ مرزا صاحب نے بروز کے معنی نبی اور اوتار کے کئے ہیں۔ وہ یہ ہے ”انکار پر پیشتر انسانی جسم میں اوتار ہو کر آیا کرتا تھا۔ جیسے رام چند۔ کرشن جی۔ بلرام۔ نرسنگھ اوتار وغیرہ“ تو اس سے بھی تنازع کے مسئلہ کی تصدیق ہوتی ہے حلول خداوند کریم جسم انسانی میں جا کر رکھا گیا ہے۔ جو اسلام کے بالکل مخالف ہے۔ یہ اس واسطے مرزا صاحب نے کرشن اوتار ہونے کا الہام سے دعوئی کیا ہے اور کرشن جی نے اپنی گیتا میں اس حلول اور تنازع کو اس طرح پر لکھا ہے۔

سری بھگوانو واج یہ ہے ارجن میرے اور تیرے بہت جنم تخلیت کئے ہیں اور اپناشی ہوں ارجھ جھوٹاں پرانیاں کا آتما ہوں ارا بشر ہوں ار پر بھہ ہوں میں تو ایسا ہوں جیسا کہا ہے اور اپنے مایا کے اوپر ہو کر جنم لیتے ہوں مایا کا اولہا کیا ہے جیسے کوئی راجہ راج کا بھتیگہ اوتار کر کوئی اور بھتیگہ کرے۔ اس لفظ پوتھی سری بھگوت گیتا۔ مطبوعہ وکٹوریہ پریس لاہور ۱۸۸۵ء صفحہ ۲۰۔

یہی گیتا ہے جس کی نسبت مرزا صاحب کا الہام ہے کرشن بروز گویا تیری مہما گیتا میں لکھی گئی ہے۔ بلطفہ دیکھو نیچر سیا لکھٹ نومبر ۱۹۰۳ء صفحہ ۳۲۔ اسی گیتا کی عبارت اوپر درج کی گئی ہے۔ جو مسئلہ تنازع میں کامل ہے الہام کے مطابق اسی گیتا میں مرزا صاحب کی مہما و تعریف لکھی ہوئی ہے۔ اب آپ اس گیتا کو ہاتھ میں لے کر پڑھیں۔ جس سے صاف واضح ہو جائیگا کہ کرشن جی خود خدا ہیں۔ ہمیشہ جنم کے ذریعہ سے انسانی جسم میں حلول کرتے آئے ہیں۔ ویسے ہی کرشن جی پر پیشتر مرزا صاحب بھی حلول کر کے آئے تھے۔ مگر افسوس کسی ہندو نے قبول نہ کیا۔ قبول تو کیا بلکہ سخت درجہ کا انکار کر کے نفرت کی نگاہ سے دیکھا۔ مرنے کے بعد پیغام صلح بھی ہندوؤں کے لئے خواجہ کمال الدین صاحب وکیل نے ہندو لوگوں کے دروہ پیش کیا۔ مگر انہوں نے اس کو بلا پڑھنے کے رو کر کے میں ڈال دیا۔ اس کے بعد مرزا صاحب لکھتے ہیں ”اب واضح ہو کہ راجہ کرشن جیسا کہ میرے پر ظاہر کیا گیا درحقیقت ایک ایسا کامل انسان تھا جس کی کہ نظیر ہندوؤں کے کسی دشی یا اوتار میں

نہیں پائی جاتی اور وہ اپنے وقت کا اوتار یا نبی تھا جس پر خدا کی طرف سے روح القدس اترتا تھا۔ وہ خدا کی طرف سے فتح مند اور با اقبال تھا۔ جس نے آریہ دہت کی زمین کو پاپ سے صاف کیا۔ وہ اپنے وقت کا درحقیقت نبی تھا جس کی تعلیم کو پیچھے سے بہت باتوں میں بگاڑ دیا تھا۔ خدا کا وعدہ تھا کہ آخری زمانہ میں اس کا بروز یعنی اوتار پیدا کرے۔ سو یہ وعدہ میرے ظہور سے پورا ہوا۔“ ہلففہ لیکچر سیا لکوت ۲ نومبر ۱۹۰۳ء کا صفحہ ۳۲-۳۳ اس کے خلاف دیکھو مرزا صاحب کا شخصہ حق صفحہ ۶۹۔

نہایت السوس کی بات ہے کبھی تو کرشن جی اور ویدوں اور پریشمر کی توچین کرتے ہیں اور پھر واقعی کرشن بھی بنتے ہیں۔

میں آپ کے خلیفہ مسیح کی تحریر جو ہرگز کے بارے میں ہے پیش کرتا ہوں۔ وہ لکھتے ہیں کہ مرزا جی اس صدی کے مجدد ہیں اور مجدد اپنے زمانہ کا مہدی اور اپنے زمانہ کے شدت مرض میں مبتلا مریضوں کا مسیح ہوا کرتا ہے۔ اور یہ امر بالکل تمثیلی ہے جیسے مرزا جی اپنے الہامی رباعی میں ارتقا مفرما چکے ہیں۔

رباعی

کیا شک ہے ماننے میں تمہیں اس مسیح کے
جس کی مماثلت کو خدا نے بنادیا
حاذق طیب پاتے ہیں تم سے یہی لقب
خوبوں کو بھی تو تم نے مسیحا بنا دیا
(ازالہ صفحہ ۳۸۳ طبع ثانی)

اس تحریر سے پایا گیا کہ مرزا جی کو صرف تمثیلی طور پر مسیح کہتے ہیں۔ جیسے حکیم کو حاذق اور مسیح بول دیتے ہیں اسی طرح خلیفہ مسیح میاں نور الدین صاحب نے ایک شخص شیم مرزا کی حمد

لے خدا کا وعدہ مانا تھا کہ میں ہوں خدا کا مہدی اور خدا کا مہدی کو حوالہ دیتے ہیں۔

عثمان کے سوالات کے جوابات میں حکیم فضل الدین کی طرف سے بروز کی اصلیت و حقیقت لکھوا کر بھیجی وہ اس طرح پر ہے۔ وہو ہذا۔

پانچواں آپ کم سے کم کسی طب کی کتاب مطبوعہ کو دیکھو اس کے نام نکل پر لکھا ہوگا من تصنیف بقراط زمان سقراط دوران۔ الفلاطون اوان۔ وغیرہ وغیرہ کیا یہ بھی بہتوں کا بروز ہے یا نہیں۔ معلوم ہوتا ہے کہ لفظ بروز کی اصلیت معلوم نہیں ورنہ آپ کو اس قدر گمراہ نہ گزرتا بروز کی نام ایک شخص کا خطاب یا لقب ہوتا ہے جو اس کے بعض اوصاف کے سبب دیا جاتا ہے مثلاً ایک شخص پہلوان بھی ہے کئی بھی ہے تو اس کو شیر بھی کہیں گے اور حاتم بھی۔ اگر آپ ناموں پر غور کریں تو دو دو تین تین بزرگوں کے نام ایک ایک نام میں پائیں گے۔ جیسے آپ کا نام آپ کے والدین نے بطور تقاول رکھا اس میں دو نام جمع کئے ہیں یا جیسے مرزا صاحب کا نام بحیثیت تردید مند ہب نصاری و کسر صلیب مسیح اور بحیثیت رفع فساد اندرونی مہدی اور بخلاف ہدایت اہل ہندو کرشن اللہ تعالیٰ نے رکھ دیا ہے۔ ہلففہ احکام مورخہ ۳۱ جنوری ۱۹۰۶ء صفحہ ۹۵ کا کالم ۳۔

یہ اصلیت بروز کی مرزا صاحب اور ان کے خلیفہ نور الدین حکیم و فضل الدین وغیرہ نے بیان کی ہے باوجود اختلافات مابین زمان ماضی و حال و مستقبل آپ کے غور کے قابل ہے اور ایسے بروز کی نبی روزمرہ ہوتے رہتے ہیں اور سیکڑوں موجود ہیں جن کے اقرار اور انکار پر کوئی خوبی یا گرفت نہیں۔ کیونکہ بہت سے لوگ ایسے تمثیل ہوئے ہیں مثلاً مولانا مولوی رحمت اللہ صاحب علیہ الرحمۃ مہاجر کی جنہوں نے سب سے پہلے تردید نصاریٰ پر قلم اٹھایا اور ہجرت کرنے پر مجبور کی ہوئی۔ علاوہ ان کے بہت سے علماء نے اس وقت بھی اس کام کو کیا ہے ان کو کسی نے بروز کی نبی یا مہتر یا منذر نہیں مانا۔ رفع فسادات اندرونی کی بھی خوب کئی۔ مرزا صاحب کی ہستی سے فسادات کا دروازہ ایسا کھلا کہ ایک روز بھی امن نہ ہوا اور بغاوت بڑھتی گئی۔ مہدی کا لقب بھی ان کے لئے موزوں نہیں۔ اہل ہندو کو ہدایت کرنا

مرزا صاحب کا بھی اظہار من القس ہے صرف کرشن جی مہراج کا الہام کر کے خاموش ہو رہے۔ حتیٰ کہ ایک ہندو کو بھی مسلمان بنانے میں کامیابی حاصل نہ ہوئی۔ بلکہ ان کے سامنے عبد الغفور مسلمان کو ہندو آریہ بنا کر اپنی ہدایت رسانی اور مہدی لقب پر مہر لگادی میں امید کرتا ہوں کہ آپ ذرا تامل اور غور سے اگر توجہ فرمائیں گے تو آپ کو حقیقت کھل جائیگی۔ معاف فرمادیں عریضہ مجبوراً طویل ہوتا جاتا ہے۔

۹۔ پھر آپ فرماتے ہیں کہ یہ سارے نام ایک ہی شخص کے اور سارے صفات ایک ہی موصوف کے ہیں۔

مولوی صاحب! آپ کی یہ بھی زبردستی ہے حضرت عیسیٰ علیہ السلام مہدی خلیفۃ اللہ، امام آخر الزمان، کرشن اوتار کللی اوتار سیدنا موسیٰ نامہ علیہ السلام مرزا صاحب تمام احمد۔ ایک ہی شخص کے نام کس طرح ہو سکتے ہیں۔ کوئی بھی ذی عقل اس بات کو نہیں مان سکتا اور سب کے صفات بھی ایک نہیں ہو سکتے مثلاً حضرت عیسیٰ علیہ السلام بے باپ پیدا ہوئے۔ باقی سب کے والد تھے۔ حضرت مسیح علیہ السلام بے نکاح بے اولاد تھے باقی سب نکاح دار با اولاد تھے۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور رسول اکرم ﷺ کا تذکرہ قرآن شریف میں ہے۔ باقی کا کوئی ذکر نہیں۔ دلچہ کرشن نے اپنے ماموں کنس کو بے گناہ قتل کیا اور خدائی کا دعویٰ کیا مرزا صاحب پر بھی کسی آریہ کے قتل کا شبہ ہو کر خانہ تلاشی ہوئی۔

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی ہدایت ہے کہ اگر کوئی ایک گال پر طمانچہ مارے تو دوسری گال بھی اس کی طرف کر دی جائے۔ آنحضرت ﷺ باوجود سخت درخت کفار کی اذیت کے زبان سے بھی نہ فرمایا مرزا صاحب ہیں فوراً غصہ میں آ کر ہزار لعنتیں اور گالیاں نکالتے ہیں۔ اور عدالتوں میں حاضر کئے جاتے ہیں۔ حضرت مسیح علیہ السلام اور حضرت رسول اکرم ﷺ خدا کی کا دعویٰ آریہ دیکھو جو کمال بدین کا کرشن اور ہر۔

ﷺ نے کسی کے حق میں بددعا اور لعنت نہیں کی۔ لیکن مرزا صاحب نے تمام مخالفین کو سخت لعنت کا لیاں دیں اور لعنتوں کے طومار ایک سے لے کر ہزار تک لعنتیں گن گن کر ادا کیں۔ حضرت مسیح علیہ السلام اور حضرت رسول کریم ﷺ نے دنیا کو ملعون سمجھ کر ترک کر دیا تھا۔ یہاں تک کہ ایک وقت کے کھانے کے لئے سامان یا رسد جمع نہ کی۔ کوئی مکان عایشان نہ بنوایا۔ عورتوں کے لئے زیور کا خیال نہ فرمایا۔ مرزا صاحب ہیں کہ دنیا میں ایسے حکم کے سوائے روپیہ جمع کرنے کے کوئی ذکر ہی نہیں۔ مکانات بنوائے گئے۔ ہزار ہا روپیہ کا زیور بیوی کے لئے تیار کر دیا گیا۔ یہاں تک کہ مرنے سے دو چار دن پیشتر لاہور میں تین ہزار کا زیور تیار ہوا تھا مگر یہ لوگوں کے حوالے۔ مریدوں کو چندہ نہ دینے کی سزا یہ کہ نام رجسٹر بیت سے خارج کیا جاویگا۔

پھر افسوس ہے آپ کہتے ہیں کہ سب کے اوصاف ایک ہی ہیں یا سب کا موصوف ایک شخص مرزا جی ہیں۔ آپ ہی مہربانی کر کے فرمادیجئے ہاں پیغمبران علیہم السلام کے اوصاف اور اخلاق ایک ہو سکتے ہیں لیکن مرزا صاحب کے اوصاف میں سے ایک بھی مطابقت نہیں۔ اگر شمار کروں عریضہ طویل ہو جائیگا۔ خود ہی غور اور ملاحظہ فرمائیے کہ جن امور کا آپ اقرار کرتے ہیں۔ مرزا صاحب ان کا سخت انکار کرتے ہیں۔ بلکہ مفتی اور کم فہم کذب وغیرہ الفاظ اقرار کر بیوالے کے حق میں فرماتے ہیں۔ شاید آپ کوئی تاویل کریں مگر منصف مزاج کے خیال میں تاویل کی گنجائش نہیں۔

۷۔ پھر آپ فرماتے ہیں کہ عیسیٰ علیہ السلام کو تو جانتا ہوں اور ایمان رکھتا ہوں کہ ایک ہی شخص ہے۔ یسوع میرا واقف نہیں۔

اس جگہ میں پھر یہ بات کہنے پر مجبور ہوا ہوں کہ آپ نے دانستہ انکار کیا ہے کہ یسوع میرا واقف نہیں کیا آپ نے رسالہ انجام آتھم نہیں دیکھا جس میں مرزا صاحب نے

یسوع علیہ السلام کو پانی پی کر قش کا لیا دیں۔ نقل کفر کفر نہ باشد۔ چور شیطان کے پیچھے چلنے والا شیطان کا ملہم، تین داویاں، ناٹیاں آپ کی لڑنا کار اور کسی عورتیں تھیں۔ جن کے خون سے آپ کا وجود ظہور پذیر ہوا تھا۔ آپ کا کج رویوں سے میلان جدی مناسبت سے تھا۔ وغیرہ وغیرہ۔ ایکوشمیر انجام آتھم صفحہ ۳۲ سے تک۔

فرمایے یہی وہ یسوع علیہ السلام ہیں جن کی بابت مرزا صاحب دروغستانی فرماتے ہیں یا کوئی اور پھر آپ فرماتے ہیں کہ یسوع میرا واقف نہیں۔ افسوس! انہیں باتوں پر آپ فرماتے ہیں کہ مخالفین کی تحریروں اور نفلت کی کتابیں اور مضامین میرے ادھر لیجانے کا سبب اللہ کریم نے دئے ہیں لازم یہ تھا کہ مخالفت کی سبب اور مضامین پر غور کیا جاتا۔ نہ کہ ضد میں آکر رائی کاروائی کی جاتی۔

فرمایے اب بھی آپ یسوع علیہ السلام سے واقف ہوئے ہیں یا نہیں؟ اچھا مزید واقفیت کے لئے مرزا صاحب کی الہامی کتابوں کو پیش کرتا ہوں۔

(الف) دھم: یا نہیں اور ہماری احادیث اور اخبار کی کتابوں کی رو سے جن نبیوں کا اسی وجود عصری کے ساتھ آسمان پر چاند تصور کیا گیا ہے وہ دونی ہیں ایک یوحنا جس کا نام ایلیا اور ادریس بھی ہے اور دوسرے مسیح ابن مریم جنکو عیسیٰ اور یسوع بھی کہتے ہیں۔ بلطفہ مرزا جی کی الہامی کتاب توضیح مرام صفحہ ۳۔

(ب) حضرت عیسیٰ علیہ السلام جو یسوع اور جیزس یا یوز آسف کے نام سے بھی مشہور ہیں۔ بلطفہ مرزا صاحب کی کتاب راز حقیقت کا صفحہ ۱۹۔

فرمائیے مولوی صاحب! یہ کتاب بڑا اندھیر ہے اور دن کے وقت سورج کا انکار ہے۔ باوجود اس کے کہ مرزا صاحب کی الہامی کتابوں میں درج ہے کہ یسوع علیہ السلام عیسیٰ علیہ السلام بلکہ جیزس بھی وہی ہیں۔ پھر آپ فرماتے ہیں کہ یسوع میرا واقف نہیں۔ اسی وجہ

سے میں نے سوال کیا تھا کہ آپ نے مرزا صاحب کی کل تصانیف کا مطالعہ کیا ہوا ہے یا نہیں۔ تو اس کے جواب میں آپ نے پوسٹ کارڈ میں فرمایا کہ حضرت صاحب کی تقریباً ہر تصانیف کا مطالعہ کیا ہوا ہے اور خط میں یہ جواب دیا کہ تصانیف و تالیفات کے متعلق گزارش ہے کہ اکثر دیکھ چکا ہوں بعض نہیں بھی پڑھی مخالفت کی بھی اکثر بشمول آپ کی کتاب کے پڑھ چکا ہوں۔ اب فرمائیے ایسا فرمانا آپ کا صحیح ہے؟ ہرگز نہیں۔ اس سے بھی معلوم ہو گیا کہ آپ نے میری کتاب کو بھی نہیں پڑھا۔ جیسے اکثر مرزائی صاحبان مخالفین کی کتابوں کو دیکھنا بھی پسند نہیں کرتے ہیں۔ میں اس واسطے کہتا ہوں کہ آپ نے میری کتاب کو پڑھ چکنا بھی خلاف واقع تحریر فرمایا ہے کیونکہ اگر آپ نے میری کتاب کو بھی مطالعہ فرمایا ہوتا تو آپ ہرگز نہ کہتے کہ یسوع میرا واقف نہیں کیونکہ میری کتاب تقریباً یسوع علیہ السلام کے نام اور تذکرے سے پر ہے۔ چنانچہ صفحہ ۶۶ سے لے کر ۷۲ تک خاص یسوع علیہ السلام کے نام کی بحث متعل ہے۔ پھر صفحہ ۱۰۵ پر ذکر ہے۔ پھر مجھے نہایت افسوس ہوگا کہ میں یہ کہوں آپ نے صریح کذب کا عہد استعمال کیا کہ یسوع میرا واقف نہیں۔ یہاں قائل غور اور توجہ یہ بات ہے کہ یسوع علیہ السلام وہی ہیں جن کو مرزا صاحب نے قش کا لیا دی ہیں۔ اور یہ بہانہ کیا ہے کہ قرآن میں اس کا کوئی ذکر نہیں۔ اسی باعث سے آپ نے بھی لکھ دیا کہ یسوع میرا واقف نہیں۔ جن کو مرزا صاحب اپنی الہامی کتابوں میں حضرت مسیح اور عیسیٰ علیہ السلام لکھ چکے ہیں۔ پھر کشمیر میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی قبر کے ثبوت بتانے میں ایسی مجبوری ہوئی کہ یوز آسف اور جیزس کو یسوع۔ عیسیٰ علیہ السلام لکھ دیا مگر یہ خیال نہ آیا کہ ہم یسوع علیہ السلام کو کیسی گندی گالیاں دے چکے ہیں اور ان کا بھی قرآن میں کوئی ذکر نہیں حالانکہ یوز آصف ایک جداگانہ شخص ہیں جن کی سوانح عمری مطبوعہ حیدرآباد وغیرہ موجود ہیں۔

فرمایے ہاوجود ایسے یقینی اور قطعی علم کے یسوع علیہ السلام کو بخش گالیاں یعنی ہاں
بہن دادیاں تانیاں کی گالیاں دینا بقا ایمان واسلام۔ پیغمبری ونبوت بروز محمد ﷺ وغیرہ
آپ کے ایمان کے نزدیک قرآن شریف واحادیث شریف سے ثابت ہے؟ دراصل
ایمان الایمان بین الخوف والرجا ہے۔ خداوند کریم ہر ایک مسلمان کو نصیب کرے
آمین۔ اِنَّ فِیْ ذٰلِکَ لَعِبْرَةً لِّمَنْ یَّخْشٰی۔

ہاں! میں نے عرض کیا تھا کہ مرزا صاحب کے نبی یارسول ہونے کی بابت پھر
عرض کروں گا۔ جیسے کہ آپ نے فرمایا ہے کہ میں حضرت مرزا صاحب قادیانی کو محض کثرت
مکالمہ کے رنگ میں نبی بروزی، مبشر، منذر مانتا ہوں۔ مامور یقین کرتے ہوں۔ منکران کا اگر
مسلمان ہے تو مسلمان جانتا ہوں بروزی نبی کی بابت عرض کر چکا ہوں کہ قرآنی آیات کے
حوالہ سے ایسا خیال کرنا ہی غلط ہے۔ یہ کسی جگہ اور کسی حدیث میں نہیں آیا کہ کثرت مکالمہ
مرغومہ سے کوئی آدمی نبی یا بروزی بن جاتا ہے اگر کوئی ایسا ہوا ہے تو آپ پیش کریں ہاں مبشر
اور منذر نبی اور رسول ہی ہوتے ہیں لیکن بروزی نہیں اور مبشر منذر کا منکر یا شک کا قریہ ہے۔
اس میں تو آپ نے اجماع ائمہ دین کر دیا ہے کہ بروزی نبی بھی ہیں اور مبشر اور منذر بھی ہیں
لیکن ان کا منکر کا قریہ نہیں جب آپ مبشر اور منذر مرزا صاحب کو مانتے ہیں تو پھر مرزا صاحب
نبی اور رسول کیوں نہیں صرف بروزی کیوں ہیں۔ قرآن شریف میں جا بجا مبشر اور منذر
رسول ﷺ ہی کے لئے اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے جیسے۔ (۱) افبعث اللہ النبیین مبشرین
و منذرین۔ سورہ بقرہ: (۲) رسلا مبشرین و منذرین۔ سورہ النساء: (۳) وما نرسل
المومنین الا مبشرین و منذرین۔ سورہ کہف: (۴) وما ارسلناک الا مبشرا
ونذیرا۔ سورہ نساء: (۵) پس بھیجا اللہ تعالیٰ نے انبیاء علیہم السلام کو مبشر اور منذر بنا
کر۔ (۶) رسولان (علیہم السلام) کو مبشرین و منذرین بنا کر بھیجا، (۳) ہر رسول مبشر اور

منذر ہی ہوتا ہے، (۴) ہم نے آپ کو مبشر اور منذر کر کے ہی بھیجا ہے۔

پس قرآن شریف سے بخوبی ثابت ہوا کہ مبشر اور منذر رسول علیہم السلام ہی ہوتے
ہیں۔ سوائے ان کے اور کوئی مبشر اور منذر نہیں ہو سکتا۔ اندر میں صورت مبشر اور منذر کا منکر نبی
الواقع کا قریہ ہے لیکن تعجب ہے کہ آپ مبشر اور منذر بھی مانتے اور منکران کا پھر بھی مسلمان
ہی رہتا ہے۔ آگے چلئے۔ آپ خود مرزا صاحب کو اپنی معیار صداقت میں نبی اور رسول مان
چکے ہیں۔ انبیاء سابق علیہم الصلوٰۃ والسلام کے دعاوے اور نبوت دعاوی کے نشانات کو ایک
طرف اور لوگوں کے انکار اور استہزاء کے حالات دوسری طرف نہ کرتے تھے۔ تو ان لوگوں
پر تعجب آتا تھا اور دل میں سو سو پالی اٹھتا تھا۔ کہ یا الٰہی! دو کس قسم کے مزاجوں اور مانجوں
کے انسان تھے۔ جو ایسے ایسے عظیم الشان راست بازوں کے دعاوی کا اور ایسی ایسی آیات
بینات سے اعراض کرتے تھے اور جب قرآن کریم میں آیات (۱) یا حسرة علی العباد
ما یاتیہم من رسول الا کانوا بہ يستهزءون، (۲) کذ الک ما اتی الدین من
قبلہم من رسول الا قالوا سحر او مجنون، (۳) ما یاتیہم من نبی الا کانوا بہ
یستهزءون، بلاغہ معیار صداقت آپ کی ص ۲۔

اس تحریر اور آیات بالا کے کہنے سے آپ کی مراد یہ ہے کہ مرزا صاحب رسول
ہیں اور نبی ہیں۔ ان پر لوگ استہزاء کرتے ہیں اسی طرح پہلے نبی اور رسولوں کے ساتھ کیا
کرتے تھے۔ اور ان کو ساحر اور مجنون کہتے تھے۔ اور ان کے حکم سے اعراض کرتے تھے۔
اسی طرح سے مرزا صاحب کو بھی کہا گیا۔ پھر دوسری جگہ آپ نے لکھا ہے کہ اس زمانہ میں
دو نامیں، مصیبتیں، قحط، طاعون، بخار، زلازل، سیلاب، آتش زدگیاں، ریلوے حادثات
وغیرہ مرزا صاحب کے انکار کے سبب دنیا میں ہیں کیونکہ وہ نبی اور رسول ہیں کیونکہ اللہ تعالیٰ
فرماتا ہے۔ وما ارسلنا فی قریہ من نبی الا اخذنا اهلہا بالباساء۔ آیت ما کنا

معدبین حتی بعث رسولاً۔ وما کان ربک مہلک القوی حتی بعث لی
امہا رسولاً۔ صفحہ ۵۵ آپ کی معیار صداقت۔

ان تمام تحریری باتوں سے آپ کی مراد یہ ہے کہ مرزا صاحب نبی اور رسول ہیں۔
جن کے نہ ماننے کی وجہ سے ایسے مصائب نازل ہوئے ہیں۔

تیسری جگہ آپ نے لکھا ہے اور پھر بے بد قسمت ہوتے ہیں جو مامور کے
خلاف وما مع الناس ان يؤمنوا اذ جاءهم الہدیٰ۔۔۔۔۔ بعث اللہ بشرا
رسولاً یہاں آپ کی مراد یہ ہے کہ مرزا صاحب رسول ہیں اور بد قسمت لوگ ان پر ایمان
نہیں لاتے پس تمام آپ کی معیار صداقت میں مرزا صاحب کو نبی اور رسول بڑے زور شور
سے ثابت کیا ہے اور ان پر ایمان لانے کی تاکید اور وعید تحریر فرمائی ہے اور آیات کو جو
کافروں کے حق میں نازل ہوئی ہیں درج فرمایا ہے۔ پھر آپ کہتے ہیں کہ میں ان کو بروزی
نبی مانتا ہوں اور جو مسلمان ان کا منکر یا کذب ہے اس کو مسلمان ہی جانتا ہوں اور ساتھ ہی
کہتے ہیں کہ مرزا صاحب رسول اور نبی نہیں۔ بلکہ میں ان کو مسیح موعود چنتا ہوں۔ یہ کیا تماشہ
کی بات ہے کہ میرے عریضہ کے جواب میں مرزا صاحب کو نبی بروزی جس کا قرآن
شریف اور احادیث شریف میں کوئی ذکر نہیں مانتے ہیں۔ اور اپنے مضمون معیار صداقت
میں بڑے زور سے رسول اور نبی تحریر فرماتے ہیں۔ اور ان کے نہ ماننے والوں کے حق میں وہ
آیات دلیل میں پیش کرتے ہیں۔ جو کفار اور منکران انبیاء و رسل علیہم السلام کے حق میں وارد
ہوئی ہیں۔ ان اجتماع القدرین کو کوئی ذی عقل تو تسلیم نہیں کر سکتا۔ آپ ہی براہ مہربانی اس کا
حل فرمائیے۔

دعویٰ نبوت و رسالت

اب میں مرزا صاحب کے ان چند دستاویزات کو پیش کرتا ہوں جن میں انہوں
نے دعویٰ نبوت و رسالت کر کے اپنے منکروں کو کافر قرار دیا ہے وہ یہ ہیں۔

۱۔ ایسا شخص محدث کے نام سے موسوم ہے۔ انبیاء کے مرتبے سے اس کا مرتبہ قریب واقع ہوا
ہے۔ بلطفہ الہامی کتاب براہین احمدیہ صفحہ ۵۳۶ حاشیہ نمبر ۱۲۔

۲۔ میں محدث ہوں اور محدث بھی نبی ہوتا ہے اس کے الہام میں شیطانی دخل نہیں ہوتا بعید
انبیاء کی طرح مامور ہوتا ہے اور انکار کرنے والا مستوجب سزا ہوتا ہے۔ موقوفہ توحیح مرام صفحہ
۱۸ مرزا صاحب کی الہامی کتاب۔

۳۔ میری نسبت بار بار کہا گیا ہے کہ یہ خدا کا فرستادہ خدا کا مامور خدا کا امین خدا کی طرف سے
آیا ہے جو کچھ یہ کہتا ہے اس پر ایمان لاؤ اس کا دشمن جنمی ہے۔ بلطفہ انجام آتھم صفحہ ۶۲۔

۴۔ جس نے تیری بیعت کی اس کے ہاتھ پر خدا کا ہاتھ ہے۔ انجام آتھم صفحہ ۷۸۔

۵۔ نبیوں کے چاند (مرزا صاحب)۔ انجام آتھم صفحہ ۵۸۔ ۶۰۔

۶۔ جو مجھے بے عزتی سے دیکھتا ہے۔ وہ خدا کو بے عزتی سے دیکھتا ہے اور جو مجھے قبول کرتا
ہے وہ خدا کو قبول کرتا ہے۔ ضمیمہ انجام آتھم صفحہ ۵۸۔ ۶۰۔

۷۔ الہام قل یا بیہا الناس انی رسول اللہ الیکم جمیعاً (اے مرسل من اللہ)۔
بلطفہ اشتہار معیار الاخیار صفحہ ۳۔

۸۔ الہام جو شخص تیری پیروی نہیں کریگا۔ اور تیری بیعت میں داخل نہیں ہوگا اور تیرا مخالف
رہے گا وہ خدا اور رسول کی نافرمانی کرنے والا اور جنمی ہے۔ بلطفہ معیار الاخیار صفحہ ۸۔ حاشیہ
الوحی صفحہ ۱۶۳۔ ۱۶۵۔

۹۔ یاد رکھو جیسا کہ مجھے خدا نے اطلاع دی ہے تمہارے پر حرام ہے اور قطعاً حرام ہے کہ کسی

مکذب یا مکفر یا متروک کے پیچھے نماز پر ہو۔ بلفظ اربعین نمبر ۳ صفحہ ۲۸ حاشیہ۔

۱۰۔ فانقو الله ايها اللّٰهين. الخ۔ اے جو انو خدا سے ڈرو اور مجھے پہچانو اور میری اطاعت کرو۔ گنہ ہوں کی موت مت مرو۔ بلفظ خطبہ الہامیہ صفحہ ۳۵-۳۶۔

۱۱۔ سوانی الکوارى الخ۔ میرا انکار حسرت ہے ان لوگوں پر جنہوں نے مجھ سے کفر کیا۔ اور جنہوں نے حسد چھوڑ دیا اور مجھ پر ایمان لے آئے ان کے لئے برکتیں ہیں۔ بلفظ خطبہ الہامیہ صفحہ ۱۳۔

۱۲۔ لعنت الله على من تخلف عنا او ابى. ترجمہ (خدا کی لعنت اس شخص پر جو میری مخالفت کرتا ہے یا میرا انکار کرتا ہے) بلفظ مرزا صاحب کی تحریر بنام پیر میر علی شاہ صاحب گولڑہ می مورخہ ۲۰ جولائی ۱۹۰۰ء۔

۱۳۔ اس وقت بھی خدا کا رسول تمہارے درمیان ہے جو مدت سے تم کو ان مذاہبوں کے آنے کی خبر دے رہا ہے۔ پس سوچو اور ایمان لاؤ تا کہ نجات پاؤ۔ بلفظ اشتہار اثناء من وجی اس ۲۱ اپریل ۱۹۰۵ء۔

۱۴۔ مرزا صاحب نے مولوی عبدالکریم کی قبر کی سنگ مزار پر یہ شعر لکھوایا۔

میجا کو جو مانے اس کو وہ مومن سمجھت تھا
میجائی کا مکر شخص نزویک اس کے کافر تھا
بلفظ انکم نمبر ۱۔ جلد ۱۰ مورخہ ۱۰ جنوری ۱۹۰۶ء اور بدر جلد ۲ نمبر ۱۰۔ ۶ مارچ ۱۹۰۶ء۔

۱۵۔ الہام۔ قطع دابر القوم الذین لا یؤمنون. بلفظ بدر نمبر ۳ جلد ۲۔ ۱۹ جنوری ۱۹۰۶ء۔ جو قوم میرے پر ایمان نہیں لاتی اس کی جزا کاٹی گئی۔

۱۶۔ بہر حال جبکہ خدا تعالیٰ نے میرے پر ظاہر کیا ہے کہ ہر شخص جس کو میری دعوت پہنچی ہے اور اس نے مجھے قبول نہیں کیا وہ مسلمان نہیں ہے اور خدا کے نزدیک قابل مواخذہ ہے۔ مرزا صاحب کا خط مندرجہ ذکر انکیم نمبر ۴۔ صفحہ ۲۳ مورخہ ۲۴ مئی ۱۹۰۶ء۔

مریدین مرزا صاحب کی تحریرات تائید دعویٰ نبوت میں

۱۔ اسم او اسم مبارک ابن مریم لے بہند۔ آن غلام احمد است و سپردائے قادیان
گر کسے آرد شک درستان آں کافر است۔ جائے ادبائے جہنم بیشک دریب و گمان
بلفظ انکم ۱۰ جنوری ۱۸۹۹ء صفحہ ۳ کا لم ۲۔

۲۔ مرزا صاحب کا دعویٰ ہے کہ میں امام برحق ہوں جو مجھے امام برحق کو نہ مانے گا وہ جاہلیت کی موت (کافر ہو کر) مرے گا۔ بلفظ انکم ۷ اگست ۱۸۹۹ء۔ ضلیفہ آج مولوی نور الدین کا خط۔

۳۔ آج چودھویں صدی کے سر پر اللہ تعالیٰ کا رسول (مرزا صاحب) اس کی طرف سے خلقت کے لئے رحمت اور برکت ہے ہاں جو اللہ تعالیٰ کے پیچھے ہوئے کو نہ مانے گا وہ جہنم میں اوندھا کرے گا۔ بلفظ انکم مورخہ ۲۳ اکتوبر ۱۸۹۹ء صفحہ ۶۔ ۷۔

۴۔ ندایہ قلک سے آتی ہے سن لو اے لوگو
کہ لاؤ تم اس پر ایمان خدا کا ہی منشور
نہ مانا جس نے اسے اپنا پیشوا و امام
کیا وہ دونوں جہاں سے مرا بکفر کفور۔

حضرت اقدس کا الہام نص صریح ہے اور نص صریح کا مکر کافر ہے۔ بلفظ انکم ۲۴ نمبر ۱۸۹۹ء صفحہ ۵۔

۵۔ آپ مرزا صاحب مسیح موعود صامور من اللہ ہیں۔ انکار کرنے والا خارج از امت ہے۔ بلفظ نقش الہامات سید امیر علی شاہ بلہر انکم ۳ مارچ ۱۹۰۰ء صفحہ ۶۔

۶۔ جس مسیح کی نسبت جناب رسول اللہ ﷺ نے خوش گوئی کی تھی اس کو نبی اللہ فرمایا ہے اور حضرت مرزا صاحب وحی نبی اللہ ہیں نبی کا مکذب کافر ہوتا ہے۔ بلفظ انکم ۳۱ جنوری ۱۹۰۶ء صفحہ ۱۱۔

۷۔ ملک مولابخش صاحب دیکھیں گورانی کا سوال کہ حضرت مرزا صاحب کے مسیح موعود نہ ماننے والے کو کافر ماننا چاہیے۔ تمہید کے بعد میں اصل مطلب پر آتا ہوں کہ ہمارے مخالفین کافر ہیں یا نہیں۔ خدا تعالیٰ کے تمام رسولوں پر ایمان لانا شرائط اسلام میں داخل ہے۔ حضرت مرزا صاحب بھی اللہ تعالیٰ کے رسولوں میں سے ایک رسول ہیں۔ جو خدا کے رسولوں میں سے ایک کا انکار کرتا ہے اس کا شر کیا ہوگا (یعنی کفر و دوزخی ہے)۔ جملہ اخبار بدر ۱۹ ص ۸۔

لیجئے میاں صاحب! بہت چاہم کہ اختصار کروں۔ لاچار اختصار کرتے کرتے اپنے قلم کو روکتے ہوئے بھی اس قدر لکھا گیا۔ اس کو کافی سے بھی زیادہ سمجھ کر پس کرتا ہوں اور عرض کرتا ہوں کہ مرزا صاحب اپنے آپ کو رسول نبی برحق لکھتے ہیں اور الہامات بڑے زور سے درج کرتے ہیں اور اپنے منکر، مذہب، متروک وغیرہ تمام مسلمانوں کو کافر قرار دیتے ہیں اور جنہم ان کا لٹھکانا فرماتے ہیں اور اسی طرح تمام مرزائی احمدی بڑے زور سے ہم مسلمانوں کو کافر اور دوزخی اپنی تحریکات میں قرار دیتے ہیں اور حکم خداوند کریم کا جو قرآن شریف میں حضرت رسول اکرم ﷺ کو خاتم النبیین فرمایا ہے اس کا انکار صریح کیا گیا ہے۔ اگرچہ آپ نے کچھ مہربانی کر کے (بر خلاف مرزا صاحب اور تمام حواریین) ہم کو کافر اور جہنمی نہیں فرمایا لیکن مرزا صاحب و دیگر مرزائیاں نے اپنے الہامات و دست و پازات میں ہم سب مسلمانان عرب و عجم کو جو مرزا صاحب کے اذعان کا انکار کرتے ہیں یا تکذیب کرتے ہیں یا صرف متروک ہیں بڑے زور سے کافر، مرتد، جہنمی، خارج از امت اسلام سے خارج، لعنتی، جزائے موت مرے والے وغیرہ لکھ دیا ہے امید ہے آپ اس پر غور فرما دیں گے۔ یہ وہی باتیں ہیں جنہوں نے ڈاکٹر عبدالحکیم خان صاحب اسٹنٹ سرجن پٹنالا کو پھر اسلام میں داخل کیا جو بہت بڑا حامی مرزا صاحب کا تھا۔ یہاں پر نہایت تعجب اور

پر تعجب آپ کی توجہ کی قائل یہ بات ہے کہ پیچھے تو مرزا صاحب ابن مریم مسیح موعود، مہدی مسعود وغیرہ القابات حاصل کرنے سے سخت زور سے انکار کر کے کہتے تھے کہ میں نے مثیل مسیح ہونے کا دعویٰ کیا ہے یا روحانی مسیح ہونے کا دعویٰ ہے۔ مسیح موعود یا مہدی ہونے کا دعویٰ نہیں کیا جو شخص ایسا کہ وہ مفتوی اور کذاب کم فہم شخص ہے۔ یا یہ کہ خود ہی مسیح ابن مریم، مسیح موعود، مہدی مسعود، نبی رسول سب کچھ بن کر اپنے منکروں، مکذبولوں، متروکوں کو کافر، لعنتی، جہنمی وغیرہ فرما دیا ان باتوں کی غلطی آپ ہی سمجھیں۔ خواہ خصل و مانع تصور فرمائیں یا۔۔۔۔۔ حافظہ ناشد کہیں۔ ہاں غافلہ اگر اپنے دل سے تعصب کو دور کر کے غور فرمائیں گے تو آپ کو یہ راز منکشف ہو جائیگا۔ خدا کے لئے یہ نہ تحریر فرمائیں کہ مخالف تحریروں نے ہی مجھے ادھر جانے کی تحریک کی تھی میں اپنے سچے ایمان سے کہتا ہوں کہ میرا ارادہ محض اصلاح کا ہے خداوند کریم عظیم بذات الصدور ہے۔ ان اربہ الا اصلاح ما استطعت وما توفیقی الا باللہ۔

دوسرا سوال: کیا آپ مرزا صاحب کے کل الہامات کو قطعی اور یقینی اللہ تعالیٰ کی طرف سے جانتے ہیں یا ان میں سے بعض کو۔

جواب بذریعہ پوسٹ کارڈ:

حضرت صاحب کے کل الہامات کو منجانب اللہ قطعی اور یقینی جانتا ہوں۔

جواب بذریعہ خط:

دوسرے سوال الہام کے متعلق التماس ہے کہ احفاظ الہام کو منجانب اللہ یقین رکھتے ہوں۔ اس کی مراد شرح تفسیر کو الہام کا اجتہاد جتنا ہوں۔

اقول باللہ التوفیق: اس سوال کے جواب میں آپ نے ظاہر اور ثابت کیا ہے کہ جو الہامات مرزا صاحب کو ہوئے تھے وہ منجانب اللہ تعالیٰ قطعی اور یقینی تھے اور ان پر ایمان لانا

ایسا ہی ہے جیسے قرآن شریف پر یکن مسلمان لوگ اس کے خلاف ہیں کیونکہ ان کے نزدیک قرآن شریف لاریب کلام الہی ہے اور وہ قطعی اور یقینی ہے اور وہ عین الحقین کے درجہ پر ہے جس کی معیار اللہ تعالیٰ نے اپنی کلام پاک میں اس طرح فرمائی ہے ولو کان من عند غیر اللہ لوجدوا فیہ اختلافا کثیرا (سورہ نساء)

دوم: جو نشانہات یا معجزات اور فشن گونیاں رسول اکرم ﷺ کے ذریعہ سے قرآن شریف میں مسلمانوں کو پہنچے ہیں۔ انکا انکار کافر اور ظالم لوگ کرتے ہیں۔ جیسے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے وما یجحد بایتنا الا الظالمون اسی معیار پر مرزا صاحب کے الہامات کو رد کر دیکھنا چاہیے۔ اگر ان میں اختلافات نہیں ہیں اور وہ سچے بھی ہوئے ہیں اور ان کی وجہ سے کچھ ہدایت اور رشد بھی پا گیا ہے تو خدا کی طرف سے یا خدا کی طرف منسوب ہو سکتے ہیں یا ہو سکیں گے۔ اگر ایسا نہیں تو بس شیطانی نزول سمجھا جائیگا کیونکہ قرآن شریف میں موجود ہے کہ شیطانی نزول بھی ان کے اپنے دوستوں پر ہوا کرتا ہے اور اکثر مغتری اور اٹیم لوگوں پر نزول شیطانی ہوتا رہتا ہے۔ اس بارہ میں مرزا صاحب کا اپنا اقرار جو اکمل آف گوئیگی نے ۱۳ فروری ۱۹۰۷ء کو شائع کیا وہ اس طرح پر ہے۔ وہو هذا۔

ازال بعد میں نے عرض کیا کہ ایک نوجوان احمدی یہ الہامات سناتا ہے روپا میں حقیقت نے مجھے حیرت کیا۔ بہشت کی سیر کی اور الہام ہوا اننا الذہیر الصبین۔ فرمایا کہ یہ بڑے احتیاط کا مقام ہے۔ میرا مذہب یہ ہے کہ جب تک درخشاں نشان اس کے ساتھ ہا رہا نہ لگائے جاوے تب تک الہام کا نام لینا بھی سخت گناہ اور حرام ہے۔ پھر یہ بھی دیکھتا ہے کہ قرآن مجید اور میرے الہامات کے خلاف تو نہیں۔ اگر ہے تو یقیناً خدا کا نہیں بلکہ شیطانی انتہا ہے۔ اصل میں ایسے تمام لوگوں کی نسبت میرا تجربہ ہے کہ انھام کا ہر ہاک ہوتے ہیں۔

مرزا جی کہتے ہیں کہ کوئی بہشت نہیں۔ مگر احمدی نے میر کہہ سنا کی۔ منہ

اب میں مرزا صاحب کے دو چار الہامات کو بطور نمونہ آپ کی غور کے لئے پیش کرتا ہوں۔

اول: سب سے پہلے ۱۸۶۳ء میں مرزا صاحب کو الہام ہوا۔ دویا صادق کتاب براہین احمدیہ کی بابت ہوا کہ یہ کتاب حضرت رسول اکرم ﷺ کے ہاتھ مبارک میں ایک میوہ بین لگی اور قاش قاش کیا گیا تو اس میں سے بہت شہد نکلا۔ یہاں تک کہ آنحضرت ﷺ کے ہاتھ مرفق تک بھر گئے میں نے دریافت پر کہا کہ اس کتاب کا نام قطبی ہے یعنی قطب ستارہ کی طرح غیر متزلزل اور مستحکم ہے وغیرہ وغیرہ۔ دیکھو براہین احمدیہ صفحہ ۲۳۸۔

حاشیہ نمبر ۱۔ اس وجہ اور الہام کے یقینی ہونے پر دس ہزار روپیہ انعام کا اشتہار دیا کہ جو شخص اس کتاب کا جواب دے یا غلط ثابت کرے تو اس کو یہ انعام دی جاوے گا۔

پھر اس کتاب الہامی براہین احمدیہ کی بابت لکھا کہ تین سو مضبوط اور قوی دلائل عقلیہ سے اسلام کی حقانیت ثابت کی گئی ہے۔ اور اسی وجہ سے انعامی اشتہار انگریزی وارو میں دیا گیا ہے اور یوں لکھا ہے۔

یہ کتاب مرتب ہے ایک اشتہار اور ایک مقدمہ اور چار فصل اور ایک خاتمہ پر بلغلہ کتاب براہین احمدیہ۔

اس الہام مندرجہ بالا میں جو کتاب دکھائی گئی اگرچہ اس کا نام قطبی تھا اور برخلاف اس کے براہین احمدیہ رکھ دیا وہ کتاب تین سو جز کی ضخامت اور تین سو مضبوط اور قوی عقلیہ دلائل اور اس میں ایک اشتہار، چار فصل، ایک خاتمہ درج تھے۔

اب آپ براہین احمدیہ الہامی کو اپنے ہاتھ میں لے کر دیکھیں تو آپ کو معلوم ہو جاوے گا کہ اس میں صرف ایک اشتہار، ایک مقدمہ، ایک فصل، ایک باب، مکمل موجود ہیں لیکن تین فصلیں اور ایک خاتمہ ندارد ہیں اور ایک باب تھوڑا سا بلکہ الہام ہی لکھ دیا ہے نہ تو تین سو مضبوط عقلیہ دلائل ہیں اور نہ تین سو جز کی کتاب ہے۔ بلکہ صرف ۱/۲ جز کی کتاب

ہے۔ فرمائیے! کیا یہ کتاب مطابق الہام کے ہے۔ ہرگز نہیں! پھر آپ ہی خود فرمادیں یہ الہام خدا کی طرف سے تھا۔ میں کہتا ہوں اور ہر شخص غیر متعصب ہی کہے گا کہ خدا کی طرف سے نہیں۔ آگے چلیے۔

دوئم: مرزا صاحب کی الہامی کتاب میں الہام ہے ہوالہدیٰ ارسل رسولہ بالہدیٰ الایہ یہ آیت ہسمانی اور یہ ست مکی کے طور پر حضرت مسیح کے حق میں پیش کوئی ہے۔

اور جس غلبہ کاملہ دین اسلام کا وعدہ دیا گیا ہے۔ وہ غلبہ مسیح (علیہ السلام) کے ذریعہ سے ظہور میں آویگا۔ اور جب حضرت مسیح (علیہ السلام) دوبارہ اس دنیا میں تشریف لائیں گے۔ تو ان کے ہاتھ سے دین اسلام جمیع آفاق اور اقطار میں پھیل جاویگا۔ بدقظہ براہین احمدیہ صفحہ ۲۹۸-۲۹۹۔

دوسرا القام: عسی ربکم ان یرحم علیکم۔ الآیہ۔ حضرت مسیح (علیہ السلام) نہایت جلالت کے ساتھ دنیا پر اتریں گے اور تمام راہوں اور سرزمینوں کو خوش و خاشاک سے صاف کر دیں گے اور کج اور ناراست کا نام و نشان نہ رہیگا۔ اور جلال الہی گمراہی کے غم کو اپنی جلی قہری سے نیست و نابود کر دیگا۔ بدقظہ براہین احمدیہ حاشیہ نمبر ۳، ص ۵۵۔

اس کے بعد باوجود اسی تھدی الہام قطعی اور یقینی کے انہیں الہاموں کے ساتھ حضرت مسیح (علیہ السلام) کی وفات بیان کر کے خود مسیح بن بیٹھے دیکھو تمام کتب مؤلفہ مرزا صاحب و دیگر قمار مرزائی احمدیان کہ مسیح (علیہ السلام) مرچکے۔ اب وہ نہیں آئیں گے۔ آنے والا مسیح میں ہی ہوں۔ اب فرمائیے مرزا صاحب کے ہاتھ سے دین اسلام جمیع آفاق اور اقطار میں پھیل گیا ہے۔ دین اسلام و غلبہ ہسمانی اور سیاست مکی کے طور پر مرزا صاحب نے نہ کر دیا ہے کسی کج اور ناراست کا نام و نشان بھی دنیا میں نہیں رہا۔ تمام گمراہان کو نیست و نابود کر دیا ہے۔ نہایت جلال اور جلالت کو مرزا صاحب کام میں لے آئے ہیں۔ ہرگز نہیں۔ حاشا وکلاء متاقتات

الہام پر غور فرمائیے کیا خدا کی الہامات ایسے ہی ہونے چاہئیں آگے چلیے۔

سوم: مرزا صاحب کو ۱۸۸۶ء میں الہام ہوا تیرے گھر میں لڑکا پیدا ہوگا۔ لڑکا کئی ہوگا وہ مظهر الحق والعلیٰ کان اللہ نزل من السماء وہ لڑکا مظہر حق ہوگا۔ گویا خود اللہ تعالیٰ نے آسمان سے نازل کیا ہے۔ بادشاہان اس کے کپڑوں سے برکت پائیں گے۔ وغیرہ وغیرہ۔ لیکن افسوس اس حمل سے لڑکی پیدا ہوئی۔ جب لوگوں نے اعتراض کئے تو فوراً کہہ دیا کہ میں نے کب کہا تھا۔ کہ اسی حمل سے لڑکا پیدا ہوگا۔ اس کے بعد لڑکا پیدا ہوا۔ اور اشتہارات دیئے گئے کہ وہ لڑکا پیدا ہو گیا ہے حقیقہ و میرہ کی رسم ہوئی تعالیٰ اور تھدی سے ادا کی گئی۔ لیکن افسوس کہ وہ لڑکا صرف ۱۶ ماہ کی عمر پر ملک بنگا کو روانہ ہو گیا۔ اور اب تک وہ لڑکا نہ پیدا ہوا حتیٰ کہ مرزا صاحب بھی سدھا گئے۔

دوبارہ پھر الہام ہوا کہ میرے گھر میں لڑکا پیدا ہوگا۔ لیکن افسوس خلاف الہام لڑکی پیدا ہوئی۔ بارہ الہام ہوا کہ میرے گھر میں شوخی ادشک لڑکا پیدا ہوگا۔ مگر افسوس پھر خلاف اس کے لڑکی ہی پیدا ہوئی۔

چہار بارہ الہام ہوا کہ میرے گھر میں "عالم کیاب" لڑکا پیدا ہوگا۔ جس کے پیدا ہونے پر تمام دنیا کیاب ہو جائے گی۔ مگر افسوس اس کے خلاف پھر لڑکی پیدا ہوئی۔

اس کے بعد پنج بارہ الہام ہوا کہ پانچواں لڑکا پیدا ہوگا۔ مگر افسوس پھر بھی اس کے خلاف لڑکی ہی پیدا ہوئی۔ دیکھو مواہب الرحمن مرزا صاحب کی کتاب۔

شش بارہ پھر الہام ہوا کہ مہارک احمد فوت شدہ کی جگہ ایک اور لڑکا پیدا ہوگا۔ دیکھو اشتہار

۱۔ اقم ۱۷ مئی ۱۹۰۲ء صفحہ ۵۵ کالم ۳۔

۲۔ ۲۳ جون ۱۹۰۲ء کی رات کو امی حضرت بیہ اللہ۔ مشکوئے معلیٰ میں دختر نیک اختر پیدا ہوئیں۔ بدقظہ القہر ۲۳ جون ۱۹۰۳ء صفحہ ۷۰ کالم اول۔

مرزا صاحب مورخہ ۵ نومبر ۱۹۰۷ء۔

مگر نہایت افسوس کہ مرزا صاحب اس اشتہار کے ۶ ماہ بعد ہی سفر کر گئے۔ اور آئندہ تمام ایسے الہاموں کا خاتمہ کر کے اپنے خدائی الہاموں پر میر لگا گئے۔ اللہ اللہ تعالیٰ۔ مولوی صاحب اذرا میریانی فرما کر ان الہامات پر غور فرما کر کہیے کہ خدائی الہامات ایسے ہی ہوا کرتے ہیں۔ نیچے آگے چلئے۔

چھارم: ۱۸۹۰ء میں مرزا صاحب کو الہام ہوا کہ مرزا احمد بیگ کی دختر کلاں کے ساتھ ان کا نکاح آسمان پر پڑھا گیا ہے۔ اس الہامی اشتہار کے دیکھنے سے مرزا احمد بیگ کو رنج ہوا اور اس نے انکار کر کے لڑکی کا نکاح مرزا سلطان محمد کے ساتھ بمقام پٹی ضلع لاہور کر دیا۔ ناراضگی میں طلاق اور عاق کی نوبت پہنچی۔ پھر مرزا صاحب کو الہام ہوا کہ اڈھائی سال میں مرزا احمد بیگ اور اس کا داماد سلطان محمد دونوں مر جا سکیں گے۔ اور پھر بیوہ ہو کر میرے نکاح میں آوے گی۔ یہ خدا کی باتیں ہیں جو آسمان پر قرار پا چکی ہیں۔ جو زمین پر بھی ہو کر رہیں گی۔ زمین و آسمان مل جائیں گے یہ الہام نہیں ملے گا۔ اس کے بعد مرزا صاحب نے اس الہام کے پورا ہونے پر بہت تعجب سے یہ لکھا۔ وہو هذا۔

یاد رکھو کہ اس عجب گوئی کی دوسری جز (مرزا سلطان محمد کا مرنا) پوری نہ ہوئی تو میں ہر ایک بد سے بدتر ٹھہروں گا۔ اے احمق یہ انسانی افترا نہیں یہ کسی غیبتِ مفتری کا کاروبار نہیں بلکہ خدا کا سچا وعدہ ہے وہی خدا جس کی باتیں ملتی نہیں۔ بلکہ مرزا صاحب ضمیر انجام آتھم ص ۵۴۔

فرمائیے! یہ خدائی الہام ہیں؟ ہرگز نہیں! مرزا صاحب کا نکاح محمدی دختر کلاں نے اپنی مرزا صاحب نے اپنی بہو اور بیٹے کے ساتھ یہ برتاؤ کیا دیکھو حضرت کے اصل غلو یا مندرجہ کلہ فضلِ رحمانی معترض اور۔

مرزا احمد بیگ سے ہو گیا۔ یا اب بھی کچھ امید ہے۔ مرزا صاحب کے الہام کے مطابق جو قطعی اور یقینی ہے۔ بد سے بدتر کون ہوا۔ احمق کون اور غیبتِ مفتری کون ہوا۔ آپ خود ہی غور فرمائیں۔ اور نیچے آگے چلئے۔

پنجم: مرزا صاحب کا الہام مندرجہ ازالہ اوہام کہ میری عمر اسی (۸۰) سال کی ہے اس کے بعد الہام ایک صاحبِ قبر کے فرمانے سے پچانوے (۹۵) سال کی عمر ہوئی۔ لیکن برخلاف ہر دو الہاموں کے مرزا صاحب صرف ستھ سال کی عمر میں یا خبر رانی ہوئے۔ فرمائیے! یہ الہام خدائی ہیں۔ آگے چلئے۔

ششم: مرزا صاحب کا الہام کہ مجھ کو دکھایا گیا ہے کہ حضرت رسول اکرم ﷺ کے پاس مدینہ منورہ میں ہماری قبر ہوگی۔ دیکھو ازالہ اوہام طبع دانی صفحہ ۲۳۶۔

پھر الہام ہوا کہ ہم مدینے میں مرے تھے یا مکہ میں ۳ دیکھو اخبار ہمدرد ۱۵ جنوری ۱۹۰۶ء۔ اس کے بعد تیسری دفعہ الہام ہوا کہ تین جگہ پر مجھ کو میری قبر کا نشان دیا گیا۔ لیکن کسی جگہ کا نام نہیں لکھا۔ دیکھو مرزا صاحب کی الوصیت۔

فرمائیے یہ الہامات خدائی ہیں اور ان الہامات کے مطابق مرزا صاحب کی قبر ۱۷ اخیار الکلمہ ۲۳۱، ۲۳۲، ۲۳۳، ۱۹۰۳ء کا صفحہ ۱۵ کا نمبر اول۔

۲ مرزا جی کو پچانوے سال کے علاوہ پانچ سال کی عمر اپنی مولوی مردان علی ساکن حیدر آباد کون لے مرزا جی و دیدی تھی اس حساب سے سو سال کی عمر ہونی چاہیے۔ دیکھو ازالہ اوہام طبع دانی کا صفحہ ۷۷۔

آسمانی کہنے مشکوٰۃ کا شوہر کون ہے	مر گیا جو دل میں یہ اللہ کے کبر کون ہے۔
کون احمق اور غیبتِ مفتری جھوٹا ہے کون	اپنے ہی قرار ستاب دے بدتر کون ہے۔
کب ۱۱۱۱ کا سن اور کب ۱۱۱۱ پچانوے	مر گیا ستھ ہی میں جو ہے خبر کبر کون ہے
نہ تو کئے میں مرزا اور نہ دے میں مرزا	جو مرزا ہوا میں کذاب ٹھہر کون ہے

کہاں ہوئی۔ آپ کا اختیار ہے کہ ان الہامات کو خدا کی طرف سے سمجھیں۔ آگے چلے۔

ہشتم: مرزا صاحب کی ایک بڑی قحطی اور تھکائی الہام کے ذریعہ سے یوں ہے اس قدر دعا کریں کہ زبانوں میں دشمن پڑ جائیں اور اس قدر رو کر سجدہ میں گرے کہ ہاتھ گھس جائیں اور آکھوں کے حلقے گل جائیں اور پلکیں جھڑ جائیں۔ اور اکثر گریہ وزاری سے پینائی کم ہو جاوے اور آخر دماغ خالی ہو کر مرگی پڑنے لگے۔ یا مانگو لیا ہو جاوے تب بھی وہ دعا نہیں سنی نہیں جائیگی۔ کیونکہ میں خدا سے آیا ہوں۔ جو شخص میرے پر بد دعا کریگا۔ وہ بد دعا اسی پر پڑیگی۔ بلطفہ اخبار بد نمبر ۱۰، جلد ۲، صفحہ ۵، کالم ۹، مارچ ۱۹۰۶ء۔

مولوی صاحب! خدا کے لئے غور فرمائیے۔ مرزا صاحب کی دعائیں کہاں ہیں اپنی عمر کے الہام کیا ہوئے۔ اس سے یہ بھی صاف ظاہر ہو گیا کہ مرزا صاحب خدا کی طرف سے نہیں آئے تھے۔ آگے آئیے۔

ہشتم: مرزا صاحب کا الہام ہے کہ میں نے کشفی طور پر ایک لاکھ فوج کی درخواست کی مجھے ایک لاکھ فوج دی جاوے۔ حکم ہوا کہ ایک لاکھ فوج نہیں ملے گی مگر پانچ ہزار سپاہی دیئے جائیں گے۔ دیکھو ازالہ اوہام کا حاشیہ صفحہ ۹۷-۹۸ طبع اول۔ اب اس الہام کے برخلاف مرزا صاحب مرزائیوں نے لکھا ہے کہ ہماری جماعت چار لاکھ ہے۔ دیکھو پیغام صلح آخری تحریر مرزا صاحب و خواجہ کمال الدین پلیدر۔ جب پانچ ہزار سپاہی الہام کے رو سے منظور ہوا۔ تو اب چار لاکھ کیسے۔ پہلے درخواست ہی ایک لاکھ کی تھی۔ جواب الہام کے خلاف چار لاکھ کی جمعیت بیان کی جاتی ہے آپ یا تو الہام کو چٹا نہیں یا دوسری تحریرات کو۔ آگے چلے۔

نہم: مرزا صاحب کا آخری الہام جو نہایت ضروری اور تاکید کی جو بذریعہ اشتہار تبصرہ مورخہ ۵ نومبر ۱۹۰۷ء اپنے انتقال سے چھ ماہ پیشتر بڑے زور سے اپنے مخالفین ڈاکٹر عبدالحکیم خان و مولوی ثناء اللہ وغیرہ کے برخلاف شائع کیا ہے اور جس میں اپنی جماعت کو

نہایت تاکید کی ہے کہ اس اشتہار کو میری جماعت اپنی نظر گاہ میں چسپاں کرے اور تمام اپنے بچوں اور عورتوں کو اس سے آگاہ کرے کہ وہ جانی دشمن جڑ سے کاٹنے جائیگے اور ان کا نام و نشان نہ رہے گا۔ وہ الہام اس طرح پر ہے۔

(الف) خدا نے کہا کہ میں تیری عمر بڑھا دوں گا۔ یعنی دشمن جو کہتا ہے کہ صرف جواری ۱۹۰۷ء سے چودہ مہینے تک تیری عمر کے دن رہے گئے ہیں۔ ان سب کو جھوٹا کر دوں گا تیری عمر بڑھا دوں گا۔ اور دشمن جو تیری موت چاہتا ہے وہ خود تیری آنکھوں کے روبرو کے اصحاب انیس کی طرح نابود اور تباہ ہوگا۔

(ب) اسی اشتہار میں الہام ہے کہ مبارک احمد میرزا کا جو فوت ہو گیا ہے اس کی جگہ ایک دوسرا الزکا نعم البدل دیا جائیگا تاکہ دشمن یہ نہ کہے کہ مبارک احمد فوت ہو گیا اور یہ سمجھا جائے کہ مبارک احمد فوت نہیں ہوا بلکہ وہ زندہ ہے۔

(ج) پھر اسی اشتہار میں تیسرا الہام یہ ہے کہ اس ملک میں ایک سخت طاعون آنے والی ہے اور دوسرے ممالک میں بھی جس کی نظیر پہلے کبھی نہیں دیکھی گئی۔ وہ لوگوں کو دیوالوں کی طرح کر دیگی۔ اس سال میں یا آئندہ سال۔

اب آپ غور فرمائیں کہ یہ الہامات مندرجہ اشتہار تبصرہ جو سخت تاکید ہیں یا تھے صحیح ہوئے یا غلط۔ مرزا صاحب کے دشمن مرے یا خود مرزا صاحب۔ مرزا صاحب کی عمر خدا نے بڑھا دی یا گھٹا دی۔ اصحاب قتل کی طرح کون نابود ہو گیا۔ مبارک احمد کی جگہ کونسا الزکا لہ اس سے پہلے کے الہام حسب ذیل ہیں:

۱۔ الہام ہوا رب زدنی عموی و فی عمر زوجی زیادۃ عاقب العادۃ بلطفہ الحکمہ ۱۷ اپریل ۱۹۰۱ء۔
۲۔ لا تریک تغض الذی تعظمہ تریک غمک جرم تجھ بعض وہ امور کھڑے کیے جو مخالفین کی نسبت ہوا وہ ہے اور تیری عمر زیادہ کرینگے بلطفہ اخبار بد نمبر ۲۵ اکتوبر ۱۹۰۶ء صفحہ ۳ کالم ۱۔

پیدا ہوا (نوبت نہ آئی) آئندہ بھی کوئی امید نہ رہی۔ اس ملک یا دیگر ممالک میں کوئی حاکم ایسی پڑی جس کی نظیر پہلے کبھی نہیں دیکھی گئی۔ بلکہ مرزا صاحب کے مرنے کے بعد بہت ہی کم ہو گئی اور وہ آتش اور کینزائی نہیں رہا۔ وہ سال بھی گزر گیا یعنی ۱۹۰۷ء اور دو سال اور بھی گزر گئے ۱۹۰۸ء اور ۱۹۰۹ء مگر طاعون نہ اورو یہ ہیں خدا کے الہامات اور امداد نہیں۔ لیجئے آگے چلئے۔

دھم: بہت سے الہامات مرزا صاحب کے زبان انگریزی۔ عبرانی وغیرہ میں ہیں جن کو مرزا صاحب خود نہیں جانتے۔ یہ بات حکم خداوندی قرآن شریف و ما ارسلنا من رسول الا بلسان قومہ کے برخلاف ہے۔ کرشن جی فیہا راج کے اوتا مرزا صاحب بذریعہ الہام بنے ہیں۔ لیکن زبان سسکرت میں آج تک کوئی الہام نہیں ہوا۔ اس کا باعث بھی آپ فرمادیجئے اچھا آگے چلئے۔

یازدھم: مرزا صاحب کا الہام براہین احمدیہ میں رہنا عاج یعنی ہمارا رب عاجی ہے (اس کے معنی اب تک معلوم نہیں ہوئے) ہلفظ صفحہ ۵۵۵ و ۵۵۶۔

فرمائیے: یہ تین الہام ہے اور تمام کلام الہی کے مخالف۔ یعنی قرآن شریف میں الحمد للہ رب العالمین۔ ربنا اللہ۔ اللہ ربنا وربکم ان اللہ ربی وربکم۔ ان اللہ ہو ربی وربکم۔ غرضیکہ تمام قرآن شریف میں اللہ تعالیٰ کو رب فرمایا۔ اور اللہ ہی تبارک و تعالیٰ سب کا رب ہے لیکن مرزا صاحب کا الہام صریح ہے کہ ہمارا رب عاجی ہے پھر اس پر تعجب یہ ہے کہ اس رب عاجی کے معنی بھی معلوم نہیں ہوئے مرزا صاحب کا انتقال بھی ہو گیا۔ مگر اپنے رب کا پتہ نہیں لگا۔ اتنا بڑا اہم الہام وہ بھی خلاف قرآن شریف اور مشتبہ رہا۔ یہی وجہ ہے کہ مرزا صاحب کے الہامات اللہ تبارک و تعالیٰ کی طرف سے نہیں تھے۔

۱۔ ایک الہام لی آؤں بھی بقول خود مشتبہ بالورناس کے کچھ معنی کہئے۔ براہین جلد ۲ صفحہ ۱۲ حاشیہ درج شد نمبر ۳۔

بلکہ ان کے رب عاجی کی طرف سے جس کی بحث بط کے ساتھ میری کتاب میں درج ہے۔ اندرین حالات ہم مسلمانوں کے اعتقاد میں مرزا صاحب کا ایک الہام بھی صحیح نہیں ہوا۔ آگے آئیے۔

دو اردھم: مرزا صاحب کا الہام کہ مولوی محمد حسین بنالوی میرے پر ایمان لے آویجئے۔ اعجاز احمدی صفحہ ۵۱۔ مگر مولوی صاحب ویسے کے ویسے ہیں آگے چلئے۔

سیز دھم: مرزا صاحب کا الہام مولوی محمد حسین کی نسبت الکلب یموت علی الکلب کہ کلب کے اعداد ۵۲ ہوتے ہیں۔ مطلب یہ ہے کہ مولوی صاحب ۵۲ سال کی عمر پا کر فوت ہو جائیجئے۔ حالانکہ وہ اس وقت تک تقریباً ۹۰ سال کی عمر میں زندہ موجود ہیں۔ فرمائیے یہ الہام خدا کی طرف سے ہے۔ لیجئے آگے چلئے۔

چہار دھم: مرزا صاحب کا الہام لک خطاب العزۃ۔ تم کو عزت کا خطاب دیا جاوے گا۔ یہ الہام اس وقت ہوا تھا جب کہ مرزا صاحب نے تختہ قیصر یہ لکھ کر حضور ملکہ و سٹوریہ شہنشاہ ہند بھیجا تھا۔ اور یہ خیال تھا کہ وہاں سے کوئی خطاب ملے گا۔ مگر افسوس کوئی خطاب نہ ملا۔ نہ مسجائی نہ کرشتی۔ آگے چلئے۔

پانزدھم: مرزا صاحب کا الہام شاقان قدیحان۔ دو بکریاں ذبح کی جاوے گی۔ پہلے کہا کہ یہ الہام مرزا احمد بیگ اور اس کے داماد کی نسبت ہے۔ یہ ہر دو شریعہ بکریاں ذبح کی جاوے گی۔ لیکن جب یہ الہام ان پر صادق نہ آیا۔ تو عبد الرحمن اور عبد اللطیف دو کالیوں پر کہ دو غریب بکریاں کامل میں ذبح ہوئیں اس لئے کہ انہوں نے مرزائی اعتقاد کو تسلیم کر لیا تھا۔ دیکھو مرزا صاحب کی ضمیمہ انجام آتھم اور تذکرۃ الشہادتین۔ فرمائیے یہ خدائی الہام ہیں۔ اچھا آگے چلئے۔

شانزدھم: ایک اور الہام مرزا صاحب کا جو واقع کے بالکل خلاف ہے مرزا صاحب

ازالہ اوہام میں بطور لطیفہ کے لکھتے ہیں۔ اہیہ۔ چند روز کا ذکر ہے کہ اس عاجز نے اس طرف توجہ کی کہ کیا اس حدیث کا جو الایات بعد المائتین ہے ایک یہ بھی ملتا ہے کہ تیرہویں صدی کے اخیر میں مسیح موعود کا ظہور ہوگا۔ اور کیا اس حدیث کے مفہوم میں بھی یہ عاجز داخل ہے۔ تو مجھے کشفی طور پر اس منہ بجز ذیل نام کے اعداد و حرف کی طرف توجہ دلائی گئی۔ کہ دیکھو یہی مسیح ہے جو تیرہویں صدی کے پورے ہونے پر ظاہر ہوئیگا اور اچھا پہلے یہی تاریخ ہم نے مقرر کر رکھی۔ اور وہ یہ نام ہے۔

غلام احمد قادیانی اس نام کے عدد پورے تیرہ سو ہیں۔ اور اس قصبہ قادیان میں بجز اس عاجز کے اور کسی شخص کا غلام احمد نام نہیں۔ بلکہ میرے دل میں ڈال گیا ہے کہ اس وقت بجز اس عاجز کے تمام دنیا میں غلام احمد قادیانی کسی کا بھی نام نہیں۔ بذللہ ازالہ صفحہ ۱۸۶ طبع اول و صفحہ ۹ طبع ثانی۔

مولوی صاحب ذرا خیال فرمائیے کہ یہ الہام کبھی توحیدی کا ہے۔ کہ تمام دنیا میں کوئی غلام احمد قادیانی نہیں اور یہ الہام میرے مسیح ہونے پر دلیل ہے کہ مرزا صاحب نے تمام دنیا کو کوئی کیا تھا نہیں بلکہ الہام تم قصصی اور یقینی جان کر اور اعداد کے پورا ہونے پر یہ الہام شائع کر دیا۔ آپ نے میرے کتاب کلہ فضل رحمانی کو نہیں دیکھا۔ اس میں میں نے اس بحث کو لکھ کر بتلایا ہے کہ یہ کوئی دلیل نہیں کہ تیرہ سو کسی کے نام کے اعداد پورا ہونے سے مسیح موعود بن جاوے۔ تاہم میں نے اس میں لکھ تھا کہ ایک قادیان گاؤں لودیانا سے تین میل کے فاصلہ پر ہے وہاں بھی ایک شخص غلام احمد گوجر موجود ہے وہ بھی غلام احمد قادیانی ہے اس صورت میں یہ غلط ہے کہ تمام دنیا میں بجز مرزا صاحب کے کوئی غلام احمد قادیانی نہیں ہے۔ لیکن علاوہ اس کے خاص ضلع گورداسپور میں ہی دو گاؤں قادیان اور بھی علاوہ گاؤں قادیان

۱۔ دل میں ڈال گیا ہے یعنی الہام ہوا ہے۔

۱۔ دوم مرزا صاحب کے آباؤ ہیں۔ ایک تھانہ گورداسپور میں متصل قصبہ دورانگہ اور دوسرا قادیان تھانہ ڈیرہ ناک میں۔ دریافت سے پایا گیا۔ کہ ایک شخص غلام احمد ذات قریشی جو زیادہ مستحق امامت ہے قادیان متصل دورانگہ تھانہ گورداسپور میں اس وقت بھی موجود ہے۔ اور مرزا صاحب کا ہم عمر نہایت انیسویں کی بات ہے مرزا صاحب نے اپنے الہامی دعویٰ پر توحیدی کے ساتھ لکھ دیا کہ تمام دنیا میں بجز مرزا صاحب کے کوئی غلام احمد قادیانی نہیں ہے کوئی شبہ نہیں کہ جو کسی گاؤں میں رہتا ہوگا وہ ضرور غلام احمد قادیانی ہی ہوگا۔ فرمائیے یہ الہام خدا کی طرف سے ہے۔ جو واقعات سے بھی غلط ہے۔ ہرگز نہیں۔

خاکسار راقم: مرزا صاحب کے الہام پر غور کرتا ہوا قرآن شریف پر حرم تھا۔ جب آیت ذیل اهل انبئکم علی من تنزل الشیطن من تنزل علی کل طاغ الاثم ۵ بلقون السمع واكثر لهم کذبون۔ (۱۹/۱۵) پر پہنچا اور القا الہی سے غور کرنا شروع کی۔ تب میرے دل میں ڈال گیا۔ کہ یہ آیات مرزا صاحب کے متعلق ہیں۔ جب میں نے مرزا صاحب کی براہین احمدیہ کو نکال کر دیکھا۔ تو ان آیات کو اس کے صفحہ ۲۲۲ و ۲۳۰ میں لکھا ہوا پایا۔ ان آیات کا ترجمہ میں اپنی طرف سے نہیں کرتا ہوں بلکہ مرزا صاحب کا ہی ترجمہ کیا ہوا آپ کے مزید اطمینان کے لئے لکھ دیتا ہوں۔ جو انہوں نے اپنی الہامی کتاب براہین احمدیہ کے صفحہ ۲۲۲ میں کیا ہے۔ وهو هذا۔ کیا میں تم کو یہ خبر دوں کہ جنات (شیاطین) کن لوگوں پر اترا کرتے ہیں۔ جنات (شیاطین) انہیں پر اترا کرتے ہیں جو دروغ گو اور معصیت کار اور اکثر ان کی پیشین گوئیاں جھوٹی ہوتی ہیں۔ بذللہ اچھرا ہی وقت جبکہ میں غور

۱۔ خدا نے علم الہیب کے علم میں خدا کو ایک زمانہ میں ایک شخص غلام احمد قادیانی ضلع گورداسپور میں پیدا ہوا گاؤں دعویٰ نبوت و رسالت و کثرت و مسیح کا کرے گا جبکہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام و نبی پر تشریف لائے ہوں گے۔ اس پر شیطان زہل و الہام ہوں گے وہ اپنے نام مسیحی "غلام احمد قادیانی" کے اعداد تیرہ سو پورے (تجربہ لگے سکتے ہیں)

کر رہا تھا۔ یہ اتفاقاً کہ آیت شریف مندرجہ بالا تنزل علی کل افلاک انبیاء کے اعداد نکال کر یہ اعداد مطابق دعویٰ مرزا صاحب کے ہیں گئے۔ اس پر مجھے خوشی ہوئی اور قلم نے کر اعداد جمل آیت شریف کے اعداد پورے تیرہ سو ۱۳۰۰ برآء ہوئے۔ اس وقت اپنی طبیعت کی خوشی کا اندازہ میں نہیں کر سکتا تھا پس میری زبان سے الحمد للہ علی احسانہ الحمد للہ علی احسانہ بڑے زور سے نکل رہا تھا۔ تب میں نے فوراً اپنی یادداشت میں لکھ لیا۔ مجھے کیا خبر تھی کہ اس آیت شریف میں مرزا صاحب کے دعویٰ کے مطابق تیرہ سو (۱۳۰۰) کے اعداد پورے ہوں گے۔

اب میں ان آیات کا ترجمہ لفظی کر کے ظاہر کرتا ہوں کہ مرزا صاحب کے ابہامات خدا کی طرف سے نہیں تھے۔ ترجمہ آیات بالا میں اللہ تبارک و تعالیٰ فرماتا ہے (رسول اکرم ﷺ اور ان کی امت مخاطب ہے) کیا میں تم کو یہ بات بتا دوں کہ کن لوگوں پر شیاطین اتر کر رہے ہیں؟ پھر خود ہی اللہ تعالیٰ فرماتا ہے شیاطین کا نزول بڑے جھوٹے مفتریوں اور گنہگاروں پر ہوتا ہے۔ شیاطین (آسمان پر سے کچھ کچھ اتر) ان کے قانون میں ڈالا کرتے ہیں جن میں سے ان کی پیشن گوئیاں یہ ابہام اکثر جھوٹے ہوا کرتے ہیں۔ مولوی صاحب! مجھے معاف فرمائیے کہ یہ آیات مرزا صاحب پر بھینٹے ہوئی ہیں اس لئے کہ خاص ان کی ابہامی کتاب میں براہین احمدیہ میں بھی درج ہے۔ مگر یہ

(پچھلے صفحے کا تکرار) کہ یہ دعویٰ کر چکا کہ وہی مسیح موعود ہے اور تمام دنیا میں کوئی تمام احمدیہ دینی نہیں ہے اس کو شیطان ہمام ہوں گے جب ایک شخص ملام دم پولیس اس کا ہم وطن بھی ہوگا اللہ تعالیٰ اس کو جلد ہی کایسویں پارے کی آیت میں حل اللہ حکم الایہ کو چھڑک کر جن میں شیطان فراد کا کر ہے اور آیت تنزل علی کل افلاک انبیاء میں تمام احمدیہ دینی کے پورے تیرہ سو اعداد موجود ہیں اور کوئی آیت میں تیرہ سو نام لفظ احمد حازم حازم پولیس کے ہارہ ہوئے تالیس عدد لکھیں گے۔ سو اللہ تعالیٰ یہاں سے

پتہ ان کو نہ ہوا کہ یہ آیات کس پر صادق آئیں گی۔ بہر حال ان کا ابہام خدا کی قدرت انہیں پر عائد ہوا۔ اسی لئے ان کے ابہامات سے ایک بھی صحیح نہیں ہوا۔ اور پھر ابہام کو غلام احمد قادیانی جس کے پورے تیرہ سو (۱۳۰۰) اعداد ہوتے ہیں میرے مسیح موعود ہونے کی ابہامی دلیل ہے۔ حتیٰ کہ اس وقت تک کوئی تمام احمد قادیانی تمام دنیا میں موجود نہیں ہے۔ پھر آیت شریف تنزل علی کل افلاک انبیاء (شیطان ابہام بڑے جھوٹے مفتری گنہگار پر ہوا کرتا ہے) کے یہی پورے تیرہ سو اعداد ہونے سے واضح ہو گیا کہ مرزا صاحب کے مسلمہ اور مقبولہ اعداد جمل سے مرزا صاحب کے ابہامات کا شیطان نزول ہونے پر مہر لگا دی۔ براہ مہربانی غور فرمادیں۔ اور بہت سے ابہامات اسی قسم کے ہیں۔ طوالت منظور نہیں۔ آپ خیال فرما سکتے ہیں کہ جب انہیں کے ضلع میں علاوہ اپنے گاؤں کے دو گاؤں قادیان اور بھی آباد ہیں۔ مرزا صاحب نے دریافت بھی نہ کر لیا۔ جس سے یہ ابہام واقعات سے آفتاب کی طرح خط ثابت ہو گیا۔ اسی طرح مرزا صاحب خلاف واقع باتیں بھی لکھ دیا کرتے ہیں جیسے اپنی کتاب راز حقیقت میں جہاں جہاں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی قبریں اور تالیفیں قبریہ بیان کرتے ہیں اور اس کی تائید میں یہ دلیل پیش کرتے ہیں۔

پھر موقع پر پہنچنے سے ایک دلیل معلوم ہوئی جیسا کہ نقشہ منسلک میں ظاہر ہے اس نبی کی مزار جنوباً شمالاً واقع ہے۔ اور معلوم ہوتا ہے کہ شمال کی طرف سر ہے اور جنوب کی طرف پیر ہیں۔ اور یہ طرز دفن مسلمانوں اور اہل کتاب سے خاص ہے۔ بلا غلطہ صفحہ ۷۱۔

اس جگہ مرزا صاحب نے عیسیٰ علیہ السلام کی قبر کشمیر میں ہونے کی دلیل یہ بیان کی ہے کہ ان کا مزار جنوباً شمالاً ہے جس طرح مسلمان لوگ اپنے مردوں کو دفن کرتے ہیں اسی طرح اہل کتاب بھی اپنے مردوں کو دفن کرتے ہیں۔ یعنی سر شمال کو اور پیر جنوب کو حالانکہ یہ بات محض غلط اور واقعات کے خلاف ہے کیونکہ اہل کتاب مسلمانوں کی طرح ہرگز دفن نہیں

کرتے۔ وہ اپنے مردوں کا سر غرب کو اور سر شرقی کو کرتے ہیں۔ بارہا چشم خود دیکھا ہے اور اکثر اہل کتاب کو اپنے دو بروہن کیا ہے اہل کتاب کی قبرستان اکثر پنجاب میں اس وقت موجود ہیں۔ دیکھ سکتے ہیں بلکہ قادیان کے قریب ہلالہ میں اور گورداسپور میں قبرستان بیسیاں موجود ہیں مرزا صاحب اگر وہاں آتے جاتے ہی دیکھ لیتے یا کسی بیسائی سے پوچھ ہی لیتے تو خلاف واقعہ تحریر نہ کرتے۔ افسوس۔

۱۱۱۱: سب سے آخر تصنیف مرزا صاحب کی دو پرمقبل از انتقال "پیغام صلح" جس کو خواجہ کمال الدین صاحب نے بعد میں جمع کر کے متفرق نوٹ ہاؤس کو کتاب کی شکل میں طبع کرایا۔ اس میں اس طرح پر لکھتے ہیں۔ وہو ہذا۔

بابا نانک صاحب اپنی جنم ساکھیوں اور گرنٹھ میں کلمے کلمے طور پر دعویٰ الہام کا کرتے ہیں۔ یہاں تک کہ ایک جگہ وہ اپنی جنم ساکھی میں لکھتے ہیں۔ ہلفظ پیغام صلح ص ۱۱۱ طبع اول۔

لیجئے یہ بالکل غلط بابا نانک صاحب نے نہ تو کبھی گرنٹھ صاحب کو لکھا اور نہ کسی جنم ساکھی کو لکھا کیونکہ بابا نانک صاحب سن ۱۵۹۶ ہجری میں فوت ہو گئے۔ ان کے بعد پانچویں بادشاہی گورداسپور میں صاحب جب سن ۱۶۳۸ ہجری میں گدی پر بیٹھے اس کے بہت عرصے بعد سن ۱۶۵۰ ہجری آو گرنٹھ کو انہوں نے لکھا۔ گویا پچاس یا پچھن سال کے بعد گرنٹھ صاحب لکھا گیا اور جنم ساکھیاں تو اور بہت عرصہ بعد لکھی گئیں۔ نہایت افسوس کی بات ہے کہ مرزا صاحب نے بالکل خلاف واقعہ خلاف تاریخ لکھ دیا کہ بابا نانک صاحب نے گرنٹھ اور جنم ساکھی میں لکھا۔ میرا خیال ہے شاید خواجہ کمال الدین صاحب نے ایسا لکھا ہوگا۔ کیونکہ پیغام صلح مرزا صاحب کے انتقال کے ایک ماہ بعد لکھا گیا۔ اس کی بھی کوئی تصدیق نہیں کہ پیغام صلح مرزا صاحب کا لکھا ہوا ہے۔ مگر افسوس خواجہ صاحب نے بھی اس پر

غور نہ کیا۔ وزیر سے چٹیس شہر یار سے چٹیاں

مولوی صاحب اگر میں ایسے ایسے اختلافات اور الہامات اور قدشن گونیاں مرزا صاحب کی جمع کروں تو ایک کتاب جدا گانہ چاہیے۔ آپ ایسے ہی الہامات کو قطعی اور یقینی منجانب اللہ مثل قرآن شریف جانتے ہیں اگر یہی صورت ہے۔ تو اللہ حافظ۔ میں نے آپ کے غور کے لئے چند الہامات لکھ دیئے ہیں امید ہے کہ آپ توجہ فرما کیجئے۔ اور ایسے الہامات کو منجانب اللہ قطعی، یقینی، مثل قرآن شریف فرمائے کی جرأت نہ فرما دیجئے۔ اب میں دو چند الہامات بھی لکھ دیتا ہوں جو مرزا صاحب کو قرآن شریف اور احادیث شریف کے مخالف ہوئے ہیں۔

اول: تمام قرآن شریف میں ہے کہ اللہ تعالیٰ تمام جہان کا رب ہے اور اللہ تعالیٰ ہی ہمارا اور تمہارا رب ہے قبر میں بھی یہی سوال ہوگا۔ من ربک۔ خدا کے فضل سے مسلمان جواب دے گا کہ اللہ ربی، لیکن مرزا صاحب کا الہام ہے کہ ربنا عاج۔

۱۱۱۲: الف۔ قرآن شریف میں حضرت رسول اکرم ﷺ کو خاتم النبیین فرمایا ہے۔ مگر مرزا صاحب کا الہام۔ قل یا ایہا الناس انی رسول اللہ الیکم جمیعاً۔ (ب) حدیث شریف لا نبی بعدی۔ مرزا صاحب فرماتے ہیں میں نبی ہوں۔ رسول ہوں میرا منکر کافر ہے۔

۱۱۱۳: سوم۔ قرآن شریف میں حضرت رسول اکرم ﷺ کو فسیح بحمد ربک واستغفر۔ مگر مرزا صاحب کا الہام ہے کہ خدا میری حمد کرتا ہے بحمدک اللہ من عرشہ۔ بحمدک اللہ وبمشی الیک۔ خدا تیری عرش پر سے تعریف کرتا ہے اور تیری طرف چلا آتا ہے۔ (انجام آتھم صفحہ ۵۵) تیرا ظہور خدا کا ظہور ہے۔

دوسرا الہام: اعمل ما شئت قد غفرت لک جو چاہے کر تجھے بخش دیا ہوا ہے۔ براہین احمدیہ ضمن ۵۶ اور الہام انت منی وانا منک۔ مرزا صاحب کا فرمانا ہے تو

مجھ سے ہے میں تجھ سے ہوں۔

چهارم: قرآن شریف میں اوفوا بالعقود اے لوگو اپنے وعدے پورے کرو۔ مگر مرزا صاحب کا الہام ہے کہ اب ہم اپنے وعدہ کے مطابق براہین احمدیہ کو پورا کر چکے ہیں۔ مہابہ کے لئے وعدے کئے میدان مہابہ حاضر نہ ہوئے منارہ کا چندہ وصول کر کے بھی ناکام۔ نصیبین کا چندہ بھی ہضم وعدہ پورا نہ کیا۔ حراج منیر کا وعدہ۔ اربعین کا وعدہ وغیرہ سینکڑوں وعدے کا ذخیرہ ہو گئے۔

پنجم: قرآن شریف میں کفار کے ساتھ مہابہ کا ذکر تھا۔ پہلے ازالہ ابہام میں اسی پر عملدرآمد تھا۔ لیکن بعد اس کے مسلمانوں کے ساتھ مہابہ کرنے کا الہام بڑے زور و شور اور تہدی اور لعنتوں کے ساتھ ہوا۔

مولوی صاحب قرآن شریف کے ایک امر کی بھی مخالفت کرنا کفر اور ارتداد ہے۔ چہ جائیکہ کثرت سے ہوں جن کا جمع کرنا موجب طوائف ہے۔ آپ کے غور کے لئے یہی بس ہے۔

تاہم پانچ تک عرض کیا گیا ہے بشرطیکہ آپ کی طبیعت میں خدائے کریم نیک اور رشد کی صورت پیدا کرے۔ میرا کام صرف اس بات کو دکھانا ہے کہ مرزا صاحب کے الہامات خلاف قرآن کریم کے ہیں۔

تیسرے خط کے سوالات اور جوابات درج کئے جاتے ہیں
اول سوال پھر جواب پھر اپنی طرف سے جواب الجواب

سوال اول:- (الف) آپ کل تصانیف وتالیفات واشتہارات مرزا صاحب کو الہامی مانتے ہیں یا ان میں سے بعض اگر بعض کو الہامی مانتے ہیں تو ان کے نام تحریر فرمائیں۔

(ب) اور ان کتابوں یا اشتہاروں اور کچھروں کو جن کو آپ الہامی مانتے ہیں ان کا درجہ قرآن

شریف کے برابر یا اگر کم و بیش ہے تو کیوں؟

جواب: تصانیف وتالیفات واشتہارات وغیرہ میں سے جس عبارت کو مرزا صاحب نے الہام کہا ہے اسے الہام مانتا ہوں باقی کوان کی اپنی تصنیف یا جو کچھ فی نفسہ ہو۔

(ب) الہام کا درجہ بلحاظ نفس الہام ہونے الہام کے رنگ میں قرآن شریف کے برابر مانتا ہوں ہاں دوسری صورت میں قرآن شریف قائم بالذات کتاب ہے اور قائم العزل شریعت اور مرزا صاحب کے الہامات ہشترات اور منذرات ہیں اس کتاب پاک کی تصدیق کے۔

اقول بالله التوفیق: (الف) سوال یہ تھا کہ جن جن تصانیف مرزا صاحب کو آپ الہامی مانتے ہیں ان کے نام تحریر فرمادیں۔ مگر آپ نے اس سوال کا جواب ہی نہ دیا۔ جس سے یہ پایا جاتا ہے کہ آپ کو علم نہیں کہ کون کونسی کتاب مرزا صاحب کی الہامی ہے اور کون کون غیر الہامی۔ اور یہ بھی آپ فرماتے ہیں کہ مرزا صاحب نے جس عبارت کو الہام کہا ہے اس کو الہامی مانتا ہوں اور باقی کوان کی اپنی تصنیف۔

لیکن کیا آپ کو مرزا صاحب کے الہامات (۱) وان روح اللہ یطبق فی نفسی۔ خدا کی روح میرے میں باتیں کرتی ہے۔ انجام آختم صفحہ ۱۷۹ (۲) وما یطبق عن الہوی ان هو الا وحی یوحی براہین احمدیہ واربعین نمبر ۳ صفحہ ۳۳ معنوم نہیں ہیں ان الہامات کے رو سے کل کلام مرزا صاحب کی وحی کے ذریعہ سے ہے اور الہامی۔ کیونکہ مرزا صاحب وحی کے بغیر کچھ نہیں کہتے۔ پھر آپ کا گول مول جواب دینا صحیح نہیں۔

(ب) الہام کا درجہ آپ قرآن شریف کے برابر مانتے ہیں۔ جو مرزا صاحب کو الہامات ہوئے وہ بعینہ قرآن شریف کے برابر ہیں۔ گویا قرآنی وحی جس کے ذریعہ سے قرآن شریف کا نزول ہوا۔ مرزا صاحب کے الہام کے برابر ہے۔ حالانکہ مرزا صاحب اپنی براہین احمدیہ میں اس طرح لکھتے ہیں۔ اور گویا رسالت بجہت عدم ضرورت منقطع ہے لیکن

یہ الہام کہ جو آنحضرت ﷺ کے باخلاص خادموں کو ہوتا ہے۔ یہ کسی زمانہ میں منقطع نہیں ہوگا۔ حافظہ ۲۱۵۔ حاشیہ نمبر ۱۱۔ فرمائیے مرزا صاحب تو فرماتے ہیں کہ دینی رسالت منقطع ہے صرف الہام باقی ہے۔ جب وہی رسالت جس کے ذریعہ سے قرآن شریف کا نزول ہوا تھا وہ منقطع ہو گئی اور صرف الہام رہ گیا تو پھر مرزا صاحب کا الہام قرآن شریف کی وحی کی طرح کیونکر ہوا۔ آپ غور فرمائیں۔

دوسری صورت میں آپ قرآن شریف کو قائم بالذات اور قائم العمل شریعت مانتے ہیں اور مرزا صاحب کے الہامات منشاءات و منجزات ہیں اس کتاب پاک کی تصدیق کے تو گویا مرزا صاحب کے الہامات قائم بالذات نہیں ہیں۔ پھر بھی قرآن شریف کے برابر نہ ہوئے۔ یہ تو میں اوپر دکھلا چکا ہوں کہ مرزا صاحب کے الہامات قرآن کریم کی نعوذ باللہ منها تکذیب میں وارد ہیں نہ کہ تصدیق میں۔ جیسے کہ جنالہ اور نبوت کا دعویٰ نمبر اول سے ختم تک بطور غور نہ عرض کر چکا ہوں۔ امید ہے کہ آپ توجہ فرماویں گے۔

سوال دوم: جن کتب تصانیف مرزا صاحب کو آپ الہامی نہیں مانتے انکا رتبہ احادیث رسول اکرم ﷺ کے برابر ہے یا کچھ کم و بیش اگر کم و بیش ہے تو اس کی وجہ کیا ہے۔
جواب: احادیث اور تصانیف مرزا کی باہمی نسبت میرے ایمان میں وہی ہے جو احمد اور غلام احمد کے درمیان ہے تو جہ غور و مہارہا ہے۔

اقول باللہ التوفیق: جب مرزا صاحب کا الہام و ما ینطق عن الہوی ان هو الا وحی یوحی ہے تو پھر آپ کے ایمان میں احمد اور غلام احمد کا تفاوت کیوں ہے غلام اور آقا کی کلام میں زمین اور آسمان کا فرق ہے۔ پھر رسالت اور نبوت بلکہ خدائی کا دعویٰ کیسے ہے۔
مرزا صاحب کا الہام قرآن شریف خدا کی کتاب اور میرے منہ کی باتیں ہیں۔ براہین احمدیہ صفحہ ۵۳۔ انت منی والانتک الہام ہے۔

سوال سوم: جو آیات قرآن شریف کی مرزا صاحب کو الہامات میں نازل ہوئی ہیں ان کے معنی اور مراد وہی ہے جو قرآن شریف میں بیان ہوئے ہیں یا ان کے مخالف یا موافق جو مرزا صاحب نے بیان کئے ہیں۔

جواب: یہ ایک لمبی بات ہے۔ مختصر یہ کہ قرآن مجید انسان کی بولی میں نازل ہوا ہے بولیوں کا خالق اللہ تعالیٰ ہے۔ قرآن مجید کسی خاص وقت اور خاص حال کا پابند نہیں۔ میرے ایمان میں اسی واسطے شان نزول اس کے متن میں محفوظ نہیں رہا۔ میرے نزدیک یہ کلمہ طیبہ قطعی اکتلاہا ککل حین ہے۔ میرا ایمان ہے کہ مرزا صاحب نے قرآن مجید ایسا سمجھا ہے جو سمجھنے کا حق ہے۔ اور اسے اللہ تعالیٰ نے سمجھ پایا جو معنی قرآن شریف کے اس نے کئے ہیں۔ وہ صحیح ہیں۔ اور جن آیات قرآنی کا اس پر نزول اور ورود ہوا ہے ان کے معنی وہی صحیح ہیں جو مبہط بیان کرتا ہے۔

اقول باللہ التوفیق: یہ صحیح ہے کہ خداوند تعالیٰ بولیوں کا خالق ہے اس سے کسی کو انکار نہیں۔ یہ خوب کہا کہ قرآن مجید خاص وقت اور خاص حال کا پابند نہیں۔ اگر یہی صورت ہے تو پھر حضرت رسول اکرم ﷺ کے خاتم النبیین ہونے کی بھی کوئی پابندی نہیں۔ آنحضرت ﷺ پر اب ایمان لانے کی بھی پابندی نہیں۔ یہ اس وقت اور حال پر تھی۔ جب حضرت ﷺ دنیا میں بقید حیات موجود تھے حج اور عمرہ کی بھی کوئی خاص وقت اور حال کی پابندی نہیں جب چاہا کر لیا یا نہ کر لیا۔ اور پیغمبروں پابندیاں قرآن مجید کی دور ہو گئیں۔ اور آپ کے ایمان کے مطابق شان نزول قرآنی بھی کوئی چیز نہیں۔ مہربانی کر کے اس کی دلیل میں کوئی سند پیش کریں۔ جس نے آپ کو ایسا کہنے کی جرأت دی۔ اور یہ کلمہ طیبہ جو قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے اس سے مراد ایمانداروں کے اعمال صالح ہیں کہ جس کا پھل یا میوہ قیامت تک کھانے میں آتا ہے۔ یہ کلمہ صبیح لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ پر ایمان لا کر پھر

نوی اکلہا الا یہ پر عمل کرنے نہ یہ کہ ہر وقت قرآن شریف میں تاویلات دیکھ کر کے اپنے مطلب کو خلاف تمام جمہور اسلام اہلسنت و جماعت پیش کرے۔ آپ خود فرمائیں الکی باتیں کوئی مسلمان ماننے کے لئے تیار نہیں ہے پھر آپ فرماتے ہیں کہ میرا ایمان ہے جو مرزا صاحب نے قرآن مجید کو سمجھا ہے وہی حق ہے۔ کیونکہ ان کو خدا تعالیٰ نے سمجھایا ہے۔ جو معنی قرآن مجید کے مرزا صاحب نے کئے ہیں وہی صحیح ہیں۔ لیکن اس کیلئے کوئی دلیل قرآن و حدیث سے بیان نہیں کی یہ میں کہتا ہوں کہ کوئی ترجمہ کل قرآن شریف کا مرزا صاحب نے نہیں کیا اور نہ کوئی تفسیر لکھی ہے۔ آپ خوب جانتے ہیں۔ ہاں بعض آیات حیات و ممات حضرت مسیح علیہ السلام کا مطلب اپنے ادعا کے مطابق ترجمہ یا تفسیر کی ہیں۔ وہ بھی آپس میں متضاد۔ یہ دعویٰ اس وقت ہوتا کہ مرزا صاحب نے کوئی ترجمہ قرآن شریف کا مکمل کیا ہوتا۔ یا کوئی تفسیر قرآن کی لکھی ہوتی تہ دوسرے تراجم اور تفاسیر اسلامی کے ساتھ مقابلہ کیا جاتا۔

اب میں مرزا صاحب کی قرآن فہمی جس کو ان کے خدا نے سمجھایا ہے دو چار مقام بطور نمونہ کے نکال کر دکھاتا ہوں آپ خود ہی فیصلہ کر لیجئے۔

اول: مرزا صاحب اپنی الہامی کتاب براہین احمدیہ میں آیت شریفہ بعیسیٰ النبی متوفیک ورافعک الیٰ کا ترجمہ اس طرح پر کرتے ہیں میں تجھ کو پوری نعمت دوں گا اور اپنی طرف اشاروں گا۔ بلطفہ براہین احمدیہ صفحہ ۵۱۹۔ اسی طرح مرزا صاحب کے فاضل بزرگ اور اب خود خلیفۃ المسیح حکیم نور الدین صاحب اس آیت کے معنی اس طرح پر کرتے ہیں۔ جب اللہ تعالیٰ نے فرمایا اے عیسیٰ میں لینے والا ہوں تجھ کو اور بلند کر نیوالا ہوں اپنی طرف۔ بلطفہ تصدیق براہین احمدیہ صفحہ ۸۔

۱۔ پہلے آپ حیات عیسیٰ علیہ السلام کے قاتل تھے سمجھتے ہیں حضرت مسیح تو انجیل کو بائبل کی ناقص ہی سمجھتے تھے کہ آسمانوں پر جا بیٹھے۔ براہین صفحہ ۲۶۱ حاشیہ نمبر ۲۳۔

لیجئے اس وقت جبکہ مرزا صاحب کو اسلام سے تعلق تھا اور الہام کے ذریعہ سے قرآن شریف کی آیت کا ترجمہ فرمایا۔ اور خلیفۃ المسیح نے بھی ایسا ہی ترجمہ کیا۔ اور مرزا صاحب کی الہامی کتاب کی تکذیب کی۔ تصدیق اہل اسلام کے عقیدہ کے مطابق کی پھر اس کے بعد دونوں صاحب پلٹ گئے۔ اور تمام کتب اور تحریرات میں یہ ترجمہ کر دیا اے عیسیٰ میں تجھے وفات دوں گا اور اپنی طرف اٹھاؤں گا۔

اب فرمائیے کون سے معنی اور ترجمہ صحیح سمجھا جائے۔ آیا الہامی کتاب میں کا ترجمہ یا جو اپنی رائے سے ترجمہ کیا گیا ہے۔ یا اس الہام کے مطابق کہ مجھ کو خدا نے خبر دیدی ہے کہ حضرت عیسیٰ مرچکے دوبارہ دنیا میں نہیں آئیں گے۔ اس صورت میں الہام ہی دو متضاد ہو گئے۔ براہین احمدیہ الہامی کتاب کی مخالفت بھی ساتھ ہی ہے اور قرآن فہمی بھی مرزا صاحب کی ہو رہا ہے۔

دوم: الہام هو الذی ارسل رسولہ بالہدیٰ و دین الحق لبظہرہ علی الدین کلمہ براہین احمدیہ صفحہ ۲۳۹ و ۲۹۸۔ مرزا صاحب نے اس آیت شریفہ کی تفسیر یوں کی ہے۔ یہ آیت جسمانی اور سیاست مکی کے طور پر حضرت مسیح کے حق میں پیش گوئی ہے اور جس غلبہ کاملہ دین اسلام کا وعدہ دیا گیا ہے۔ وہ غلبہ مسیح کے ذریعہ سے ظہور میں آویگا۔ اور جب حضرت مسیح علیہ السلام دوبارہ اس دنیا میں تشریف لاویں گے تو ان کے ہاتھ سے دین اسلام بچھ آفاق اور اقطار میں پھیل جاویگا۔ بلطفہ الہامی کتاب براہین احمدیہ صفحہ ۳۹۸۔ ۳۹۹۔ پھر اس کے بعد ازالہ اوہام انجام آتھم وغیرہا و دیگر تصانیف الہامی اور غیر الہامی میں مرزا صاحب نے اس آیت شریفہ بالا کو اپنے حق میں منسوب فرمایا کہ حضرت مسیح علیہ السلام فوت ہو گئے اور اب دوبارہ تشریف نہیں لاویں گے اس آیت شریفہ کا مورد میں ہوں۔ ایک ہی آیت دو الہاموں میں متضاد درمادی اور قرآن فہمی ظاہر کر دی۔ حالانکہ آیت شریفہ بالا

بموجب عقیدہ اسلام حضرت رسول اکرم ﷺ پر قرآن کریم میں نازل ہوئی اور تمام ادیان پر غالب ہوئے اور انہیں پر عیسیٰ کوئی پوری ہوئی۔ اب اپنے ایمان کو حاضر کر کے غور فرمائیں۔

سوم: قرآن شریف میں سبحن الذی اسرى بعبدہ لیلہ من المسجد الحرام الی المسجد الافصى الذی بارکنا حوله لنریہ من ابنا انہ هو السميع البصیر۔ (سورہ بنی اسرائیل)۔ ترجمہ: پاک ذات ہے (اللہ تعالیٰ) جو لے گیا اپنے بندے (محمد ﷺ) کو راتوں رات اب والی مسجد (مکہ شریف) سے پرلی مسجد (مسجد اقصیٰ بیت المقدس) تک جس میں ہم نے برکتیں اور خوبیاں رکھی ہیں تاکہ دکھا دیں اس کو اپنی قدرت کے نمونے یعنی ہے سننے والا اور دیکھنے والا۔ اس آیت شریف پر اہلسنت و جماعت کا اتفاق ہے کہ حضرت رسول اکرم ﷺ کو جسمانی معراج شریف ہوا۔ مکہ شریف سے بیت المقدس جو ملک شام میں ہے حضرت جبرائیل علیہ السلام حضرت کو لے گئے اور وہاں سے ساتوں آسمانوں اور عرش معلیٰ اور بہشت اور دوزخ جہاں جہاں خداوند کریم کا حکم ہوا سیر فرمائی۔ لیکن مرزا صاحب کو اس کا انکار ہے۔ گویا اس آیت شریف کا بھی انکار قرآن فہمی کی وجہ سے ہوا۔

چہارم: قرآن شریف کی فہمید مرزا صاحب کو یہ ہوئی قرآن میں گندی گالیاں بھری ہیں۔ نعوذ باللہ دیکھو ازالدواہام کے صفحات ۲۵-۲۶-۲۷ طبع اول۔

پنجم: مرزا صاحب کی قرآن فہمی اور قرآن دانی یہ کہ قرآن شریف میں یہ الہام درج ہے انا انزلناہ قریباً من القادیان۔ دیکھو براہین احمدیہ مرزا جی کی الہامی کتاب کا صفحہ ۱۳۹۸ اور مفصل حال ازالدواہام کے صفحہ ۷۷-۷۸ طبع اول۔ تعجب اس پر یہ ہے کہ جب اس الہام کو مرزا صاحب نے براہین احمدیہ میں لکھا اس وقت کوئی کشتی حالت میں مرزا غلام

قاد پانی کو قرآن شریف پڑھتے دیکھنا بیان نہ فرمایا اور نہ یہ ذکر کیا کہ قرآن شریف میں یہ آیت لکھی ہوئی موجود تھی۔ لیکن ازالدواہام کو لکھتے ہوئے یہ سارا قصہ درج فرمادیا۔ کہ قرآن شریف میں مکہ، مدینہ، قادیان تینوں شہروں کا نام اعزاز کے ساتھ لکھا ہوا موجود ہے۔

اب فرمائیے قرآن فہمی اور قرآن دانی مرزا صاحب کی ہے یا قرآن شریف پر زیادتی اور تحریف ہے۔ یہ اہل اسلام کا متفقہ عقیدہ ہے کہ قرآن شریف میں کمی اور بیشی کا اعتقاد رکھنا انا لہ لحفظون الایہ آیت قرآنی کے خلاف کفر ہے اس بارہ میں مرزا صاحب کا ہی پہلا اعتقاد آپ کے اطمینان کے لئے لکھ دیتا ہوں وہو هذا۔ اور ہم پختہ یقین کے ساتھ اس بات پر ایمان رکھتے ہیں کہ قرآن شریف خاتم کتب سادہ کی ہے اور ایک شوشہ یا نقطہ اس کی شرائع اور حدود، احکام اور اوامر سے زیادہ نہیں ہو سکتا جو احکام فرمائی کی ترمیم یا تنسیخ یا کسی ایک حکم کی تبدیلی یا تغیر کر سکتا ہو اگر کوئی ایسا خیال کرے تو وہ ہمارے نزدیک جماعت مؤمنین سے خارج اور طرد اور کافر ہے۔

اب آپ ہی اس پر غور فرمائیں کہ قرآن فہمی اور قرآن دانی یہی ہے مجبوراً یہ کہنا پڑتا ہے کہ مرزا صاحب نے قرآن شریف کو ایسا سمجھا ہے جو سمجھنے کا حق نہیں تھا اور نہ یہ فہمید قرآنی خدا کی طرف سے ہو سکتی ہے۔

سوال چہارم: (الف) اگر مرزا صاحب کے الہامات میں تعرض واقع ہو تو اذا تعارضوا نسا فظاً ہو جائیگا یا نہیں اور ان میں سے کس الہام کو صحیح سمجھا جائیگا۔ اول کو یا آخر کو اور اس کی وجہ۔

(ب) یا مرزا صاحب کے الہامات میں آپ تعرض کا وقوع تسلیم نہیں کرتے۔
(ج) کیا مرزا صاحب کے ایسے الہامات بھی ہیں جن کے معنی یا مطلب اب تک معلوم نہ ہوئے ہوں۔

(۵) جواہرات مرزا صاحب کو بطور بخش گوئی ہوئے دو پورے ہو گئے ہیں یا نہیں اگر نہیں ہوئے تو آئندہ ہوں گے یا نہیں۔

جواب (الف) میرا ایمان ہے کہ سچے الہام میں تعارض نہیں ہوتا۔ الٰہی الہام میں تعارض کا نظر آنا میرے نزدیک آنکھوں کا قصور ہوتا ہے قرآن مجید جیسے اتم اکمل ہمیشہ اور زندہ کتاب میں تعارض دیکھنے والی آنکھیں کیا دیکھیں کم ہیں۔ فاعصروا یا اولی الابصار۔ (اب) اوپر عرض ہو چکا ہے۔

(ج) ہاں میرا ایمان ہے کہ ایسے الہامات بھی ہیں جن کا مطلب اپنے وقت پر کھلے گا یہاں بھی وقتی مشابہات اور محکمات کا مقدمہ ہے۔

(د) بخش گوئیاں کے متعلق میرا ایمان ہے کہ اکثر پوری ہو چکی ہیں۔ بعض ایسی بھی ہیں جو آئندہ پوری ہوں گی۔ انشاء اللہ تعالیٰ۔

اقول باللہ التوفیق: (الف) بے شک سچے الہامات میں تعارض نہیں ہوتا چاہیے مگر سوال تو یہ تھا کہ مرزا صاحب کے الہامات میں تعارض ہیں یا نہیں اس کا جواب آپ نے نہیں دیا۔

جو تعارضات مختصر میں اوپر دکھلا چکا ہوں فی الواقع سچے نہیں ہیں۔ یہاں کسی کی آنکھوں کا قصور نہیں بلکہ ماہم یا ملہم کا قصور ہے (الف) مرزا صاحب کا الہام تھا کہ میری عمر اسی (۸۰) سال کی ہے پھر الہام ہوا کہ اسی (۸۰) سال یا اس سے کم و بیش پھر الہام ہوا کہ اب میری عمر پچانوے سال کی ہو گئی ہے پھر الہام ہوا کہ میری اہل قریب آگئی ہے۔ پھر الہام خدا کی ہوا کہ تیری عمر بڑھا دوں گا۔ اور تیرے دشمن تیری آنکھوں کے سامنے اصحاب کی طرح نابود ہو جائیں گے۔

(ب) پہلے الہام ہوا کہ حضرت مسیح علیہ السلام دوبارہ دنیا میں تشریف لادیں گے۔ پھر الہام ہوا کہ

علی علیہ السلام فوت ہو چکے ہیں اب دنیا میں تشریف نہیں لادیں گے۔

علی ہذا القیاس بہت سے تعارضات ہیں آپ غور فرمائیں اس میں کسی کی نظر کا قصور ہے یا کہ واقعی ماہم یا ملہم کا۔ قرآن شریف میں تعارضات مرزائی احمدی صاحبان کو نظر آتے ہوں گے جو اس بات کے بھی قائل ہیں کہ قرآن میں نعوذ باللہ گندی گالیاں بھری ہیں۔

(ب) سوال یہ تھا کہ آپ مرزا صاحب کے الہامات میں تعارض کا وقوع تسلیم نہیں کرتے۔ مگر اس کا جواب صرف یہ دیا کہ اوپر عرض کر چکا ہے خیر صحیح اور صاف جواب مطابق سوال کے نہ دینا آپ کے اختیار میں ہے۔

(ج) ہاں یہ آپ کا ایمان ہے کہ بعض الہامات کا مطلب اپنے وقت پر کھلے گا۔ آپ فرما سکتے ہیں کہ الہام اول دینا حاج ہر راب عادی ہے۔ اس کے معنی اب تک معلوم نہیں ہوئے اس کا مطلب کب کھلے گا اور کیا معنی کھلیں گے ماہم صاحب تو فوت ہو گئے ۲۵-۳۰ سال تک مطلب اور معنی معلوم نہ ہوئے اب تو کوئی صورت اس الہام کے مطلب اور معنی معلوم ہونے کی نہیں رہی الہام بھی ایسا کہ خاص خداوند تعالیٰ کی نسبت و بھی مشتبہ ہا۔ دیکھو براہین احمدیہ الہام کتاب کا صفحہ ۵۵۶۔

دوسرا الہام ہوشعنا... یہ دو فقرے شاید عبرانی ہیں ان کے معنی اب تک اس عاجز پر نہیں کھلے۔ پھر اگر یہی الہام ہوا اس کے معنی بھی معلوم نہیں۔ بلغظہ الہی کتاب براہین احمدیہ صفحہ ۵۵۶ حاشیہ نمبر ۴۔

فرمایا: ان الہاموں کے معنی اور مطلب کب کھلیں گے۔ جبکہ مرزا صاحب ہی نہیں رہے۔ سنت اللہ یہ نہیں ہے کہ ماہم پر الہاموں کے معنی اور مطلب نہ کھلے ہوں اس پر آپ نے مشابہات اور محکمات کا ذکر بھی فرمایا ہے۔ اس کی بحث آپ تقاسیر معتبرات میں

ذریعہ آیت شریف هو الذی النزل علیک الکتب منہ آیت محکمات ہیں ام
الکتب وَاٰخَرُ مَنَاصِبُهُتِ الْاٰیۃ میں دیکھ سکتے ہیں۔ یعنی جن آیات کے معنوں میں کسی
طرح کا کوئی شبہ نہ ہو وہ محکمات میں سے ہے۔ مثلاً اللہ ربی و ربکم اللہ تعالیٰ ہی میرا اور
تمہارا رب ہے۔ اسی طرح مرزا صاحب کا الہام دینا عاج۔ ہمارا رب عاجی ہے اس کے
معنی اب تک معلوم نہیں ہوئے یہ الہام متشابہ نہیں ہو سکتا۔ اسی طرح پہلے الہام ہوا کہ حضرت
عیسیٰ علیہ السلام قریب قیامت کو دوبارہ دنیا پر تشریف لاکر دین اسلام کو تمام آفاق اور اقصار میں
پھیلادینگے محکمات سے ہے۔ پھر یہ الہام کہ عیسیٰ علیہ السلام مرچکے ہیں۔ اب دوبارہ دنیا میں
تشریف نہیں لائینگے۔ یہ الہام بھی محکمات میں سے ہے۔ الہامات وحی متشابہات یہ ہیں۔
مثلاً خداوند کریم کے ہاتھ پاؤں صورت شکل الرحمن علی العرش استوی۔ یا حروف
مقطعات ہیں۔ مرزا صاحب کے الہامات محکمات سے ہی ہیں۔ خواہ خود ان کو افکا پتے ملے یا
مطلب اور معنی معلوم ہوں یا نہ ہوں۔ پس آپ کا یہ ایمان کہ بعض الہاموں کا مطلب پھر
کسی وقت کھلے گا۔ برگزین نہیں۔ براہ مہربانی غور فرمائیں فاعبیروا یا اولی الابصار۔
(۵) جو شخص گوئیوں کی نسبت آپ کا ایمان یہ ہے کہ اکثر پوری ہو چکی ہیں اور بعض جو پوری
نہیں ہوئیں وہ آئندہ پوری ہوں گی۔ لیکن میرا ایمان ہے کہ مرزا صاحب کی ایک بھی دشمن
گوئی پوری نہیں ہوئی اور آئندہ کوئی دشمن گوئی پوری نہ ہوگی۔ خواہ تفصیل وار فیصلہ کر لیں۔ یا
بطور نمونہ مشتے از خردارہ دیکھ لیں جو دشمن گوئی مرزا صاحب نے کی یا تو وہ برعکس ظاہر ہوئی یا
محض غلط ثابت ہوئی۔ مثلاً

(الف) پہلی پیشین گوئی: سب سے پہلے فرزند ارجمند کے پیدا ہونے کی دشمن گوئی
۱۸۸۶ء میں کی اس فرزند الہامی کی تعریف یہ کہ مظهر الحق والعلی کان اللہ نزل
من السماء یعنی وہ لڑکا مظهر حق اور عالی رتبہ ہوگا۔ گویا خود خدا آسمان سے نازل ہوا ہے

اس کے کپڑوں سے بادشاہان برکت پاویں گے وغیرہ وغیرہ۔ اس کے برعکس لڑکی پیدا ہوئی۔
لیکن اب تک وہ لڑکا الہامی پیدا نہیں ہوا۔ مرزا صاحب بھی چل بسے اور اب آئندہ یہ دشمن
گوئی پوری نہیں ہو سکتی اور نہ ہوگی۔

دوسری پیشین گوئی: محمدی بیگم کے ساتھ بڑی تھدی کے ساتھ اپنا نکاح کا الہام سے
ہونا ظاہر کیا۔ حتیٰ کہ آسمان پر اس کے ساتھ نکاح ہو چکا ہوا ہے۔ جب والدین محمدی بیگم
نے نکاح کے دینے سے انکار کیا۔ تو بہت سے فطو و تہذیب کے خلاف ان کو لکھے (یہ فطو و
میری کتاب میں چھپے ہوئے ہیں) اور نو بہت طلاق و عاق کی چٹکی۔ جب انہوں نے نکاح
دوسری جگہ کر دیا۔ تو پھر الہام ہوا کہ محمدی بیگم کا باپ اور اس کا خاوند ارحامی سال کے اندر
مردہ ہو جائیں گے۔ اور وہ بیوہ ہو کر میرے نکاح میں آوے گی۔ لیکن افسوس ۱۸۸۸ء کا الہام اب تک
ظہور میں نہ آیا اور جب کسی نے اعتراض کر کے الہاموں کو غلط ثابت کیا تو مرزا صاحب اور
دیگر مرزائیوں نے کہہ دیا کہ الہام کی ایک ناک ٹوٹ چکی ہے۔ دوسری بھی ٹوٹ جاوے گی
یعنی مرزا احمد بیگ والد محمدی بیگم تو مرد چکا ہے اب اس کا خاوند سلطان محمد بھی مرد ہو گیا۔
مسلمانوں یہودیوں کا یہ اعتراض قبل از وقت ہے۔ جب تک محمدی بیگم نہ مرجائے یہ میں نہ
مر جاؤں تب تک یہ اعتراض عائد نہیں ہو سکتا۔ فرمائیے ایسی تاویل کا کیا علاج۔ مرزا
صاحب تو اپنے مقتدر کی جگہ پہنچ گئے۔ اب اعتراض ہو تو کس طرح اور کس پر مرزائی احمدی
صاحبان ایسے ہیں کہ وہ یہی کہتے جاتے ہیں کہ جو دشمن گوئیاں پوری نہیں ہوئیں وہ آئندہ کو
پوری ہوں گی براہ مہربانی ذرا غور فرمائیے کہ یہ دشمن گوئی آئندہ کس طرح پوری ہوگی۔

تیسری دشمن گوئی: مرزا صاحب کا الہام فرد الیک انوار الشباب سیاتی
علیک ذمن الشباب الخ۔ تیرے پر جوانی کا زمانہ لایا جائیگا اور تیری بیوی کو بھی جوان
بنایا جائیگا۔ اخبار بدر ۲۳ مئی ۱۹۰۶ء فرمائیے دشمن گوئی کب پوری ہوگی؟ اللہ تعالیٰ اپنے

وعدوں کے خلاف نہیں کرتا۔ دیکھو قرآن شریف! چوتھی پیشین گوئی: ڈاکٹر عبدالحکیم خان صاحب و دیگر مخالفین تیری آنکھوں کے سامنے اصحاب قیل کی طرح نابود اور ہلاک ہو جائیں گے۔ فرمائیے یہ پیشین گوئی کب پوری ہوگی۔ پانچویں پیشین گوئی: الہام۔ تیری عمر بڑھا دوں گا۔ چھٹی پیشین گوئی: الہام۔ مولوی محمد حسین تو بہ کر کے میری طرف رجوع کریگا۔ ساتویں پیشین گوئی: الہام۔ غلام علیم لڑکا بمولہ مبارک احمد فوت شدہ کے پیدا ہوگا۔ آٹھویں پیشین گوئی: الہام۔ بچی لڑکے کی بشارت جو زندہ رہیگا۔ نویں پیشین گوئی: الہام۔ شوخ اور شگ لڑکا پیدا ہوگا۔ دسویں پیشین گوئی: الہام۔ عالم کباب لڑکا پیدا ہوگا اس وقت تمام عالم کباب ہو جائیگا۔ گیارھویں پیشین گوئی: الہام۔ خواتین سے تیرا نکاح ہوگا ان سے تیری نسل بہت ہوگی۔ بارھویں پیشین گوئی: الہام۔ تیرے مخالف رسوا ہوں گے۔ تیری تمام دعائیں قبول ہوں گی۔ تیرھویں پیشین گوئی: الہام۔ اس سال ۱۹۰۷ء یا اگلے سال ۱۹۰۸ء طاعون بہت پڑیگا۔ چودھویں پیشین گوئی: الہام۔ ملا محمد بخش، محمد حسین تھنی، مولوی محمد حسین ذلیل ہو کر مرے تین سال میں ۱۵ جنوری ۱۹۰۸ء تک۔ پندرھویں پیشین گوئی: الہام۔ پانچویں فرزند کے پیدا ہونے کی مندرجہ مواہب

یہ تمام پیشین گوئیاں اسکی ہیں جو خدا کی طرف سے ہرگز نہیں ہوسکتیں کیونکہ اللہ تعالیٰ کا حکم اور وعدہ ہرگز نہیں مٹتا اگر ایسا ہوتا پھر خدا اور اس کے الہاموں پر سے ہائیں اعتبار اٹھ جائے ایسا گمان بھی دل میں نہ لانا چاہیے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ فلا تحسبن اللہ ذلیف وعدہ و صلہ ان اللہ عزیز ذو انتقام۔ سورہ برائیم۔ ترجمہ: جس ہرگز مٹ گمان کر اللہ کے خلاف کرے گا اپنے وعدہ کو اپنے مخالفوں سے تحقیق غالب ہے اللہ جتنا لینے والا۔ تمام قرآن کریم میں وعدہ تحقیق سے ہے۔

الرحمن اور متکبروں ایسی پیشین گوئیاں ہیں جن کے پورے ہونے کی کوئی امید نہیں آپ غور فرما کر ایمان سے کہنے یہ پیشین گوئیاں کب پوری ہوں گی۔ لڑکوں کا پیدا ہونا تو قطعی جانتا رہا خواتین سے نکاح بھی موقوف ہو گیا۔ عمر بچے بڑھنے کے گھٹ گئی۔ جوانی کی خواہش جاتی رہی۔ اپنی بیوی کی بھی جوانی نثارو۔ ڈاکٹر عبدالحکیم خان صاحب وغیرہ خدا کے فضل سے زندہ موجود ہیں اور مرزا ابھی خود اپنی پیشین گوئی کے مصداق میں نیچے آ گئے۔

سوال پنجم: تصانیف و تالیفات و اشتہارات و لکچر وغیرہ جو مریدین مرزا صاحب کے ہیں مثلاً حکیم نور الدین صاحب، مولوی عبدالحکیم، مولوی محمد احسن امروہی، مرزا خدا بخش، محمد اسماعیل وغیرہم صاحبان کے ہیں وہ بھی قابل سند ہیں یا نہیں وہ تصانیف مرزا صاحب کے ملاحظہ میں آچکی ہوں اور مرزا صاحب نے پسند فرمایا ہو۔

جواب: حکیم نور الدین صاحب قبلہ، مولوی عبدالحکیم صاحب مرحوم، فاضل امروہی صاحب مخدوم، مرزا خدا بخش صاحب اور محمد اسماعیل صاحب کو بڑے پایہ کے انسان اور با خدا بزرگ سچے مسلمان اور پاک نمونہ جانتا ہوں اور ان کا کلام اسی حد تک قابل سند ہے۔ **افقول** باللہ التوفیق: حکیم نور الدین صاحب نے مرزا صاحب کو محض تمثیلی طور پر مسیح کہا ہے جیسے حکیموں کو سقراط اور بقراط وغیرہ لقبوں سے لکھ دیتے ہیں مسیح موعود اور مسیح ابن مریم نہیں مانتا۔ جو مرزا صاحب کا دعویٰ ہے مرزا صاحب نے حضرت مسیح ابن مریم کو کئی جگہ بے باپ ہونا مانا ہے اور کئی جگہ یوسف نجار کا بیٹا لکھا ہے جیسے ازالہ اوہام میں لکھتے ہیں۔ کیونکہ حضرت مسیح ابن مریم اپنے باپ کے ساتھ بائیس برس کی مدت تک نجاری کا کام بھی کرتے رہے ہیں۔ بلفظہ ص ۳۰۴ طبع اول ازالہ اوہام۔

دوسری جگہ لکھتے ہیں کہ یسوع مسیح کے چار بھائی اور دو بہنیں تھیں یہ سب یسوع کے حقیقی بھائی اور بہنیں تھیں یعنی یوسف اور مریم کی اولاد تھی بلفظہ مرزا صاحب کی کشتی لوح حاشیہ صفحہ ۱۶۔

لیجئے یہاں مرزا صاحب کے فرمانے کے مطابق یسوع بھی ہیں اور مسیح بھی ہیں جن کی بابت فرمایا ہے کہ ”یسوع میرا وقف نہیں“۔ آپ کسی آیت اور حدیث شریف سے ثابت کریں گے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام بے باپ پیدا نہیں ہوئے تھے بلکہ یوسف نجاران کے باپ تھے۔ ہرگز نہیں۔

حکیم نور الدین صاحب بھی پہلے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو بے باپ پیدا ہونا مانتے رہے اب ان کا ایمان بھی اس بات پر قائم نہیں رہا وہ اپنے رسالہ نور دین میں لکھتے ہیں نہ قرآن شریف نہ حدیث میں نہ صحابہ رضی اللہ عنہم نہ صوفیہ کرام کے اقوال میں یہ حکم ہے کہ مسیح کو بے باپ مان کر ایمان لاؤ پھر لکھتے ہیں کہ میں خود مدت تک بالیکہ اسلام میرا ایمان اور میری جان ہے اس بات کو مانتا رہا ہوں (یعنی مسیح بے باپ پیدا ہوئے تھے) جواب میں اس بات کا قائل نہیں رہا۔ بلاظہار متعلقہ صفحہ ۱۵۸-۱۵۹ رسالہ نور دین مصنف حکیم نور الدین حاکم خلیفہ اس۔

لومواؤی صاحب امرزا صاحب اور حکیم صاحب کا اسلام کہ قرآن شریف میں یہ کہیں حکم نہیں کہ مسیح علیہ السلام کو بے باپ پیدا ہوا ہو کیونکہ قرآن شریف میں حضرت مسیح کو ابن مریم لکھا ہے نہ ابن یوسف نجار۔ حضرت مریم کا جبرائیل فرشتہ کو جواب دینا کہ مجھے کوڑا کا کیسے ہو سکتا ہے جبکہ کسی بشر نے کسی طرح مجھے چھوا تک نہیں۔ اور پھر فرشتے کے دم کرنے سے حضرت مریم علیہا السلام حاملہ ہو گئیں۔ اور اسی وقت حضرت عیسیٰ علیہ السلام ایک یا دو ساعت کے اندر پیدا ہو گئے کیا ان آیات پر ایمان لانا مسلمانوں کا کام نہیں ہے یا یہ کہ جس بات پر حکم ہی ہو کہ اس پر ایمان لاؤ تب اس پر ایمان لانا چاہیے باقی پر نہیں۔ کیا سب سے پہلے اتم ذالک الکتاب لا ریب فیہ کے مطابق کل قرآن شریف من اولہ والاخر پر ایمان لانا حکیم صاحب کے لئے ضروری نہیں ہر آیت شریف الہی فرض علیک

القرآن اور آیت شریف یا ایہا الذین امنوا امنوا باللہ ورسولہ والکتاب الہی نزل علی رسولہ یعنی اے ایمان والو ایمان لاؤ اللہ تعالیٰ پر اور اس کے رسول پر اور اس کتاب (قرآن شریف) پر جو اللہ تعالیٰ نے اپنے حبیب رسول اکرم ﷺ پر نازل کیا۔ کیا حکیم صاحب کو ان آیات پر ایمان لانے کا حکم نہیں؟ مگر زبردستی کسی کی طبیعت میں ہو تو وہ کیا سمجھتا ہے کیا مجب منطلق ہے۔ پھر حکیم صاحب فرماتے ہیں کہ حدیث شریف میں بھی کہیں حکم نہیں کہ حضرت مسیح علیہ السلام کو بے باپ پیدا ہونے پر ایمان لاؤ۔ یہ بھی محمد ابراہیم صاحب کا ہے یا بے علمی کا موجب۔ دیکھو حضرت رسول اکرم ﷺ اس طرح پر فرماتے ہیں۔ حدیث شریف عن عبادة بن الصامت قال قال رسول اللہ ﷺ من شہدان لا الہ الا اللہ وحده لا شریک لہ وَاَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہ وَّرَسُولُہ وَاَنَّ عِیْسٰی عَبْدُہ وَّرَسُولُہ وَاہِنِ اُمَّتِہ وَاَنَّہُ الْفَاہِشُ الْمُرِیْمُ وَّرُوْحُہ مِنْہُ وَالْجَنَّةُ وَالنَّارُ حَقٌّ اَدْخَلہُ اللہُ الْجَنَّةَ عَلٰی مَا کَانَ مِنَ الْعَمَلِ۔ متفق علیہ۔ ترجمہ۔ عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے ہے کہا فرمایا رسول اکرم ﷺ نے کہ جو کوئی گواہی دے اس بات کی کہ سوائے خدا کے کوئی معبود نہیں اللہ واحد ہے کوئی اس کا شریک نہیں ہے اور اس بات کی بھی گواہی دے کہ حضرت محمد ﷺ خدا کے بندے اور اس کے رسول ہیں اور اس بات کی بھی گواہی دے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام اللہ تعالیٰ کے بندے اور رسول ہیں اور اپنی لونڈی (مریم علیہا السلام) کے بیٹے ہیں مگر کن سے (بے باپ) پیدا ہوئے جو مریم کی طرف ڈالا گیا تھا خدا کی طرف سے روح ہے۔ (زندہ کرتے تھے مردوں کو) اور اس بات پر بھی ایمان لاؤ کہ بہشت اور دوزخ حق ہیں۔ داخل کریگا اللہ تعالیٰ اس شخص کو جو ایسا ایمان لا کر شہادت دیگا بہشت میں خواہ عمل اچھا کرتا ہو یا بُرا۔ یہ حدیث شریف صحیح بخاری اور صحیح مسلم دونوں میں موجود ہے۔ اب آپ غور فرمائیں کہ یہ حکیم صاحب کی کیسی زبردستی اور دین اسلام سے

لا پرواہی ہے۔ فرماتے ہیں کہ کسی حدیث میں مسیح علیہ السلام کو بے باپ ماننے اور ایمان لانے کے لئے حکم نہیں ہے اس سے قرآن شریف اور حدیث شریف دونوں کا انکار کر دیا۔ لیکن پہلے ایمان ان کا اس پر تھا۔ لیکن اب ان کا ایمان مسیح علیہ السلام کے بے باپ پیدا ہونے پر نہیں رہا۔ اللہ غنی!!! دعویٰ فطرت اور خلیفہ المسیح احمد یان مرزا ایمان۔ اللہ حافظ یہ اعتقاد بعینہ اس آیت قولہم علیٰ مریم بیعتنا عظیمہا کے ہے۔

ہاں ایہ بھی یاد رہے کہ حضرت مسیح علیہ السلام کا بے باپ پیدا ہونا قرآن شریف نص صریح اور حدیث صحیح اور اجماع امت سے ثابت ہے اس کا انکار کر کے والا اسلام سے خارج ہے اس بار میں مرزا صاحب کی ہی اپنی تحریر آپ کے اطمینان کے لئے پیش کرتا ہوں وہ فرماتے ہیں۔ جو شخص ذرا برابر بھی شریعت محمدیہ میں کمی بیشی کرے یا کسی اجماعی عقیدہ کا انکار کرے اس پر خدا اور فرشتوں اور تمام انسانوں کی لعنت ہو۔ بلطفہ انجام آختم صفحہ ۱۳۲ ترجمہ۔

سوال ششم: اگر تصانیف مرزا صاحب و حکیم نور الدین صاحب خلیفہ المسیح (بقول مرزا ایمان) میں مخالف ہو تو کس کی تحریر قابل سند سمجھی جائیگی۔

جواب: میرے ایمان میں مسیح اور خلیفہ المسیح میں مخالف ناممکن بغرض محال آپ کی خاطر مان بھی لوں تو مسیح مقدم اسند ہوگا۔

اقول باللہ التوفیق: آپ کے جواب کی طرز یہ ظاہر کر رہی ہے کہ مسیح اور خلیفہ المسیح دونوں معمولی آدمی ہیں جن کے نام پر کوئی کلمہ تعظیمی آپ کے ایمان اور اعتقاد کے مطابق نہیں ہونا چاہیے۔ اگر حضرت مسیح علیہ السلام مریم علیہا السلام کا نام لوں تو ضرور ہے کہ علیہ السلام کہوں انہیں باتوں سے میں اخذ کرتا ہوں کہ آپ مرزا صاحب کو مسیح موعود تصور نہیں فرماتے۔ جیسے کہ مرزا صاحب کا خود دعویٰ ہے اور تمام مرزائی احمدی مانتے ہیں آپ نے

کہیں بھی کوئی کلمہ تعظیمی سواء لفظ صاحب کے اور کچھ نہیں لکھا۔ مرزا صاحب کے دعویٰ نبوت و رسالت والوہیت میں لکھ چکا ہوں کہ وہ مرزا صاحب کو تمثیلی اور فرضی طور پر حکیموں کے مترادف بقراط کے بعضوں کی طرح مسیح الزمان مانتے ہیں ایسے کئی ایک نام اس وقت مسیح الزمان موجود ہیں۔ علاوہ ازیں حکیم صاحب لکھتے ہیں۔

ختم نبوت نے انہام اور مکالمہ اور مخاطبہ سے مخلوق کو محروم نہیں کیا اسلامیوں میں ہمیشہ اور ہر زمانہ میں ایسے لوگ ہوتے رہے ہیں جو اس فیض ربانی سے فیضیاب ہوئے دیکھو حالات شیخ عبدالقادر جیلانی و شیخ محی الدین ابن عربی و شیخ معین الدین چشتی، بابا شیخ فرید شکر گنج، شہاب الدین سہروردی، شیخ احمد سرہندی مجدد الف ثانی، شاہ ولی اللہ دہلوی، عبداللہ غزنوی وغیرہ وغیرہ اولیاء اور ہمارے اس زمانہ میں حضرت مرزا صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ بلطفہ تصدیق براہین احمدیہ تصنیف حکیم نور الدین صاحب خلیفہ المسیح۔

دیکھئے آپ کے خلیفہ المسیح اپنی کتاب میں ان بزرگان مندرجہ بالا کے نام لکھ کر مرزا صاحب کو ان کے مساوات میں شمار کر رہے ہیں لیکن مرزا صاحب خود و دیگر مرزائی صاحبان پیغمبری اور نبوت و رسالت میں واقعی ایمان الا کر عیہ اصولات و السلام وغیرہ کلمات تعظیمی سے لکھ رہے ہیں لیکن خود خلیفہ صاحب نے کوئی کلمہ تعظیمی حضرات اولیاء کرام رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کے اسماء مبارکہ پر نہیں لکھا۔ بلکہ صرف ان کے معمولی طور پر ان کے نام لکھ کر وغیرہ وغیرہ لکھ دیا۔ اس سے حکیم صاحب کی دینی واقفیت بھی عیاں ہے خیر اس تحریر سے یہ بات تو ثابت ہوگئی کہ حکیم صاحب ان بزرگان عظیمہ الرحمۃ کو جن کے نام لکھے ہیں اولیاء کرام میں شمار کرتے ہیں اور ویسے ہی مرزا صاحب کو بھی مانتے ہیں اور خداوند کریم کا مکالمہ اور مخاطبہ ان سے قبول کرتے ہیں اس پر میں بہت خوش ہوں گا کہ آپ ان بزرگان مقبولہ و محرم نہیں اس میں کوئی شک نہیں کہ کوئی الٰہی و وحی رسالت ہمیشہ کے لئے بند ہو چکی۔ ۱۲

مسئلہ آپ کے ظلیفہ المسح کے ان کے اقوال و افعال سے متعلقہ کر کے مرزا صاحب کے دعویٰ کی تہذیب فرمائیجئے ورنہ میں تیار ہوں کہ ان بزرگان اولیا و عظام کے اقوال و افعال سے مرزا صاحب کے تمام دعویٰ کی تکذیب دکھلاؤں جو آپ پسند فرمائیں۔

سوال ہفتم: مامور بھی نبی ہوتا ہے یا نہیں اور مامور کا کیا کام ہے مامور کا منکر اور مکذب مسلمان ہوتا ہے یا کافر؟

جواب: ہاں مامور نبی ہوتا ہے۔ نبی کا منکر اس کا کافر ہوگا۔ میری سمجھ میں کافر کے معنی ہی انکار کرنے والے کے ہیں۔

اہول باللہ التوہیق: یہ جواب آپ کا خوب ہے کہ اگر مامور نبی ہوتا ہے تو اس سے ثابت ہوا کہ مامور اگر نبی نہ ہوتا تو نبی نہیں ہوتا یعنی مامور نبی بھی ہوتا ہے اور مامور نبی نہیں بھی ہوتا۔ سوال کا صاف جواب آپ نے نہیں دیا۔ پھر آپ فرماتے ہیں کہ نبی کا منکر اس کا کافر ہوگا۔ یعنی جو شخص کسی نبی کا منکر ہوگا وہ اس نبی کا کافر ہوگا خدا کی یا شرعی کافر نہیں جس کسی کا منکر ہو اسی کا کافر ہوگا مثلاً اگر کوئی شخص آپ کا منکر ہے تو آپ کا ہی کافر ہے شرعی کافر نہیں۔ یہ بھی آپ کی نئی منطق ہے۔

دوسرا حصہ سوال کا یہ تھا کہ مامور کا کیا کام ہے یعنی دنیا میں اس کے متعلق کیا

۱۔ دوسرا حصہ مرزا کی ایک جگہ چل گئے ہیں۔ طالب حق کے لئے ایک یہ بات پیش کرتا ہوں کہ میرا کام جس کے لئے میں اس میدان میں کھڑا ہوں یہ ہے کہ میں اپنی ہمتی کے ستون کو لوڑوں اور بجائے مکیٹ کے تو حید کو پھیلا دوں اور آنحضرت ﷺ کی جانت و عظمت اور شان دنیا پر ظاہر کروں پس اگر مجھ سے کوئی نشان بھی ظاہر ہوں اور یہ علت غائی قہور میں نہ آوے تو میں جھوٹا ہوں۔ پس دنیا مجھ سے کیوں دشمنی کرتی ہے وہ میرے انجام کو کیوں نہیں دیکھتی اگر میں نے اسلام کی حمایت میں دو کام کروا دیے جو مسیح موعود اور مہدی موعود کو کرنا چاہیے تھا تو پھر سچ ہوں اور اگر کچھ نہ ہو اور میرا تو کچھ گوارہ ہیں کہ جھوٹا ہوں۔ والسلام قدام احمد رابع راہبہ و مہدی ۱۹ جولائی ۱۹۰۴ء رسالہ نمبر ۸۸ مجلہ تائید اسلام لاہور۔

کام ہوتا ہے جس کے لئے وہ مامور کیا جاتا ہے لیکن انہوں نے اس کا جواب ہی نہیں دیا اور خدا آپ نے اس کا اغماض کیا نبی ﷺ کا منکر ضرور کافر شرعی ہے یہ آپ کا خیال کہ ہر منکر کو کافر سمجھ لیا جائے صحیح نہیں بلکہ شرعی کافر وہی ہے جو الٰہیت اور ختم رسالت یا رسالت اور نبوت عامہ یا ضروریات ارکان اسلام کا منکر ہو کا فر ہے۔

اس سوال کا مطلب یہی تھا کہ مرزا صاحب کے مسیح موعود ہو کر آنے کی کیا ضرورت تھی اور ان کا کیا کام ہونا چاہیے تھا اسلام کو ان سے کیا فائدہ مترتب تھا اور جو کام ان کے سپرد تھا اس کو انہوں نے پورا کیا یا نہیں کیونکہ مسلمانوں کے عقائد میں حضرت مسیح علیہ السلام کے وہ دورہ دنیا میں تشریف لانے کی غرض کتب احادیث اور سیر اور تفاسیر میں مفصل درج ہے جس کا ذکر مرزا صاحب کی الہامی کتاب براہین احمدیہ کے صفحہ ۳۹۸ وغیرہ میں درج ہے پھر ایک جگہ پر مرزا صاحب مسیح موعود کے تین کام اس طرح پر درج فرماتے ہیں انہیں پر غور فرمائیجئے وہو ہلدا۔

اول: مسیح کے دم سے کافر مریجئے یعنی دلائل بینہ اور براہین قاطعہ کے رو سے وہ ہلاک ہو جائینگے۔

دوم: دوسرا کام مسیح کا یہ ہے کہ اسلام کو غلطیوں اور الحاقات بجا سے منزہ کر کے وہ تعلیم جو روح اور راسخ سے بھری ہوئی ہے خلق اللہ کے سامنے رکھے۔

سوم: تیسرا کام مسیح کا یہ ہے کہ ایمانی نور کو دنیا کی تمام قوموں کے مستعد دلوں کو بخشنے اور منافقوں کو مظلصوں سے الگ کر دیوے۔ سو یہ تینوں کام اس عاجز کے سپرد کئے ہیں۔ بالفاظ ازال اوہام صفحہ ۳ طبع دہلی۔

(نوٹ: یہ تینوں کام کسی آیت یا حدیث یا اسلامی کتاب سے ثابت نہیں ہیں۔)

اول: اب آپ غور فرمائیں کہ امراول پر کونسی قومیں یا کافر مرزا صاحب کی دلائل بینہ سے

سے بشارتیں اور اندازِ ظاہر کرتے ہیں اور دعویٰ بھی بڑے زور سے رسالت اور نبوت کا کرتے ہیں اس لئے وہ نبی اور رسول ہیں۔ لیکن میں مفصل اور نہایت صفائی کے ساتھ سوال و جواب نمبر اول میں عرض کر چکا ہوں اور قرآن شریف کی آیت سے ثابت کر چکا ہوں کہ مبشر اور منذر نبی اور رسول اللہ ﷺ ہی ہوتے ہیں اور کسی امیرے غیرے کا حق نہیں ہے کہ اپنے آپ کو مبشر اور منذر کے الفاظ سے منسوب کرے۔

سوال نهم: بروز کے کیا معنی ہیں بروزی نبی بھی اچھے نبی ہوتا ہے یا نہیں اس کا منکر اور مذب بھی مسلمان ہوتا ہے یا نہیں بروزی نبی کی کوئی نظیر یا مثال انبیاء علیہم السلام سابقین میں ہے یا نہیں۔

جواب: عین عین ہے اور بروز بروز۔ بروز عین ہو تو بروز کیا۔

(ب) نبی کے منکر کو مسلمان کہتے ہوئے میں ڈرتا ہوں۔ (ج) ایلیا کا بروز ایک رنگ میں بیگی نبی ہوا ہے۔ اللہ تعالیٰ

افہول باللہ التوفیق مولوی صاحب! یہ جواب بھی میرے سوال کے مطابق نہیں ہے۔ میں نے تو صرف لفظ بروز کے معنی دریافت کئے تھے آپ نے اس کا جواب دیا کہ عین عین ہے بروز بروز ہے۔ یہ تو کوئی معنی بروز کے نہیں ہیں مفصل حالات اس کے میں عرض کر چکا ہوں خواہ آپ دانستہ اغماض فرمائیں (ج) جو آپ نے ایلیا کا بروز ایک رنگ میں بیگی اللہ تعالیٰ ہوئے ہیں لکھا ہے یہ بھی عجیب ہے۔ قرآن شریف اور احادیث شریف میں ایلیا نام کسی نبی اللہ تعالیٰ کا نہیں آیا ہے البتہ حضرت الیاس علیہ السلام کا تذکرہ ہے آپ براہ مہربانی اس کا ثبوت اس بات کا کسی آیت یا حدیث یا کسی دینی کتاب سے ارشاد فرمائیے۔ کہ ایلیا حضرت یحییٰ علیہ السلام کے بروز تھے سوائے کسی شرعی ثبوت کے ایسی باتیں قبول کرنا اسلامی اصول کے برخلاف ہے۔

لیجئے خدا کے فضل سے سوالات مندرجہ عریضہ خود اور جوابات مندرجہ فواہش نامہ جناب کو شتم کر چکا سوال و جواب نمبر دہم کے متعلق سوال و جواب اول میں مفصل لکھا جا چکا ہے اب میں آپ کے اشتہار معیار صداقت کی نسبت مختصر عرض کرتا ہوں صرف دو باتیں پیش کروں گا اور اصل معیار صداقت قرآن شریف سے آپ کی ہی پیش کردہ آیت سے جو آپ نے اپنی معیار صداقت کے نام لکھ بیچ کی پیشانی پر نصف قوس میں لکھی ہے اسی سے صداقت اسلام بلکہ صداقت مقلدین بالخصوص حضرت سراج الامۃ والاعلیٰ حضرت امام اعظم علیہ السلام اور ان کے مقلدین مومنین صالحین کی اظہیر من الشمس ثابت ہوگی کچھ جواب پہلے رسالت کے بارے میں آچکا ہے اس میں سے چند فقرات کا اقتباس کر کے جواب لکھتا ہوں اور پھر وہ آیت شریف ان فی ہذا لہلغا لقوم عابدين کی روشن گوئی عرض کروں گا آپ یوں فرماتے ہیں۔

ہمارا ایمان اور آپ خوب جانتے ہیں کہ خدا ہمارا وہی ہے جو قرآن کریم نے پیش کیا ہے۔ خاتم النبین ہمارا نبی ہے (ﷺ) اور ہمارا ایمان ہے کہ اس کے سوا کوئی نبی نبوت اور نبی نہیں آ سکتا ہے۔ کتاب ہماری قرآن ہے اور ہمارا ایمان ہے کہ اس کے بعد کوئی کتاب نہیں آ سکتی۔ دین ہمارا اسلام ہے اور ہمارا ایمان ہے کہ اس میں ایک شوش کی بھی کمی بیشی نہیں ہو سکتی۔ قبلہ ہمارا وہی ہے۔ ایمان یا تو حید ہا لملائکہ ہا لکتاب ہا لرسالت ہا لقیامت ہا لقدر خیر و شر وہی ہے۔ کلمہ وہی ہے حج وہی ہے زکوٰۃ وہی ہے۔ نماز وہی ہے۔ روزہ وہی ہے۔ اور امر وہی ہے۔ نواہی وہی ہے۔ وہی طلال ہیں۔ وہی حرام ہیں۔ اہل قرآن ہم بھی ہیں۔ مگر اسوۂ حسنہ اور حدیث کے منکر نہیں۔ اہل حدیث ہم ہیں۔ مگر افتاء ائمہ اولیاء کا بر مذہب کے دشمن خشک نہیں اہل باطن اور صوفی ہیں اور صوفیہ کرام اور اہل باطن کا احترام کرتے ہیں۔ بلطفہ صفحہ ۶ دے۔

مولوی صاحب! معاف رکھیے گا یہ باتیں صرف کہنے کی ہیں عمل کرنے کی نہیں بلکہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام پرانی نبی ضرور شریف! بیگنہ۔

بلکہ عمل ان کے برخلاف ہے لم تفعلون مالا تفعلون اور ان تفعلوا مالا تفعلون (سورہ صف) ختم خداوندی کی پروا نہیں۔ لیجئے میں مختصراً آپ کی ان عقائد کو مندرجہ کی بابت نمبر وار عرض کرتا ہوں اور ان پر خدا کے لئے غور فرماتے جائیں۔

آپ کے فرضی عقائد	اصلی عقائد کی حقیقت اور صحت
(۱) ہمارا خدا وہی ہے جو قرآن کریم نے پیش کیا۔	(۱) مرزا صاحب کا الہام اپنے خدا کی نسبت یہ ہے۔ جو قرآنی خدا کے مخالف ہے۔ رہا عاج ۱۔ براہین احمدیہ صفحہ ۵۵۶۔
(۲) خاتم النبیین ہمارا نبی ہے۔	(۲) بیشک مرزا صاحب آپ کے خاتم النبیین ہیں کیونکہ ان کے الہامات قطعی اور یقینی بمثل قرآن شریف ہیں ان کا منکر کافر جہنمی ہے۔ نبوت ختم نہیں ہوئی۔ دیکھو توحیح المرام۔
(۳) کوئی نبی نہیں آسکتا۔	(۳) مرزا صاحب تو نئے نبی ضرور آگئے۔
(۴) کتاب ہماری قرآن ہے۔	(۴) نہیں بلکہ آپ کا قرآن براہین احمدیہ ہے مرزا صاحب کا الہام ہے کہ قرآن میرے منہ کی باتیں ہیں دوسرا آپ کے قرآن میں آیت الا انزلناہ

۱۔ عاج کے معنی ہنسی داشت اور گور کے ہیں دیکھو کتب بحث عربی۔

دوسرا عاج کا معنی اب معلوم ہوا کہ عاج اس بت کا نام ہے جو مندرجہ رسومات جو واقع ہوتا تھا ملک گجرات دکن میں ہے جس کو سلطان محمود غزنوی نے دیران کیا تھا۔ درخش سعدی علیہ الرحمۃ نے اپنی بوستان کے باب ہشت میں اس عاج کا ذکر کیا ہے یہ صاف ظاہر ہے کہ مرزائی کا یہ بھی عاج بت ہے جس کی طرف سے شیاطین الہام کرتے ہیں۔

۲۔ نعوذ باللہ منہا۔

قریباً من القادیان درج ہے مسلمانوں کے قرآن شریف میں ایسا نہیں ہے۔

(۵) دین ہمارا اسلام ہے۔ (۵) الہام وما ينطق عن الهوى الایہ۔

براہین احمدیہ یہ بھی غلط ہے کیونکہ مرزا صاحب نے مسلمانوں کو اپنے سے جدا کر دیا ہے اور اپنی جماعت کو نصاریٰ اور مسلمانوں سے جدا ایک تیسرا گروہ قرار دیا ہے اور اپنے مریدوں کو جماعت اسلام سے جدا کر لیا ہے۔ دیکھو گچر بمقام لاہور ۱۹۰۳ء صفحہ ۵۳-۵۴۔

(۶) شریعت ہماری وہی ہے اور ہمارا ایمان ہے کہ اس میں ایک شوشہ کی کمی بیشی نہیں ہو سکتی۔ (۶) یہ بھی غلط ہے۔ نماز پڑھنا مرزا صاحب کا جماعت سے نہ پڑھنا۔ نماز ظہر کے ساتھ نماز عصر کو سرور کی وجہ سے ملا کر پڑھ لینا۔ حکم خداوندی ان

الصلوة کانت علی المومنین کتابنا موقوفنا کے برخلاف۔ رمضان شریف کے روزے بھی اختلاف قلب اور سفر کا بیان کر کے نہ رکھنا۔ اپنی مؤلفہ کتب کو قبل از تصنیف فروخت کرنا اور قیمت وصول کر لینا۔ اراضی رہن کا منافع حلال جان کر کھانا۔ مال حرام کو اپنے لئے قبول کرنا۔ وعدہ ایفاء نہ کرنا۔ نماز کے بعد دعا نہ

مانگنا۔ ہر کسی کو گالیاں دینا۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام پر الزام شراب پینے کا لگا، یعنی انبیاء علیہم السلام کو معصوم نہ جاننا۔ تصویریں بنوا کر فروخت کروانا۔ مریدوں کا تصویریں، تصاویر مرزا صاحب کو بڑی تعظیم کے ساتھ اپنے ساتھ رکھنا اور اس کی زیارت کرنا۔ اپنے قریبی رشتہ داروں کے حقوق کو ادا نہ کرنا۔ مسلمانوں کو کافر کہنا۔ بااقتدار اپنے بیٹوں کو عاق کرنا۔ اپنی بیوی کو طلاق دینا۔ اور اس کے جنازہ پر بھی نہ جانا۔ اپنے بیٹے کو اپنی عورت کے طلاق دینے پر مجبور کرنا۔ وغیرہ وغیرہ یہ مختصری شریعت مرزا صاحب کی ہے۔ کیا اب بھی آپکا ایمان ہے کہ شریعت میں ایک شوشہ کی بھی کمی بیشی ہوئی ہے یا نہیں۔

(۷) قبلہ ہمارا وہی ہے۔

(۷) برائے نام جس سے کچھ فائدہ نہیں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے لیس البران تولوا وجوہکم قبل المشرق والمغرب الا یہ کو پڑھئے۔ ہو جب الہم مرزا صاحب ومن دخلہ کان امنا قادیان کعبہ اور قبلہ مرزا انبیا کا ہے۔ اسی واسطے کسی مرزا کو احمدی نے حج فرض کو ادا نہ کیا۔

- (۸) ایمان بالوحید۔ (۸) نہیں دیکھو مرزا صاحب کے الہامات انت منی وانا منک فظہورک ظہورہی وغیرہ مرزا صاحب خدائی میں شریک ہیں۔ بلکہ ان کا خدا ان میں سے پیدا ہوا ہے۔ (نعوذ باللہ)
- (۹) ایمان بالملائکہ۔ (۹) نہیں بلکہ فرشتے کوئی چیز نہیں۔ سیارات اپنا کام کرتے ہیں۔
- (۱۰) ایمان بالکتاب۔ (۱۰) نمبر ۲ میں آپکا ہے۔
- (۱۱) ایمان بالرسالت۔ (۱۱) نہیں بلکہ مرزا صاحب کا اپنا الہام قل یا ایہا الناس انی رسول اللہ الیکم جمیعاً (اے غلام احمد) لوگوں سے کہہ دے کہ میں تم سب کے واسطے اللہ کی طرف سے رسول ہوں۔
- (۱۲) ایمان بالقیامت بالقدر خیر وشر وہی ہے۔ (۱۲) یہ بھی غلط۔ مرزا صاحب کا فرض ایمان اس طرح پر ہے امت باللہ وملئکتہ وکتابہ ورسلہ والبعث بعد الموت۔ بالظہ مرزا صاحب کا اشتہار ۲، اکتوبر ۱۸۹۱ء مقام دہلی۔
- (۱۳) کلمہ وہی ہے۔ (۱۳) اگرچہ مرزا صاحب کا اپنا ایمان اپنے الہامات کے خلاف ہے تاہم اس میں قیامت اور تقدیر، خیر وشر پر کوئی ایمان نہیں
- (۱۳) ہاں یہ کلمہ بہت سے خاکروب اور آریہ ہند

(۱۴) حج وہی ہے۔

وغیرہ لوگ بھی پڑھ لیتے ہیں۔ مگر فائدہ؟
(۱۴) مسلمانوں کا حج فریضہ کعبۃ اللہ شریف میں
ہوتا ہے۔ اور مرزا صاحب اور ان کے مریدین کا حج
قادیان میں۔ فرمایا ہے مرزا صاحب نے حج فرض کو
ادا کیا۔ یا کسی مرزائی احمدی نے کبھی حج ادا کیا۔ ہرگز
نہیں۔ ”پھر حج وہی ہے“ کیا ہوا۔ مرزا صاحب اور
اکثر مرزائی مسلمہ متمول مائیک نصاب بالاستطاعت
ہیں۔ مگر حج کا کسی نے نام تک نہیں لیا۔ قبلہ اور کعبہ
اللہ شریف کی طرف رخ تک نہیں کیا۔

شاید آپ یہ کہیں کہ مرزا صاحب کو حج
کرنے کے واسطے امن نہیں تھا۔ خوف تھا۔ اس
لئے انہوں نے حج نہیں کیا۔ میں کہتا ہوں یہ محض
غلو اور دھوکا ہے۔ جب مرزا صاحب کا الہام یقینی
واللہ یعصمک من الناس موجود ہے۔ اور یہ
بھی تعلق اور توحید ہے۔ کہ مجھ کو کوئی ضرر نہیں پہنچ
سکتا۔ پھر حج کرنے میں کونسا امر مانع ہوا۔ یا یہ کہ
الہام پر ایمان نہیں یقین نہیں۔ یا مسیحائی کا کوئی اثر
نہیں۔ چاہے یہ تھا کہ کعبۃ اللہ شریف میں حج کے
لئے جاتے اور وہاں اپنا دعویٰ پیش کر کے علماء حرمین

شریفین زاد باللہ شرفاً و تعظیماً کو اپنی مسیحائی کی تاثیر
سے مغلوب کر کے اپنے متواتر الہام قطعی کتب
اللہ لا غلبہ لنا ورسلی سے غالب آکر دعویٰ کو
منوا لیتے۔ پھر کیا تھا۔ کل جہان مرزا کو مان لیتا۔ اور
قادیانی کفر بھی صاف ہو جاتے مگر افسوس فرق صرف
سچے اور جھوٹے کا ہی مقدر ہے۔ قندیر۔

(۱۵) کوئی زکوٰۃ؟ آپ شہادت دے سکتے
ہیں کہ کبھی مرزا صاحب نے زکوٰۃ ادا کی۔ جبکہ
ہاتھوں روپیہ اور زیورات کے پاس تھے یا کسی اور
مرزائی نے زکوٰۃ مستحقین کو ادا کی۔ ہرگز نہیں۔

(۱۶) اس کا جواب نمبر ۶ میں دیا گیا ہے۔ مرزا
صاحب خود مانتے ہیں کہ سفر میں نمازوں کو جمع کر لیا
کرتے ہوں اور مسجدوں میں جانا کراہت جانتا
ہوں۔ دیکھو الہامی کتاب فتح اسلام کا صفحہ ۳۶۔ ۳۷۔

(۱۷) روزہ بھی نہیں کیونکہ مرزا صاحب اختلاف

۱۔ ہم نماز پڑھتے ہیں روزہ رکھتے ہیں۔ نور الحق حصہ اول صفحہ ۵۔ اس سے معلوم ہوا کہ حج اور زکوٰۃ کو ادا نہیں
کرتے۔ قرآن شریف میں حکم ہے۔ قل من رب السموات والارض قل الله۔ سورہ واعدہ کہہ دے
تو ان آسمانوں اور زمین کا رب ہے۔ کہہ دے اللہ تعالیٰ ہے۔ لیکن الہام مرزا صاحب کا اس کے عکس رکھتا ہے
امادہ ربانی ہے۔ ایسے الہام قرآن آپ ہی ہیں۔

قلب اور سفر کا بہانہ کر کے روزہ نہیں رکھتے تھے۔ اور نہ بعد سفر اور آرام کے اعادہ کرتے تھے۔ سفر ریلوے دہلی لودیا نہ امرتسر کا حال یاد ہوگا مقیم مرزا نیوں نے بھی روزے توڑ ڈالے تھے۔

(۱۸) اس کی بابت نمبر ۶ میں عرض کیا گیا ہے۔

(۱۹) ہاں ایسے اہل قرآن ہیں کہ (حضرت)

عیسیٰ (علیہ السلام) یوسف نجار کے بیٹے ہیں۔ قرآن

شریف میں نعوذ باللہ غندی گالیاں بھری

ہیں۔ قرآن شریف میں جو معجزات ہیں وہ سب

مسموم ہیں۔ قرآن میں قادیان کا نام بھی

اعزاز کے ساتھ لکھا ہوا ہے آپ کے قرآن میں

حضرت رسول اکرم (ﷺ) کے معراج اور خاتم

النبیین ہونے کا انکار ہے۔ یا کوئی ذکر تک نہیں

وغیرہ وغیرہ۔

(۲۰) ہاں ایسے اہل حدیث کہ جہاں کوئی حدیث

اپنے مطلب کے موافق ہوئی۔ خواہ وہ موضوع ہی

کیوں نہ ہو اسی کو مان لیا۔ جیسے حدیث موضوع اور

معدی الایسی بن مریم اور جہاں کوئی حدیث خواہ

صحیح بخاری میں ہی کیوں نہ ہو اپنے خلاف ہو۔

(۱۸) ادا مروی ہیں۔

(۱۹) اہل قرآن ہم بھی ہیں۔

(۲۰) اسوۂ حسنہ اور حدیث کے منکر

نہیں اہل حدیث ہم ہیں۔

اس سے انکار کر دیا۔ مثلاً حسب تحریر مرزا صاحب

حدیث شریف لعنت اللہ علی الیہود والنصارى

اتخلوا قبور انبیاءہم مساجدا (یعنی یہود اور

نصارى پر لعنت جنہوں نے اپنے نبیوں کی قبروں کو

مسجدیں بنا لیا ہے) صحیح بخاری صفحہ ۳۳۹۔ بلاز

شام میں حضرت عیسیٰ (علیہ السلام) کی قبر کی

پرستش ہوتی ہے اور مقررہ تاریخوں پر ہزار ہا عیسائی

سال بساں جمع ہوتے ہیں اس حدیث سے ثابت ہوا

کہ درحقیقت وہ قبر حضرت عیسیٰ (علیہ السلام) کی ہی قبر

ہے۔ بدلفظہ ملخصاً مرزا صاحب کی ست بچن حاشیہ در

حاشیہ صفحہ ۱۲۳۔

لیجئے نمود فرمائیے اہل حدیث اور اسوہ

حسنہ کے مقرر ایسے ہی ہونے چاہئیں۔ صرف وہی

حدیثیں بطور نمونہ حاضر ہیں۔ جہاں چاہا مان

لیا۔ جہاں چاہا انکار کر دیا۔ ایسی بہت سی احادیث

ہیں جن کا انکار کیا گیا ہے۔ یا تو یہ تھا کاس حدیث

سے جس کو مرزا صاحب بوجہ صحیح بخاری اصح

الکتاب میں درج ہونے کے بڑے زور سے

احادیث شریف پیدائش معدی الایسی بن مریم اور جہاں کوئی حدیث خواہ صحیح بخاری میں ہی کیوں نہ ہو اپنے خلاف ہو۔

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی وفات اور ان کی قبر کو بلاد شام میں ثابت کیا تھا۔ لیکن اب کوئی اور حدیث پیش نہیں کی۔ صرف حکیم نور الدین صاحب کے کہنے سے یوز آصف کی قبر کو حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی قبر کشمیر میں ثابت کر دی۔ اور خود ہی حدیث صحیح سے انکار کر دیا۔ حکیم نور الدین کی کلام کو تاریخ حدیث صحیح حضرت علیہ السلام قرار دے دیا۔ اسوس مرزا صاحب کی اختلاف بیانی پر کچھ تو خیال فرمائیے۔

(۲۱) فقہ آئمہ اربعہ و اکابر مذہب کے دشمن شک نہیں ہیں۔

(۲۱) ہاں دشمن شک پیش نہیں ہیں۔ لیکن دشمن تو ضرور ہیں مرزا صاحب جبکہ حضرت رسول اکرم ﷺ کے برابر ہیں بلکہ ان سے افضل۔ (نعوذ باللہ) تو آخر فقہ رحمہ اللہ کس حساب میں ہیں۔ اگر آپ یہ فرمائیں کہ مرزا صاحب پر زیادتی ہے کہ انہوں نے اپنے آپ کو افضل کہیں نہیں کہا۔ میں کہتا ہوں کہ مرزا صاحب تو حضرت ﷺ کے معراج جسمانی کا انکار کرتے ہیں۔ لیکن اپنی بڑائی میں کہتے ہیں کہ میں نے قضا و قدر کی مسلوں پر خداوند تعالیٰ کے دستخط کروائے۔ اس وقت خداوند تعالیٰ

نے اپنے قلم کو چھڑکا۔ اس کی چھینٹیں میرے کپڑوں پر پڑیں بلکہ عبد اللہ سنوری میرے پاس بیٹھا ہوا تھا اس کی ٹوپی پر بھی چھینٹیں پڑیں کپڑے موجود ہیں (دیکھو سرمہ چشم آریہ) فرمائیے سیاحی کی چھینٹیں مرزا صاحب کے کپڑوں پر پڑیں اور اسی خدا مجسم قلم مجسم سے جب ایسا ہوا تو مرزا صاحب اس خدا کے پاس موجود تھے اور کوٹھے میں بیٹھے ہوئے تھے اس وقت سیدہ کی چھینٹوں کو کسی نے پرانے فلسفہ نے شک نہ کیا اور مرزا صاحب خدا کے پاس ایسے ہی بیٹھے ہوئے تھے جیسے صاحب ذی کبریا مسلمان۔ لیکن حضرت رسول خدا ﷺ کو ایسا رتبہ اور عزت کہاں کہ خدا کے پاس بیٹھ کر قضا و قدر کی مسلوں پر دستخط کروائیں لا حول ولا قوۃ الا باللہ۔ یہ کیسے ہو سکتا ہے کہ قضا و قدر کبھی چاچکی اس کی دو سیاحی شک ہوگی اب نئی قضا و قدر مرزا صاحب نے شروع کر دی یہ فضیلت کی تحریر ہے۔

دوم: مرزا صاحب کہتے ہیں کہ بہت باتیں ایسا ہیں جو آنحضرت ﷺ کو معلوم نہ ہوئیں اور وہ مجھ

کو معلوم ہو گئیں۔ دیکھو ازالہ ادہام۔ یہ دعویٰ بھی کیا کہ حضرت رسول کریم ﷺ کی فتح سیفی سے میری فتح روحانی ہے اور روحانی فتح سیفی سے زیادہ دیر پا ہوتی ہے اور آنحضرت میں جلال بھی تھا میرے اندر جمال ہی جمال ہے۔ اپنا تفوق۔

سوم: خدا عرش پر مرزا صاحب کی تعریف کرتا ہے۔ انجام آتھم۔ اور بہت ایسی باتیں ہیں جس سے اپنی فضیلت حضرت رسول اکرم ﷺ پر ثابت کرتے ہیں۔

(۲۲) اہل باطن اور صوفی ہیں اور صوفیاء کرام اور اہل باطن کا احترام کرتے ہیں۔

(۲۳) غلط ہے مرزا صاحب اگر اہل باطن ہوتے تو اپنے مرنے کے وقت اپنا دارالامان قادیان دولت خانہ خود کو چھوڑ کر دشمنوں کے گھر لاہور میں نہ جاتے اگر اہل باطن ہوتے تو زوجہ آسمانی کے بارہ میں ایسے ایسے الہامات کر کے مر پر ندامت نہ لے جاتے اور نہ اپنے حقیقی رشتہ داروں سے قطع رحم کرتے۔ اگر اہل باطن ہوتے تو حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا پہلے جسم عنصری کے ساتھ آسمان پر جاتا اور اب تک زندہ رہتا اور قرب قیامت کو دنیا پر دوبارہ آنا نہ لکھتے۔ پھر اس کے خلاف ان کو وفات یافتہ قرار دے کر پہلے ان کی قبر

بلا دشام اور گلیل میں لکھ کر پھر کشمیر میں تحریر نہ فرماتے۔

صوفیاء کرام کا بھی کوئی احترام نہیں جبکہ مرزا صاحب کسی بزرگ سے بیعت نہیں تھے اور نہ کسی سلسلہ صوفیاء میں منسلک تھے۔ تو پھر احترام کیا۔ ابھی تھوڑا عرصہ ہوا نئے احمدی مرزائی اہل آف گوشتی کا مضمون برخلاف صوفیاء خاندان نقشبندی، نقشبندیوں پر جھٹ کے نام سے اخبار الحکم میں شائع کیا تھا۔

پس مولوی صاحب ایسے سب باتیں باطنی کے دانتوں کی طرح ہیں۔ اور کچھ نہیں۔ آپ اگر یکسوئی سے غور فرمائیں گے تو آپ پر ظاہر ہو جائیگا کہ مرزا صاحب نہ نبی تھے، نہ رسول، نہ بروزی، نہ مسیح موعود، نہ مہدی مسعود، نہ کلی اوتار، نہ کرشن اوتار کچھ بھی نہ تھے نہ ان کی خون خست۔ نہ تمثیلی نہ اصلی۔ البتہ روپیہ بیہ کے خواہاں اسی لئے تین ماہ برابر الحکم میں اشتہار جاری ہوتا رہا۔ کہ اگر تین ماہ تک کوئی شخص میرا مرید قادیان میں چندہ نہ بھیجے گا اس کا نام بیعت میں سے خارج کر دیا جائیگا۔ آپ خیال فرما سکتے ہیں کہ مریدین کی بیعت صرف چندہ کے شرط پر تھی اور مرزا صاحب کو ایسا اشتہار دینا چاہیے تھا۔ خدائی سلسلہ کے لئے ایسے اشتہار جاری کرنے چاہئیں۔ نہیں ہرگز نہیں۔ یہ سب باتیں سنت اللہ کے خلاف ہیں۔ اسی وجہ سے مرزا صاحب نے ۱۹۰۶ء میں اپنے مرنے سے ایک سال ساڑھے سات ماہ اول اپنی جماعت کو بڑے افسوس کے ساتھ کافر اور منافق فرما دیا۔ آپ کی تسلی کے لئے

ان کی اصل تحریر مندرجہ انجام آئمہ اخبار اکہم نقل کرتا ہوں۔

اپنی جماعت کی موجودہ حالت

میں دیکھتا ہوں اب تک ہم کو بھی ایسی جماعت نہیں ملی۔ جب ہم کسی امر میں فیصلہ کر دیں تو تصور ہے ہیں جو اس کو شرح صدر سے منظور کر لیں آنحضرت ﷺ کے تودہ ایسے فدا کی تھے اور جان ڈالتے تھے کہ جانیں دیدیں۔ اب اگر اتنا ہی کہا جائے کہ سو دو سو کوس پر جاؤ اور وہاں دو چار برس تک بیٹھے رہو۔ پھر کھٹے سننے لگ جاویں۔ زبان سے تو کہنے کو کہہ دیتے ہیں کہ آپ جو کر دیں ہم کو منظور ہے لیکن جب کہا جائے تو پھر نا راستگی کا موجب ہوتے ہیں۔ یہ نفاق ہوتا ہے۔ میں منافقوں کو پسند نہیں کرتا۔ اللہ تعالیٰ منافقوں کی نسبت فرماتا ہے ان المنافقین فی الدارک الاسفل من النار۔ یقیناً یاد رکھو منافق کافر سے بھی بدتر ہے۔ اس لئے کافر میں شجاعت اور قوت فیصلہ تو ہوتی ہے وہ دلیری کے ساتھ اپنی مخالفت کا اظہار کر دیتا ہے۔ مگر منافق میں شجاعت اور قوت فیصلہ نہیں ہوتی وہ چھپاتا ہے میں سچ کہتا ہوں کہ اگر جماعت میں وہ اطاعت ہوتی ہو ہونی چاہیے تھی تو اب تک یہ جماعت بہت کچھ ترقی کر لیتی۔ بلکہ اکہم نمبر ۱۔ جلد ۱ صفحہ ۳۰۳ مورخہ ۱۰ جنوری ۱۹۰۲ء۔

لیجئے۔ یہاں پر مرزا صاحب نے اپنی جماعت کی تعریف بھی اچھی طرح فرما دی۔ منافقوں، کافروں سے بدتر فرما دیا اور یہ بھی فرما دیا کہ اطاعت نہیں کرتے حکم نہیں مانتے اس وجہ سے کچھ ترقی بھی نہ ہوئی۔ اس کی وجہ بھی وہی ہے جو مال چندہ وغیرہ ادا نہیں کرتے۔ اس کی نظر اسی اخبار میں اسی جگہ یوں فرماتے ہیں ”اور صحابہ کا یہ حال تھا کہ ان میں سے مثلاً ابو بکر رضی اللہ عنہ کا وہ قدم اور صدق تھا کہ سارا مال ہی آنحضرت ﷺ کے پاس لے آئے“ براہ مہربانی مرزا صاحب کی تحریر اور منشا پر غور فرمائیں۔ یہی کہ سب مرید اپنے گھروں سے سدا کا سارا مال مرزا صاحب کے پاس حاضر کر دیں۔ اور مرزا صاحب جہاں

چاہیں خرچ کریں پھر حضرت ﷺ ”ابداً خدا بزرگ توئی قصہ مختصر“ کی شان اور حضرت صدیق رضی اللہ عنہ کا علوم ربہ کی نسبت کا مقابلہ مرزا صاحب اپنے ساتھ کرتے ہیں۔ صرف افغانی۔

اب میں وہ آیت شریفہ ان فی هذا لبلغا لقوم عبیدین۔ جو آپ نے اپنی معیار صداقت کی پیشانی پر عبرت لکھی ہے پیش کرتا ہوں۔ جس کی بابت عرض کیا گیا تھا کہ بعد میں عرض کروں گا۔ جو آپ کے نہایت ہی قابل غور اور توجہ ہے اس پیش گوئی الٰہی پر ایمان لانے اور اس پر عمل کرنے سے آفتاب کی طرح ظاہر ہو جائیگا کہ اسلام کی صداقت حضرت رسول اکرم ﷺ کی رفاقت و صداقت صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کی صداقت و اطاعت حضرت امام اعظم رضی اللہ عنہ اور ان کے مذہب کی صداقت اور ان کے مقلدین اور پیروں کی صداقت اسی پیش گوئی و دیگر آیات مشمولہ میں خداوند کریم نے فرمائی ہے اور قوم عابدین میں شمار کرنا خداوند تعالیٰ کی قدرت کا ملکہ کا نمونہ ہے۔ مصرعہ

خ عدد و شوبسب خبر گر خدا خواہد۔

اب آپ کے لئے پوری آیات شریف کو کچھ کر پیش کرتا ہوں کہ پھر ان کے معنی اور تفسیر کروں گا۔ پھر انشاء اللہ تعالیٰ اگر کوئی اور بات نہ آگئی تو عریفہ کو ختم کروں گا۔ اللہ تبارک و تعالیٰ فرماتا ہے ولقد كتبنا فی الزبور من بعد الذکر ان الارض یرثها عبادى الصالحون ان فی هذا لبلغا لقوم عبیدین وما ارسلناک الا رحمة للعالمین (سورہ انبیاء پارہ ۷۱)۔ ترجمہ: اور تحقیق ہم نے زبور (لوح محفوظ) میں ذکر اور نصیحت کے بعد لکھ دیا ہے کہ زمین کے وارث ہمارے نیک بندے ہوں گے۔ تحقیق اس میں قوم عبادت کرنے والی کو الٰہیہ مطلب پر پہنچا دیتا ہے۔ یہ اس لئے کہ (اے محمد ﷺ) ہم نے آپ کو تمام عالموں کی رحمت ہی کے واسطے رسول بنا کر بھیجا ہے۔

تمام تفاسیر اسلامی میں الارض کے معنوں سے دو مطلب لئے ہیں۔ ایک تو ارض بہشت کی زمین سے مراد ہے۔ دوسرا الارض سے ارض بیت المقدس ہے جو اس وقت اہل کتاب کا کعبہ ہے۔ مراد ہے۔ بہشت کی زمین کا وارث ہر ایک مسلمان تا بعد از غیر ان علیہم السلام ہو سکتا ہے۔ لیکن زمین بیت المقدس کا وارث یا مالک یا خلیفہ ہونا کلام الہی کی پیش گوئی کے مطابق اول الذکر مراد سے مرع ہے۔ تفاسیر جامع البیان، فتح المنان، وغیرہا میں درج ہے کہ سعید بن جبیر و مجاہد و کلثی و مقاتل و ابن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہم فرماتے ہیں کہ اس آیت شریفہ میں زبور سے دو کتابیں مراد ہیں (تورات، زبور، انجیل، قرآن شریف) جو دنیا میں انبیاء علیہم السلام پر نازل ہوئیں۔ اور ذکر سے مراد لوح محفوظ ہے۔ جہاں سے یہ کتابیں رسل جنہم السلام کے پاس بذریعہ وحی الہی پہنچیں۔ اور ارض سے ارض مقدسہ بیت المقدس اور ملک شام مراد ہیں۔ پس خلاصہ یہ ہے کہ لوح محفوظ اور تمام کتب الہی میں خداوند تعالیٰ نے وعدہ فرمایا ہے کہ ملک شام اور بیت المقدس کے وارث ہمارے نیک بندے ہوں گے۔ اگر آپ کو میرے ترجمہ اور معنی یا مراد میں کوئی شک ہو تو آپ کتب تفاسیر دیکھ سکتے ہیں۔ لیکن علاوہ اس کے میں مرزا صاحب کا ہی ترجمہ جو انہوں نے اپنی الہامی کتاب براہین احمدیہ میں فرمایا ہے۔ لکھ دیتا ہوں تاکہ آپ کو شک نہ رہے۔ اور مزید الطمینان ہو جائے۔ وھوھذا۔ ولقد کتبنا فی الزبور من بعد الذکر ان الارض یونھا عبادی الصالحون ۲ ترجمہ ہم نے زبور میں ذکر کے بعد لکھا ہے کہ جو

۱۔ ملک شام فتح مرزا صاحب نے بھی اپنی براہین احمدیہ میں یہ لکھا ہے۔ وھوھذا خدا نے کہا کہ میں ارض شام کو عیسائیوں کے قبضہ سے لال کر مسلمانوں کو اس زمین کا وارث کروں گا دیکھو اب تک مسلمان ہی اس زمین کے وارث ہیں۔ بلطف براہین احمدیہ صفحہ ۳۳۔

۲۔ الصالحون۔ رسم الخد قرآن شریف کے خلاف ہے۔

نیک لوگ ہیں وہی زمین کے وارث ہوں گے یعنی الارض شام کے۔ (زبور ۳۷) تلفظ براہین احمدیہ صفحہ ۲۲۔

لیجئے مرزا صاحب نے یہاں کتاب زبور باب ۳۷ کا یہی حوالہ دے دیا ہے کہ اس کے مطابق ملک شام کے وارث اور مالک نیک بندے اس پیش گوئی کے مطابق ہوں گے میرا دعویٰ کہ تورات، زبور، انجیل، کتب الہامی میں قرآن کریم کے مطابق یہ پیش گوئی موجود ہے۔ اگر میں سب عبارات مذکورات کو لکھوں۔ تو ایک ضخیم کتاب ہو جائے لیکن تاہم ایک ایک عبارت ہر ایک کتاب کی لکھ دیتا ہوں کہ آپ اس پر غور فرمائیں۔

تورات کتاب پیدائش باب ۱۷

ابن ابرام منہ کے بل گزا۔ اور خدا اس سے ہمکا ہو۔ بولا کہ دیکھ میں جو ہوں میرا عہد تیرے ساتھ ہے اور تو بہت قوموں کا باپ ہوگا۔ اور تیرا نام پھر ابراہام نہ کہلایا جائیگا تیرا نام ابراہام ہوگا کیونکہ میں نے تجھ کو بہت قوموں کا باپ ٹھہرایا ہے میں تجھے بہت آبرو مند کرتا ہوں اور تو میں تجھ سے پیدا ہوں گی اور بادشاہ تجھ سے نکلے گے۔ اور میں اپنے اور تیرے درمیان اور تیرے بعد تیری نسل کے درمیان ان کی پشت در پشت کے لئے اپنا عہد جو ہمیشہ کا عہد ہو کرتا ہوں کہ میں تیرا اور تیرے بعد تیری نسل کا خدا ہوں گا اور میں تجھ کو اور تیرے بعد تیری نسل کو کنعان (بیت المقدس ملک شام) تمام ملک جس میں تو پوروںسی ہے دیتا ہوں کہ ہمیشہ کے لئے ملک ہو۔ پھر خدا نے ابراہام سے کہا کہ تو اور تیرے بعد تیری نسل پشت در پشت میرے عہد کو نگاہ رکھیں۔ میرا عہد جو میرے اور تمہارے درمیان اور تیرے بعد تیری نسلوں کے درمیان ہے جسے تم یاد رکھو سو یہ ہے کہ تم سے ہر ایک فرزند تیرے کا خاتمہ کیا جائے۔

۱۔ قرآن شریف میں بھی اس کی تصدیق ہے اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔ ولقد اٰتینا ابراہیم الکتاب والحکمۃ واتینہم ملکاً عظیماً۔ (النساء)

بلفظ آیت ۱ سے الٹ۔

۲۔ یسعیاہ نبی کی کتاب (تورات) باب ۵۲۔ آیت ایک۔

جاگ جاگ اے صیہون، بیت المقدس اپنی شوکت پہن لے اے یروشلیم مقدس (بیت المقدس) شہر اپنا جیلا لباس اور لے کیونکہ آگے کو کوئی ناسختوں یا ناپاک تجھ میں کبھی داخل نہ ہوگا۔ بلفظ زبور باب ۳۔ آیات ۹۔ ۱۰۔ ۱۱۔ ۲۲۔ ۲۹۔

۳۔ بدکار کاٹ ڈالے جائیگے لیکن دے جو خداوند کے منتظر ہیں زمین کو میراث میں لینگے۔ ایک تھوڑی مدت ہے کہ شہر میں نہ ہوگا۔ تو غور کر کے اس کا مکان ڈھونڈ لیا۔ اور وہ ہوگا لیکن دے جو صیہون زمین کے وارث ہوں گے۔ جن پر ان کی برکت ہے زمین کے وارث ہوں گے اور بہت سی راحت پا کر خوش دل ہوں گے۔ صادق زمین کے وارث ہوں گے۔ اور اب تک اس پر نہیں گئے۔ بلفظ

انجیل متی باب ۵۔ آیت ۵

۴۔ مبارک دے جو عظیم ہیں کیونکہ دے زمین کے وارث ہوں گے۔ بلفظ

نوٹ راقم: اور بہت سی مہارت کتب اہل کتاب کے موجود ہیں طوالت کی وجہ سے درج نہیں کی گئیں۔ ان تمام احکامات، پیشین گوئیاں سابقہ و قرآن شریف سے صرف ثابت ہے کہ بیت المقدس ملک شام کے مالک اور وارث خدا کے نیک اور صالح بندے ہوں گے اور اب تک اس پر نہیں گئے۔ اب دیکھنا یہ ہے کہ اس پیشین گوئی کے مطابق بیت المقدس ملک شام کے مالک اور وارث کب سے کون لوگ ہیں۔ انکا طریق کیا ہے؟ مذہب کیا ہے؟ اور پہلے لوگوں کا کیا تھا؟ اور اس پیشین گوئی کی صداقت کس طرح پر ہے؟ تواریخ میں لکھا ہے کہ حضرت امیر المؤمنین خلیفہ راشد عمر رضی اللہ عنہ کے زمانہ میں ملک شام نے وحماہ بیہم۔ آیت۔ کے صدقہ۔ سورج

بالخصوص بیت المقدس کا محاصرہ کیا گیا تھا۔ اس وقت ایک شخص اریطون نامی ہرقل بادشاہ کی طرف سے بیت المقدس یا یروشلیم کا عامل تھا۔ محاصرین میں حضرت عمر ع، حضرت ابو عبیدہ، حضرت یزید ابن ابی حنیان اور حضرت خالد رضی اللہ تعالیٰ عنہم تھے۔ عرصہ تک جب بیت المقدس فتح نہ ہوا تب اریطون نے پیغام بھیجا کہ تم لوگ باختر کو شش کر رہے ہو جس شخص کے ہاتھ پر فتح ہونا بیت المقدس کا ہر رسی کتابوں میں لکھا ہے اس کا حلیہ تم لوگوں میں سے کسی کا نہیں ملتا۔ اس وقت حضرت امیر المؤمنین عمر رضی اللہ عنہ کو خبر دی گئی کہ وہ مدینہ منورہ سے اکیلے مع غلام شترسرخ پر سوار ہو کر بیت المقدس میں تشریف فرما ہوئے۔ تب اریطون عامل نے بلا حیل و حجت حلیہ سے شناخت کر کے دروازے شہر کے گھول دیئے۔ پاؤں اڑا دیا کہ بیت المقدس میں داخل ہو جائیے اکیلید شہر حوالہ کر دیں۔ تب آیت شریف (بقوم ادخلوا الارض المقدسة التي كتب الله لكم) (سورہ مائدہ) یعنی اے قوم (صالحین) بیت المقدس میں داخل ہو جاؤ جس کی وراثت خداوند تعالیٰ نے تمہارے لئے لکھ رکھی ہے۔ کہ پوری تصدیق ہوئی اور اسی آیت شریف کی تصدیق کتاب تورات میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی فتح کی بابت ہوتی ہے۔ چنانچہ یسعیاہ نبی کی کتاب باب ۲۹ آیت ایک و دو میں اس طرح لکھا ہے تم دروازے کھولو تاکہ راستہ از قوم جس نے صداقت کو حفظ کر رکھا ہے۔ اندر آؤ۔ بلفظ

الفرض یہ بیت المقدس ارض مقدسہ ملک شام حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے وقت سے ہو جب پیشین گوئی لوح محفوظ و تورات، زبور، انجیل، قرآن شریف کے فتح ہو کر اہل اسلام کے قبضہ اور وراثت اور ملکیت میں ہے اور تاقیامت اسی طرح رہے گا۔ ومن اصدق من الله قبلا۔ خدا سے کون زیادہ سچا ہے۔ جب یہ ثابت ہو گیا کہ بیت المقدس و ملک شام ایمان کو دکھاتا ہے کہ اس جگہ تورات میں حید متصل حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا کتبہ ہوا تھا اور بعد میں تخریف کی گئی ۱۲۔

مسلمانوں کی وراثت میں اس وقت ۱۳۲۸ء موجود ہے پھر دیکھنا یہ ہے کہ اہل اسلام میں جو تہتر فرقے بیان کئے جاتے ہیں (خواہ سواء پنج چار کے معدوم ہیں) ان میں سے کس فرقہ کے قبضہ اور وراثت میں ہے۔ (مذہب اربعہ حنفی، شافعی، مالکی، حنبلی مقلدین کا فرقہ ایک ہی ہے اور یہی اہل اسلام میں اہلسنت و جماعت ہے) یا اہلسنت و جماعت کے قبضہ اور وراثت میں ہے یا کسی دیگر فرقہ شیعہ، خارجی، معتزلہ، دہریہ، نیچری، غیر مقلدہ وہابی، ہابی، مرزائی، احمدی، چکراولی وغیرہم میں سے کس کے قبضہ میں ہے۔ جواب اس کا صحیح طور پر یہی ہے کہ اہلسنت و جماعت کے قبضہ میں ہے اور اہلسنت و جماعت کے مذہب اربعہ میں سے یہی بالخصوص کس مذہب والے کے قبضہ میں ہے اس کا جواب بھی آنکھوں کے سامنے یہی ہوگا۔ کہ مذہب حضرت سراج الانوار امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ کے مقلدین کے قبضہ اور وراثت میں ہے کیونکہ حضرت سلطان روم خلد اللہ ملکہ جس کی وراثت اور قبضہ میں بیت المقدس اور ملک شام اس وقت ہے وہ مقلدین حضرت امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ میں سے ہیں بس اس سے نہایت واضح طور پر ثابت ہو گیا کہ خداوند تعالیٰ کی فیشن گوئی عبادی الصلحون میں حضرت نعمان بن ثابت امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ اور ان کے مقلدین ہیں اور یہی لوگ قیامت تک بموجب فیشن گوئی قرآن شریف و کتب سابقہ و اورح محفوظہ کے ملک شام اور بیت المقدس کے مالک اور وارث ہوں گے۔ اور اسی پر ہمارے دل سے ایمان ہے۔ اور اسی امر کے متعلق ایک لطیف نکتہ اسرار الہیہ میں سے ہے۔ جس کو مولانا حضرت امام یعقوب اسحاق رحمۃ اللہ علیہ متوفی ۷۲۸ھ نیشاپوری نے اپنی کتاب تاحصو اللیبب فی اسماء الحسب میں درج کیا ہے دویہ ہے۔ جس طرح اللہ تعالیٰ کے نام کے حروف چار ہیں اسی طرح حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے نام مبارک محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے یہی چار ہی حروف ہیں۔ پھر کہتے ہیں۔

۱۔ اس میں ایک اور بھی نکتہ اسرار الہیہ کا یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ و رحمہ صلی اللہ علیہ وسلم اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم لا الہ الا اللہ اور تہدیق رسالت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاک اور صاف ہے غلط ہیں۔ سبحان اللہ و بحمدہ۔

اولاً۔ جس طرح سے کلمہ طیبہ لا الہ الا اللہ کے بارہ حروف ہیں اسی طرح تصدیق رسالت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بھی بارہ ہی حروف ہیں۔

ثانیاً۔ جس طرح سے محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بارہ حروف ہیں اسی طرح سے حضرت ابوبکر الصدیق رضی اللہ عنہ کے بھی بارہ ہی حروف ہیں۔

ثالثاً۔ جس طرح سے حضرت ابوبکر الصدیق رضی اللہ عنہ کے بارہ حروف ہیں اسی طرح سے حضرت عمر ابن الخطاب رضی اللہ عنہ کے نام کے بھی وہی بارہ حروف ہیں۔

رابعاً۔ پھر اسی طرح سے حضرت عثمان ابن عفان رضی اللہ عنہ کے نام کے بھی بارہ ہی حروف ہیں۔

خامساً۔ پھر جس طرح سے حضرت عثمان ابن عفان رضی اللہ عنہ کے بارہ حروف ہیں اسی طرح سے حضرت علی بن ابی طالب کے بھی بارہ ہی حروف ہیں۔

سادساً۔ پھر اسی طرح سے حضرت نعمان ابن ثابت رضی اللہ عنہ کے بھی بارہ ہی حروف ہیں۔

سابعاً۔ جملہ آیت شریف ان الارض برئتها کے بھی بارہ حروف ہیں۔

ثامناً۔ اسی طرح دیگر جملہ آیت عبادی الصلحون کے بھی بارہ ہی حروف ہیں۔

تاسعاً۔ اسی طرح سے بیت المقدس جس کا نام المسجد الأقصى ہے اور دوسرا نام الارض المقدسہ ہے جس کی وراثت کی فیشن گوئی ہے ان کے بھی بارہ ہی حروف ہیں۔

عاشراً۔ اسی لحاظ سے جو اس وقت مالک و وارث اس بیت المقدس اور ملک شام کے ہیں ان کا لقب امیر المؤمنین حضرت سلطان روم ہے اور اہلسنت و جماعت ان کے بھی وہی بارہ حروف ہیں۔

ان تمام مناسبتوں کو آیت شریف قرآنی **تِلْكَ عَشْرَةٌ كَامِلَةٌ** پوری

۱۔ اللہ تعالیٰ کا حکم بھی ہے عسی ھدی من یدہم یہی لوگ ہدایت یافتہ خدا کی طرف سے ہیں اس کے بھی بارہ ہی حروف ہیں اور آیت صراط المستقیم کے بھی بارہ ہی حروف ہیں۔

کرتی ہے۔ اور مزید لطف یہ ہے کہ اس آیت شریفہ کے بھی وہی بارہ حروف ہیں۔

الحمد لله على احسنه. شاید آپ یہ خیال مبارک میں لادیں کہ ایسی مناسبتیں کسی غیر اسلامی یا غیر اہلسنت و جماعت کے نام پر بھی عائد ہو جائیں تو پھر اس کا جواب کیا ہوگا۔ میں کہتا ہوں کہ اگر یہ مناسبت واقع کے برخلاف ہو اور فحش گوئی کے پہلو کو لئے ہوئے نہ ہو محض وہی حروف کی مناسبت ہو تو وہ اس فحش گوئی کی تمام مناسبات کی ناسخ نہیں ہو سکتی اور نہ اس کا کچھ اعتبار ہوگا۔ مثلاً اگر آپ یہ کہیں کہ حکیم نور الدین کے بھی بارہوی حروف ہیں اور وہ آجکل خلیفۃ المسیح بھی ہے کیونکہ اس مناسبت اور فحش گوئی میں داخل ہیں۔ میں نہایت افسوس سے کہوں گا کہ یہ مناسبت واقع موجودہ کے برخلاف اور بالکل برخلاف ہے کیونکہ ملک شام اور بیت المقدس حکیم نور الدین کے ہم مذہب کی وراثت میں نہ پہلے کبھی ہوا اور نہ اب ہے اور نہ کبھی ہوگا۔ پھر یہ بارہ حروفی مناسبت کوئی فائدہ نہیں پہنچا سکتی۔ غرضیکہ فحش گوئی قرآن مجید اور کتب الہامی سابقہ اور لوح محفوظ سے یہ ثابت کرنا تھا کہ اس کے مطابق کون لوگ حق پر ہیں۔ کون ایماندار حلیم اور صالح ہیں۔ کون عبادی الصلحون میں داخل ہیں۔ سو اس فحش گوئی سے اظہار من الشمس ثابت ہو گیا کہ مذہب اہلسنت و جماعت مقلدین بالعموم اور مقلدین امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ بالخصوص اس فحش گوئی میں داخل ہیں۔ اور اس میں ذرہ بھر بھی شبہ کی گنجائش نہیں کہ امام الامامہ حضرت امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا مذہب مقبول الہی اور ارادہ الہی میں اور حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی پسندیدگی میں داخل ہے اور حضرت امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ کی وہ شان اعلیٰ اور ارفع تھی کہ دوسرے کسی مجتہد علیہ الرحمۃ کو عطاء نہیں ہوئی۔ اور قرآن فہمی اور مکہ و استنباط مسائل فقہیہ اور احادیث کے صحیح مفہوم کا ادراک کسی کو ان کے برابر حاصل نہ تھا۔ اور عرفان الہی میں کامل اور اکمل تھے۔ اور اسی لئے خداوند کریم کے ارادہ کے مطابق ان کے مذہب میں دعوت

ایسی ہوئی کہ روم، شام، عرب اور عجم، مشرق و مغرب، شمال و جنوب میں مذہب احناف کا پھیل گیا۔ مختصراً۔

مبولوی صاحب شاید میری اس تحریر کو نامعتبر یا حسن نفی پر محمول فرمائیں۔ اس نے مجھے ضروری ہوا کہ میں اس تحریر کی تصدیق مرزا صاحب کی دستاویزات سے ہی نکال کر پیش کروں تاکہ آپ کو اطمینان ہو جائے۔ لیکن سکے مرزا صاحب فرماتے ہیں۔

(۱) امام بزرگ ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ نے بعض تابعین کو بھی دیکھا تھا۔

نوٹ داہم: مرزا صاحب سے صحابہ کی بجائے تابعین کا لفظ لکھا گیا معلوم ہوتا ہے یہ کاتب کی غلطی ہے۔

(۲) امام بزرگ حضرت امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کو علاوہ کمالات علم آثار نبویہ کے استخراج مسائل قرآن میں ید طولی تھا۔ حضرت مجدد الف ثانی پر خدا تعالیٰ رحمت کرے انہوں نے مکتوب صفحہ ۷۳ میں فرمایا ہے کہ امام اعظم صاحب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی آنے والے مسج کے ساتھ استخراج مسائل قرآن میں ایک روحانی مناسبت ہے۔ بلغظہ الحق جلد اول نمبر ۷ صفحہ ۱۰۰ مباحثہ اودیانہ مطبوعہ ۱۸۹۱ء پنجاب پریس سیالکوٹ۔

(۳) اصل حقیقت یہ ہے کہ امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ اپنی قوت اجتہادی اور اپنے علم اور درایت اور فہم و فراست میں آئمہ ثلاثہ باقیہ (امام مالک، شافعی، حنبلی رحمۃ اللہ علیہم) سے افضل و اعلیٰ تھے۔ خدا اوقات فیصلہ ایسی بڑھی ہوئی تھی کہ وہ شہوت و عدم شہوت میں بخوبی فرق کرنا جانتے تھے۔ اور انکی قدرت بدر کہ کو قرآن شریف کے سمجھنے میں ایک خاص دستگاہ تھی اور ان کی فطرت کو کام الہی سے ایک خاص مناسبت تھی اور عرفان کے اعلیٰ درجہ تک پہنچ چکے تھے۔ اسی وجہ سے اجتہاد اور استنباط میں ان کے لئے وہ درجہ علیا مسلم تھا جس تک پہنچنے سے دوسرے سب لوگ قاصر تھے۔ بلغظہ مرزا صاحب کا ازالہ ابواب ص ۵۳۰ و ۲۶۵ طبع ثانی۔

(۴) اگر حدیث میں کوئی مسئلہ ملے اور نہ سنت میں اور نہ قرآن میں مل سکے تو اس صورت میں فقہ حنفی پر عمل کریں کیونکہ اس فرقہ کی کثرت ہذا کو لیجئے مولوی صاحب امرزا صاحب کی تحریر سے بھی حقانیت مذہب مقلدین امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ جو جب پیش گوئی قرآن شریف اور کتب الہی میں سابقہ سے ثابت ہوگئی۔ نیز تقلید شخصی جناب حضرت امام مقدس رحمۃ اللہ علیہ کی۔ خداوند کریم توفیق ہدایت فرمائے۔ آمین۔

اب میں مسلمانوں اور مرزائی احمدیوں کا فرق آپ کو دکھاتا ہوں مختصر آچر عریض کو ان شاء اللہ تعالیٰ ختم کروں گا۔

مسلمانوں اور مرزائی احمدیوں میں فرق متمیز

بہت بلول الطویل بحثوں کا نہایت مختصر اخلاصہ عام فہم صرف دو امور اس طرح پر ہیں۔

اول: مرزا صاحب نے دعویٰ نبوت اور رسالت کا کیا جو قرآن کریم سے مخالف ہے اور اس دعویٰ کے منکر کو کافر بے ایمان، لعنتی، جہنمی، خارج از اسلام وغیرہ لکھا ہے۔ اور اس دعویٰ کو مرزائیوں نے قبول کر لیا۔ اور ویسے ہی انہوں نے بھی مسلمانوں کو لکھا۔

دوم: توہینات انبیاء علیہم السلام۔ یہ دونوں امر اصولاً اور نصاً قطعاً خلاف اسلام ہیں۔ اور اولہ از بعدہ (قرآن شریف، احادیث شریف، اجماع امت، قیاس مجتہدین) سے ثابت ہے کہ ایسا عقیدہ رکھنے والا کافر اور مرتد ہے جس پر فتاویٰ عرب اور عجم بھی شاہد ہیں۔ دعاوی نبوت تو مختصر عرض ہو چکے ہیں۔ لیکن توہینات انبیاء علیہم السلام میں نے نمبر وار اپنی کتاب اصولات کے جہاد میں صحابہ مولوی نور الدین علیہ مرزائی قدوسی۔ سوال ۳: مرزا صاحب کس فرقہ میں سے تھے۔ (۴) مرزا صاحب کے نزدیک اسلام کے فرقہ ہائے مختلف میں سے دو کونہ گروہ ہے جس میں خود بھی مرزا صاحب اعلیٰ ہیں اور اس کے اصول کے موافق لوگوں کو ہدایت فرماتے ہیں۔

(کلمہ فضل رحمانی بجواب اوہام نظام قدیانی) میں مرزا صاحب کی کتب سے نقل کی ہیں۔ اس کے علاوہ اور بہت سی ہیں مگر میں صرف دو ایک ہی یہاں پر آپ کی توجہ اور غور کے لئے لکھتا ہوں۔ لکھنے سے پہلے خدا سے رتے ہوئے مع نقل کفر کفر نہ باشد لکھ دیتا ہوں تاکہ خداوند کریم اس نقل کرنے پر بھی اخذ نہ کرے اور معاف فرمائے۔ آمین۔

دیکھئے مرزا صاحب حسب ذیل فرماتے ہیں:

اس مسیح کا بے باپ پیدا ہونا میری نگاہ میں کچھ عجوبہ بات نہیں حضرت آدم ماں اور باپ دونوں نہیں رکھتے تھے۔ اب قریب برسات آتی ہے۔ باہر جا کر دیکھئے کہ کتنے کینڑے مکوڑے بغیر ماں باپ کے پیدا ہو جاتے ہیں۔ بالقطہ جنگ مقدس مرزا صاحب کا صفحہ ۲۲۷ مئی سے ۵ جون ۱۸۹۳ء تک فرمایا: اس میں حضرت مسیح علیہ السلام کی پیدائش برساتی کینڑے مکوڑوں کے برابر ہے یہ ان کی کس قدر توہین ہے۔ اور خلاف قرآن کریم فرماتے ہیں۔ میری نگاہ میں حضرت مسیح علیہ السلام کا بے باپ پیدا ہونا کچھ عجوبہ بات ہی نہیں اس میں نہ مرزا صاحب کو خدا کا خوف ہوا نہ کلام الہی پر ایمان رہا اللہ تبارک و تعالیٰ فرماتا ہے۔ ولنجعلہ آية للناس ورحمة منا یعنی ہم نے حضرت مسیح علیہ السلام کی پیدائش بلا باپ کو لوگوں کے لئے معجزہ اور عجوبہ نشان بنایا ہے وجعلناها وایہا آية للعالمین یعنی ہم نے حضرت مریم اور عیسیٰ علیہما السلام کو تمام عالموں کے لئے معجزہ اور عجوبہ نشان بنایا ہے۔ اور پھر تیسری جگہ خداوند تعالیٰ فرماتا ہے وجعلنا ابن مریم وامہ ایما وبنایا ہم نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور ان کی ماں مریم (سمیہ السلام) کو ایک معجزہ اور عجوبہ نشان۔

آپ خدا کے لئے غور فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ تو حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی پیدائش بلا باپ کو ایک معجزہ اور عجیب نشان فرما رہا ہے اور تمام جہانوں کے لئے ہمیشہ کے لئے ایک نہایت عجوبہ بات ہے لیکن انہوں نے مرزا صاحب کی بیباکی کو ملاحظہ فرمائیے۔ وہ لکھتے ہیں کہ

مسح کا ہے باپ پیدا ہونا میری نگاہ میں کچھ عجوبہ بات نہیں ہے۔ یہ ایسا ہی ہے جیسے برسات میں کیزے مکڑے بے مال باپ کے پیدا ہو جاتے ہیں۔ گویا مرزا صاحب کی ایسی اعلیٰ نگاہ ہے کہ ان کی نگاہ میں قرآن کریم بھی نعوذ باللہ کوئی عجوبہ بات نہیں یہ سخت توہین قرآن کریم اور حضرت آدم وحواء علیہما السلام اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی ہے جو کفر اور ارتداد سے بھی بڑھ کر ہے۔ العیاذ باللہ۔

۲۔ مسیح کی داریوں اور نانیوں کی نسبت جو اعتراض ہے اس کا جواب بھی آپ نے سوچا ہوگا۔ بلطف صفحہ ۱۲، رسالہ نور القرآن ۱۸۹۵ء، ص ۹۶۔

۳۔ یسوع شریر، مکار، موٹی عقل والا، بد زبان، بفسور، گالیاں دینے والا، جھوٹا، علمی اور عملی قویٰ میں کمی، چور، شیطان کے پیچھے چنے والا، شیطان کا ہمراہ اس کے دماغ میں خلل تھا۔ تین دادیاں اور ناناں آپ کی زنا کار اور کسی عورتیں تھیں۔ جن کے خون سے انکا وجود ظہور پذیر ہوا تھا۔ آپ کا کچھ یوں سے میدان اور صحبت جدی مناسبت سے تھا۔ بلطف ملخصاً از ابتداء صفحہ ۳، لغایت ۷۔ ضمیرہ انجام آتھم۔ العیاذ باللہ۔ الہی غضب۔

۴۔ یورپ کے لوگوں کو جس قدر شراب نے نقصان پہنچایا ہے اس کا سبب تو یہ تھا کہ عیسیٰ ۱۔ موٹی عقل والا، اللہ تعالیٰ کے حکم سے جب جرائیں علیہ السلام کے پاس نقل الہی آئے تو فرمایا قل انما انا رسول ربکم لا ھب لکم ھلکاذکب، یعنی میں میرے خدا کی طرف سے آیا ہوں تاکہ تجھے ایک لڑکا پاک اور صالح چیز عقل والا، ذہین بخشوں۔ مرزا صاحب ان کو موٹی عقل والا فرماتے ہیں۔ قرآن بھی خوب منہ۔

۵۔ شیطان کے پیچھے چنے والا۔ لیکن قرآن شریف میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو قریب اللہ تعالیٰ میں فرماتا ہے۔ ولم یجعلی جبلاً شقیاً، والسلام علی یوم ولدت ویوم اموت ویوم ابعث حیاً یعنی اللہ تعالیٰ نے مجھے سرکش نہ فرمان پیدا نہیں کیا۔ اور مجھ پر ساتھی ہے جس دن پیدا ہوا تھا اور جس دن مروں گا۔ اور جس دن پھر زندہ کیا جائے گا۔ منہ۔

۶۔ شراب پینا کرتے تھے۔ شاید کسی بیماری کی وجہ سے یا پرانی عادت کی وجہ سے۔ بلطف مرزاجی کی کتاب تقویۃ الایمان کا حاشیہ صفحہ ۶۵۔ الہی توبہ۔

میں کہتا ہوں کہ اسے خداوند کریم میں پناہ مانگتا ہوں شیطان رجیم سے بچا، مجھ کو اور تمام مسلمانوں کو ایسی توفیقات اور سب و شتم انبیاء علیہم السلام سے مرزا صاحب نے غضب پر غضب کر دیا ہے۔ دیکھیے اور غور فرمائیے مرزا صاحب کی ایمانداری، نبوت اور رسالت پر کہ کس قسم کی فحش گالیاں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو دی ہیں۔ اور قرآن مجید کو نعوذ باللہ پس پشت ڈال کر بالکل اعراض کر دیا ہے۔ اللہ تبارک و تعالیٰ نے جو قرآن مجید میں فرمایا اس پر غور فرمائیے۔ وہ یوں ہے۔

(الف) جب حضرت مریم علیہا السلام کو معجزہ کے طور پر حضرت عیسیٰ علیہ السلام بے باپ پیدا ہو گئے۔ اور وہ ان کو انھاں اپنے گھر کو تشریف لائیں تو لوگ یوں بولے قالوا ایمریم نقد جنت شیتاً قریباً۔ یا أخت ہرون ما کان ابوک امراً سوہ وما کانت أمک بعیا۔ یعنی وہ لوگ مریم علیہا السلام کو دیکھ کر کہنے لگے اے مریم (علیہا السلام) تحقیق تیری تو ایک عجیب چیز اے ہارون کی بہن تیرا باپ برا آدمی نہ تھا اور نہ تیری ماں بدکار تھی۔ یعنی حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی نانی اس آیت شریف سے ثابت ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی نانی کی طہارت اس وقت منکروں، کافروں، یہودیوں نے بھی تصدیق کی تھی یہ بات صریح ثابت ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی کوئی داری نہ تھی۔ جب کوئی والد ہی نہیں تھا تو کوئی داری نہیں لے شراب پینا، دوسری جگہ مرزا صاحب لکھتے ہیں عیسائی اس شخص (عیسیٰ علیہ السلام) کو تمام عیبوں سے مزین سمجھتے ہیں۔ جس نے خود قرار کیا کہ میں نیک نہیں اور جس نے شراب خوری اور لڑا ہازی اور کھلے طور پر دوسروں کی عورتوں کو دیکھا جائز رکھ کر کہ آپ ایک بدکار گھری سے اپنے سر پر حرام کی نمائی کا ٹیل ڈالا کر اور اس کو یہ موقع دے کر کہ وہ اس کے بدن سے بدن لگا دے اپنی تمام امت کو اجالت دیدی کہ ان باتوں میں سے کوئی بات بھی حرام نہیں۔ بلطف انجام آتھم کا صفحہ ۱۲۸، لا حول ولا قوۃ الا باللہ۔ العیاذ باللہ۔

ہو سکتی۔ قرآن کریم تو حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی ثانی کی تعریف فرما رہا ہے اور یہاں تک کہ کفار یہود بھی معترف ہیں۔ لیکن افسوس مرزا صاحب ان لوگوں سے بھی اس ہاتھ اوپر چلے گئے اور قرآن مجید کی کچھ پروانہ کی افسوس!

(ب) پھر اللہ تعالیٰ حضرت مریم علیہ السلام کی نسبت فرماتا ہے اذ قالت الملائكة يا مريم ان الله اصطفك و طهرك واصطفك على نساء العالمين۔ یعنی جس وقت کہا فرشتوں نے اے مریم تحقیق اللہ تعالیٰ نے تجھ کو برگزیدہ کیا۔ اور پاک کیا تجھ کو اور برگزیدہ کیا تجھ کو تمام جہان کی عورتوں پر دیکھئے۔ اللہ تعالیٰ نے حضرت مریم علیہ السلام کی بھی کیسی بزرگی اور طہارت ظاہر فرمائی ہے۔ لیکن افسوس مرزا صاحب کی نظر اور نگاہ میں کچھ نہیں۔

(ج) پھر خداوند کریم فرماتا ہے عیسیٰ ابن مریم وجبھا فی الدنيا والاخرة ومن المقربين۔ یعنی حضرت عیسیٰ علیہ السلام دنیاء اور آخرت دونوں میں نہایت عزت اور آبرو والا ہے اور ان میں سے ہیں جو خدا کے نزدیک عالی رتبہ اور عزت اور بزرگی اور تقرب الہی رکھتے ہیں۔ اور دوسری جگہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ اذ ابداک بروح القدس۔ روح القدس سے مدد دیا جاتا تھا۔

لیکن مرزا صاحب فرماتے ہیں۔ وہ شریر تھا، مکار تھا، موئی عقل والا تھا، بد زبان تھا، غصہ ور تھا، گالیاں دینے والا تھا، جھوٹا تھا، چور تھا، سولی پر چڑھایا گیا تھا۔ فعدوا باللہ منها۔ من ہلک التوہیات والمخالفات۔ کیا قرآن شریف کے مطابق وجبھا فی الدنيا والاخرة الآیہ کی یہی تعریف ہے جو مرزا صاحب نے کی ہے؟

(د) پھر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے وانی سمیتھا مریم وانی اعیلھا بک وذریھا من الشیطان الرجیم۔ ترجمہ اور کہا (خدا والدہ مریم نے) تحقیق میں نے نام رکھا اس کا مریم

اور تحقیق میں پناہ میں دیتی ہوں اس کو تیری جناب میں اور اس کی اوراد کو شیطان الرجیم سے۔ اور پھر فرمایا فقبلھا ربھا بقبول حسن الایۃ۔ پھر قبول کر لیا اس دعا کو جس کے رب نے اچھی قبولیت کے ساتھ یعنی اس دعا کو اللہ تعالیٰ نے اچھی قبولیت کے ساتھ قبول کر لیا۔ مریم علیہا السلام اور اس کی اولاد حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو تمام وساوس اور شرارت شیطان سے اپنی پناہ میں لے لیا۔ لیکن مرزا صاحب ہیں کہ قرآن مجید سے انکار کر کے کہتے ہیں کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام شیطان کے پیچھے چلے والا تھا۔ اور شیطان کا ملہم تھا۔ العیاذ باللہ۔ آپ غور فرمائیں۔

(۵) اب میں ایک حدیث شریف بھی جو صحیح بخاری اور صحیح مسلم دونوں میں موجود ہے درج کرتا ہوں تاکہ آپ معلوم کر لیں کہ قرآن شریف اور حدیث شریف کے مرزا صاحب کیسے سچے عامل ہیں۔ حدیث شریف عن ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ عن النبی ﷺ قال ما من مولود یولد الا والشیطان یمسہ حین فیستہل صارخا من مس الشیطان ایامہ الا مریم وابنھا ثم یقول ابو ہریرۃ وافرؤا ان شتم والی اعیلھا بک وذریھا من الشیطان الرجیم۔ یعنی حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ تحقیق حضرت رسول اکرم ﷺ نے فرمایا ہے کہ کوئی لڑکا یا لڑکی ایسا پیدا نہیں ہوتا جس کو وقت پیدائش شیطان مس نہ کرتے ہوں۔ لیکن حضرت مریم اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام اس سے بری ہیں پھر حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا۔ کہ پر محسوس آیت شریف کا اگر تم اس بات کی تصدیق چاہتے ہو۔ انی اعیلھا بک الایۃ پناہ میں دیتی ہوں مریم اور اس کی اولاد حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو وساوس شیطان سے۔ پس قرآن وحدیث سے مستحکم ثابت ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور دوسرے شیطانی سے محکم الہی بری اور پاک ہیں۔ مگر مرزا صاحب نہایت دلیری سے فرماتے ہیں کہ وہ شیطان کے پیچھے چلے والا تھا اور وہ شیطان کا ہم تھا۔ لا حول ولا قوۃ الا باللہ۔

پھر مرزا صاحب نے فرماتے ہیں کہ عیسیٰ علیہ السلام شراب پیا کرتے تھے ان کی پرانی عادت تھی۔ لا حول ولا قوۃ الا باللہ۔ کیا عصمت انبیاء علیہم السلام یہی ہے؟ کہ بغیر ان بلکہ رسول اولوالعزم خدا کے حرام کو حلال کریں اور اس کا استعمال کریں آپ معلوم کر سکتے ہیں کہ مرزا صاحب نے یہ الزام کس آیت اور حدیث سے حضرت عیسیٰ علیہ السلام پر لگایا ہے۔ شراب پینا اور قمار بازی کرنا حرام اور شیطانی عمل ہیں۔ جیسے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ النما الخمر والمیسر وجس من عمل الشیطن۔ یعنی شراب پینا اور قمار بازی کرنا حرام اور شیطان کے کاموں میں سے ہے۔ اور جب قرآن شریف سے ثابت ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام شیطانی عملوں اور وساوس سے خدا کی پناہ میں ہیں اور شیطان نے اس کو مس ہی نہیں کیا۔ تو پھر یہ الزام حضرت عیسیٰ علیہ السلام پر لگانا اور کفر اور ارتداد کے درجہ کا کام بننا ہے العیاذ باللہ۔ تمام کتب عقائد مسلمہ اہل اسلام میں یہ مسئلہ موجود ہے کہ انبیاء علیہم السلام معصوم ہیں۔ جیسے حضرت امام احمد امام اعظم علیہ السلام اپنی کتاب فقہ اکبر میں فرماتے ہیں۔ والانبیاء علیہم السلام کلہم معصومون عن الصغائر والكبائر والکفر والقبائح یعنی تمام انبیاء علیہم السلام تمام صغائر کبائر گناہ اور کفر اور برائیوں سے معصوم ہیں۔

ہاں! شاید آپ کا خیال ہو کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کتاب الہامی انجیل کے پابند تھے شاید اس میں شراب کا پینا اور جوا کھیلنا جائز ہو۔ مگر یہ خیال صحیح نہیں کیونکہ کسی الہامی کتاب میں ایسا نہیں لکھا۔ بلکہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام تو ریت موسیٰ علیہ السلام کے پابند تھے۔ انجیل شریعت کی کتاب نہیں ہے۔ بہر حال حضرت تو ریت کے احکام کے پابند تھے۔ تو ریت کے مطالعہ سے صاف پایا جاتا ہے کہ شراب کی اس میں بالکل ممانعت ہے۔ جیسے تو ریت گنتی باب ۶ آیت ۳ میں لکھا ہے۔

(الف) تو چاہیے کہ وہ سے اور نشے کی چیزوں سے پرہیز کرے اور سے کا شراب کا

کوئی سرکہ نہ پیوے اور انگور کا سرکہ ہرگز نہ پیے۔ بلکہ تو ریت مندرجہ بالا۔ (ب) سواب خبردار ہو اور سے یا نشے کی چیز نہ پیو۔ وہ کوئی ایسی چیز تاک (انگور) سے پیدا ہوتی ہے نہ کھائے اور سے یا کوئی نشہ نہ پیے۔ بلکہ (تلمیذوں باب ۱۳۔ آیت ۴۱) لیجئے تو ریت سے بھی ظاہر ہے کہ عوام الناس کو یہی حکم ہے کہ شراب کوئی نہ پیے۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام تو اولوالعزم رسول ہیں۔ جن کی شان اور قرب الہی میں اعلیٰ اور ارفع ہیں۔ مرزا صاحب کا ان پر عدل و توازن نہ تھا اور افترا ہے۔

التماس

مولوی صاحب کرم اب میں اپنے عریضہ کو ختم کر کے نہایت ادب سے عرض کرتا ہوں۔ کہ میں نے جو کچھ اس عریضہ میں لکھا ہے خواصا لمرضات اللہ لکھا ہے۔ جہاں تک ہو سکا ہے میں نے ادب کو نہایت ملحوظ رکھا ہے کوئی لفظ یا جملہ ایسا نہیں لکھا کہ جس میں کوئی رنج و دہ امر ہو۔ لیکن تاہم اگر آپ کے خیال میں کہیں ایسا نہ ہوا ہو تو میں امید کرتا ہوں کہ آپ مجھے معاف فرمائیں گے نیز بوجہ عدم الفرصتی تحریر عریضہ میں کسی قدر توقف ہوا ہے خواہ شاہد معافی ہوں۔

بعض جگہ مرزا صاحب کی کتاب کا حوالہ نہیں دیا گیا۔ وہ عمدہ ایسا کیا گیا ہے تاکہ آپ کے مطالعہ کتب مؤلفہ مرزا صاحب کی کیفیت بھی معلوم ہو جائے۔ ہاں کسی اندراج کے انکار پر حوالہ کتاب مع صفحہ و سطر عرض کر دیا جائیگا۔

۱ (الف) اہبار باب ۸ آیت ۹ پر خداوند نے خطاب کر کے ہارون کو فرمایا کہ جب تم جماعت کے فیصلے میں داخل ہو تو تم سے یا کوئی چیز جو لوشہ کرنے والی ہو نہ نکھو نہ تو اور نہ تیرے چلے ہو کہ تم مر جاؤ اور یہ تمہارے لئے تمہارے قرون میں ہمیشہ تک قانون ہے تاکہ تم عدل اور حرام اور پاک اور ناپاک میں تمیز کرو اور تاکہ تم سارے احکام جن کو خداوند نے موسیٰ کے وسیع سے تم کو فرمایا ہے ان میں سرائیل کو ملے اور اقلاد۔

ایک یہ بھی عرض ہے کہ اس عریضہ کے پہنچنے پر آپ غور فرما کر اگر کچھ لکھنا چاہیں تو اس کی اطلاع نیاز مند کو بھی ہونی چاہیے تاکہ اس تحریر کا انتظار کیا جائے اور آپ کی تحریر کے بعد اگر آپ چاہیں تو مجھے اطلاع بخشیں تاکہ اس کو طبع کروا دیا جائے اور عوام بھی کچھ استفادہ حاصل کریں۔ جہاں تک ہو سکے تعیل فرمائیں۔

بالآخر میں دعا کرتا ہوں۔ اے خداوند کریم یہ مطلب القلوب تو ہی ہدایت کرنے والا ہے ہر ایک کی ہدایت تیرے ہاتھ میں ہے۔ تو ہی علیم بذات الصدور دلوں کے حالات جاننے والا ہے۔ تیرے ہی قبضہ قدرت میں ساری باتیں ہیں تو ہی نبیوں کا مالک ہے تو ہی سید سے راستہ پر چلانے والا ہے۔ جس نیت نے میں نے یہ عریضہ اپنے دوست کی خدمت میں لکھا ہے وہ فحش خیر خواہی سے ہے بے ظلیل حضرت رسول اکرم ﷺ اس میں نیک اثر پیدا کر۔ دینا لا تلغ قلوبنا بعد اذ هدیتنا وھب لنا من لدنک رحمۃ الیک انت الوھاب امین امین یا رب العلمین صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ اجمعین برحمتک یا ارحم الراحمین

یکم جمادی الاول ۱۳۲۸ھ

راقم آثم خاکسار اضعف من عباد اللہ والناس

فضل احمد عفا اللہ عنہ بقلم خود از لودیانہ

ضمیمہ عریضہ باسمہ سبحانہ

جب میں اپنے خط کو ختم کر چکا اس کے بعد ایک رسالہ دین الحق یا ہمارا مذہب مؤلفہ قاسم علی صاحب الزیتر الحق دہلی مرزا کی احمدی کو دیکھنے میں آیا جو انہوں نے اپنے خلیفہ المسیح امیر المرزا مین و احمد جین حکیم نور الدین صاحب کے نام پر کیا ہے (گوان کی منظوری کی

کوئی علامت اس پر نہیں ہے) الفحش المطایع دہلی میں طبع ہوا ہے۔

اللہ! اللہ! دنیا کس دھوکہ اور فریب کی روٹی ہے کس کس بھرا یہ میں بندگان خدا کو دھوکہ دیا جاتا ہے دنیاوی کاروبار کا تو کیا حساب دینی معاملات میں ایسے ایسے کار نمایاں دکھائے جاتے ہیں۔ جس سے شیطان بھی اپنی جماعت میں نہایت حیران اور پریشان ہے۔ اس رسالہ میں مؤلف نے ایسی کھیل کھیلی ہے کہ ناواقفوں کے لئے جنہوں نے مرزائی مشن کی سیر نہیں کی جنہوں نے ان کے ہاتھوں کے کرتب نہیں دیکھے ان کے الوہانے میں ایک ذرہ بھر بھی کسر نہیں رکھی۔ مثال کے طور پر میاں ابو یوسف محمد الدین صاحب خوشنویس (جو کسی زمانہ میں دہلی میں میرے دوست تھے) کو دیکھ لیجئے کہ رسالہ کے لکھنے لکھنے ہی بڑا دیکھنے کسی دیگر کتاب یا تصدیق کے خوشنویسی کے ساتھ خوش اعتقادی میں آ کر جھٹ مرزائی مشن پر ایمان لے آئے اور اسلام سے جدا ہو گئے۔ کیونکہ مؤلف صاحب کا کید اس رسالہ میں ایسا ہے گویا ہر جہاں کی طرح اثر کرنے والا ہے بالخصوص ناواقفوں کے لئے۔ اے خداوند کریم تو ایسے ایسے دھوکہ بازوں کا منتقم حقیقی ہے۔ انشاء اللہ تعالیٰ تو اپنا کام کر کے ہی رہیگا۔ ایسے درخت کے لئے ایسے شخوں سے ایسے ایسے پھل پیدا ہونا غیر ممکن نہیں مؤلف صاحب کی وہ مثال ہے کہ کسی شخص نے کسی مولوی سے کہا کہ تم لوگ ہم کو ہمیشہ نماز پڑھنے کی تاکید کرتے ہو۔ لیکن خدا تو قرآن شریف میں کہتا ہے لا تقربوا الصلوٰۃ کہ نماز مت پڑھو (العیاذ باللہ) مولوی صاحب نے کہا کہ میاں! اسکے آگے والتم سکری بھی تو

۱۔ میں نے ماہ مہر ۱۹۰۰ء میں اپنے فقی محمد الدین صاحب خوشنویس دہلی کو اس معاملے میں خط لکھا ان کا جواب ہوا یا وہ سب ذیل ہے۔ الحمد للہ علی احباب کہ میرے دوست کو خدا نے اس دھوکے سے بچایا۔ ان کو بچ جان مسجد کا لیجان فیض ہزار اور یا سچ دہلی۔ بخیر مت محسن و خیر منافق مولوی فضل محمد صاحب سیکلر پولیس اور یا صاحب۔

پڑھو۔ اس نے کہا تمام قرآن شریف پر تمہارے باپ نے بھی عمن نہ کیا ہوگا ہم سے کیسے ہو سکتا ہے۔

اعنی مؤلف صاحب نے اس رسالہ میں دو پرانی عبارات مرزا صاحب کی کتابوں کی نقل کی ہیں یا کسی نئی کتاب سے کوئی ایسی عبارت نقل کر دی ہے۔ جو کسی قدر اسلام کے عقائد کے مطابق تھی۔ لیکن وہ تمام عبارات اور عقائد مرزا صاحب کے ترک کر دیئے ہیں جو ان کے بعد کے لکھے ہوئے ہیں مؤلف صاحب نے مرزا صاحب کے انقال کے بعد عوام ہوا قسین کے جتلانے کی کوشش کی ہے کہ مرزا صاحب پر جو فتاویٰ عرب و عجم کے کفر اور ارتداد کے لگے ہوئے ہیں صحیح نہیں ہیں۔

مؤلف صاحب نے اول تو اس رسالہ میں مسلمانوں کو بدعتہ دینی سے گالیاں دی ہیں اور پانچ قسم کے مسلمانوں کے گروہ مقرر کر کے ان کو یہودی صفت علماء مسرنا پکار یہودیانہ روش، بے حیائی کی کوشش کرنے والے، صوفیاء زمانہ کے مغرور وہ کسی مرض کی دوا ہی نہیں وغیرہ نے مرزا صاحب پر اعتراضات کئے ہیں۔ پھر مؤلف صاحب لکھتے ہیں میرے محترم بزرگ احمدی اصحاب اس حصہ کو پڑھ کر خوب یاد کر لیں اور جب کوئی بہتان و افتراء اپنے پیارے امام مسیح علیہ السلام کے مذہب و عقائد کے متعلق کسی نا اہل سے سنیں تو فوراً یہ رسالہ پیش کر کے اس کا دم بند کر دیں۔ میں نے اس کام کے لئے تمام تصانیف شریفہ و عقاید الہیہ حضرت اقدس کو اول سے آخر تک پڑھا تب جا کر میں اس ناچیز خدمت کو انجام دیتے پرا ما دو ہوا۔ بلغظہ صفحہ ۱۵۲۔

پھر اخیر کے اول صفحہ پر ”احمدی اصحاب سے اپیل“ کے عنوان سے لکھا میں آپ صاحبان سے اپیل کرتا ہوں آپ بجالانے کی پوری کوشش فرماویں وہ یہ ہے کہ اس رسالہ کا ایک نسخہ ہر ایک احمدی اپنے پاس رکھے (اچھی تجارت ہے) جو کہ وقت ضرورت ایک سخت

سے سخت دشمن کے لئے کاری حرب کا کام دیگا۔ بلغظہ

میں آپ کو چند باتیں بطور نمونہ مختصر اذکھانا چاہتا ہوں جس سے مؤلف صاحب کا دھوکا اور عداوت ان عبارات کو جو مرزا صاحب کی تصانیف میں موجود ہیں درج نہ کرنے سے ظاہر ہوگا۔ اور یہ کاری حربہ جو دشمنوں کے لئے تیار کیا ہے مرزا صاحب کے ہی الہاموں اور پیشن گوئیوں کی طرح انہیں پرالت کر کام تمام کر دیگا اگر میں چاہوں تو ایک ایک تحریر کے خلاف مرزا صاحب کی ہی تصانیف سے پیش کر دوں۔ لیکن میں افسوس کرتا ہوں کہ پہلے ہی سے عریضہ طویل ہو گیا ہے اور پھر یہ رسالہ پیش ہو گیا۔ اگرچہ بہت سی تحریرات اس رسالہ کے خلاف میرے عریضہ میں آچکی ہیں لیکن اس رسالہ کی حقیقت بھی عرض کر دیتا ہوں اور دندان قس کے اندرونی و بیرونی کی مثال ہی ظاہر ہو جائیگی۔ لیجئے دیکھئے۔

عبارات مرزا صاحب جو خلاف رسالہ دین الحق ہیں

مضمون مندرجہ رسالہ دین الحق عقائد قادیانی

(۱) اگر یہ عذر پیش ہو کہ باب نبوت مسدود ہے اور وحی جو انبیاء پر نازل ہوتی ہے اس پر مہر لگ چکی ہے میں کہتا ہوں کہ نہ من کل الوجود باب نبوت مسدود ہوا ہے اور نہ ہر ایک طور سے وحی پر مہر لگا گئی ہے۔ بلکہ جزی طور پر وحی اور نبوت کا اس امت مرحومہ کے لئے ریشہ و دروازہ کھلا ہے۔ بلغظہ اوحی الہامی کتاب توفیق مرآۃ صفحہ ۱۸، ۱۹۔

(۲) میں جو ان تھا جب خدا کی وحی اور الہام کا

(۱) (الہام) ہمیشہ قرآن شریف کے کائناتین کو ہوتا رہا ہے اور اب بھی ہوتا ہے اور آئندہ بھی ہوگا۔ اور گو وحی رسالت جبہت عدم ضرورت منقطع ہے۔ لیکن یہ الہام کہ جو آنحضرت ﷺ کے باخلاص خادموں کو ہوتا ہے یہ کسی زمانہ میں منقطع نہیں ہوگا۔

دعویٰ کیا۔ اور آپ میں بوڑھا ہو گیا۔ بلفظ مرزا صاحب کا انجام آتھم ص ۵۰۔

(ج) میں صاحب تجربہ ہوں کہ خدا کی وحی اور الہام ہرگز اس زمانہ سے منقطع نہیں کیا گیا۔ بلفظ پیغام صلح صفحہ ۱۳۔

(۲) (الف) میں وید کو اس بات سے منزع سمجھتا ہوں کہ اس نے کبھی اپنے کسی صفحہ ہستی پر ایسی تعلیم شائع کی ہو کہ جو نہ صرف خلاف عقل ہو بلکہ پریشر کی پاک ذات پر بغل اور پکڑ کا داغ لگاتی ہو۔ بلفظ پیغام صلح صفحہ ۱۵۔

(ب) اسی بنا پر ہم وید کو خدا کی طرف سے ماننے ہیں اور اس کے رشیوں کو بزرگ اور مقدس سمجھتے ہیں بلفظ صفحہ ۲۳ پیغام صلح۔ ہمارا پختہ اعتقاد ہے کہ وید انسان کا افتر نہیں انسان کے افتر میں یہ قوت نہیں ہوتی کہ کروڑوں لوگوں کو اپنی طرف کھینچ لے پس ہمارے لئے وید کی سچائی کی یہ بھی ایک دلیل کافی ہے کہ آریہ ورت کے کئی کروڑ آدمی ہزار ہا برسوں سے اس کو خدا کا کلام جانتے ہیں اور ممکن نہیں کہ یہ عزت کسی ایسی کلام کو دی جاوے جو کسی

(۲) (الف) وید نے آریوں کے دلوں پر اثر ڈالا ہے وہ صرف گالیاں اور دشنام دہی ہے قوم مقدسوں کو فریبی کہنا سب پاک نبیوں کا نام نہ کار رکھنا دنیا بھر کے بزرگوں کو بجز اپنے تین چار وید کے اور دغا باز اور ٹھگ قرار دینا ان ہی لوگوں کا کام ہے ان لوگوں کے منہ سے بجز بد ظنیوں اور بد زبانوں کے کبھی کبھی معارف الہی کے نکات بھی نکلے ہیں کیا بجز گندی باتوں اور نابکار خیالات یا تحقیر اور توہین اور شتم اور ہنسی اور پر شرارت اور بد بودارانہ غفلتوں کے کبھی کوئی دقیق چید معرفت الہی کا بھی ان

مفتزی کا کلام ہو۔ پھر جبکہ ہم باوجود ان تمام مشکلات کے خدا سے ڈر کر وید کو خدا کا کلام جانتے ہیں۔ بلفظ پیغام صلح ص ۶۵۔ اگر اس قسم کی صبح نام کے لئے ہندو صاحبان اور آریہ صاحبان تیار ہوں کہ وہ ہمارے نبی ﷺ کو خدا کا سچا نبی مان لیں اور آئندہ توہین اور تکذیب چھوڑ دیں تو میں سب سے پہلے اس اقرار نامہ پر دستخط کرنے کو تیار

کی زبان سے سن گیا ہے ان برتنوں سے کبھی کوئی صفادہ کی کا قطرہ بھی مترشح ہوا ہے یا انہوں نے باطنی پاکیزگی میں کچھ ترقی کی ہے ہرگز نہیں سو جو کچھ وید کا اثر ہے سو ظاہر ہے حاجت بیان نہیں۔ بلفظ صفحہ ۱۲۔ وید کی تعلیم شکر کا نہ ہے صفحہ ۴۔

ہوں کہ ہم احمدی سلسلہ کے لوگ ہمیشہ وید کے مصدق ہوں گے اور وید اور اس کے رشیوں کا تعظیم اور محبت سے نام لیتے۔ بلفظ پیغام صلح صفحہ ۲۶، ۲۵۔

(ب) کس ملک میں وید کے ذریعہ سے وحدانیت پھیلی ہوئی ہے یا وہ دنیا کس پر وہ زمین پر پستی ہے کہ جہاں رگ اور یجر اور شرم اور تھرون نے توحید الہی کا نظام بجا رکھا ہے جو کچھ وید کے ذریعہ سے ہندوستان میں پھیلا ہوا نظر آتا ہے وہ تو یہی آتش پرستی، شمس پرستی، بشن پرستی وغیرہ انواع و اقسام کی مخلوق بستیاں ہیں جس کے نکلنے سے کراہت آتی ہے۔ بلفظ الہامی کتاب براہین احمدیہ کا صفحہ ۱۴۳۔

(ج) دیدہ صوم الہی اور راستی سے بے نصیب ہیں۔ اس سے وہ خدا کا کلام نہیں ہو سکتے۔ بلکہ شیعہ حق صفحہ ۳۴۔
(د) ہم ناظرین کو یقین دلاتے ہیں کہ دیدہوں میں بجز مشرکانہ تعلیم کے کوئی معرفت اور حکمت کا بیان نہیں۔ بلطفہ مرزا صاحب کا شیعہ حق صفحہ ۳۵۔

(۵) اب اس روشنی کے زمانہ میں دیدہ کو خدا کا کلام بنانا چاہتے ہیں۔ کوئی کتاب بغیر خدا کی نشانیوں کے خدا تعالیٰ کا کلام کب بن سکتی ہے۔ بلطفہ شیعہ حق ص ۳۷۔

(۳) (الف) اب یہ سب نعمتیں آنحضرت ﷺ کی پیروی سے بطور وراثت ملتی ہیں جیسے کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے قل ان کنتم تحبون اللہ فانبعوننی بحببکم اللہ یعنی ان کو کہدے کہ اگر تم خدا سے محبت رکھتے ہو تو آؤ میری پیروی کرو۔ تا کہ خدا بھی تم سے محبت رکھے۔ بلطفہ دیکھو مرزا صاحب اس کے برخلاف اس الہام کو اپنے پرنازل ہونا فرماتے ہیں۔ کہتے ہیں مجھ کو الہام ہوا ہے۔ قل ان کنتم تحبون اللہ فانبعوننی بحببکم اللہ ان کو کہدے کہ اگر خدا تعالیٰ سے محبت رکھتے ہو تو آؤ میری پیروی کرو۔ تا کہ خدا بھی تم سے محبت رکھے۔ بلطفہ دیکھو مرزا

کرتے ہو تو آؤ میری پیروی کرو تا کہ خدا بھی تم سے محبت کرے۔ بلطفہ ۸۶ دین الحق۔ صاحب کا اربعین نمبر ۲۔ صفحہ ۵۔ ۱۳۔ ۳۴ اور اربعین نمبر ۳ کا صفحہ ۱۲۳ اور ۱۲۵ اور انجام آتھم صفحہ ۵۲۔ دیگر اکثر کتابوں میں مرزا صاحب نے اس الہام سے اپنی رسالت اور نبوت کو تقویت دی ہے۔

(ب) اول ان کنتم تحبون اللہ فانبعوننی ترجمہ اگر تم چاہتے کہ محبوب الہی بن جاؤ تو محمد ﷺ کی اتباع کرو بلطفہ صفحہ ۱۲۸۔ دین الحق۔

(۳) حسین علیہ السلام طاہر مطہر تھا۔ ایک ذرہ بھر کینہ رکھنا اس سے موجب سلب ایمان ہے غرض یہ امر نہایت درجہ شقاوت اور بے ایمانی میں داخل ہے کہ حسین علیہ السلام کی تحقیر کی جاوے جو غرض حسین علیہ السلام یا کسی کی جو آئمہ مطہرین میں ہے تحقیر کرتا ہے یا کوئی کلمہ استخفاف کا اس کی نسبت اپنی زبان پر لاتا ہے وہ اپنے ایمان کو ضائع کرتا ہے۔ بلطفہ صفحہ ۸۸، ۸۹۔

(۵) ایک دفعہ ہمارے ایک دوست نے جو امام (مرزا صاحب) کی محبت

(۳) اور اسے قوم شیعہ اس پر اصرار مت کرو کہ حسین تمہارا منجی ہے کیونکہ میں کچھ کہتا ہوں کہ آج تم میں ایک ہے جو اس حسین سے بڑھ کر ہے۔ بلطفہ مرزا صاحب کا دافع البلاء صفحہ ۱۳۔ آپ غور کریں کہ یہاں حضرت سید الشہداء امام حسین علیہ السلام کی کبھی تحقیر کی گئی ہے۔ اور اپنے تئیں ان سے افضل ٹھہرایا اور اپنے ہی قول سے شقاوت اور بے ایمانی میں آگئے اور اپنے ایمان کو ضائع کر لیا۔

(۵) لیکن میں بار بار کہتا ہوں۔ کہ میں وہی ہوں اور اس نور میں میرا چودہ لگا یا گیا ہے جس نور کا

میں فاشدہ ہیں آپ (مرزا صاحب) وارث مہدی آخر الزمان چاہے تھا۔ میں وہی مہدی ہوں جس کی نسبت ابن سیرین سے سوال کیا گیا کہ کیا وہ حضرت ابوبکر کے درجہ پر ہے؟ تو انہوں نے جواب دیا کہ ابوبکر کیا وہ تو بعض انبیاء سے بہتر ہے۔ بلطف مرزا صاحب کا اشتہار معیار الاخیار صفحہ ۱۱۔

فوت داہم: آپ براہ مہربانی بغور مقابلہ کرتے جائیں یا یہ تھا کہ شیخین رضی اللہ عنہما کی جزی فضیلت کو کوئی شخص قیامت تک نہیں پاسکتا یا یہ کہ مرزا صاحب کے نزدیک ابوبکر رضی اللہ عنہ کا تو کیا درجہ ہے وہ تو بعض انبیاء سے افضل ہیں۔

جناب شیخین کے فضائل مذکور فرمائے اور فرمایا کہ میرے لئے یہ کافی فخر ہے کہ میں ان لوگوں کا مداح اور خاکپا ہوں جو جزی فضیلت خدا تعالیٰ نے انہیں بخشی ہے وہ قیامت تک کوئی اور شخص پاس نہیں سکتا۔ بلطف صفحہ ۸۔

(۶) (الف) ہم گواہی دیتے ہیں (۶) تم یقیناً سمجھو کہ آج تمہارے لئے بجز اس مسیح (مرزا صاحب) کے اور کوئی شفیق نہیں۔

۱۔ چھ گند تقریر کرنا بالکل بھوت ہے۔ ۲۔

افضل اور گنہگاروں کے شفیق ہیں۔ ہاشم آت حضرت ﷺ کے اے عیسائی مشربو اب (ب) روئے زمین پر اب کوئی کتاب نہیں مقرر آئے۔ اور تمام آدم زادوں کے لئے اب کوئی رسول اور شفیق نہیں مگر محمد مصطفیٰ ﷺ۔ بلطف ص ۱۱۵۔

علاوہ اس کے میاں قاسم علی صاحب نے دیگر کتابوں کی عبارتوں بھی نقل کی ہیں لیکن انہوں نے ان کتابوں کی عبارتوں کو عدا لغرض دھوکہ دہی نقل نہیں کیا جس میں مرزا صاحب کی عبارتوں میں اختلاف پڑتا تھا۔ یا جس سے ان کی نسبت و دروغ گوئی کا انہرام آتا تھا۔ یا عبارتوں اور الہاموں پیش گوئیوں کے متضاد ہونے میں یا سمجھ لوگوں کی نظروں سے اعتباری یا کساد بازاری ہوتی تھی اور یہ گمان کرنے کی گنجائش نہیں کہ اتنا سمجھ لیا جاوے کہ میاں صاحب سے کچھ نظر انداز ہو گیا ہوگا۔ یا اس کتاب یا تحریر اور تقریر مرزا صاحب کو آپ نے دیکھ نہ ہوگا۔ کیونکہ انہوں نے بڑے زور سے یہ لکھا ہے کہ میں نے ابتدائی تحریر براہین احمدیہ سے انہی تحریر پر پیغام صلح تک اچھی طرح غور سے پڑھ کر مرزا صاحب کے عقائد کو لکھا ہے۔ اس سے ثابت ہوتا ہے کہ جو عقائد مرزا صاحب کے دیگر کتب سے اٹھائے نہیں گئے۔ اس کی کوئی خاص وجہ ہے جو دھوکہ دینا نہیں تو اور کیا ہے۔ مثلاً جہاں انہوں نے براہین احمدیہ میں سے ان کے کچھ عقائد ابتدائی لکھے تھے اس جگہ انہوں نے مرزا صاحب کا یہ عقیدہ کیوں نقل نہیں کیا جو صفحہ ۳۹۸-۳۹۹-۵۰۳ وغیرہ میں لکھا ہے کہ حضرت مسیح علیہ السلام دوبارہ اس دنیا میں تشریف لائیں گے اور دین اسلام جمع آفاق اور اقطار میں پھیلا دیں گے یہ الہام مرزا صاحب کا الہامی کتاب میں ہے کوئی چون و چرا اس میں نہیں ہو سکتا لیکن اب مرزا صاحب کا

عقیدہ اس کے برخلاف ہے یہی وجہ ہے آپ نے اس کو نقل نہیں کیا۔ پھر جہاں جہاں مرزا صاحب نے بڑے زور سے دعویٰ نبوت اور رسالت کر کے مسلمانوں کو جو ان کی نبوت کے منکر یا ملکر یا ملکر یا ملکر اور مترود ہیں جہنمی لعنتی اور کافر لکھا ہے اس کو کیوں نقل نہیں کیا جہاں جہاں امیران عظیم السلام اور بالخصوص حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی سخت توہین کر کے فحش و اہین وادی نانیوں کی گالیاں دی ہیں اور حضرت شیخین امیر المومنین صدیق اکبر و حضرت عمر فاروق و حضرت سید الشہداء علیہ السلام کی سخت تحقیر اور توہین کی ہے اس کو کیوں نقل نہیں کیا۔

سب سے آخر عظیم الشان مرزا صاحب کی جشن گوئی جو ۵ نومبر ۱۹۰۷ء کو چھ ماہ قبل از انتقال خود ایک بڑے لمبے چوڑے اشتہار بنام تہرہ شائع کی تھی اور اس کی پیشانی پر لکھا تھا کہ ہماری جماعت یا درداشت کے لئے اس اشتہار کو اپنے گھر کی نظر گاہ میں چسپاں کریں جس میں علاوہ اس کے اور بہت سی لفاظی تہدی کے تین جشن گویاں بڑی تعلیٰ سے خدا پر افترا کر کے کی ہیں۔

اول: انا نبشرک بغلام حلیم بنزل منزل المبارک یعنی ہم تم کو ایک حلیم لڑکے کی خوشخبری دیتے ہیں۔ جو بمنزل مبارک احمد ہوگا۔ (جو فوت ہو گیا ہوا ہے) تاکہ دشمن خوش نہ ہو کہ یہ سمجھے کہ مبارک احمد فوت نہیں ہوا تھا ورنہ ہے۔

دوم: الہام۔ دشمن جو کہتا ہے کہ تیری عمر صرف جولائی ۱۹۰۷ء سے چودہ مہینے تک رہ گئی ہے میں ان سب کو جو ٹاٹوں گا اور تیری عمر بڑھا دوں گا۔ اور تیری آنکھوں کے سامنے اصحاب قیل کی طرح نابود اور تباہ ہو جائیگا خدا کا وعدہ ہے کہ ایک دن آتا ہے کہ جن متعصب اور جانی دشمنوں کا آج منہ دیکھتے ہو پھر نہیں دیکھو گے وہ جڑ سے کاٹے جاویں گے انکا نام و نشان نہیں رہے گا۔ انی مع اللہ فی کل حال میں ہر وقت خدا کے ساتھ ہوں۔

سوم: الہامی جشن گوئی یہ ہے کہ اس ملک اور دوسرے ممالک میں ایک سخت طاعون

آنے والی ہے جس کی نظیر پہلے کبھی نہیں دیکھی گئی۔ اس سال (۱۹۰۷ء) یا آئندہ سال (۱۹۰۸ء) میں ظاہر ہوگی۔ اس دن ان تمام لوگوں کو جو تیری چار دیواری کے اندر رہنے والے ہیں بچاؤں گا۔ اس دن تیرا گھر نوح کی کشتی ہوگا اور طاعون کبھی دور نہیں ہوگی۔ خدا نے ایک طرف طاعون اور کئی عذاب بھیجے دوسری طرف اپنے راہ کی منادی کرنے والا (مرزا صاحب کو) بھیجا۔ ہلفظ ملتقطا اشتہار تہرہ ۵ نومبر ۱۹۰۷ء۔

فرمایے۔ ان ہر سہ جشن گویوں میں سے کوئی جشن گوئی پوری ہوئی۔ نہ تو مرزا صاحب کی عمر بڑھی بلکہ گھٹ گئی۔ چھ ماہ بعد معاہدے خدا کے راہی ملک بقاء ہوئے۔ دشمنان ذاکر عبدالحکیم خان صاحب، مولوی محمد حسین صاحب، مولوی شاہ والد صاحب، حضرت سید جماعت علی شاہ صاحب، میر میر علی شاہ صاحب، ملا محمد بخش صاحب دیگر تمام علماء و مندوب رسالہ انجام آتھم وغیرہم مخالفین اسی طرح خدا کے فضل و کرم سے صحیح و سلامت خود سندان و فرحان موجود ہیں۔ لیکن مرزا صاحب کی جڑ کٹ گئی۔ اصحاب قیل کی طرح نابود اور تباہ ہو گئے مرزا صاحب کے خدا کا وعدہ بھی گاؤں خورد ہو گیا۔ انی مع اللہ جھوٹ ہوا۔ مبارک احمد کی جگہ کوئی لڑکا پیدا نہ ہوا (چھ ماہ کے اندر کیسے پیدا ہو سکتا تھا) آئندہ کے لئے امید ہی منقطع ہو گئی۔ کوئی طاعون بھی ایسی آج تک اس ملک یا کسی دیگر ممالک میں نہیں ہوئی۔ جس کی نظیر پہلے کبھی نہ دیکھی گئی اس میں کوئی شک نہیں کہ یہ طاعون مرزا صاحب کے ساتھ آئی تھی انہیں کے ساتھ چلی گئی لو اپنا الہام بیان کیا تھا کہ وہاں اسلک الا ورحمة للعالمین (اے مرزا صاحب) ہم نے تم کو تمام جہانوں کی رحمت کے لئے رسول بنا کر بھیجا ہے۔ اس الہام کے شان نزول میں ایسے رحمت والے ثابت ہوئے کہ باقیال خود طاعون ہی اپنے ساتھ لائے تھے اور ساتھ ہی لے گئے۔ جیسے کہ ہندوستان میں سب سے پہلے ۱۸۹۶ء میں ہنڈم بمبئی طاعون پھوٹی جبکہ مرزا صاحب نے کتاب اربعہ مسائل

المعروفہ انجام آتھم تا یف کی اور اس میں تمام علماء اسلام کو نام بنام گالیاں دیں اور حضرت یسوع مسیح علیہ السلام کو نہایت گندی گالیاں دیں۔ پھر جب یہ کتاب شائع ہوئی اس وقت ۱۸۹۷ء تھا ضلع جاندھر کے ملک پنجاب میں طاعون پھوٹ نکلی۔ اور روز بروز بڑھتی گئی۔

جیسے جیسے مرزا صاحب دیوبند نبوت اور رسالت میں بڑھتے گئے ایسے ہی طاعون بھی زوروں پر ہوتی گئی۔ حتیٰ کہ باوجود اپنے الہام قطعی اور یقینی اندہ اوی القویۃ (قادیاں میں طاعون نہیں ہوگی) کے مرزا صاحب کے گاؤں قادیاں میں بھی جا کوئی۔ اور اس پر بھی بس نہ کی مرزا صاحب کی گھر کی چار دیواری کے اندر کشتی نوح میں جاسوار ہوئی۔ اذیٹروں اور گھر کے نوکر اس کو کشتی کے اندر ہی جا دیو چا پھر سیالکوٹ میں ۱۹۰۳ء میں علماء اسلام نے سخت مقابلہ کیا اور وہاں بہت ذلت ہوئی پھر مقابلہ اور مہبلہ کے لئے لاہور میں دو دفعہ مولوی غلام دستگیر صاحب مرحوم اور حضرت جبر علی شاہ صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ نے طلب کیا باوجود اقراری تحریروں کے مہبلہ میں حاضر نہ ہوئے۔ جب عین مرنے کے دنوں میں مرزا صاحب لاہور میں تشریف لے گئے تو وہاں بھی علماء اسلام روزمرہ مرزا صاحب کی فرو دگاہ کے محاذ جمع ہو کر بحث کے لئے ہلاتے رہے مگر اندر سے باہر نہیں نکلے تا وقتیکہ موت نے جبراً نہ نکالا۔ اسی طرح جیسے جیسے مرزا صاحب کو کمزوری ہوتی گئی طاعون کے پکڑے کا آتش وہ بھی کمزور اور دور ہوتا گیا۔ اس شہرہ میں الہام کرنا ہی تھا کہ ان کی تکذیب کے لئے طاعون نے بھی اپنا منہ بند کر لیا۔ پھر جب سے مرزا صاحب اس دنیا سے تشریف لے گئے طاعون نے بھی اپنا بور یہ باندھ لیا۔ اب اگر کہیں طاعون موت یکا دوکا ہو بھی جاتی ہے تو وہ صرف مرزا صاحب کے خلیفہ یا ان کے سرگرم ممبروں میں جو اثر مرزا صاحب کی مسیحیت کو بہتی انجام آتھم اس کتاب کا جواب رقم آتم نے لکھا ہے جس کو علماء ہندوستان اور پنجاب نے نہایت پسند فرمایا تھا اس کا منظر فضل رحمانی بہاؤ اب اوصاف تمام قادیانی رکھا لاہور میں طبع ہو کر شائع ہوئی تھی۔ منہ۔

ہے۔ وہی بقیہ طاعون میں بھی ہے۔ مجھے یقین ہے کہ مرزائی احمدی صاحبان اگر اس عقیدہ سے توبہ کریں تو یقیناً یہ بقیہ بھی فوراً دور ہو جائے اگر اعتقاد نہیں آتا ہے تو یہ عمل کر کے دیکھ لیں ان شاء اللہ تعالیٰ یہ بقیہ طاعون بھی مرزا صاحب کے ہی پاس پہنچ جائیگی آزمائش کر کے دیکھ لیں غرضیکہ ہندی مثل مرزا امرگیا سارگی نوٹ گئی۔ صاف ہے۔ لیکن میرا مطلب اس اشتہار کے لکھنے کا یہ ہے۔ کہ میاں قاسم علی صاحب نے اس اشتہار کو اپنے رسالہ دین الحق میں کیوں نقل نہیں کیا۔ اس کے سواء جو فیشن گوریاں (گویا کلمہ) جھوٹی ثابت ہوئیں ان کو کیوں نقل نہ کیا۔ مرزا صاحب کے عقائد ذیل کو اپنے رسالہ میں کیوں نقل نہیں کیا۔

۱۔ دو راوب عاجی ہے (اس کے معنی اب تک معلوم نہیں ہوئے)۔ براہین احمدیہ

۲۔ قرآن شریف میرے منہ کی باتیں ہیں۔ براہین احمدیہ

۳۔ قرآن شریف میں گندی گالیاں بھری ہیں۔ ازالہ اوہام

۴۔ (حضرت) عیسیٰ (علیہ السلام) بن یوسف نجار مسریزم میں کمال رکھتے تھے۔ ازالہ اوہام

۵۔ قرآن شریف میں جو معجزات بیان کئے جاتے ہیں وہ سب مسریزم ہیں۔ ازالہ اوہام

۶۔ فرشتے سیارات ہیں اور کچھ نہیں۔ توضیح مرام الہامی کتاب

۷۔ (حضرت) جبرائیل (علیہ السلام) کبھی زمین پر نہیں آئے۔ توضیح مرام الہامی کتاب

۸۔ انبیاء پیغم اسلام بھی جھوٹے ہوتے ہیں۔ ازالہ اوہام

۹۔ معجزات حضرت سلیمان و مسیح علیہ السلام محض شعبہ تھے۔ ازالہ اوہام

۱۰۔ حضرت محمد ﷺ کی وحی بھی غلط تھی۔ ازالہ اوہام

۱۱۔ قرآن شریف میں آیت انا انزلناہ قریباً من القادیاں درج ہے۔ ازالہ اوہام

۱۲۔ قادیان کے حق میں آیت ومن دخلہ کان امننا نازل ہوئی۔ ازالہ اوہام

۱۳۔ قیامت کوئی چیز نہیں تقدیر کوئی شے نہیں۔ ازالہ اوہام

- ۱۴۔ حضرت مہدی علیہ السلام خراجہ ان کے لئے نہیں آویگے۔ ازالہ اوہام
- ۱۵۔ دجال انگریز اپادری لوگ ہیں اور کوئی نہیں۔ ازالہ اوہام
- ۱۶۔ دجال کی سواری کا گدہ عالمی ریل ہے اور کوئی گدہ نہیں۔ ازالہ اوہام
- ۱۷۔ یا جوج اور ماجوج۔ روس اور انگریز ہیں۔ ازالہ اوہام
- ۱۸۔ ولایت الارض علماء اسلام ہیں اور کچھ نہیں۔ ازالہ اوہام
- ۱۹۔ دجال قیامت قیامت کوئی نہیں۔ ازالہ اوہام
- ۲۰۔ قیامت سے پہلے آفتاب مغرب سے نہیں نکلے گا۔ ازالہ اوہام
- ۲۱۔ عذاب قبر کوئی چیز نہیں۔ ازالہ اوہام
- ۲۲۔ دوزخ اور بہشت نہیں ہیں۔ جلسہ مذاہب
- ۲۳۔ روح صرف نطفہ ہے اور کوئی روح نہیں۔ جلسہ مذاہب
- ۲۴۔ تاریخ صحیح ہے۔ دیکھو سویت چین جنگ مقدس مرزا صاحب کا۔

مولوی صاحب! آپ میاں قاسم علی صاحب سے دریافت فرما سکتے ہیں کہ یہ عقائد مندرجہ بالا مرزا صاحب کے عقائد ہیں یا نہیں۔ اگر ہیں اور بالشرور ہیں تو کیوں ان کو اپنے رسالہ دین الحق میں درج نہیں کیا۔

اور سنئے! مرزا صاحب اپنے تمام مخالفین مولوی صاحبان کو گالیاں دینا جیسے وہ اپنی زبان اور قلم جلی سے تحریر فرماتے ہیں اسے بد ذات فرق مولویان اتم کب تک حق کو چھپاؤ گے کب وہ وقت آئے گا کہ تم یہودیہ خصلت کو چھوڑو گے۔ اسے خاتم مولوی اتم پر اسوں! کہ تم نے جس بے ایمانی کا بیانہ پیدا ہی عوام کا لائے م کو بھی پلایا۔ بلکہ مرزا صاحب کا انجام آتھم ص ۱۲۔

۱۔ انگریز اسے عجیب بات ہے کہ وہ بھی انگریز اور پادری ہیں اور یوج بھی انگریز ہیں۔ یعنی دجال بھی انگریز اور یوج بھی انگریز۔ حافظہ خدا۔

پھر نام بنام علماء اسلام کو گالیاں محمد حسین بٹالوی، شریہ پرسل بابا امرتسری اصغر علی شیخ دجال ضال بطلال، نذیر حسین دہلوی، عبدالحق دہلوی، عبداللہ نوکی، احمد علی سہارنپوری، سلطان علی ہے پوری، محمد حسن امرتسری، ان سب کا اخیر اندھا شیطان دیو گمراہ ہے۔ جس کو رشید احمد گنگوہی کہتے ہیں۔ وہ بد بخت امرتسری کی طرح ملعونوں میں سے ہے۔ دیکھو انجام آتھم۔ فرمائیے! اس کو دین الحق مرزا سیہ میں کیوں نقل نہیں کیا قرآن شریف میں اور خود مرزا صاحب کا الہام ہے۔ کہ قولوا للناس حسنا اور کثرت سے احادیث ہیں جن میں حضرت رسول اکرم ﷺ نے فرمایا ہے کہ لعنت مشرکین پر بھی مت کہو۔ اور گالیاں دینا اسلام میں نہیں ہے۔ مرزا صاحب نے قرآن شریف اور احادیث شریف کو تو بالکل اچھوڑ ہی دیا ہے۔ اپنا الہام ہی الہام ہے۔ اس پر بھی موقع بموقع حسب فتنہ خود عمل در آمد ہے۔ اور سیکنگزوں ایسی باتیں ہیں کہ جس سے مرزا صاحب کے عقائد اور اعمال ظاہر ہوتے ہیں ان کو میاں قاسم علی صاحب نے نقل نہیں کیا۔ آپ مہربانی کر کے تدبیر فرمائیں اس کے آگے۔ میاں قاسم علی صاحب تحریر فرماتے ہیں کہ مخالفین مرزا صاحب رحمۃ اللہ علیہ پر جو اعتراضات کرتے ہیں وہ ہیں ہیں۔ اعتراضات حسب ذیل ہیں:

لہذا میں ان اعتراضات کو لفظ بلفظ وافی طرف لکھتا ہوں اور اس کے سامنے باتیں طرف جوابات بھی ساتھ ہی لکھ دیتا ہوں تاکہ ان اعتراضات کی کیفیت بھی معلوم ہو جائے۔

۱۔ بالکل چھوڑ دیا۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ وقل لعبادی یقولوا النبی ہی احسن۔ خدا کے بندوں سے اچھی تہذیب سے بات کیا کرو۔ ادع الی سبیل ربک بالحکمۃ و الموعظۃ الحسنۃ خدا کی طرف بات نہایت حکمت و نرمی اور اچھی بات سے ہوتا ہے۔ مگر مرزا صاحب جب فتنہ میں آ جاتے ہیں تو قرآن اور حدیث کو بھی بھول جاتے ہیں۔

(۴) مرزا صاحب اپنے تئیں خدا کا بیٹا کہتے ہیں۔
(۱) انت من مائدہ تم میرے پانی سے ہو۔
(۲) انت بمنزلۃ الاولاد ہی۔ تو میری اولاد کی طرح ہے۔

(۳) انت منی وانا منک تو مجھ سے ہے اور میں تجھ سے ہوں۔ مرزا صاحب کے خدا کا الہام ہے یعنی مرزا صاحب ان کے خدا میں سے ہیں اور ان کا خدا مرزا صاحب میں سے ہے کبھی وہ باپ اور وہ بیٹا اور کبھی وہ بیٹا اور باپ لا حول ولا قوۃ الا باللہ۔

(۵) مرزا صاحب خود خدا بنتے ہیں۔
(۵) یہ بھی صحیح ہے جیسے نمبر ۴ میں آگیا ہے نیز مرزا صاحب کا الہام ہے کہ قرآن شریف خدا کی کتاب اور میرے منہ کی باتیں ہیں۔ دیکھو براہین احمدیہ صفحہ ۵۲۲۔

(۶) مرزا صاحب قرآن شریف کی تحریف کرتے ہیں۔
(۶) یہ بھی صحیح ہے مرزا صاحب کہتے ہیں کہ الانزلناہ قریبنا من القادیان۔ قرآن شریف میں ہے اور قرآن میں مکہ، مدینہ، قادیان کا نام اعزاز کے ساتھ درج ہے یہ ان کا الہام ہے ان کے خدا

۱۔ انت صلی اللہ علیہ وسلم ایسے الہامات پہلے کسی پیغمبر یا رسول کو ہوئے ہیں۔ یا حضرت ﷺ کو بھی خدا نے ایسا فرمایا ہے ۱۴ ایسے الہامات مرزا صاحب کے منہ سے نکلے خاص ہیں نہ۔

کی طرف سے کتابوں میں بڑے زور سے درج ہے۔ معراج حسینی آنحضرت ﷺ کا قرآن شریف میں نہیں ہے۔

(۷) مرزا صاحب احادیث اور تفاسیر کا انکار کرتے ہیں۔
(۷) بیشک جہاں کتب اپنے عقائد کے مخالف حدیث شریف یا قرآن شریف کی تفسیر ہوئی فوراً انکار کر دیا کرتے ہیں۔ مثلاً جن احادیث اور تفاسیر میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا آسمان پر اسی جسم عنصری کے ساتھ اٹھایا جانا اور اس وقت زندہ ہونا اور قریب قیامت میں آسمان سے نزول فرمانا۔ دجال کو قتل کرنا معجزات قرآنی حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا مردوں کا زندہ کرنا حضرت ابراہیم علیہ السلام کا چار جانوروں کو ذبح کر کے پہاڑوں پر بگم الہی ڈالنا۔ اور پھر جانے سے زندہ ہو کر حاضر ہو جانا حضرت ابراہیم علیہ السلام کا مردوں کا زندہ ہو جانے سے اطمینان قلبی حاصل کرنا۔ سلیمان علیہ السلام کے معجزات اور موسیٰ علیہ السلام کے عصا کا سانپ بن جانا۔ ایک مردہ کو بیل کے گوشت لگانے سے زندہ ہو جانا وغیرہ وغیرہ درج سب احادیث اور قرآنی تفاسیر کا بڑے زور سے انکار کرتے ہیں۔

(۸) مرزا صاحب معجزات، قیامت، دوزخ، جنت، عذاب قبر، ملائکہ، معراج وغیرہ کو نہیں مانتے۔
(۸) واقعی مرزا صاحب ان سب کا انکار کرتے ہیں دیکھو صفحہ (۱۰۶، ۱۰۵) ضمیمہ عریضہ ہذا۔ معراج جسمانی آنحضرت ﷺ کا انکار تو اسی رسالہ دین الحق کے صفحہ ۱۰۲ میں موجود ہے۔ ایسا نہیں!۔

(۹) مرزا صاحب اپنے آپ کو آنحضرت ﷺ کے برابر بلکہ افضل قرار دیتے ہیں۔
(۹) یہ بھی صحیح ہے۔ دیکھو میرے اسی خط کا صفحہ (۱۰۶، ۱۰۵)

(۱۰) مرزا صاحب انبیاء کی مومنوں اور مسیح ابن مریم کی توہین کرتے ہیں۔
(۱۰) بیشک ضرور مرزا صاحب ایسا کرتے ہیں۔ ملاحظہ فرمائیے میرے خط کا (صفحہ ۱۱۳)
(۱۱) مرزا صاحب علماء امت و صوفیاء ملت کی تحقیر کرتے ہیں سلفہ صالحین کو بُرا کہتے ہیں۔
(۱۱) واقعی یہ بھی صحیح ہے۔ دیکھو اسی ضمیمہ کے صفحہ (۱۱۷)

(۱۲) مرزا صاحب جھوٹے الہام بنا کر ان کو وحی منجاب اللہ فرماتے ہیں۔
(۱۲) بالکل صحیح ہے۔ دیکھو میرا خط صفحہ (۲۸)

(۱۳) مرزا صاحب جھوٹی پیش گوئیاں کرتے ہیں جو ایک بھی گئی اور پوری نہیں ہوئی۔
(۱۳) بلاشبہ ضرور جھوٹی پیش گوئیاں کرتے رہے جو ایک بھی پوری نہیں ہوئی۔ دیکھو میرا یہی خط

(۱۴) مرزا صاحب مسیح ابن مریم کو ضرور ایسا ہی ہے پہلے تو حضرت مسیح ﷺ

مثل دیگر انبیاء کے وفات یافتہ مانتے ہیں۔
اور حضرت اور یسٰی علیہ السلام کو آسمان پر زندہ مانتے تھے لیکن اب ازالہ الہام کے نکلنے کے وقت اعتقاد بدل گیا۔ کہیں سید احمد خان صاحب کی تحریر دیکھ لی اور ان کی تقلید کر کے پہلے اعتقاد سے خود مسخ ہونے کی غرض سے جملہ اہل اسلام سے الگ اعتقاد بدل لیا۔

(۱۵) بیشک تمام اہل اسلام کے خلاف مرزا صاحب منکر ہیں۔ اس میں کیا شبہ ہے پہلے اقراری تھے اب انکاری ہیں انہوں تو یہی ہے کہ کوئی ان سے نہیں پوچھتا کہ جب تم اپنی کتاب الہامی براہین احمدیہ میں اقراری تھے تو اب کیوں انکاری ہوئے ہو۔

(۱۵) مرزا صاحب عیسیٰ علیہ السلام کو اسی جسم بشری خاکی کے ساتھ آسمان پر اٹھائے جانے اور تا ابد ہم بلا خورشوش زندہ رہنے اور الاہی کھانا کھانے کے مصداق کی والہی از آسمان کے منکر ہیں۔
(۱۶) مرزا صاحب نہ نماز روزہ کے پابند نہ حج و زکوٰۃ پر کار بند جھوٹے حیلے ان سے بچنے کے تراشتے ہیں۔
(۱۶) یہ بھی عین صحیح ہے کیا آپ ثبوت پیش کر سکتے ہیں کہ مرزا صاحب نے کبھی زکوٰۃ دی یا کبھی حج فریضہ اپنی خواب یا الہام میں بھی ادا کیا؟ ہرگز نہیں۔ دیکھو یہی خط۔

(۱۷) مرزا صاحب عربی نہیں جانتے قرآن حدیث کو نہیں مانتے خدا کو عربی کا جاننا نہ جاننا کوئی خوبی اور بزرگی کی بات نہیں علم وحی ہے جو ہدایت اور رشد کا ہو۔ یہ صحیح ہے۔ پہلے میں شیعہ ملت نبوی خطاب میں نہیں ہوں۔

(۱۷) مرزا صاحب عربی نہیں جانتے قرآن حدیث کو نہیں مانتے خدا کو عربی کا جاننا نہ جاننا کوئی خوبی اور بزرگی کی بات نہیں علم وحی ہے جو ہدایت اور رشد کا ہو۔ یہ صحیح ہے۔ پہلے میں شیعہ ملت نبوی خطاب میں نہیں ہوں۔

نہیں پہچانتے۔

ہے کہ قرآن وحدیث کو جو مرزا صاحب کے مخالف ہے اس کو نہیں مانتے۔ خدا کو پہچانتا بہت دور ہے دراصل ایک مرزا صاحب کا اپنا الہام دینا عجاج (اس کے معنی اب تک معلوم نہیں ہوئے) یہ خدا کی شناخت ہے۔ حاج کے معنی لغت کی کتابوں میں ہاتھی دانت، گوبر، راہزن وغیرہ کے ہیں۔

(۱۸) مرزا صاحب مشک زعفران کھاتے، پلاؤ قورمہ اڑاتے اور اعلیٰ لباس زیب تن فرماتے ہیں۔ (۱۸) اس میں کسی کو کیوں شبہ ہونا چاہیے مشک و زعفران مرزا صاحب کی ادویات میں استعمال ہوتا تھا۔ اور ہمیشہ پیچور جوہر سے منگے کے منگے کیوڑا آیا کرتا تھا۔ اسی پر مٹی الہی بخش ہم لاہوری کو انہام ہوا تھا۔ ہو مسرف کذاب۔ لباس بھی انکا عمدہ ہوا کرتا تھا۔ دیکھنے والے شہادت دے سکتے ہیں جب گورداسپور کی عدالت میں حاضر ہوا کرتے تھے۔

(۱۹) مرزا صاحب ایک دوکاندار ہیں۔ محض دنیا کمانے اور روپیہ جمع کرنے لوگوں کو لوٹنے کے لئے یہ دھنگ بنایا ہے۔ (۱۹) اس میں رتی بھر بھی شبہ نہیں کہ مرزا صاحب ایک دوکاندار تھے (اب نہیں ہیں) تیس ہزار روپیہ منارہ کے بنانے کے لئے جمع ہوا وہ کہاں ہیں پانچ ہزار روپیہ کمیشن نصیبین کے دی گیا وہ کہاں ہے براہین احمدیہ کے لئے روپیہ جمع ہوا وہ کہاں

ہے؟ جس کی واپسی کے بھی تقاضے ہوئے۔ سراج منیر کا چندہ کہاں خرچ ہوا۔ بیٹھ عبدالرحمن نے کئی ہزار روپیہ دیا وہ کیا ہوا۔ فٹنی رستم علی بیس روپیہ ماہوار دیتے رہے وہ کہاں گئے حیدر آباد کی جماعت نے دس دس ہزار روپیہ دیا وہ کہاں ہیں۔ جو تمام مرزائی احمدیوں سے حسب استطاعت ماہوار چندہ لیا جاتا تھا وہ کہاں ہے بھٹکی مقبرہ کے لئے چندہ اور جائیدادیں رجسٹری ہوئیں وہ کہاں ہیں۔ جماعت سیالکوٹ کا جمع شدہ چندہ کہاں ہے سینکڑوں ہزاروں چندے کہاں گئے۔ حتیٰ کہ تین ماہ تک اخبارات میں اشتہار چھپتا رہا کہ اگر اس تین ماہ کے عرصہ تک کوئی مرید چندہ نہیں دیا تو اس کا نام بیعت کے رجسٹر سے خارج کر دیا جائیگا۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ مرزا صاحب نے سوا روپیہ کمانے کے اور کوئی کام اسلام کا نہیں کیا اگر کوئی فنا شدہ مرزائی یہ کہے کہ مرزا صاحب نے عیسائیوں اور آریوں اور مسلمانوں کے برخلاف بہت سی کتابیں لکھی تھیں۔ یہ بڑا کام اسلام کا تھا تو میں کہتا ہوں ایسی بہت کتابیں علماء اسلام نے لکھی ہیں

جن کی خوش چینی مرزا صاحب نے بھی کی جیسے مولانا مولوی رحمۃ اللہ صاحب، مہاجر کی علیہ الرحمۃ کی کتابیں ان کے برابر کوئی کیا لکھے گا۔ پھر مرزا صاحب کی کتابیں لکھنا بھی روپیہ ہی کمانے کی خاطر تھا۔ جو دو آدھ کی کتاب کی قیمت کا ایک روپیہ وصول کیا گیا۔ یہ تو فرمائیے کوئی کتاب مرزا صاحب نے اللہ بھی لوگوں میں تقسیم کی ہرگز نہیں اب آپ غور فرمائیے یہ صحیح ہے یا غلط۔

(۲۰) بیشک واقعی ان تین دجالوں میں سے ہیں جن کی فٹن گوئی حدیث شریف میں ہے ایک حدیث شریف کا جملہ یزعم انہ رسول اللہ اور دوسری حدیث شریف کا جملہ یزعم انہ نبی صاف فرما رہے ہیں کہ مرزا صاحب ان تین دجالوں میں سے ایک ہیں۔ کیونکہ ان سب دجالوں کا دعویٰ اور زعم یہ ہوگا کہ میں رسول اللہ ہو لیا میں نبی اللہ ہوں۔ ہاں مرزا صاحب دیگر دجالوں سے کسی قدر بڑے ہیں کیونکہ وہ کہتے ہیں کہ میں رسول اللہ بھی ہوں اور نبی بھی ہوں۔ اور میرا منکر کافر یعنی، دو زنی، جہنمی ہے۔ لیکن ان

(۲۰) مرزا صاحب ان تین دجالوں میں سے ہیں جن کی فٹن گوئی حدیث شریف میں ہے (معاذ اللہ) ایک دجال ہیں بلکہ دجال اکبر ہیں وغیرہ وغیرہ۔

تین دجالوں میں یہ بات ہوئی کہ کوئی کہے گا کہ میں رسول اللہ ہوں اور کوئی کہے گا کہ میں نبی ہوں۔ اور مرزا صاحب دونوں عہدوں کے دعویدار کا زعم کرتے ہیں۔ اب میں ان احادیث شریف کو پورے طور پر حرف بحرف لکھ دیتا ہوں تا کہ آپ غور فرمائیں کہ احادیث شریف کی فٹن گوئی مرزا صاحب کے حالات کے عین موافق اور مطابق ہے یا نہیں۔ دیکھیں ان احادیث کا آپ اقرار کرتے ہیں یا انکار۔

پہلی حدیث شریف: عن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ ﷺ لا تقوم الساعة حتی یبعث کذابون دجالون قریب من ثلاثین کلہم یزعم انہ رسول اللہ۔ ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے قیامت قائم نہ ہوگی جب تک کہ انہیں کذابوں دجالوں قریب تین شخصوں کے ہر ایک ان میں سے دعویٰ کریگا کہ میں رسول اللہ ہوں۔ جامع ترمذی۔ دوسری حدیث شریف: ان کا ترجمہ یوں ہے۔

یہ ہر دو حدیث اپنی جاؤں پہلے دوسرے کے ساتھ ۲۲۳ اور ۲۲۸ میں بھی درج ہیں۔

حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا حضرت رسول خدا ﷺ نے کہ قیامت قائم نہ ہوگی یہاں تک کہ ملحق ہو جاوے گئے کئی قبیلے میری امت کے مشرکوں سے اور یہاں تک کہ پوچھیں اوٹان کو اور قریب ہے کہ ہوں گے میری امت میں تمیں جھوٹے شخص کلہم یزعم انہ نبی ہر ایک دعویٰ کرتا ہوگا کہ وہ نبی ہے (اور فرمایا) انا خاتم النبیین لا نبی بعدی میں خاتم النبیین ہوں میرے بعد کوئی نبی نہیں ہوگا۔ پس ان ہر دو احادیث سے کذابوں دجالوں کا آنا جو تمیں کے قریب ہوں گے پیش گوئی میں صاف درج ہے۔ اور مرزا صاحب حبیبہ ان میں سے ایک تھے۔

دجال اکبر نہیں۔ کیونکہ دجال ہمارے مسلمانوں کے عقائد میں جب وہ زمین پر کفر اور فساد پھیلاوے گا۔ تب حضرت عیسیٰ علیہ السلام بن مریم علیہ السلام آسمان پر سے نازل ہوں گے۔ ان سے پہلے پہلے اٹیس دجال کذاب نبوت اور رسالت کے دعویدار پیدا ہو چکیں گے اس وقت تک ۲۸، ۲۷ جھوٹے دجال پیدا ہونے کے ہیں۔ جن کی تفصیل کتب اسلام میں درج ہے۔ دجال اکبر کا حبیبہ

کتاہوں میں درج ہے کہ ایک آنکھ سے کانا ہوگا گویا انگور کا دانہ پھولا ہوا ہے اس کی پیشانی پر لفظ کفر (ک ف ر) لکھا ہوا ہوگا۔ وہ مدینہ شریف میں داخل نہ ہو سکے گا۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام اس کو موضع ندر کے دروازہ پر قتل کرے گئے۔ اتنی مفصل حالات کتب احادیث اور تفسیر میں ہیں پھر میاں قاسم علی صاحب اعتراضات لکھنے کے بعد تحریر فرماتے ہیں۔ وہو هذا۔

ان اعتراضات کا مجمل لیکن مکمل جواب تو صرف یہ ہے کہ لعنت اللہ علی الکاذبین اس عبارت کے کہنے سے میاں قاسم علی صاحب کی مراد یہ ہے کہ مرزا صاحب پر یہ اعتراضات مسلمانوں نے جھوٹے لگائے ہیں۔

اس لئے ان جھوٹوں پر خدا کی لعنت ہے میں کہتا ہوں کہ ضرور جھوٹوں پر خدا کی لعنت ہے مگر دیکھنا یہ ہے کہ اعتراضات جھوٹے ہیں یا سچے۔ میں دکھلا چکا ہوں کہ یہ اعتراضات سب سچے ہیں بلکہ علاوہ ان ہیں کے اور بیگانوں اعتراضات درج ہیں جو سچے ہیں۔

۱. ایک گاؤں کا نام ہے۔

مولوی صاحب ابراہہ مہربانی فرامیایا قاسم علی صاحب سے دریافت فرمائیں کہ جو اعتراضات آپ نے خود لکھے ہیں کیا یہ سب جھوٹے ہیں؟ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی وفات کا اعتراض جھوٹا ہے کیا حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا آسمان پر زندہ ہونے کا انکار جھوٹ ہے؟ نہیں۔ لیکن بات اس میں ہے کہ لعنت کا تمنا اور مٹو کلیت جو اس قوم کو عطا ہوا ہے اور مرزا صاحب کی سنت ہے ان پر اس کا ادا کرنا واجبات میں سے ہے ورنہ مسلمان کی شان نہیں کہ وہ کسی مشرک کو بھی اپنی زبان سے لعنت کہے۔ یہ ہمارے سیدنا و مولانا قہار امی والی حضرت خاتم الانبیاء والرسول شافع روز جزا حضرت محمد مصطفیٰ علیہ السلام کی ہی سنت موکدہ ہے۔ آپ کو کون روک سکتا ہے جو جی چاہیے نہیں خداوند کریم ہادی مطلق ہے۔

بالآخر میں بڑے وثوق سے عرض کرتا ہوں کہ رسالہ آپ کا دین الحق یا ہمارا مذہب محض دھوکا ہے لیکن ناواقفوں کے لئے۔ مجھے امید ہے کہ میرے دوست مولوی غلام رسول صاحب انسپکٹر پولیس جن کو ایسے ایسے دھوکوں کی پر تال اور جانچ کا اچھا موقعہ حاصل ہوگا اور ہونا چاہیے اس رسالہ کی یہ کوئی جانچنے اور جو میں نے مختصر ایلو رضمیر عریضہ عرض کیا ہے اس کے ساتھ اس کا مقابلہ بلا تعصب فرمائینگے۔ اور پھر اس خاکسار کو اپنی رائے مبارک سے معزز فرمائینگے۔ طالب حق کے لئے کافی سے زیادہ عرض کیا گیا ہے۔

والسلام علی من اتبع الهدی۔ زیادہ۔ زیادہ

۱۰ ابتدائی الثانی ۱۳۲۸ھ خاکسار نیاز مند۔ احقر العباد۔ اللہ الاحد الصمد فضل احمد عطاء اللہ عند انسپکٹر پولیس ازلودیانہ

یا دواشت

آج یہ خط ۲۰ جولائی ۱۹۱۰ء کو بذریعہ رجسٹری میاں غلام رسول صاحب انسپکٹر پولیس موگا ضلع فیروز پور کے پاس بھیجا گیا۔ فضل احمد عطاء اللہ عند

نمبر ۳: نقل پوسٹ کارڈ منجانب مولوی غلام رسول

موگا ۱۰-۷-۲۳

بسم اللہ الرحمن الرحیم بحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم جناب مکرم بندہ خط بذریعہ رجسٹری جناب کا پہنچ گیا ہے۔ بہر حال مشکور ہوں میں نے پڑھ بھی لیا ہے اور غور سے پڑھا ہے مجھے آپ کے مزاج اور اس اشہاک اور خاص غرض کا پہلے علم نہ تھا ورنہ پہلے دونوں طریقے در تفصیل سے لکھتا۔ یہ خط بھی ”خود سبب خیر“ کے ذیل میں میرے ازویاد الطہیثان کا موجب ہو رہا ہے اور اس وجہ سے بھی مشکور ہوں۔ بہر حال جواب عرض کر دیا۔ مگر چونکہ نہایت عدم الغرضت ہوں کہ بد کو اثر پر قیام کا موقع بھی نہیں ملتا اس واسطے مہلت درکار ہے۔

نمبر ۵: نقل پوسٹ کارڈ منجانب مولوی غلام رسول صاحب انسپکٹر پولیس موگا

حامداً ومصلياً مسلماً مولگا ۱۶ فروری ۱۹۱۱ء میرے مکرم و معظم قاضی صاحب۔ السلام! من اتبع الهدی۔ اللہ تعالیٰ کا خاص فضل ہوا۔ اور لاکھ لاکھ شکر ہے کہ اس نے مجھے آپ کے مکاتبہ کے جواب عرض کرنے میں مہلت اور توفیق بخشی۔ میرے مکرم کی روز ہوئے جواب بعون اللہ تعالیٰ مکمل ہو چکا ہوا ہے اور میں نے اپنے عزیز غلام مرتضیٰ خان کو صاف اور خوشخط نقل کرنے کے واسطے دیا ہے وہ کرتے ہیں تو انشاء اللہ تعالیٰ ارسال خدمت عالی ہوگا۔ اللہ تعالیٰ اسے مفید بنائے اور اس میں اثر و برکت ڈالے۔ آمین۔ ثم آمین۔ نیاز مند غلام رسول۔

الغرض جھوڑا اس لئے محفل میں صحت نہ رہا۔

نمبر ۴: نقل خط منجانب احقر فضل احمد انسپٹر پولیس لودیانہ

۱۹ جون ۱۹۱۱ء

باسمہ سبحانہ

جناب مکرم مولوی غلام رسول صاحب انسپٹر پولیس فیروز پور

تسلیم ماوجب آئندہ مزاج شریف۔ ماہ جولائی ۱۹۱۱ء میں جواب نوازش نامہ آپ کی خدمت میں بھیجا گیا تھا جس کو قریباً ایک سال کا عرصہ ہوتا ہے مگر انیسویں اب تک آپ نے جواب الجواب حسب وعدہ خود ارسال نہیں فرمایا۔ ایک پوسٹ کارڈ آپ کا موصول ہوا تھا جس میں آپ نے وعدہ فرمایا تھا کہ جواب لکھا جا چکا ہے صاف کر نیچے بعد ارسال ہوگا۔ مگر اس پوسٹ کارڈ کو پچھلے عرصہ تقریباً چار ماہ ہو گئے ہیں۔ اب تک آپ نے جوابات ارسال نہیں فرمائے نہایت انتظار کے بعد یہ عریضہ خدمت شریف میں بھیجا ہوں۔ براہ مہربانی جوابات روانہ فرما کر مشکور فرمادیں تاکہ ان پر غور کر کے اسکے جوابات تحریر کر کے کل خط و کتابت کو طبع کروادیا جائے جیسے پہلے بھی عرض کر چکا ہوں۔ بصورت دیگر نیا زمند کو اجازت بخشی جائے تاکہ جو کچھ لکھا جا چکا ہے اسی کو طبع میں طبع کرنے بھیجا جاوے میں نہایت ہی مشکور ہوں گا کہ آپ مجھے جواب سے بہت جلد مشکور فرمادیتے۔ خداوند تعالیٰ صراط مستقیم عطا فرماوے۔

ہاں! آپ نے ۳ مئی ۱۹۱۱ء کا اخبار بدر ملاحظہ فرمایا ہوگا کہ جس میں ہم سب مسلمانوں کو کافر قرار دیا گیا ہے حتیٰ کہ اگر کوئی شخص مرزا صاحب کو سچا جان کر اور ان کے دعویٰ پر ایمان بھی رکھتا ہو۔ لیکن اگر بیعت نہ کی ہو تو وہ بھی کافر ہے۔ یہ تحریر آپ کے عقائد کے بالکل خلاف ہے۔ براہ مہربانی اس پر نہایت توجہ سے غور فرمادیں۔ خداوند کریم اپنا رحم کرے۔ آمین۔

آپ کا دوست نیا زمند فضل احمد عطاء اللہ عنہ

۲۱ جمادی الاول ۱۳۲۵ ہجری۔ مطابق ۱۹ جون ۱۹۱۱ء

نمبر ۶: نقل پوسٹ کارڈ منجانب مولوی غلام رسول صاحب انسپٹر پولیس موگا

حامداً و مصلیاً و مسلماً

۲۱ جون ۱۹۱۱ء موگا

مکرمی و مخلص۔ السلام علی من اتبع الهدی۔ نوازش نامہ پہنچا۔ مشکور فرمایا۔ میں خود شرمندہ ہوں کہ اب تک آپ کے خط کا جواب آپ کی خدمت میں بھیجا نہیں جاسکا۔ وجہ یہ ہوئی کہ پہلے اکوڑ برٹک میں ایک گونہ کش میں رہا کہ جواب لکھوں یا نہ۔ آخر پر چند وجوہ جن میں سے ایک وہ وعدہ بھی تھا جو آپ سے کر چکا تھا۔ بڑی مشکل سے وقت نکال کر نومبر اور دسمبر میں لکھا۔ اور بقیہ تعالیٰ مکمل ہوا۔ مگر پھر نقل کے واسطے چونکہ وہ طویل ہو گیا تھا وقت نہ مل سکا۔ تو اپنے برادر زادہ غلام مرتضیٰ خان کو جو اسی ضلع میں بندوبست میں ہیں۔ نقل کے واسطے دیا۔ مگر وہ بیمار ہو گئے اور عرصہ تک بیمار رہنے کے بعد پھر ان کی بیوی نے کچھ ایسے کاموں پر رہی۔ وہ نقل کا وقت بھی نہ نکال سکے۔ اور معلوم ہوتا ہے کہ اب تک نقل نہیں ہوا ہے۔ آج میں نے پھر تاکید کر لکھا ہے کہ ویسے ہی میرے پاس واپس کر دیں۔ تو آہستہ آہستہ جوں جوں وقت ملا میں خود ہی نقل کی کوشش کروں گا۔ طبع کرانے کے واسطے آپ کا اختیار ہے۔ مگر جب تک اسے دیکھ نہ لیں طبع کیا کرائیں گے۔ مئی کا ہدف میں نے دیکھ لیا ہوا ہے۔ میری سمجھ میں تو اس میں کوئی نئی بات نہیں۔

راقم بندہ غلام رسول تبسم

۱ شرمندہ ہونے کی بات ضرور ہے۔

جی اسی خط کی ہی ایسی تاخیر ہے پہلے کش میں ۱۱۔ پھر وقت نکالنے میں مشکل پڑی کہ جس مزاج کو نقل کرنے کے لئے دیکھ گیا وہ پتھر سے پتھر ہو گئے خدا تعالیٰ کرے کہ اس کا جواب میرے پاس پہنچ سکے۔

نمبر ۵: خط منجانب احقر فضل احمد انسپٹر پولیس لودیانہ

۸ جولائی ۱۹۱۲ء

باسمہ سبحانہ۔ مکرم بندہ جناب مولوی غلام رسول صاحب انسپٹر پولیس موگا ضلع فیروز پور بعد مراسم با وجہ آنکد۔ عرضہ ہوا آپ کے وعدہ کا انتظار کرتے کرتے تنگ گیا۔ مگر افسوس اب تک دو سال ہوئے جناب نے جواب عریضہ ارسال نہ فرمایا۔ معلوم نہیں کیا موجب ہوا۔ آپ کے پوسٹ کارڈ مورخہ ۲۱ جون ۱۹۱۱ء کے اخیر فقرہ کا جواب تیار رکھا ہے اس انتظار میں کہ آپ کے جواب کا جواب بھی اس کے ساتھ عرض کیا جاوے گا۔ مگر تعجب ہے کہ آپ نے وعدہ موقوف و فراموش فرمادیا۔ شخصی منشی خان صاحب سب انسپٹر جلال آباد کی زبانی معذوم ہوا کہ آپ نے ارشاد فرمایا ہے کہ جواب خط نہیں بھیجا جاوے گا۔ یہ بات سن کر مجھے اور بھی زیادہ افسوس ہوا کہ یا تو وہ شورا شوری، یا یہ بے نمکی، وہ کل وعدے بھی جو مجھ سے آپ نے فرمائے تھے دور ہو گئے۔ اور خداوند کریم کے احکام او فوا بالعقود (ماندہ) اور بعہدی (وفوا) (نحل) و او فو بعہد (اسرائیل) کو بھی پس پشت ڈال دیا۔ نعوذ باللہ منہا۔ اس پر مجھے خیال ہوا کہ یہ عریضہ آپ کی خدمت میں بھیج کر منشی محمد حسین خان صاحب کی کلام کی تصدیق کروں۔ اس لئے تکلف خدمت سامی ہوں کہ براہ مہربانی جواب سے مشکور فرمائیں کہ خان صاحب نے جو فرمایا وہ صحیح ہے۔ اگر صحیح ہے تو نیاز مند کو بھی اس کے موجبات سے مطلع فرمائیں۔ اور اگر صحیح نہیں تو جواب عریضہ ارسال فرما کر مسرور فرمائیں تاکہ اس کا جواب الجواب فوراً خدمت شریف میں بھیجا جاوے۔ اور نیز جواب نوازش نامہ مورخہ ۲۱ جون ۱۹۱۱ء ارسال خدمت ہو۔ تاکہ آپ کو معلوم ہو جائے کہ کس قدر نئی بات آپ کے عقیدہ کے برخلاف اخبار حکم بعد میں رسالہ تشہید الانہان سے لکھی گئی ہیں۔ اور علاوہ اس

۱۔ یہ جواب ان شاء اللہ بصورت محصورہ اس خط کے کھاجا ہوگا۔

کے آپ کی قوم بنی تمیم کی کسی قدر تاریخ بھی لکھی گئی ہے۔ میں حلیہ عرض کرتا ہوں میرا ارادہ شخص اصلاح کا ہے۔ وما ارید الا اصلاح وما توفیقی الا باللہ اگر حسب قول منشی محمد حسین خان صاحب واقعی آپ جواب دینا نہیں چاہتے ہیں تو مہربانی کر کے اجازت بخشیں کہ جو کچھ لکھا ہوا ہے وہ مطلع میں بھیج دیا جاوے۔ تاکہ پبلک کو میری اور آپ کی گفتگو کا موازنہ ہو سکے۔ زیادہ والسلام علی من اتبع الهدی۔

آپ کا خیر خواہ نیاز مند فضل احمد عفا اللہ عنہ ۲۲ رجب ۱۳۳۱ ہجری مطابق ۸ جولائی ۱۹۱۲ء

نمبر ۷: نقل پوسٹ کارڈ منجانب مولوی غلام رسول صاحب انسپٹر پولیس موگا ضلع فیروز پور

۱۵ جولائی ۱۹۱۲ء

حامداً ومصلياً مسلماً

مکرمی توفیق صاحب جناب۔ السلام علیکم۔ خط آپ کا مجھے جھنگ میں ملا۔ جہاں میں رخصت پر تھا۔ مجھے افسوس ہے کہ آپ کو اس قدر انتظار کی تکلیف ہوئی۔ معافی مانگتا ہوں۔ جواب تو اسی سرما میں لکھا جا چکا تھا۔ مگر میں چند در چند بواعث سے اس کی تکمیل اور ترخیل کے بارہ میں متذبذب رہا۔ وعدہ بھی کر چکا تھا۔ تاہم چند امور مانع رہے۔ دراصل اللہ تعالیٰ کو یہی منظور تھا۔ مکرمی محمد حسین خان صاحب کا ارشاد بھیج ہے۔ واقعی میرا یہی خیال ہو گیا تھا مگر آپ کے خط آنے پر پھر ایک گونہ تحریک ہو گئی ہے۔ اور صاف کرنا شروع کیا گیا ہے۔ اللہ تعالیٰ کو منظور ہو اور اس کا فضل شامل حال ہوا تو تکمیل پر ارسال خدمت ہوگا۔ اس کے فضل اور استعانت پر مجبور رہا۔ ۲۱ جون کا میرا کوئی کارڈ اور اس کے اخیر فقرہ بخدا مجھے تو یاد بھی نہیں کہ کیا تھا۔ میں ایک عاجز عاصی بشر ہوں۔ اگر اور کچھ مہربانی فرمائی ہے تو لے جراتان بشر ہے۔ جاش یامہ لم ہو اور بات ہے اگر یہ صورت تھی تو بھر جواب لکھنے کا ارادہ نہیں کرتا چاہئے تھا۔ ۱۲۔

وہ بھی بھیج دیں۔ تاکہ اگر مجھے وہ باتیں تسلیم نہ ہوں تو ان پر ساتھ ہی عرض کروں۔ میری ذات یا میری قوم کی بابت کچھ معروض بحث میں لانا ذاتیات میں نہ شامل ہو۔ اور اس میں اصلاح بھی کیا ہوگی۔ میں ایک عاجز گناہ آئی ہوں۔ میں تو اس سے بھی ڈرتا ہوں کہ آپ میری کم لیاقتی اور بے علمی نشر کرنا چاہتے ہیں۔ خیر بہتر ہے کہ جو کچھ اور لکھا ہے وہ بھی ارسال فرمائیں۔
بندہ غلام رسول۔

نمبر ۶۸ نقل پوسٹ کارڈ منجانب قاضی فضل احمد انسپکٹر پولیس
لودیانہ۔ ۲۸ جولائی ۱۹۱۲ء

باسمہ سبحانہ۔ لودیانہ۔ ۱۸ جولائی ۱۹۱۲ء

مکرم بندہ مولوی صاحب زاد شوقہ۔ وعلیکم السلام۔ آپ کا نوازش نامہ بحوالہ نیازمند پہنچا مشکور فرمایا۔ الحمد للہ اب مجھے امید ہوتی ہے کہ آپ ضرور ارسال فرمائیں گے۔ مورخہ ۲۱ جون ۱۹۱۲ء کے نوازش نامہ کے اخیر فقرہ کے جواب میں جو تحریر کیا گیا ہے وہ اس صورت میں بھیجنے کے لئے تیار تھا کہ آپ جواب ارسال نہیں فرمائیں گے اب چونکہ عزم بالجزم کر لیا ہے۔ اس لئے تحریر شدہ خیالات اس کے جواب الجواب کے ساتھ ارسال خدمت شریف کروں گا۔ آپ کا فرہنا کہ آپ میری ذات کی بابت تحریر کرنا کہیں ذاتیات میں شامل ہو جائے۔ سو واللہ یہ ہرگز نہیں ہوگا کہ ذاتیات پر حملہ کیا جاوے۔ جس سے کسی قسم کا رنج بڑھے۔ ایسے خیالات نہایت ذلت کی وجہ پر ہیں انشاء اللہ تعالیٰ عرض وہی ہوگا۔ جس میں خیر ہو۔ اور اصلاح ہو۔ اس کے سوا لکھنا خطالت ہے۔ بخدا میرا ارادہ ابتدائی سے یہ ہے۔ میری اور آپ کی سمجھ میں وہ بات آجائے جو خدا اور اس کے رسول ﷺ کی خوشنودی کا موجب ہو۔ آپ فرماتے ہیں کہ ۲۱ جون ۱۹۱۲ء کے پوسٹ کارڈ کا اخیر فقرہ یاد نہیں ہے کہ کیا

تھا۔ افسوس ہے کہ دین کے معاملہ میں ایسی فراموشی۔ سنئے میں نے اپنے عزیز ۱۹ جون ۱۹۱۲ء میں عرض کیا تھا کہ آپ نے اخبار ہدیرہ میں ۱۹۱۱ء کا ملاحظہ فرمایا ہوگا جو آپ کے عقیدہ کے برخلاف ہے۔ اس کے جواب میں آپ نے ۲۱ جون ۱۹۱۲ء کو پوسٹ کارڈ ارسال فرمایا۔ کہ ۲۱ مئی کا ہدیرہ میں نے دیکھ لیا ہوا ہے۔ میری سمجھ میں تو اس میں کوئی نئی بات نہیں۔
والسلام علی من اتبع الهدی۔ فضل احمد عطاء اللہ عن نیازمند۔

نمبر ۸۸ پوسٹ کارڈ منجانب مولوی غلام رسول صاحب انسپکٹر
پولیس۔ سرگودھا۔

حامداً و مصلياً و مسلماً۔ یکم اگست ۱۹۱۲ء

مکرم و معظم جناب قاضی صاحب السلام بحمد و رحمة اللہ۔ میں موگا سے تہذیل دو کریمیاں آگیا ہوں۔ آج صبح کو پہنچ کر چارج لیا ہے۔ جناب کا کارڈ ملا مشکور فرمایا۔ میں نے مسودہ مذکور ایک عزیز کو نقل کر دیا ہے۔ میرے پاس اس قدر وقت نہ تھا وہ منگمری لے گئے ہیں۔ جس وقت وہاں سے پہنچا ارسال خدمت کروں گا۔ انشاء اللہ تعالیٰ والسلام مع الاکرام۔ حضرت قبلہ خان صاحب سے ملاقات ہو تو سلام نیاز پہنچا دیں۔
احقر غلام رسول۔

اس میں پوسٹ کارڈ کے جواب میں ایک مفصل عرض کیا گیا ہے۔ جس سے معلوم ہو سکے کہ آپ نے کس بے اعتنائی سے کہہ کر میں نے اس اخبار کو کچل لیا ہے۔ اس میں کوئی نئی بات نہیں بدوسرا حصہ اس خط کا ہوگا۔ من
عبداللہ صاحب محمد ہیرا من صاحب پشتر انسپکٹر لودیانہ۔

نمبر ۹: نقل پوسٹ کارڈ منجانب قاضی فضل احمد انسپکٹر پولیس لوویانہ
باسمہ سبحانہ لوویانہ
۲۹ دسمبر ۱۹۱۲ء

مکرم معظم مولوی صاحب۔ بعد مراسم ہادیب آنکھ۔ مزاج شریف۔ یکم
اگست ۱۹۱۲ء کا نوازش نامہ آپ کا پہنچ کر باعث تسلی ہوا تھا۔ کہ جناب جواب عریضہ ضرور
ارسال فرما دیتے جس نے آج تک (پانچ ماہ) منتظر رکھا۔ مگر اب میں یہ سنا نہ حالت میں
آپ کی خدمت میں گزارش کرتا ہوں کہ میرے عریضہ کا جواب آپ دراصل بھیجنا نہیں
چاہتے ہیں۔ بہت سے وعدے فرمائے مگر افسوس پورے نہ ہوئے۔ اب یہ آخری عریضہ
خدمت عالی میں بھیج کر ملتزم ہوں کہ اگر جناب ایک ہفتہ تک جواب عریضہ ارسال فرما
دیتے تو بہتر۔ ورنہ نیاز مند کو یہ حق ہوگا کہ میری طرف سے جس قدر کھچا چکا ہوا ہے اس
کے طبع کرانے کا خود کو پیڑ کھجوں۔ اور اگر ایک ہفتہ تک آپ کی طرف سے جواب عریضہ کا
پہنچ جائیگا۔ تو میں پھر اس کا جواب الجواب عرض کروں گا۔ مگر میں مایوس ہو چکا ہوں کہ آپ
جواب عریضہ ہرگز ارسال نہیں فرمائیے گے۔ کیونکہ عرصہ اڑھائی سال کا گزر چکا ہے۔ آپ
نے توجہ نہیں فرمائی۔ پس اب امید کرتا ہوں کہ آپ مجھے آخری جواب سے مشکور فرمادیے گے۔
اور اجازت بخشیں گے کہ میں اس عریضہ کو طبع کے لئے مطبع میں بھیج دوں۔ میرا اور آپ کا
معاملہ خدا کے سامنے ہے۔ اور میں حلفاً عرض کرتا ہوں کہ میرا ارادہ محض اصلاح کا ہے۔ اور
کچھ نہیں۔ اے مگر نیاز مند فضل احمد عطاء اللہ عنہ

نمبر ۹: نقل پوسٹ کارڈ منجانب پوسٹ کارڈ بالامنجانب مولوی غلام
رسول صاحب انسپکٹر پولیس ضلع شاہ پور۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

سرگودھا۔ ۲۳ جنوری ۱۹۱۲ء

مکرم معظم جناب قاضی صاحب السلام علی من تبع الہدی۔ کارڈ پانچوا
مشکور فرمایا۔ میں شاید پہلے بھی عرض کر چکا ہوں کہ آپ طویل خط کے جواب کے متعلق پہلے
پہل تو واقعی میرا خیال تھا کہ جواب میں عرض نہ کروں۔ کیونکہ آپ کی طرف سے ثبوت ختم
تک پہنچی ہوئی نظر آئی تھی۔ مگر پھر چند روز چند وجوہ سے بخوف معصیت آمادہ ہوا۔ اور اسی
اکتوبر کے اخیر میں اللہ تعالیٰ کے فضل کے بھروسہ پر جواب لکھنا شروع کر دیا۔ اور اسی دسمبر
میں ہادیب عدیم الفرستی کے اللہ تعالیٰ کے فضل اور احسان سے مکمل ہو گیا تھا۔ میں نے
ہر چند اختصار کی کوشش کی تاہم جواب بہت سا ضخیم صورت کی کتاب بن گیا۔ اب اسے
صاف کرنے کی ضرورت تھی جس کے واسطے میرے پاس وقت نہ تھا۔ اور میں طبعاً بھی اپنے
لکھے ہوئے کو نقل کرنے سے تکلیف گریزی کر بیٹا ہوں۔ اس لئے مسودہ مذکور پہلے ایک
عزیز کو دیا گیا کہ نقل کر دیں جو عرصہ تک ان کے پاس رہا مگر ان کو بھی وقت نہ ملا صرف چند
صفحے ہوئے تھے کہ ان سے واپس لینا پڑا۔ پھر شاید جولائی گذشتہ میں ایک اور عزیز نے امید
ظاہر کی کہ وہ نقل کر سکیں گے۔ چنانچہ ان کو دیا گیا۔ اگست میں میں ادھر تہل ہل ہوا آیا۔ اور
شاید مجھ سے پہلے ہی ٹنگری تہل ہل ہو گئے تھے۔ مجھے اب تک انتظار رہا کہ نقل مکمل کر کے
ارسال کریں گے۔ مگر کسی وجہ سے ان سے بھی نہ ہو سکا۔ اور آج پانچ چھ روز ہوئے ہیں کہ مسودہ
جوں کا توں معافی کے خط کے ساتھ میرے پاس واپس آ گیا۔ اب اس کی نقل میرے

واسطے آسمان کام نہیں۔ کہ میرے پاس وقت نہیں ایک اور عزیز سے درخواست کرتا ہوں کہ وہ نقل کر دیگا۔ میں نے پہلے بھی عرض کیا ہے کہ آپ میرے نام کو مطیع میں نہ لپیٹیں۔ اور اب بھی عرض ہے کہ میری پوزیشن اور کم علمی اس قابل نہیں ہے۔ میری اصلاح مطلوب ہے۔ تو آپ اپنا فرض ادا کر چکے۔ اور کچھ فرمانا ہو تو وہ بھی فرمائیں۔ اور چاہیں تو جواب کا انتظار کریں۔ ورنہ اختیار ہے۔

غلام رسول۔

یا دواشت

مولوی صاحب کا یہ آخری خط ہے۔ اس کو بھی اس وقت سوا سال کا عرصہ گزر گیا۔ مگر جواب نہ پہنچا۔ حالانکہ آپ کے پوسٹ کارڈ نمبر ۵۵ مورخہ ۱۶ فروری ۱۹۱۱ء سے واضح ہوتا ہے کہ جواب خط تیار ہو گیا ہے۔ اور عزیز غلام مرتضیٰ خاں کو نقل کے واسطے دیا گیا ہے۔ نقل ہونے پر بھیجا جائے گا۔ اس کو بھی سوا تین سال منقوسی ہو گئے۔ مگر افسوس اب تک نہ نقل ہو سکا۔ اور نہ میرے پاس پہنچا۔ ناظرین غور فرما سکتے ہیں کہ دراصل کوئی جواب لکھا بھی گیا یا نہیں۔ اگر لکھا گیا تھا تو نقل ہونا دو چار ہفتہ کا کام تھا۔ جس کو سوا تین سال گزر گئے۔ میرا خیال ہے کہ اول تو کوئی جواب لکھا نہیں گیا۔ اور اگر بالفرض کچھ اتنا پکھناپکھا بھی ہو تو کمیٹی نے اس کو پاس نہیں کیا۔ اور نہ اس قابل سمجھا کہ وہ جواب کی حیثیت میں بھیجا جاوے۔ پس اس آخری پوسٹ کارڈ سے ان کا بھڑکا ہوا ثابت ہوتا ہے۔ اور معلوم ہوتا ہے کہ کئی عزیزوں کو نقل کے واسطے دیا گیا۔ مگر کوئی بھی کر نہ سکا غرض یہ ہے کہ کوئی جواب نہیں۔ اسی واسطے انہوں نے مکھ دیا۔ خواہ جواب کا انتظار کریں۔ ورنہ اختیار ہے۔ مگر میں اپنے اس خیال کا ثبوت رکھتا ہوں کہ مولوی صاحب کے جواب کو قادیانی کمیٹی نے پسند نہیں کیا۔ اس لئے عدم میں رہا میں

اپنے دوست مخلص خان صاحب منشی محمد حسین خان صاحب سب انسپٹر جلال آباد ضلع فیروز پور کا قتل کرتا ہوں۔ جو مولوی صاحب کے ضلع میں تعینات ہیں۔ وہ وہاں۔

۲۲ نومبر ۱۹۱۱ء اللہ معکم ایما کنتم جناب مخدومی زادہ عنایت

السلام علیکم۔ پوسٹ کارڈ ملا۔ یاد آوری کا شکریہ مجھے معلوم ہوا ہے کہ میاں صاحب کا جواب قادیانی کی جنرل کمیٹی نے پسند نہیں کیا۔ اس واسطے آپ کے پاس نہیں پہنچا۔ ترمیم تنفیخ ہو رہی ہے۔ اگر مکمل ہو گیا تو بھیج دیں گے۔ اور پھر گویا یہ تمام جماعت کا جواب ہوگا۔ فقط

محمد حسین خاں اودھی

سب انسپٹر جلال آباد

خان صاحب نے اس سے بہت پہلے فرمایا تھا کہ میں نے آپ کا خط دیکھا تھا اور اسی وقت میں نے میاں غلام رسول صاحب انسپٹر کو کہہ دیا تھا کہ اس کا جواب ہرگز نہیں دے سکو گے۔ یہ میری حدیث گوئی سمجھو۔ پس خان صاحب کی یہ حدیث گوئی پوری ثابت ہو گئی۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ اس قدر انتظار یعنی سوا تین سال کے بعد مطیع میں بھیجا جاتا ہے۔ اللہ تبارک و تعالیٰ اس کو ذریعہ ہدایت مقرر فرمائے۔ آمین ختم آمین۔

خاکسار فضل احمد عثمانی اللہ عنہ

۱۱ مئی ۱۹۱۳ء مخدومی زادہ

نوٹ

ماہ اگست ۱۹۱۴ء کو سفر حج و زیارت پیش آیا۔ الحمد للہ و المنة ماہ جنوری ۱۹۱۵ء کو واپس آیا۔ اس کے بعد انتظار جواب ہوا۔ اس کے بعد غائب ہو گیا۔ ۱۹۱۵ء جون کو یہ خط و کتابت کاتب کے حوالہ ہوئی۔ اور مطبع میں انتظام طبع کیا گیا۔

اس کا دوا اور احسن تیار ہے۔ وہ بھی ان شاء اللہ تعالیٰ مطبوع میں دیا جاوے گا خدا کرے
مرزا نیوں کو صراطِ مستقیم حاصل ہو۔

مقام نور پاتھ

فقیر نیازمند فضل احمد عطاء اللہ عنہ

۱۱ اکتوبر ۱۹۱۵ء

از امام الشیخ محمد زکریا رحمہ اللہ حضرت علامہ مولانا مفتی قادری تھانوی

○ حالاتِ زندگی

○ رَدِّقَادِيَاثِث

حالات زندگی

اعلیٰ حضرت امام اہلسنت مجدد دین و ملت حضرت علامہ مولانا قاری حافظ ملتوی
احمد رضا خاں محدث قادری برکاتی خنئی بریلوی رحمۃ اللہ علیہ ۱۲۷۲ھ مطابق ۱۳ جون
۱۸۵۶ء کو اتر پردیش کے شہر بریلی میں ایک دینی و علمی گھرانے میں پیدا ہوئے۔ آٹھ سال
کی عمر میں فنِ نحو کی ”ہدایۃ النحویۃ“ نامی درسی کتاب پڑھنے کے دوران ہی عربی زبان میں اس
کی شرح لکھی۔ دس سال کی عمر میں اصول فقہ کی نہایت معرکہ آراء، اذوق وایم کتاب
”مسلم الثبوت“ مصنفہ حضرت محب اللہ بہاری کی بسیط شرح تصنیف فرمائی۔ تیرہ سال دس
ماہ پانچ دن کی عمر میں تمام علوم مرید درسیہ سے فراغت حاصل کر کے باقاعدہ تدریس کا آغاز
کیا، اور منصب افتاء کی ذمہ داری سنبھالی۔ پھر خدا داد ہانت اور زور مطالعہ سے بے درنگ
مختلف شرقی و غربی علوم کو خود ہی حل فرما کر ادھتققیق پائی۔

پانچ سال کی عمر میں بیعت و خلافت سے مشرف ہوئے اور پیر مرشدانے فطریہ

ارشاد فرمایا:

”قیامت کے روز خدا نے پوچھا کہ آل رسول! دنیا سے کیا لائے ہو؟“

تو میں احمد رضا کو پیش کر دوں گا۔“

اب بدریس، افتاء اور تالیف و تصنیف کے ساتھ ساتھ اصلاح معاشرہ کی طرف
خصوصی توجہ دی۔ مسلمانوں میں پھیلے ہوئے غلط رسم و رواج کو مٹانے کے ورپے ہوئے،
ہجرات و خرافات کے خلاف محاذِ قائم کیا اور دوسرے مذاہب کی تردید کے ساتھ ساتھ خود
اسلام کے ہم پر غیر اسلامی نظریات پھیلانے والے مختلف فرقوں کے رد و ابطال میں پوری

تن وہی کے ساتھ مصروف ہو گئے۔

۱۳۱۸ھ مطابق ۱۹۰۰ء کو مخدوم جہاں شرف الدین احمد کی میسرین کے جانشین جناب حضور شاہ امین احمد فرودی، رئیس سجادہ خانقاہ معظم بہار شریف کی صدارت میں منعقد و پانچ کے تاریخ ساز اجلاس کے اندر غیر منقسم ہندوستان (موجودہ ہندو پاک اور بنگلہ دیش) کے سیکڑوں عمائد علماء، مشائخ اور خائفانوں کے سجادہ نشین حضرات کی موجودگی میں مجدد و مآلہ حاضرہ (موجودہ صدی کا مجدد) کے خطاب سے فراز ہوئے۔ اور آپ کی جملہ تصانیف جو اس وقت دوسو کے قریب تھیں، ان کا نصف حصہ یعنی تقریباً ایک سو کتابوں کا پہلا ایڈیشن یہیں مطبع حنفیہ سے شائع ہوا۔

۱۳۲۳ھ مطابق ۱۹۰۶ء میں مکہ معظمہ مدینہ منورہ اور دوسرے ممالک کے علماء و مشائخ نے بھی آپ کی مجددیت کا برملا اعتراف کیا، اور آپ کو امام الانمہ کے لقب سے یاد کیا۔

۱۳۳۰ھ مطابق ۱۹۱۱ء کو آپ نے قرآن کریم کا اردو زبان میں صحیح ترین ترجمہ کنز الایمان عطا فرمایا۔

بارہ جلدوں میں فقہ اسلامی کا عظیم انسائیکلو پیڈیا ”فتاویٰ رضویہ“ عالم اسلام کو عطا فرمایا۔ پھر احیائے علوم اور تجدید دین کے ان داخلی امور کی انجام دہی کے ساتھ خارجی امور کی طرف بھی عتانتوجہ منعطف کی۔ فلسفیوں کے ہدیائات واضح کیے۔ سائنس کی قدآور شصتیوں نیوٹن، کاپر نیکس، کپلر اور آئن سٹائن کا تعاقب کرتے ہوئے ان کے بعض غلط نظریات کا انھیں کے اصولوں کی روشنی میں رد فرمایا۔ امریکہ کے مشہور مخم پروفسر ایف پورٹا کی غلط چشین گوئی کی وجہیں اڑا کیں۔ مسلم یونیورسٹی علی گڑھ کے وائس چانسلر ماہر ریاضیات پروفسر ڈاکٹر سر ضیاء الدین کے لائیکل سوالوں کو حل فرمایا، جس

کے اعتراف میں ان کو کہنے پر مجبور ہونا پڑا کہ:

”لوہل انعام کی مستحق تو درحقیقت یہ ہستی ہے جو نام و نمود سے دونوں کج قبولی کے اندر پوریا گئے ہے ریائی پہ پٹھی خوش ہے۔“

وصال:

قمری مہینے کے اعتبار سے ۶۷ سال کچھ ماہ کی عمر پاکر ۲۵ صفر ۱۳۳۰ھ مطابق ۱۷۸۱ اکتوبر ۱۹۱۲ء بروز جمعہ کو اس دار فانی سے دار آخرت کی طرف رحلت فرمائی۔

امام اہلسنت علیہ الرحمہ کے علوم و فنون

امام اہلسنت کی ایک ہزار سے زائد تصنیفات (مطبوعہ و غیر مطبوعہ) کے جائزہ کے بعد محققین کی جدید تحقیق کے مطابق یہ بات پورے وثوق سے کہی جاسکتی ہے کہ ایک سو سے زائد قدیم و جدید، دینی، لادینی اور سائنسی علوم پر امام اہلسنت علیہ الرحمہ کو مقرر حاصل تھی۔ امام اہلسنت علیہ الرحمہ کے علمی و تحقیقی کبکشاں کے ستاروں کی فہرست:

قرأت	Recitation of the Holy Quran
تجوید	Phonography Spelling
تفسیر	Explanation of Quran
اصول تفسیر	Principal of Explanation
رسم الخط القرآن	Writership in Different Style of Qurananic Letters
علم حدیث	Tradition of the Holy Prophet
اصول حدیث	Principal of GoD.s

Metaphor	استعارات
Rhetoric	علم البيان والمعاني
Figure of Speech	علم البلاغت (علم بيان و بلاغ)
Dailectics	علم المباحث
Polemic	مناظرة
Etymology Morphology	علم الصرف
Syntax (Arbic Grammer)	علم النحو
Literature	علم الادب
Science of Prosody	علم العروض
Lim-ul-barr-wal-baher	علم البر والبحر
Arithmetic	علم الحساب
Mathematic	رياضی
Astronomical Tables	زيجات
Fractional Numeral Maths	تکسیر
Geometry	علم الهندسہ
Algebra	جبر و مقابلہ (الجبر)
Trigonometry	مثلثات (مسعودی)
Greek Arithmetic	ارثماطی
Almanac	علم تقویم

Messenger,s Tradion	
Documentry Proof of Traditon	اسانید حدیث
Citation of Althorities	
Cyclopedia of Narrator Tradition	اسماء الرجال
Branch of Knowledge Judging	
Merits	
Critical Examination	جرح و تعدیل
Talk & Put Reterencess of the Tradition	تخریج احادیث
Colloquial Language of Traditions	لغت حدیث
Islamic Law	فقہ
Islamic Jurisprudence	اصول فقہ
Legal Opinion Judicial Verdict	رسم القضا
Law of Inheritance and Distribution	علم الفرائض
Scholastic Philosophy	علم الکلام
Article of Faith	علم اعتقاد
	علم نور

Economics	معاشیات
Finance	مالیات
Trade(Commerce)	تجارت
Banking	بینکاری
Agricultural Study	زراعت
Phonics(Phonology)	صوتیات
Ecology(Environment)	حیاتیات
Politics (Strategy)	سیاسیات
Meteorology	موسمیات
Weighing	علم الاوزان
Civics	شہریات
Practicalism	عملیات
Bio Graphy of Holy Prophet	سیرت نگاری
Citation	حاشیہ نگاری
Composistion	نثر نگاری
Scholia	تعلیقات
Detailed Comments	تشریحات
Research Study	تحقیقات
Critique Philosophy	تنقیدات

Logarithm	لوگارتم
Numerology Cum Literology	علم ہجر
Geomancy	رمل
Reckoning of Time	توقیت
.....	
Astrology	مجم
Study in From of Heaves	فلکیات
Geoglogy	ارضیات
Geodesy Survery(Mensuration)	علم مساحت الارض
Geography	جغرافیہ
Physics	طبیعیات
Metaphysics	ما بعد الطبیعیات
Chemistry	کیمیا
Mineralogy	معدنیات
Indigenius System of Medicine	طب و حکمت
Pharmacology	ادویات
Botany(Phytonomy)	نباتیات
Statics	شماریات
Political Economy	اقتصادیات

Sociology	عمرانیات
Biology	حیاتیات
Preference Study	مناقب
Ethnology	علم الأساب
Superlative Study	فضائل
.....	زارچہ و زانچہ
.....	سلوک
Mystagogy	تصوف
Spiritual Study	مکاشفات
Ethics	اخلاقیات
History & Biography	تاریخ و سیر
Journalism	صحافت
Zology	حیوانیات
Physiology	فعلیات
Cosmilogy	علم تخلیق کائنات
Psychology	نفسیات
Linguisce (Languages)	لسانیات
Arabic, Persion, Hindi	تظم عربی و فارسی و
Poetry/Composition	ہندی

Rejection	ردات
Poetry	شاعری
Hamd-wa-Naat	حمد و نعت
Phylosophy	فلسفہ (قدیم و جدید)
Logic	منطق
Compose Achronogram	تاریخ کوئی
.....	علم الایام
Interpretation of Dreams	تعبیر الرویاء
Calligraphy	رسم الخط (منطوق و مستقیم)
Mythology	اساطیریات
.....	(علم الامتہام و بیانا)
Oratory	خطبات
Leeters	مکتوبات
Homily	پند و نصائح
.....	الکادر (اوراد و وظائف)
.....	لقوش و عویدات و مرعات
.....	تقابل ادیان
Comparative Relegions	رد و موافقی
.....	

Arabic, Persian & Hindi

عربی، فارسی، ہندی

Composition

Old & Modern Astronomy

ہست (قدیم و جدید)

Geo-Physics

ارضی طبیعیات

Cytology

علم خلیات

Law

قانون

Take & Put Referencess of

علم الاحکام

Ordinancess

International Affair

علم بین الاقوامی امور

Physiognomy (Phrenology)

علم قیافہ

Molecular Biology

سالماتی حیاتیات

تصانیف

امام اہلسنت مدینہ کے علم کے تمام شعبہ ہائے علوم کا اور آپ کی شخصیت نے بحیثیت قائد و راہنما تمام شعبہ ہائے حیات کا احاطہ کیا ہوا ہے۔ جناب سید محمد جیلانی بن سید محمد اشرف ایڈیٹر "العیزان" بمبئی امام اہلسنت مدینہ کے تحریریں کے متعلق یوں رقمطراز ہیں۔
"اگر ہم ان کی علمی و تحقیقی خدمات کو ان کی ۶۶ رسالہ زندگی کے حساب سے جوڑیں تو ہر ۵ گھنٹے میں امام احمد رضا ایک کتاب ہمیں دیتے نظر آتے ہیں۔ ایک متحرک و سرچشمہ انشائیہ کا جو کام تھا امام احمد رضا نے تنہا انجام دے کر

اپنی جامع شخصیت کے زندہ نقوش چھوڑے۔"

(العیزان: امام احمد رضا نمبر مارچ ۱۹۷۶ء)

تفسیر

الحجۃ المؤمنۃ فی آیۃ الممتحنۃ

حاشیہ تفسیر بیضاوی

النفخۃ الفالاحۃ من مسک سورۃ الفالاحۃ

حاشیہ تفسیر حزن

فانال الراح فی فرق الريح والريح

حاشیہ منشور

الزلال الانقی من بحر سبقة الانقی

حاشیہ مولانا القزلباشی

الوار الحکم فی معانی معاد السنجب لکم

تفسیر سورۃ النبی

کنز الایمان فی ترجمۃ القرآن

تفسیر بام اسم اللہ

قیام الحی ان کتابہ المصون فی کل شی

المصمم علی مشکک فی آیۃ علوم الارحام

کنز الایمان فی ترجمۃ القرآن:

ترجمہ قرآن کنز الایمان امام اہلسنت علیہ الرحمہ کا عظیم کارنامہ ہے، اردو میں چند تراجم براہ راست متن قرآن سے کئے گئے ہیں باقی تمام تراجم یا تو سابقہ تراجم کا ترجمہ و تفسیر ہیں یا تفسیر یا پھر لفظی تراجم سے اپنے اپنے مذاق کے مطابق باخوار و کر لیے گئے ہیں ایسے مترجمین عربی میں نادر الق ہیں۔ بہر کیف امام اہلسنت علیہ الرحمہ کے ترجمہ قرآن کو یہ امتیاز حاصل ہے کہ وہ تراجم کو نہیں بلکہ متن قرآن کو سامنے رکھ کر کیا گیا ہے۔ امام اہلسنت علیہ الرحمہ بیک وقت زبان عربی کے صاحب طرز ادیب و شاعر اور زبان اردو کے صاحب طرز ادیب و شاعر تھے، زبان و ادب کے شیب و فراز سے باخبر تھے، تفسیر و حدیث پر گہری نظر رکھتے تھے اور مختلف علوم و فنون کے جامع تھے۔ ان کی نظر صوم قرآن کی وسعتوں

اور پہنچیں پرتھی اس لیے انھوں نے ایسا ترجمہ کیا کہ دوسرے کا کوئی علمی اکتشاف یا سائنسی تجربہ، ترجمہ کی معنویت کو بخروا نہیں کر سکتا۔ معاشیات، فلکیات کے بعض جدید مسائل سامنے آئے تو ان عقیدوں کا حل کنز الایمان میں نظر آیا دوسرے تراجم ساتھ نہ دے سکے۔
کنز الایمان ۱۳۳۰ھ / ۱۹۱۱ء میں منظر عام پر آیا یعنی محدث بریلوی کے وصال سے دس برس قبل۔ یہ وہ دور تھا جب ہر مسلک و مذہب کے اکابر علماء موجود تھے مگر کسی نے کنز الایمان پر حرف گیری نہ کی۔ کنز الایمان پر متعدد علماء اور دانشوروں نے مقالات لکھے ہیں۔

ایک اہل حدیث عالم سعید بن عزیز یوسف لڑی نے اپنے مقالہ میں کنز الایمان کی ایک اہم خصوصیت پر اظہار خیال کرتے ہوئے لکھا ہے:

”یہ ایک ایسا ترجمہ قرآن مجید ہے جس میں پہلی بار اس بات کا خیال رکھ گیا ہے کہ جب ذات باری تعالیٰ کے لیے بیان کی جانے والی آیتوں کا ترجمہ کیا گیا ہے تو بوقت ترجمہ اس کی جرات، علوت، تقدس و عظمت و کبرائی کو بھی ملحوظ خاطر رکھا گیا ہے جب کہ دیگر تراجم خواہ وہ اہل حدیث سمیت کسی بھی مکتب فکر کے علماء کے ہوں ان میں یہ بات نظر نہیں آتی۔ اسی طرح وہ آیتیں جن کا تعلق محبوب خدا شفیع روز جزا، سید الاولین والآخرین، امام الانبیاء حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ سے ہے جن میں آپ سے خطاب کیا گیا ہے تو بوقت ترجمہ جناب مولانا احمد رضا خاں صاحب نے یہاں پر بھی اوروں کی طرح نقلی و لغوی ترجمے سے کام نہیں لیا بلکہ صاحب ماینطق عن الہوی اور ورفعا

لک ذکرک کے مقام عالی شان کو ہر جگہ ملحوظ خاطر

رکھا ہے۔ یہ ایک ایسی خوبی ہے جو دیگر تراجم میں بالکل ہی ناپید ہے۔“

کنز الایمان پر امام اہلسنت علیہ الرحمہ کے خلیفہ صدر الافاضل علامہ مولانا محمد نعیم الدین مراد آبادی رحمہ اللہ علیہ نے حواشی لکھے ہیں جو نہایت مختصر اور جامع ہیں، عنوان ہے خزائن العرفان فی تفسیر القرآن۔ یہ کنز الایمان کے ساتھ ہی شائع ہوئے ہیں۔ دوسری زبانوں میں بھی کنز الایمان کے تراجم ہوئے ہیں مثلاً لندن یونیورسٹی کے پروفیسر محمد حنیف اختر فاطمی نے انگریزی میں ترجمہ کیا ہے جو لاہور سے شائع ہو چکا ہے، دوسرا انگریزی ترجمہ پروفیسر شاہ فرید الحق نے کیا ہے اور اس پر مفید حواشی کا اضافہ کیا ہے جو کراچی سے شائع ہو چکا ہے۔ تیسرا انگریزی ترجمہ مارہرہ (بھارت، یوپی) کے ایک بزرگ کر رہے ہیں۔ اسی طرح سندھی میں مفتی محمد رحیم سندھری نے کنز الایمان کا ترجمہ کیا ہے۔ جو لاہور سے شائع ہو چکا ہے۔ ایک دوسرے بزرگ نے بھی سندھی میں ترجمہ کیا ہے۔ بنگلہ دہان میں بھی کنز الایمان کا ترجمہ ہوا ہے جو رضا اکیڈمی (چانگام) نے قسط وار شائع کیا ہے۔ اس کے علاوہ دیگر زبانوں میں بھی اس کے تراجم ہوئے ہیں، سرتاج حسین رضوی صاحب (بریلوی) نے ذبح زبان میں ترجمہ کیا۔

اصول تفسیر	حدیث
حاشیہ الاقان للسیوطی	حاشیہ صحیح بخاری
رسم خط قرآن	حاشیہ صحیح مسلم
جانب الجنان فی رسم احرف من القرآن	حاشیہ جامع ترمذی

حاشية لمن نسائي	حاشية الآتي المصنوعة في الاحاديث
حاشية لمن ابن ماجه	الموضوعه
حاشية عمدة القاري شرح بخاري	حاشية الموضوعات الكبير للعلی القاري
حاشية فتح الباري شرح بخاري	انباء الحدائق بمسالك النفاق
حاشية مسند امام احمد بن حنبل	تلاوة الافلاك بجلال احاديث لولاك
حاشية شرح معاني الآثار للطحاوي	سمع وطاعة في احاديث الشفاعة
حاشية من دارمي	الاحاديث الرواية لمذبح الامير معاوية
حاشية تيسير شرح جامع صغير لسيد علي	ذيل الممدح لاحسن الوعاء
حاشية مسند امام اعظم	اسماء الاربعين في شفاعة سيد المحبوبين
حاشية كتاب الآثار	القيام المسعودي بتفحيح المقدم المحمود
حاشية انصاف الكهربي للمسيحي	اسانيد حديث
حاشية كنز العمال	الاجازة الرضوية لمبجل مكة البهية
حاشية التزيين والترتيب	الاجازات المتينة لعلماء مكة والمدينة
حاشية القول البدیع للطنطاوي	النور والبهاء في اسانيد الحديث وسلاسل
حاشية التقاعد الحسن	اولياء الله
حاشية جمع الوسائل في شرح المشاكل	اصول حديث
حاشية فيض القدير شرح جامع صغير	شرح تحفة الفكر
حاشية مرعاة المفاتيح شرح مشكاة المصابيح	الجهاد الكافي في حكم الضعفاء
حاشية اشعة المباحث شرح مشكاة	

مدارج طبقات الحديث	حاشية ميزان الاعتدال
الفضل الموهبي في معنى اوضح الحديث	حاشية خلاصة تهذيب الكمال
فوائد يميني	لغت حديث
الاقاداة الرضوية (في اصول الحديث)	حاشية مجمع بحار الانوار للصابر الحلبي
حاشية فتح المغيب	فقهاء
تخريج احاديث	١- حاشية فتاوى عالمييري
حاشية نصب الراية لتخريج احاديث الهداية	٢- حاشية الخطاط في علي الدر المختار
التحريم للواق في تخريج احاديث الكواكب	٣- حاشية في القدير لابن الهمام
البحث القاص عن طرق احاديث الخصائص	٤- حاشية بدائع الصنائع
الروض البهيح في آداب التخريج	٥- حاشية البحر الرائق
جرح وتعديل	٦- حاشية الجوهرة الخيرة
حاشية كشف الاحوال في نقد الرجال	٧- حاشية متار علي رد المحتار (خمس مجلدات)
حاشية اعلل المتناهي	٨- حاشية مجمع الانهر
اسماء الرجال	٩- حاشية مرقى الفدايح
حاشية تزيين التهذيب	١٠- حاشية الاسعاف في احكام الاوقاف
حاشية تهذيب التهذيب	١١- حاشية تحواف البصار
حاشية الاسماء والصفات	١٢- حاشية الاعلام بقواطع الاسلام
حاشية الاصابة في معرفة الصحابة	١٣- حاشية الاصلاح شرح الايضاح
حاشية تكملة الحفظ	١٤- حاشية فتاوى بزازي
	١٥- حاشية تبين الحق في

- ١٦- حاشية جواهر اخطا في
١٧- حاشية جامع المصنفين
١٨- حاشية جامع الرموز
١٩- حاشية جامع الصفار
٢٠- حاشية خلاصة الفتاوى
٢١- حاشية رسائل الاركان
٢٢- حاشية شفاء الصفار
٢٣- حاشية عنانية على (شرح الهداية)
٢٤- حاشية معقود الدرر في تنقيح فتاوى الفاعلية
٢٥- حاشية فوائد كتب عديدة
٢٦- حاشية حلية الجنين
٢٧- حاشية خادمي
٢٨- حاشية درر الاحكام
٢٩- حاشية منحة الخالق شرح كنز الدقائق
٣٠- حاشية غنيمة المستغنى
٣١- حاشية شرح مسلک منقسط
٣٢- حاشية فتاوى خانبة
٣٣- حاشية فتاوى سراجيه
٣٤- حاشية فتاوى خيريه
٣٥- حاشية فتاوى حديديه
٣٦- حاشية فتاوى زرينيه
٣٧- حاشية فتاوى غياثيه
٣٨- حاشية فتاوى عزيزيه شاه عبدالعزیز ديلوي
٣٩- حاشية فتح المعينين
٤٠- حاشية معين الاحكام
٤١- حاشية كتاب الخراج
٤٢- حاشية معاني الجليل
٤٣- اعلام اعلام بان هندوستان دار الاسلام
٤٤- احكام الاحكام في القول من يعين الله حريم
٤٥- الامر باحترام المقابر
٤٦- اقامة القيمة على طاعتين القيام لسي نيامه
٤٧- اجود القوي لمن يطلب الصحة في
اجارة القوي
٤٨- انوار الانباء في حل تداء يا رسول الله
٤٩- ابن كلال لحكم القعدة في المكتوبة زفر لعل
٥٠- انجح الجند في حفظ المسجد
٥١- اجل ايداع في حد الرضاع
٥٢- لاحكام والجل في النكاح لاحكام والجل

- ٥٣- الجود والجل في احكام الوضوء
٥٤- تنوير القليل في اوصاف المندبل
٥٥- لمع الاحكام ان الارضوء من الزكام
٥٦- الطرزا ليعلم فيما حدث من تحال الدم
٥٧- نيه القوم ان الوضوء من اي نوم
٥٨- بيان الوضوء
٥٩- باريق النور في مقادير ماء الطهور
٦٠- بركات السماء في حكم اسراف الماء
٦١- ارتفاع الحجب عن وجوه قراة الحجب
٦٢- القوس المعدل في حد الماء المستعمل
٦٣- النيقة الانقى في فرق الملاهي والملقى
٦٤- الهنيئ التبر في الماء المستدير
٦٥- رجب الساحة في مياه لا يستوى
وجهها وجوفها في المساحة
٦٦- هبة الجببر في عمق ماء كثير
٦٧- النور والنور في اسفار انماء المطلق
٦٨- عطاء النسي لافاضة احكام ماء الصبي
٦٩- النلفة والتبيان لعلم الرقة والسيلان
٧٠- حسن التعيم لبيان حد التيميم
٧١- سمع النداء فيما يورث العجز عن الماء
٧٢- الظفر لقول زفر
٧٣- المعطر ليعلم على لبث جنس ارض الصعيد
٧٤- الجند المندبل في استعمال عن الصعيد
٧٥- قوانين العباد في ميمم علم عند زبد ماء
٧٦- الطلبة البديعة في قول صدر الشريعة
٧٧- مجلى السمعة لجامع حدث ولعمة
٧٨- سلب التلب عن القائل بظاهرة الكتب
٧٩- الاحلى من المسكر لطية سكر وسر
٨٠- حيز البحر في الوفاي عن جمع الصلاتين
٨١- تهيج السلامه في حكم تقبيل الابهلين
في الاقلعة
٨٢- هذابة المعتال في حد الاستقبال
٨٣- نهى الاكيد عن الصلوة ودا، عدى التقليد
٨٤- القلاوة الموصعة في بحر الاجوبة الاربعة
٨٥- القطار الداية لمن احسن الجماعة النقية
٨٦- تيجان الصواب في قيام الامم في المنحرب
٨٧- اجتذاب العمال عن فتاوى الجهال
٨٨- رصاف لرجح في بسطة الترابيح

- ٨٩- التفسير المتجدد بان صحن المسجد مسجد
٩٠- رعاية المعنيين في الدعاء بين الخطيبين
٩١- مايجلي الاصر عن تحديد المصير
٩٢- الرد الاشد البهي في هجر الجماعة
على الكهنة
٩٣- بذل الجوار على الدعاء بعد صلاة الجنائز
٩٤- النهي الحاجز عن تكرار صلاة الجنائز
٩٥- الهادي الحاجب عن جنازة الغائب
٩٦- الحرف الحسن في الكنية على الكفن
٩٧- جلي الصبر لتهيئ الدعوة امام الموت
٩٨- هريق المنار بشموع المزار
٩٩- جمل الثور في نهى النساء عن زيارة القبور
١٠٠- الحجة الفارحة لطيب العين والفاتحة
١٠١- ايتان الارواح لديارهم بعد المراح
١٠٢- حيات السموات في بيان سماع الاموات
١٠٣- الوفاق المنين بين سماع الدين واليمين
١٠٤- تجلي المشكوة لانتارة مسئلة الزكوة
١٠٥- اعز الاكتفاء في رد صدقة مانع الزكوة
١٠٦- رادع التعسف عن الامام ابي يوسف
- ١٠٧- الصبح البيان في حكم مزارع هندوسان
١٠٨- الزهر القسم في حرمة الزكوة على بني هاشم
١٠٩- اركن الاهلال بابطال ما احدث
الناس في امر الهلال
١١٠- طرق اثبات الهلال
١١١- الدور الاجلة في امور الاهلة
١١٢- نور الادلة للبدور الاجلة
١١٣- رفع العلة عن نور الادلة
١١٤- الاعلام بحال التجور في الصيام
١١٥- تفسير الاحكام لقضية الصلاة والصيام
١١٦- هداية الجنان باحكام رمضان
١١٧- العروس المعطار في زمن دعوة الاطهار
١١٨- صقل الرين عن احكام مجورة الحرمين
١١٩- انوار البشارة في مسائل الحج والزيارة
١٢٠- عباب الانوار ان لا تكاح بمجرذ الاقار
١٢١- ماضي الضلالة في النكحة الهندوسية
١٢٢- هبة النساء في تحقيق المصاهرة باثرنا
١٢٣- ازاله الغار بحجر الكرام عن كلام النار
١٢٤- تجويز الرد عن تزويج الابعد

- ١٢٥- البسط المسجل في امتاع الزوجة بعد
الوطى للمعجل
١٢٦- رحيق الاحقاق في كلمات الطلاق
١٢٧- اكد التحقيق بباب التعليق
١٢٨- الجوهر الثمين في غلار نازلة اليمين
١٢٩- اطائب الثماني النكاح الثاني
١٣٠- جوال العلون بين الخلو
١٣١- رد القضاة الى حكم المولاة
١٣٢- الصافية المروحة لحكم جلد الانحية
١٣٣- انصح المحرمة لفصل لخصومة
١٣٤- معدل الزلال في اثبات الهلال
١٣٥- نداء النيرة في شرح الجوهرة ملقب به
النيرة الوضيتي شرح الجوهرة المضنية والامام
صالح جمل الليل مكي
١٣٦- النظرة الرضية على النيرة الوضية
١٣٧- اجل النيرة في حكم السماع والمزمار
١٣٨- اعالي الافادة في تعزية الهندوسيان الشهادة
١٣٩- افقه المجادبة عن حلف الطالب على
طلب المولية
- ١٤٠- احسن الجلود في تحقيق الثبيل
والذراع والقوسخ والغلو
١٤١- شوارق التمثلي جلد المصروفات
١٤٢- لمعة الشمعة في اشراط المصير للجمعة
١٤٣- اراء الاذنب لغافل النسب
١٤٤- احكام شريعت سه حصص
١٤٥- عرفان شريعت سه حصص
١٤٦- امام الكلام في القراءة خلف الامم
١٤٧- اسنى المشكوة في تنقيح احكام الزكوة
١٤٨- الاسد الصول
١٤٩- بذل الصفا لعبد المصطفى
١٥٠- باب غلام مصطفى
١٥١- بدر الانوار في آداب الآثار
١٥٢- ابر السفل في استعسان قبله الاجلال
١٥٣- الكشف شافيا حكم لونه جرافيا
١٥٤- تيسير انماعون للسكن في الطاعون
١٥٥- تعبير خواب ورواى احباب
١٥٦- جمل محبة ان قهركوة تزنيها ليس بمصلحة
١٥٧- الجوهر الثمين فيما تعقده اليمين

- ۱۵۸۔ الحلاوة والفتوة في موجب سجود ثلاثة
 ۱۵۹۔ حكم رجوع من ولي في نفقة العرس
 والجهاز والحلي
 ۱۶۰۔ حكم لعيب في حرمة تسويله في شيب
 ۱۶۱۔ حقة المرجل لمهم حكم الدخان
 ۱۶۲۔ حق الاحتاق في حادثة من توارى الطلاق
 ۱۶۳۔ الحلية الامني لحكم بعض الاسماء
 ۱۶۴۔ الحق المعجل في احكام المبتلى
 ۱۶۵۔ خير الامال في حكم الكسب والسوال
 ۱۶۶۔ كفل الفقيه الفاهم في احكام
 قرطاس الدرهم
 ۱۶۷۔ نوٹ (کرنی) سے متعلق مسائل
 ۱۶۸۔ کاسر المسقیہ الواهم فی ابدال
 قرطاس الدرهم
 ۱۶۹۔ الدلیل المنوع الرسالة النوط
 ۱۷۰۔ اسی زانغان معروف به دفع زیع زاغ
 ۱۷۱۔ الرمز الرصف علی سوال مولانا آصف
 ۱۷۲۔ الزیادة الرکیة فی تحریم سجود النجیة
 ۱۷۳۔ رویت ہلال رمضان
 ۱۷۴۔ الرمز الرصف علی سوال مولانا السید آصف
 ۱۷۵۔ سبل الاصفا فی حکم الذبح للاولیا
 ۱۷۶۔ متر جمیل فی مسائل السراویل
 ۱۷۷۔ السهم الشهابی علی خداع الوهابی
 ۱۷۸۔ السیة الالبیقة فی فتاوی افریقا
 ۱۷۹۔ السبل الضمینی علی التیالی والمکرنی
 ۱۸۰۔ سلامة الله لاهل السنة
 ۱۸۱۔ شفاء قوالہ فی صور الحیب ومزارہ وعلالہ
 ۱۸۲۔ الشرعة البیة فی تحذیر الرضیة
 ۱۸۳۔ صفائح اللجین فی کون التصافح
 بکفی البدین
 ۱۸۴۔ طواع النور فی حکم السرج علی القبر
 ۱۸۵۔ الطیب الوجیز فی امعة النور والبریز
 ۱۸۶۔ عطایا القدير فی حکم التصوير
 ۱۸۷۔ عبقری حسان فی اجابة الاذان
 ۱۸۸۔ فتح الملک فی حکم التعمیک
 ۱۸۹۔ الفقه التجلی فی عجین التاریلی
 ۱۹۰۔ الکاس الذہاق باضافة الطلاق
 ۱۹۱۔ لمعة الضحی فی اعفاء النحی

- ۱۹۲۔ النور المعقود لبيان حکم امرأة النفقود
 ۱۹۳۔ النقرة المنفرة عن احکام البذعة المنفرة
 ۱۹۴۔ لجمال المسندان ساب المصطفى برونه
 ۱۹۵۔ منزع المرام فی التداوی بالحریم
 ۱۹۶۔ المنح الملیحة فیما لہی عن
 اجزاء الذبیحة
 ۱۹۷۔ العسی والدرویش عمد منی آروز
 ۱۹۸۔ مروج النجاة الخروج النساء
 ۱۹۹۔ الرد لاجز علی دام التیالی المحجوز
 ۲۰۰۔ شمائل العبر فی ادب البداء امام السیر
 ۲۰۱۔ مفاد الجری فی الصلوة بفقیرة او جب قیر
 ۲۰۲۔ مسائل سماع
 ۲۰۳۔ المعركة الملمعا علی طابعین
 لطق بکفر طوعا
 ۲۰۴۔ نسیم الصبا فی ان الاذان بحول النوبا
 ۲۰۵۔ نقد البیان لحرمة ابنة اخي البیان
 ۲۰۶۔ نور الحرة فی التسمیة والسورکة
 ۲۰۷۔ نور عینی فی الانصار ثلاثام العینی
 ۲۰۸۔ وشاح الحید فی تحلیل معانقة العید
 ۲۰۹۔ های الاضحية بالشاء الهندیة
 ۲۱۰۔ لب الشهور باحکام الشهور
 ۲۱۱۔ نابغ النور علی سولات جيلفور
 ۲۱۲۔ النفس الفکر فی قریان البقر
 ۲۱۳۔ مشرکان کا حق نما فیصلہ
 ۲۱۴۔ رویت ہلال کا ضروری فتوی
 ۲۱۵۔ کمال الاکمال شرح جمال الاجمال
 ۲۱۶۔ اضافات اضافات
 ۲۱۷۔ الحلی الحسن فی حرمة ولد النین
 ۲۱۸۔ ترجمہ شام اعظم
 ۲۱۹۔ اقی العار من معال المولوی عبد الفتاح
 ۲۲۰۔ وقبة اهل السنة عن اهل البذعة
 ۲۲۱۔ العطایا النبویة فی الفتاوی الرضویة
 (30 جلدیں)

فتاوی رضویہ:

فتہ اسلامی کا عظیم اسٹیٹو پیڈیا ہے جس میں بہت سے پیچیدہ اور مشکل مسائل پر پیر حاصل بحث کی گئی ہے۔ جسے آپ دودیسل سے نہیں دس نہیں برہان سے نہیں ہلکے

سینکڑوں دلائل و براہین سے مزین کر کے پیش فرمایا گیا ہے۔

قلمی رخصیہ کی عربی عبارتوں کا ترجمہ اور حوالہ جات کی تخریق و تصحیح اور ترمیم و بہار و غیرہ کا اہم ترین کام دنیا کے حدیث کی عظیم شخصیت حضرت علامہ مفتی عبدالقیوم ہزاروی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی سرپرستی میں انجام پایا جس کی تیس ضخیم جلدیں ہو گئی ہیں۔

اصول فقہ

المقصد النافع فی عصوبة النصف الرابع

طب الامعان فی تعدد الجهات والابدان

تجوید

الحام الصاد عن سن الصاد

نعم الزاد لروم الصاد

بسر الزاد لمن ام الصاد

حاشیاء الفکریہ

عقائد و کلام

۱۔ حاشیہ مساریہ

۲۔ حاشیہ مساریہ

۳۔ حاشیہ شرح مواقف

۴۔ حاشیہ شرح مقاصد

۵۔ حاشیہ ذیل علی شرح العقائد

۶۔ حاشیہ حدیثہ تدبیر شرح طریقہ محمدیہ

۷۔ الادلیۃ الطاعنۃ فی اذان الملاعنة

حاشیہ الحموی علی الاشیاء والنظائر

حاشیہ فوائد الرحمت شرح مسلم الثبوت

حاشیہ مسلم الثبوت

النتاج المکمل فی ائارة مدلول کان یفعل

تبویب الاشیاء والنظائر

السیوف المخیفة علی غالب ابی حنیفة

رسم المفتی

حاشیہ رسائل الشری (فی رسم المفتی)

اجلی الاعلام بان الفتوی مطلقا علی

قول الامام

فصل القضاء فی رسم الافتاء

فرائض

تجلیۃ المسلم فی مسائل لصف من العلم

ندم النصرانی والتقیم الایمانی

۸۔ المعتمد المستند نداء نجات الایم

۹۔ اعتقاد الاحباب فی الحمیل والمصطفی

والاکل والاصحاب

۱۰۔ امور شرین وراعیار عقائد سنیین

۱۱۔ الالهلال بلیض الاولیاء بعد الوصال

۱۲۔ اجلی نجوم وجم بر ایلیتر النجم

۱۳۔ اصلاح النظیر

۱۴۔ اکمل المصحت علی اهل الحدت

۱۵۔ الاستمداد علی اخیال الازبداد (منظوم)

۱۶۔ انتصار الہدی

۱۷۔ اراحة العیب بسیف الغیب

۱۸۔ انوار المثنان فی نو حید القرآن

۱۹۔ ابراء المعجون عن التهاکة علم المکون

۲۰۔ اقامۃ حرمین کا زیو عطیہ

۲۱۔ اطلال السحابة باجلال الصحابة

۲۲۔ اشد الباس علی عابد الخداس

۲۳۔ البشیری العاجلة من تحف آجدة

۲۴۔ البارقة المشارقة علی منارقة المشارقة

۲۵۔ پیکان چنگد از برجان کذب ان بے نیاز

۲۶۔ التحبیر بیاب التمدیر

۲۷۔ تلج الصدر لا یمان القدر

۲۸۔ تمهید ایمان بآیات قرآن

۲۹۔ حسام الحرمین علی منحہ الکفر والتمین

۳۰۔ مبین احکام و تصدیقات اعلام

۳۱۔ خلاصۃ فوائد فی

۳۲۔ اللهم الملكية والسجیلات المکیة

۳۳۔ مبرکی تصدیقات مکہ

۳۴۔ الفواکد الہنیة والتسجیلات المہنیة

۳۵۔ بحار تصدیقات مدینہ

۳۶۔ برکات مدینہ از عمدة شافعیہ

۳۷۔ ہدایۃ السعیمین الی ما یحب فی الدین

۳۸۔ انجلاء الکامل لعین قضاۃ الباطل

۳۹۔ حل خطا الخط

۴۰۔ حجب العوار عن مخدوم بہار

۴۱۔ حق کی فتح مبین

۴۲۔ خالص الاعتقاد

۴۳۔ ذوام النعش فی الاثمة من فویش

۴۴۔ مبطل السوح عن عیب کذب مقحوح

- ٣٥ - دافان باغ سبحان السبوح ٦٢ - منتهى النصيحة في مبحث الفضائل
٣٦ - سبحان القدوس عن تقدس ٦٣ - المصباح الملهي على عمائد المشرب الواسع
لجس منكوس ٦٤ - منتهى النصيحة في مبحث الفضائل
٣٧ - دفعه الناس على جاحد القاتعة ٦٥ - باب العقائد والكلام
والفلق والناس ٦٦ - بركات الامداد لاهل الاستعداد
٣٨ - دافع الفساد عن مراد آباد ٦٧ - العذاب البئيس
٣٩ - رد البرقعة ٦٨ - فيح السنين بجواب الاسئلة العشر
٥٠ - الزاوية العصرية من المنهجية الحديثة ٦٩ - الفرق الوجيزين السلي العزيز وخواص
البرقعة العصرية من ادب الامير معاوية الوجيز
٥١ - رسالة عقائد ٧٠ - فوارغ القهار على المجسمات العجرا
٥٢ - السعي المشكور في ابداء الحق المبحر ٧١ - القمع المبين لآمال المكذبين
٥٣ - سولات حقائق مما يرد من ندوة العلماء ٧٢ - الكريهة الشهادية في كبريات ابي
٥٤ - فتاوى القدوة لكشف دفين الندوة الوهابية
٥٥ - فهارس القدوة لكشف دفين الندوة ٧٣ - قبل السيوف الهدية على كبريات
٥٦ - فهارس المديان على مرتبة قاداتان بابا الجديدة
٥٧ - السوء والعقاب على المسيح الكذاب ٧٤ - الائمة القاحلة لكبريات الملائكة
٥٨ - المبين خشم السنين ٧٥ - اللؤلؤ المكنون في علم البشير
٥٩ - سيف العرفان لدفع حزب الشيطان بما كان وما يكون
٦٠ - سد القرار ٧٦ - لمة الشعبة لهدى شعبة المتبعين
٦١ - شرح المطالب في مبحث ابي طالب

- ٦٢ - معبر القلوب في شئون ابي طالب ٩٥ - ترجمه الفتوى وچرم الهدوى
٨ - مطالع القوم في امانة سفة العبرين ٩٦ - تصديقات الحرام
٩ - غاية التحقيق في امانة العلى والتدقيق ٩٧ - كشف تصديقات
٨٠ - مال الخبيب بعلوم الغيب ٩٨ - فتوى المدينة المنورة بذكر ندوة مزودة
٨١ - اراحة جوانح الغيب ٩٩ - ترجمه الفتوى وچرم الهدوى
٨٢ - معارك الجروح على التوبه النجوى ١٠٠ - خلص في اوقات فتوى
٨٣ - مقفل كذب وكيد ١٠١ - النذير البائس لكل خلف جائل
٨٤ - حاسم العقرب على السيد البورى ١٠٢ - رسالة الكلام في حواشى اذاعة الاثام
٨٥ - التبر الشهابى على خداع الوهابى ١٠٣ - البرق المخبى على عجب
٨٦ - السهم الشهابى على خداع الوهابى ١٠٤ - النعم المقيم في فرحة مولد النبى الكريم
٨٧ - قبل مرودم آرا وكثير كثران نصارى ١٠٥ - ماحية الغيب بايمان الغيب
٨٨ - مبين الهدى في نفى امكان مثل ١٠٦ - مرق تلبيس وادعائى تقدس
المصطفى ١٠٧ - الدولة المكية بالمادة الغيبية
٨٩ - العجل الثانوى على كلية الثانوى ١٠٨ - البوصلة الملكية لمحب الدولة المكية
٩٠ - تحبير البحر بقصم الجبر ١٠٩ - الدلائل القاهرة على انكشاف التباشره
٩١ - يك زور فاشه بيمتاك ١١٠ - المقاتل الباهران منكر الفقه كافر
٩٢ - الهداية المباركة في خلق الملائكة ١١١ - الجرح الواقع في بطن الخوارج
٩٣ - فتاوى المحرمين برجف ندوة الحين ١١٢ - حاشية تحفة اشراف مشرب
٩٤ - فتوى مكة لغت الندوة المندكة ١١٣ - حاشية مقارح اسعاد

الجميل

١١٣- حاشية عقائد عظمى

انباء المصطفى بحال سرواخي

١١٥- حاشية شرح لفظ اكبر

زواهر الجنان من جواهر البيان معروف به

١١٦- حاشية اصواعق المحرق

سلطنة المصطفى في ملكوت كل الوري

١١٧- حاشية التفرقة بين الاسلام والزندقة

شمول الاسلام لاصول الرسول الكرام

١١٨- حاشية تحفة الاخوان

صلوات الصفا في نور المصطفى

مناظرة

عروس الاسماء الحسنى فيمالينينا

مراسلات سنت وندويه

من الاسماء الحسنى

ابحاث اخيره

فقه شهنشاه وان القلوب بيدالحبيب

اطائب النصب على ارض الطيب

بعطاء الله

يا دواشت عبارات سدا لقرار

قمر التمام في نفى الظل عن سيدالانام

فضائل وسيرت

نفى النفي عن بنوره انا كل شيء

حاشية شرح شفا الما على قاري

هدى الحيران في نفى النفي عن

حاشية ردقاني شرح مواهب لدي

سيد الاكوان

تجلى اليقين بان نبينا سيد المرسلين

طيب المنية في وصول الحبيب الي

الامن والعلوي لناعي المصطفى يدافع

العرش والروية معروف به منه المنية

البلاء ملقب بلقب تاريخي

يوصول الحبيب الي العرش والروية

اكمال الطامة على شرك سوى

منية اللبيب ان التشريع بيدالحبيب

بالامور العامة

الموهبة الجديدة في وجودالحبيب

اجلال جبريل يجعله خادماً للمحبوب

بمواضع عديدة

رفع العرش الخلية من لاب الامير معاوية

عروس مملكة الله محمدرسول الله ﷺ

جميل ثناء الائمة على علم سراج الامة

الميلاد النبوي في الالفاظ الرضوية

قوتلى كرامات غوثيه

نطق الهلال بلوخ ولادالحبيب والوصال

انجاء البري عن وسواس المفتري

جمان التاج في بيان الصلوة قبل

مجير معظم شرح قصيده اكسير اعظم

المعراج

تاريخ

مناقب

اول من صلى الصلوات الخمس

الكلام البهي في تشبيه الصديق

اعلام الصحابة المواقفين للامير معاوية

بالنبي ﷺ

وام المؤمنين

وجه المشوق يجلو اسماء الصديق

جمع القرآن وهم عزوه العثمان

والفاروق

تصوف

تنزيه المكانة الجديدة عن وصمة

حاشية ايدائيت والخواهر

عهد الجاهلية

حاشية احياء عوم الدين لفقير الى

احياء القلب الميت بنشر فضائل اهل

حاشية البرية

البيت

حاشية الرواجر

ذب الالهواء الواهية في باب

حاشية مدخل ابن امير الحج

الامير معاوية

حاشية ميزان الشريعة الكبرى

معرش الاعزاز والاكرام لاول

بوارق تلوح من حقيقة الروح

منوك الاسلام

اللطيف بجواب مسائل التصوف

كشف حقائق و اسرار دقائق	نصائح ومواظب
مقال عرفانها عن اشرع و علماء	تدبير فلاح ونجات واسرار
طرد الامناعى عن حسى هادر فاعى الرفاعى	وصايا شريف
كشكول فقير قادري	الاية التوارى في مهاتمة عبد الباقى اول
سلوك	// // // دوم
الباقونة الواسطة في قلب عقد الواسطة	// // // سوم
لقاء السلافة في البيعة والخلافة	مكتوبات
اذكار	مكتوبات الهست
الوظيفة الكريمة	لجس مكاتيب حضرت محمد
شجره طيبه مادويه يركانيه	مكتوبات ام احمد رضا (اول)
زهرة الصلاة من شجرة اكارم الهداة	خطبات
حافل وكفى من ادعية المصطفى ﷺ	الخطبات الرضوية في المواظب والعبد
الحمة الممنارة في دعوات الجنادة	والجمعة
سلسلة الذهب لافية الارب	خطبات عليخترت
ازهار الانوار من صبا صلاة الاموار	ادب
انهار الانوار من به صلاة الاسرار	اكسير اعظم
اخلاق	حدائق بخشش اول
اعجب الامداد في مكفريات حقوق العباد	حدائق بخشش دوم
شرح الحقوق لطرح الحقوق (حقوق الدين)	آمال الابراء وآدم الاشرار
مشعلة الارشاد في حقوق الاولاد	

چراغ انفس	نحو
مختصر جان نور	شرح هداية الله
سلام و سير	تبلغ الاحكام الى درجة الكمال في تحقيق
سر ايانور	رسالة المصدر والافعال
مناقب صديقته رضي الله عنها	صرف
وطا كك قادريه	حاشية علم الصيد
تبيان فضل رسول (بنام قصيدتان)	لغت
مدار فضل رسول (راكعتان)	حاشية تاج العروس
نذر گداور تبشيت شد في اسرا	حاشية صراح
ذرية قادريه	فتح المعطى بتحقيق النخاطي والمخطي
نقائل فاروق	عروض
الظلم معطر	حاشية ميزان الافكار
مشرقستان قدس	تعبير
نعت واستعارات	حاشية تعبير الانام
اتعاف العلي لبيكر فكر السبلي	اوافق
جاء القصيدة البغدادية معروف به	القوز بالآمال في الاوافق والاعمال
المزمعة القمريه	تكسير
في الذب عن الخصرية	اطائب الاكسير في علم التكسير
عذاب اولي يورشاو اذني	رسالة و علم تكسير
شرح مقامه ذاق	۱۱۵۲ مربعات

حاشیہ الدراکنون

استنباط الاوقات

جغزو

تسمیل التعديل

المجداول الرضوية للمسائل الجفوية جدول برائے جنتری شست سالہ

التواقب الرضوية على الكواكب الدرية

حاشیہ جامع الافکار

الاجوبة الرضوية للمسائل الجفوية

حاشیہ خزائنه العلم

اسهل الكتب في جميع المنازل

حاشیہ زبدة الكتب

الجفر الجامع

طلوع وغروب ليربين

المسائل الرضوية للمسائل الجفوية

مبطل الكواكب وتعديل الايام

الموسائل الرضوية للمسائل الجفوية

سمت قبلہ

مجملی العروس ومراد النورس

لوگاریثم

توقیت

رسالہ در علم لوگاریثم

درا الفبح عن درک الصبح

ستین ولوگاریثم

الانجب الاثیق فی طرق التعليق

زیجات

تاج توقیت

حاشیہ برجندی

زیج الاوقات للمصوم والصلوة

حاشیہ لالات البرجندی

المبرهان القويم على العرض والتقويم

مفسر المظاہل للتقويم والطالع

كشف العلة عن سمت القبلة

حاشیہ زینج بہادر خانی

ترجمہ قواعد تکمیل المثلک

حاشیہ قواعد بہادر خانی

جدول ضرب

التعليقات على جامع بہادر خانی

جدول اوقات

التعليقات على الزیج الایلیخانی

التعليقات على الزیج الایلیخانی

علم مثلث

تکلیفات سالہ سنی

تخصیص مثلث کروی

هندسہ

رسالہ در علم مثلث کروی

حاشیہ تحریر الاقلیدس

وجود و ایا مثلث کروی

اشکال الاقلیدس لنکس اشکال الاقلیدس

رسالہ علم مثلث کروی

اعالی العظایفی الاضلاع والزوايا

هیأت

المعنی المسجلی للمعنی والظلی

حاشیہ شرح جفمینی

حاشیہ اصول الهندسہ

حساب

قانون رويت أهله

الجمال الدائرة فی خطوط الدائرة

طلوع وغروب کواکب وقمر

الكلام الفهم فی سلاسل التجميع والتقسيم

النصائح الموجز فی تعديل المراكز

مسئولیات السهام

رويت الهلال

حاشیہ خزائنه العلم

المجاز الانشراح لحقیقة الاصباح

ریاضی

جادة الطلوع والمبر للسیارة والنجوم

جدول الرياضی

والقمر

زاوية اختلاف المنظر

حاشیہ کتاب الصور

عزم البازی فی جو الرياضی

حاشیہ شرح تذکرہ

کشور اعشایره

حاشیہ طب انفس

الکسر العشری

حاشیہ تصریح

معدن بحوث در زمین بحرئ عیسوی وروی

منطق

حاشیہ میرزا ہد

حاشیہ ماحجال

رسالہ منطق

فلسفہ

نزول آیات فرقان بسکون زمین و آسمان

فوز بہیق و رد و حرکت زمین

الکرامۃ السہبہ فی الحکمتہ الحکمت

معین مبین بہر دور شمس و سکون زمین

حاشیہ اصول طبعی

مقام مع الدی علی خدا منطق احمد پد

ششٹی

جلال الوارۃ

مقالہ مطرودہ

نشاط السکین علی خلق البقر السمین

مرقئی الاجابات لدعاء الاموات

حاشیہ علم الہیات

حاشیہ رفع الخلاف فی دقائق الخلاف

حاشیہ ماشرح باکورہ

رسالہ صبح

نجوم

راکی الہیاتی قوت الکواکب وضعہا

انتخراج تقویات کواکب

انتخراج جدول قمر براس

رسالہ ابی دقمر

حاشیہ حدائق النجوم

جبر و مقابلہ

حل المعادلات التقوی المتعديت

رسالہ جبر و مقابلہ

حاشیہ القواعد الکلیۃ فی الاعمال الجبریۃ

ادقماطیقی

کتاب الارشاد طبعی

الہدوی فی اوج المجہد

الموہبات فی المربعات

ردہ قادیانیت

۱۔ جزاء اللہ غدوۃ بابا اللہ ختم النبوة (۱۳۱۷ھ/۱۸۹۹ء)

اس تصنیف لطیف کا تعارف خود حضرت مصنف قدس سرہ کی زبانی سنئے فرماتے ہیں:
 ”اللہ و رسول نے مطلقاً کئی نبوت تازہ فرمائی۔ شریعت جدیدہ و غیر باکی کوئی قید کہیں نہ
 لگائی۔ اور صراحتاً خاتم معنی آخر بتایا۔ متواتر حدیثوں میں اس کا بیان آیا ہے اور صحابہ کرام
 رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین سے اب تک تمام امت مرحومہ نے اس معنی ظاہر و مقہور و عموم
 و استغراق حقیقی تمام پر اجماع کیا کہ حضور ﷺ تمام انبیاء کے خاتم ہیں اور اسی بناء پر سلفا
 و خلفا احمدیہ اب نے نبی ﷺ کے بعد ہر مدعی نبوت کو کافر کہہ کر کتب احادیث و تفسیر و عقائد
 و فقہان کے یہ فلول سے گونج رہی ہیں۔“

فقیر غفرلہ المولیٰ القدر نے اپنی کتاب ”جزاء اللہ غدوۃ بابا اللہ ختم
 النبوة“ ۱۳۱۷ھ (دشمن خدا کے ختم نبوت کا انکار کرنے پر خدائی جزاء) میں اس کا مطلب
 ایمانی پر سحاح دشمن و مسانید و معاشیم و جوامع سے ۱۲۰ حدیثیں، اور تفسیر مکرر پر ارشادات احمد
 و علمائے قدیم و حدیث و کتب عقائد و اصول فقہ و حدیث سے ہمیں نصوص ذکر کئے۔ واللہ الحمد
 (فہرست مضامین و خزائن بحر عربی جلد ۱ ص ۵)

۲۔ النبوة و العقاب علی المسیح الکذاب (۱۳۲۰ھ/۱۹۰۲ء)

۱۳۲۰ھ میں امرتسر سے مولانا محمد عبدالغنی نے ایک استثناء بھیجا۔ سوال یہ تھا کہ
 ایک مسلمان نے ایک مسلمہ عورت سے نکاح کیا۔ عرصہ تک باہمی معاشرت رہی۔ پھر مرد
 مرزائی ہو گیا، تو کیا اس کی منکوحہ اس کی زوجیت سے نکل گئی ہے؟ ساتھ ہی امرتسر کے

مشہور علماء کے جوابات منسلک تھے۔

امام اہلسنت علیہ الرحمہ نے اس کے جواب میں ایک رسالہ ”السوء والعقاب علی المسیح الکذاب“ (جھوٹے مسیح پر عذاب و عقاب) قلمبند فرمایا جس میں وہ وجہ سے مرزائے قادیانی کا کفر بیان کر کے فتاویٰ غلطیہ، طریقہ محمدیہ، حدیقتہ ندیہ پر ہندی شرح نفاہ اور فتاویٰ ہندیہ (عالمگیری) کے حوالے سے نقل کرتے ہیں:

”یہ لوگ دین اسلام سے خارج ہیں اور ان کے احکام بے بنیاد و مردود کے احکام ہیں۔“

پھر سوال کا جواب ان الفاظ میں تحریر فرماتے ہیں:

”شوہر کے کفر کرتے ہی عورت نکاح سے فوراً نکل جاتی ہے۔ اب اگر بے اسلام لائے، اپنے اس قول و مذہب سے بغیر تو بہ کیے یا بعد اسلام تو بہ بغیر نکاح جدید کے اس سے قربت کرے زنائے محض ہو اور جو اولاد ہو، یقیناً ولد الزنا ہو۔ یہ احکام سب ظاہر اور تمام کتب میں دائر و سائر ہیں۔“ (فتاویٰ رضویہ، ج ۱، ص ۱۵۰)

۳۔ فقیر الدیان علی مرتضیٰ بھادیاں (۱۳۲۳ھ/۱۹۰۵ء)

یہ رسالہ بھی امام اہلسنت علیہ الرحمہ کے رشحات قلم سے ہے اس میں ختم نبوت کے منکر، کلمہ اللہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے دشمن، جھوٹے مسیح، مرزائے قادیانی کے شیطانی الہاموں کا رد کر کے عظمت اسلام و اُجاگر کیا گیا ہے۔

۴۔ القسین ختم النبیین (۱۳۲۶ھ/۱۹۰۸ء)

۱۳۲۶ھ میں بہار شریف سے مولانا ابوالعلا ہرنی بخش نے ایک اشتہار بھجوا جس میں دریافت کیا گیا کہ بعض لوگ ”خاتم النبیین“ میں الف لام مبدیہ خارجی قرار دیتے ہیں (یعنی حضور ﷺ بعض انبیاء کے خاتم ہیں) اور بعض اسے استغراقی قرار دیتے ہیں (اب مطلب یہ ہوگا کہ آپ تمام انبیاء کے خاتم ہیں) ان میں سے کس کا قول صحیح ہے؟ امام اہلسنت علیہ الرحمہ نے اس کے جواب میں ایک مختصر رسالہ تحریر فرمایا آپ فرماتے ہیں:

”جو شخص لفظ خاتم النبیین میں ”النبیین“ کو اپنے عموم و استغراق پر نہ مانے بلکہ اسے کسی تخصیص کی طرف پھیرے اس کی بات مجنون کی ہنگ یا سرسائی کی بہک ہے، اسے کافر کہنے سے کچھ ممانعت نہیں کہ اس نے نص قرآنی کو جھٹلایا، جس کے بارے میں امت کا اجماع ہے کہ اس میں نہ کوئی تاویل ہے نہ تخصیص۔“

پھر خاتم النبیین میں تاویل کی راہ دکھانے والوں کی طرف اشارہ کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

”آج کل قادیانی ہک رہے کہ خاتم النبیین سے ختم شریعت حدیث مراد ہے، اگر حضور کے بعد کوئی نبی اسی شریعت مطہرہ کا مروج اور تابع ہو کر آئے، کچھ حرج نہیں اور وہ خبیث اپنی نبوت جمانا چاہتا ہے۔“

۵۔ جیل الثانوی علی کلیۃ الدیناوی (۱۳۳۷ھ/۱۹۱۸ء)

یہ رسالہ مولوی اشرف علی تھانوی کے بارے میں ہے کہ ان کے ایک مکتب و مرید نے خواب میں دیکھا کہ وہ کلمہ طیبہ میں محمد رسول اللہ کی جگہ اشرف علی رسول اللہ پر جلتا ہے اور

درو شریف میں بھی امام محمد رحمۃ اللہ علیہ کی جگہ تھانوی صاحب کا نام لیتا ہے۔ مرید کی اس گمراہی پر تھانوی صاحب نے اس کو تسکین دی۔ اور اپنی بزرگی کے اظہار کے لئے اپنے ماہر رسالے میں اس کو شائع بھی کر دیا۔ جب اس بارے میں امام اہل سنت و جماعت سے سوال کیا گیا تو آپ نے اس کا جواب جیل الثانوی کی صورت میں تحریر فرمایا اور ان کی بدعتیہ گئی کی گرفت فرمائی۔

۲۔ البحر الزلجانی علی المرتد القادیانی (۱۳۴۰ھ/۱۹۲۱ء)

یہ رسالہ امام اہل سنت علیہ السلام کی آخری تصنیف ہے۔ پہلی بھیت سے شاہ میر خان قادری نے ۳۰ محرم ۱۳۴۰ھ کو ایک استفتاء بھیجا جس کے جواب میں آپ نے یہ رسالہ "البحر الزلجانی علی المرتد القادیانی" (قادیانی مرتد پر خدائی شمشیر برائے اس) پر رقم فرمایا۔ ۲۵ صفر المصفر ۱۳۴۰ھ کو آپ کا وصال ہو گیا۔

سائنس نے ایک آیت اور ایک حدیث پیش کی تھی۔ جس سے قادیانی حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی وفات پر استدلال کرتے ہیں اور پوچھا تھا کہ اس استدلال کا جواب کیا ہے؟ امام اہل سنت علیہ السلام نے اعتراض کا جواب دینے سے پہلے سات فائدے بیان کئے، جن میں واضح کیا کہ مرزائی حیات عیسیٰ علیہ السلام کا مسئلہ کیوں اٹھاتے ہیں؟ دراصل مرزا کے ظہر و باہر نظریات پر پردہ ڈالنے کے لئے ایک ایسے مسئلے میں الجھتے ہیں جس میں اختلاف آسمان ہے۔ پھر بھی یہ مسئلہ ان کے لئے مفید نہیں، پھر سات وجہ سے بتایا کہ یہ آیت قادیانیوں کی دلیل نہیں بن سکتی اور حدیث کو دلیل بنانے کے دو جواب دیئے۔

مذکورہ بالا تمام رسائل فتاویٰ رضویہ مع تخریج و ترجمہ عربی عبارات کی جلد ۱۴، ۱۵ سے لئے گئے ہیں۔

مرزائے قادیانی نے نبوت کا دعویٰ کر کے قصر ختم نبوت میں نقب لگانے کی کوشش کی، علمائے اسلام نے حق کو واضح کیا، اور اس کی کوششوں کو ناکام بنا دیا۔ امام اہل سنت علیہ السلام نے جو استفتائیں حرمین شریفین کے علماء کے سامنے پیش کیا تھا اس میں مرزا کے خرافات کے ساتھ ساتھ اس قسم کی عبارات کا بھی تذکرہ تھا۔

”سو عوام کے خیال میں تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا خاتم ہونا یا نہیں معنی ہے کہ

آپ کا زمانہ انبیاء سابق کے زمانے کے بعد اور آپ سب میں آخری

نبی ہیں۔ مگر اہل فہم پر روشن ہوگا کہ تقدیم یا تاخر زمانہ میں بالذات کچھ

فطریات نہیں۔ پھر مقام مدح میں وَلَکِنْ رَّسُولُ اللَّهِ وَحَاجَتُهُ

النَّبیین فرمانا اس صورت میں کیونکر صحیح ہو سکتا ہے۔“

اسی طرح یہ عبارت:

”بلکہ اگر بالفرض بعد زمانہ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم بھی کوئی نبی پیدا ہو تو

پھر بھی خاتمیت محمدی میں کچھ فرق نہ آئے گا۔“

علمائے عرب نے ان عبارات کی بنا پر بھی کفر کا فتویٰ صادر کیا۔ یہ فتویٰ ”حسام

الحرثین“ میں چھپ چکے ہیں۔ اس سے اندازہ کیا جاسکتا ہے کہ امام اہل سنت علیہ السلام عقیدہ

ختم نبوت کو کس قدر اہمیت دیتے تھے اور واقعہ بھی یہی ہے کہ یہ ایمانی اور قطعی عقیدہ اس

قدر اہم اور نازک ہے کہ اس سلسلے میں کسی رعایت کی گنجائش نہیں ہے۔

۳۔ حسام الحرثین: (۱۳۲۳ھ)

۱۳۲۳ھ میں امام احمد رضا خاں بریلوی نے ایک استفتاء مدینہ طیبہ اور مکہ معظمہ

کے علماء اہل سنت کی خدمت میں بھیجا۔ جس میں چند عبارات کے بارے میں سوال تھا کہ

یہ کفر یہ ہیں یا نہیں اور ان کے قائل پر حکم شریعت کفر کا حکم ہے یا نہیں؟ ان میں سرفہرست مرزا انبیوں کا ذکر تھا اس استفتاء کے جواب میں حرمین شریفین کے علماء نے بالاتفاق مرزا انبیوں اور مرزائی نوازوں کی تکفیر کی۔

بے بنیاد الزام

مخالفین اہل سنت کو جب امام اہلسنت علیہ الرحمہ کو بدنام کرنے کے لئے کوئی علمی مواد دستیاب نہیں ہوتا تو یہاں تک کہتے سے باز نہیں آتے:

”مرزا غلام قادر بیگ جو انہیں (امام احمد رضا بریلوی کو) پڑھایا کرتے

تھے، نبوت کے جھوٹے دعویدار مرزا غلام احمد قادیانی کے بھائی تھے“

گزشتہ صفحات میں امام اہلسنت علیہ الرحمہ کے فتاویٰ کی ایک جھلک پیش کی جا چکی ہے جو مرزائے قادیانی سے متعلق ہیں۔ ان کے باوجود ایسے گھناؤنے الزام لگانے والوں کے بارے میں یقین سے کہا جاسکتا ہے کہ انہیں امام احمد رضا خان بریلوی مدبرہ کے خلاف پروپیگنڈہ کرنے کے لئے مواد دستیاب نہیں ہے۔ ورنہ جھوٹے الزامات کا سہارا ہرگز نہ لیتے۔

اس سلسلے میں چند امور قابل توجہ ہیں ابتدائی کتابیں (میزان) منشعب وغیرہ مرزا غلام قادر بیگ سے پریمی تھیں جبکہ مخالفین یہ تاثر دے رہے ہیں کہ وہی ان کے استاد تھے۔

مرزا قادیانی کا بھائی مرزا غلام قادر بیگ، دنیا گھر کا معزول تھانیدار۔ جو بچپن برس کی عمر میں ۱۸۸۳ء میں فوت ہوا۔ جبکہ امام اہلسنت علیہ الرحمہ کے استاد مرزا غلام قادر بیگ رسالہ توحید پہلے بریلی میں رہے، پھر کلکتہ چلے گئے اور بریلی سے بذریعہ استفتاء دہلی پر کھڑے رہے۔

ملک العلماء مولانا ظفر الدین بہاری فرماتے ہیں:

”میں نے جناب مرزا صاحب مرحوم معذور (مرزا غلام قادر بیگ)

کو دیکھا تھا۔ گورا چنارنگ، عمر تقریباً اسی سال، دائی، سر کے بال ایک ایک کر کے سفید، عمامہ باندھے رہتے تھے۔ جب کبھی اعلیٰ حضرت کے پاس تشریف لاتے، اعلیٰ حضرت بہت ہی عزت و تکریم کے ساتھ پیش آتے۔ ایک زمانہ میں جناب مرزا صاحب کا قیام کلکتہ، امرتالین میں تھا۔ وہاں سے اکثر سوالات طلب بھیجا کرتے۔ فتاویٰ میں اکثر استفتاء ان کے ہیں۔ انہیں کے ایک سوال کے جواب میں اعلیٰ حضرت نے رسالہ مبارکہ ”تجلی الحقین“ جان پہچان سید المرسلین“ تحریر فرمایا ہے۔“

فتاویٰ رضویہ مطبوعہ مبارکپور انڈیا جلد سوم کے صفحہ ۸ پر ایک استفتاء ہے جو مرزا غلام قادر بیگ صاحب کا ۲۱ جمادی الآخر ۱۳۱۴ھ کا بھیجا ہوا ہے۔

ان تخصیلات کے مطابق معمولی سوجھ بوجھ والا آدمی بھی اس نتیجے پر پہنچ سکتا ہے کہ مرزائے قادیانی کا بھائی اور امام اہلسنت علیہ الرحمہ کے استاد قطعاً دو الگ الگ شخصیتیں ہیں۔ وہ قادیان کا معزول تھانیدار، یہ مدرس و عالم، وہ بچپن سال کی عمر میں مر گیا یہ اتالیقی سال کی عمر میں حیات تھے۔ وہ ۱۳۰۰ھ/۱۸۸۳ء میں فوت ہوا، یہ ۱۳۱۴ھ/۱۸۹۷ء میں حیات تھے۔

(”نور رضا“ ص ۵۱۷)

محمد امین قادری دہلی



جزاء اللہِ عِدْوَةً بِأَبَائِهِ خَيْرُ الدُّعَاةِ

(سنہ تصنیف: 1899 / 1317ھ)

تصنیف لطیف

از: امام اہلسنت، محدث ترین اہل سنت علامہ مولانا مفتی قاری محمد
امام احمد رضا صاحب تصنیف، محدث قادیان، برکاتی، حنفی، بریلوی، مجدد الدینیہ

نعت

اِنَّ اَبْدَالَ اَهْلِ اَهْلِيَّتِ اِمَامِ اَحْمَدِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَمِيْنٌ اَمِيْنٌ اَمِيْنٌ اَمِيْنٌ

وہی رب ہے جس نے تجھ کو ہمہ تن کرم بنایا
 ہمیں بھیک مانگنے کو ترا آستان بنایا
 تجھے حمد ہے خدایا
 وہ کنواری پاک مریم وہ نَفْلُکَ فِیْدِ کا دم
 ہے عجب نشانِ اعظم مگر آمنہ کا جایا
 وہی سب سے افضل آیا
 یہی بولے سدرہ والے پہن جہاں کے تھالے
 کبھی میں نے چھان ڈالے ترے پائے کا نہ پایا
 تجھے یک نے یک بنایا
 کبھی خاک پر پڑا ہے سر چرخِ زیرِ پایا
 کبھی پیشِ درگزر ہے سر بندگی جھکایا
 تو قدم میں عرش پایا
 ارے اے خدا کے بند کوئی میرے دل کو ڈھونڈو
 میرے پاس تھا بھی تو ابھی کیا ہوا خدایا
 نہ کوئی حیا نہ آیا
 ہمیں اے رضا تیرے دل کا پتہ چلا ہر شکل
 درِ روضہ کے مقابل وہ ہمیں نظر تو آیا
 یہ نہ پوچھو کیسا پایا

مسئلہ

(اگر شیخ خدا بخش اہلسنت والجماعت محلہ سوئی گری کی پول، ۱۹، درجہ ۱۳۱۷ء) کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ ولید ساکن مشہد کہ اپنے آپ کو سید کہلواتا، اپنا عقیدہ بایں طور پر رکھتا ہے کہ حضرت علی وفاطمہ وحسین رضی اللہ تعالیٰ عنہم کو انبیاء و رسول کہنا ثابت ہے اور اپنے زعم میں اس کا ثبوت حدیثوں سے ملتا ہے، ایسا عقیدہ رکھنے والا مسلمان سنت و جماعت اولیائے کاملین سے ہے یا عالی رافضی کافر اولیائے شیطانی سے؟ اور جو شخص عقیدہ کفریہ رکھے وہ سید ہو سکتا ہے، یا نہیں؟ اور اسے سید کہنا روا ہے یا نہیں؟ اٰمَنُوا تَوْجُوْا (بیان کیجئے اجر حاصل کیجئے۔ ت)

الجواب

الحمد لله رب العلمین وسلام علی المرسلین، ما کان محمد ابدا احد من رجاکم ولكن رسول الله و خاتم النبیین و کان الله بکل شی علیما، یا من یصلی علیہ ہو و ملئکنه صل علیہ و علی الہ وصحبہ و بارک وسلم تسلیما امین، رب اتی اعوذ بک من همزات الشیطن و اعوذ بک رب ان یحضرین و صلی الله تعالیٰ علی خاتم المرسلین اول الانبیاء خلقا و اخرهم بعثا و الہ وصحبہ و التابعین و لعن و قتل و اغزی و خذل مرده الجن و شیطین الانس و اعاذنا ایدا من شرهم اجمعین امین، (تمام خوبیاں اللہ تعالیٰ رب العالمین کو اور سلام تمام رسولوں پر، محمد ﷺ تم میں سے کسی ایک مرد کے باپ نہیں لیکن اللہ کے رسول اور نبیوں کے پچھلے، اور اللہ تعالیٰ ہر شے کا عالم ہے اے وہ ذات جس پر اللہ

تعالیٰ اور اس کے فرشتوں کے درود اور اس کے آل و اصحاب پر اور سلام کامل۔ آمین۔ اے میرے رب میں تیری پناہ مانگتا ہوں شیاطین کے وسوسوں سے، اور اے میرے رب میں تیری پناہ مانگتا ہوں کہ وہ میرے پاس آئیں، اور صلوة اللہ خاتم المرسلین پر جو تمام انبیاء سے پیدائش میں اول اور بعثت میں ان سے آخر اور اس کی آل و اصحاب اور تابعین پر، اور لعنت اور ہلاکت، رسوائی اور ذلت جو اللہ تعالیٰ کی طرف سے سرکش جنوں اور انسانی شیطانوں پر، اور ان سب کے شر سے ہمیشہ ہمیں پناہ دے، آمین۔ (ت)

اللہ تعالیٰ سچا اور اس کا کلام سچا، مسلمان پر جس طرح لا الہ الا اللہ ماننا اللہ سبحنہ و تعالیٰ کو احد صمد لا شریک لہ جاننا فرض اول و مناط ایمان ہے یونہی محمد رسول اللہ ﷺ کو خدا تم انجین ماننا ان کے زمانے میں خواہ ان کے بعد کسی نیما جدید کی بعثت کو یقیناً محال و باطل جاننا فرض اجل و جزء ایقان ہے و لکن رسول اللہ و خاتم النبیین (القرآن کریم ۳۳/۴۰) (ہاں اللہ کے رسول ہیں اور سب نبیوں میں پچھلے۔ ت) نص قطعی قرآن ہے، اس کا منکر نہ منکر بلکہ شبہ کرنے والا نہ شاک کہ ادنیٰ ضعیف احتمال خفیف سے تو ہم خلاف رکھتے والا قطعاً اجتماعاً کافر ملعون مخلص فی النیران ہے، نہ ایسا کہ وہی کافر ہو بلکہ جو اس کے عقیدہ ملعونہ پر مطلع ہو کر اسے کافر نہ جانے وہ بھی کافر، جو اس کے کافر ہونے میں شک و تردد و راہ دے وہ بھی کافر بین الکافر جلی الکفران ہے، ولید پلید جس کا قول نجس تر از بول، سوال میں مذکور ضروری ہے بیشک ضرور مگر حاشا نہ ولی الرحمن بلکہ عدو الرحمن ولی الشیطان ہے، یہ جو میں کہہ رہا ہوں میرا فتویٰ نہیں اللہ واحد قہار کا فتویٰ ہے، خاتم الانبیاء والاخبار کا فتویٰ ہے، علی مرتضیٰ و بتول زہرا و حسن مجتبیٰ و شہید کربلا تمام ائمہ اطہار کا فتویٰ ہے صلی اللہ تعالیٰ علی سیدہم و آلہم و علیہم و سلم۔

شفاء شریف و اعلام بقواطع الاسلام میں ہے:

یکفر ایضاً من کذب بشی مما صرح فی القرآن من حکم او خبر، او اثبت ما نفاہ او نفی ما اثبتہ علی علم منہ ہذا لک، او شک فی شئی من ذلک۔ (نیز تکفیر کی جائیگی جس نے قرآن کے صریح حکم یا خبر کی تکذیب کی، یا جس نے علم کے باوجود اس کی نفی کر دہ کا اثبات کیا یا اس کے ثابت کر دہ کی نفی کی، یا جس نے اس میں شک کیا۔ ت)

فتاویٰ حدیثیہ امام ابن حجر کی میں ہے:

التردد فی المعلوم من الدین بالضرورة کالاتحاد (بدیہی ضروری دینی معلوم چیز میں تردد کرنا ایسا ہی ہے جیسا کہ اس کا انکار کرنا ہے۔ ت) شفاء میں ہے:

وقع الاجماع علی تکفیر کل من دافع نص الكتاب او خص حديثاً مجمعاً علی نقله مقطوعاً به مجمعاً علی حمله علی ظاهره ولہذا نکفر من لم یکفر من دان بغير ملة الاسلام او وقف فیہم او شک (فی کفرہم) او صحیح مذهبہم، وان اظهر الاسلام واعتقده واعتقد ابطال کل مذهب سواہ فہو کافر باظهار ما اظهر من خلاف ذلک احادیث مختصراً مزیداً من نسیم الریاض ما بین الہلالین۔ (ایسے شخص کے کفر پر امت مسلمہ کا

۱. اعلام بقواطع الاسلام مع سبل النجاة، فصل آخر فی الخطاء، مکتبۃ الحقیقۃ استنبول، ص ۳۸۱

۲. آداب حدیثیہ، باب اصول الدین، بطبعہ دار الفکر، ص ۱۳۹

۳. انتظام الفتاویٰ، فصل فی بیان ما ہو من المقالات، مطبعۃ شریکۃ صحافیۃ فی البلاد العثمانیۃ ۱۲۵۱/۲

نیز اریض شرح الشفاء، فصل فی بیان ما ہو من المقالات، دار الفکر، بیت ۵۰۹-۵۱۰

اجماع ہے جو کتاب اللہ کی نص کا انکار کرے یا ایسی حدیث جس کے نقل پر یقین ہے اس کی تنصیح کرے حالانکہ اجماع کے مطابق اپنے ظاہری معنی پر محمول ہے۔ اسی لئے ہم ایسے شخص کی تکفیر کرتے ہیں جو اسلام کے غیر کسی دین والے کی تکفیر نہ کرے یا توقف یا شک کرے (ان کے کفر میں) یا ان کے مذہب کو صحیح سمجھے، اگرچہ ایسا شخص اسلام کا اظہار کرے اور عقیدہ رکھے اور اسلام کے سوا ہر مذہب کے بطلان کا عقیدہ رکھے اس سبب سے کہ وہ اپنے ظاہر کے خلاف ظاہر کرتا ہے لہذا وہ کافر ہے اللہ مختصراً ہلاکین کے درمیان نسیم الریاض کی طرف سے (نکد ہے۔ ت) اسی میں ہے: اجماع علی کفر من لم یکفر کل من طارق دین المسلمین او وقف فی تکفیر ہم او شک۔ (مختصراً۔) (اسلام سے علیحدگی اختیار کرنے والے کی تکفیر نہ کرنے والے یا ان کی تکفیر میں توقف یا شک کرنے والے کی تکفیر نہ کرنے والے کے کفر پر اجماع ہے مختصراً۔ ت)

بزاز یہ دو درمختار وغیرہ میں ہے:

من شک فی کفره وعذابه فقد کفر۔ (جس نے اس کے کفر اور عذاب میں شک کیا وہ کافر ہے۔ ت)

بلکہ شخص مذکور پر لازم و ضرور ہے کہ اپنے آپ ہی اپنے کفر و الحاد و زندقہ و ارتداد کا فتویٰ لکھے، آخر یہ تو بہاوت ضرورۃً موافقین و مخالفین حتیٰ کہ کفار و شرکین سب کو معلوم و مسلم کہ حضرات حسین اور ان کے والدین کریمین رضی اللہ تعالیٰ عنہم مسلمان تھے، قرآن عظیم پر ایمان رکھتے اور بلاشبہ اسے کلام اللہ جانتے، اس کے ایک ایک حرف کو حق مانتے، اور اسی

لانتقام الناس فی تحقیق القول فی انکار المناوین مطبعة شركة صحابة فی البلاد الصحابة ۲/۲۱۷

ج درمختار باب نردہ طبعی تہائی و ملی ۱۱/۳۵۶

قرآن کا ارشاد ہے کہ محمد رسول اللہ ﷺ خاتم النبیین ہیں تو قطعاً وہ بھی حضور اقدس ﷺ کو خاتم النبیین اعتقاد کرتے تو قطعاً یقیناً اپنے آپ کو نبی و رسول نہ جانتے اور اس ادعا کے ملعون کو باطل و ملعون ہی مانتے کہ قول ہامتنا فبین کسی عاقل سے معقول نہیں، اب یہ شخص کہ انہیں نبی و رسول مانتا ہے خود اپنے ہی سائستہ رسولوں کو کاذب و مبطل جانتا ہے اور رسولوں کی تکذیب کفر ظاہر ہے تو خود ہی اپنے عقیدے کی رو سے کافر ہے، غرض انہیں رسول کہہ کر اعتقاد ختم نبوت میں سچا جانا تو اس الیافی عقیدے کا منکر ہو کر کافر ہوا، اور مجھو مانا تو اپنے ہی رسولوں کی آپ تکذیب کر کے کافر ہوا منکر کہ ضرور لا حول ولا قوۃ الا باللہ العزیز الاحیو۔ (ف)

ولید کے مقابل ذکر احادیث و نصوص علمائے قدیم و حدیث کا کیا موقع کہ جو نص قطعی قرآن کو نہ مانے حدیث و علماء کی کیا قدر جانے، عمر و محمد اللہ تعالیٰ مسلمانوں کے لئے متعدد منافع ظاہر و دہن ہیں، قرآن و حدیث دونوں ایمان موطن ہیں، احادیث کا بار بار تکرار اظہار دلوں میں ایمان کی جز جمائے گا، آیہ کریمہ میں وسوسے ملعونہ بعض شیاطین نجد یہ کاستیصال فرمائے گا، ختم نبوت و خاتم النبیین کے صحیح و صحیح معنی بتائے گا، بعض قاسمان کفر و مجنون کے اختراع جنوں کو مردود و ملعون بنائے گا۔ ولید پلید کے ادعائے خبیث نبوت باللہ یش کا بطلان دکھائے گا، نصوص ائمہ سے اہل ایمان کو صحت فتویٰ پر زیادہ تر اعتبار و اعتماد آئے گا معہذا ذکر محبوب راحت قلوب ہے، ان کی یاد سے مسلمانوں کا دل چین پائے گا۔

بریت آدم اور ختم نبوت، دلائل و بیحون اللہ اصول (ارشادات الہیہ)

طبرانی معجم کبیر میں اور حاکم باوندہ تصحیح اور بیہقی دلائل النبوة میں امیر المؤمنین عمر فاروق اعظم رضی اللہ عنہ سے راوی، رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں، جب آدم علیہ الصلوٰۃ والسلام سے ف: اہل بیت کرام خواہ کسی اسی کو نبی ماننے والا خود اپنے اقرار سے بھی کافر ہے۔

نعرش واقع ہوئی عرض کی یا رب اسئلک بحق محمد ان غفرت لی (الہی! میں تجھے محمد ﷺ کا واسطہ دے کر سوال کرتا ہوں کہ میری مغفرت فرما) ارشاد ہوا: اے آدم! تو نے محمد (ﷺ) کو کیونکر پہچانا حالانکہ میں نے ابھی اسے پیدا نہ کیا؟ عرض کی: الہی! جب تو نے مجھے اپنی قدرت سے بنایا اور مجھ میں اپنی روح چھوگی میں نے سرائٹھا کروں کیا تو عرش کے پایوں پر لکھا پایا لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ تو میں نے جانا تو نے اسی کا نام اپنے نام پاک کے ساتھ دیا ہوگا جو تجھے تمام جہان سے زیادہ پیارا ہے۔ فرمایا: صدقت یا آدم انہ لا حب الخلق الی واذ سألنی بحقه فقد غفرت لک ولو لا محمد ما خلقتک زاد الطیر الی وهو اخر الانبیاء من ذریک ۲ (اے آدم! تو نے سچ کہا بیشک وہ مجھے تمام جہان سے زیادہ پیارا ہے اور جب تو نے مجھے اس کا واسطہ دے کر سوال کیا تو میں نے تیرے لئے مغفرت فرمائی، اگر محمد نہ ہوتا تو میں تجھے نہ بناتا۔ طبرانی نے یہ اضافہ کیا: وہ تیری اولاد میں سب سے چھٹا نبی ہے۔)

حضرت موسیٰ علیہ السلام اور ختم نبوت:

ابو نعیم، ابو ہریرہ رضی اللہ عنہما سے راوی، رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں: ان موسیٰ لما نزلت علیہ التوراة وقرأها وجد فیہا ذکر هذه الامة فقال یا رب انی اجد فی الالواح امة هم الآخرون السابقون فاجعلہا امتی قال تلک امة احمد ۳ (جب موسیٰ علیہ السلام پر توریت اتری اسے پڑھا تو اس میں اس امت کا ذکر المستترک لتحاکم کتاب الفریخ، لسطار آدم علیہ السلام بحق محمد ﷺ، دار الفکر بیروت، ۱۵/۲ دلائل النبوة للبیہقی باب ما جاء فی تحدیث رسول اللہ ﷺ، دار الکتب العلمیہ، بیروت، ۵/۲۹۹ المعجم الاوسط للطبرانی، حدیث ۶۳۹۸، مکتبہ المعارف ریاض، ۲۵۹/۲ دلائل النبوة لابی نعیم ذکر الفضیلة الاربعة، دار الکتب بیروت، ۱۴/۱

پایا عرض کی: اے رب میرے! میں ان لوگوں میں ایک امت پاتا ہوں کہ وہ زمانے میں سب سے سچھی اور مرتبے میں سب سے اگلی، تو یہ میری امت کر، فرمایا: یہ امت احمد کی ہے۔)

حضرت آدم علیہ السلام اور سرکارِ دو عالم ﷺ

ابن عساکر حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے راوی، رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں: لما خلق اللہ آدم اخبرہ بنیہ فجعل بری فطائل بعضهم علی بعض فرای نوراً ساطعاً لی اسفلهم فقال یا رب من هذا قال هذا ابنک احمد وهو الاول وهو الآخر وهو اول شافع واول مشفع احب اللہ تعالیٰ نے آدم علیہ السلام کو پیدا کیا انہیں ان کے بیٹوں پر مطلع فرمایا، وہ ان میں ایک کی دوسرے پر فضیلتیں دیکھا کئے تو ان سب کے آخر میں بلند و روشن نور دیکھا، عرض کی: الہی! یہ کون ہے؟ فرمایا: یہ تیرا بیٹا احمد ہے یہی اول ہے اور یہی آخر ہے اور یہی سب سے پہلا شافع اور یہی سب سے پہلا مشاعت مانا گیا۔)

خاتم النبیین:

نیز بطریق ابی الزبیر حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے راوی، فرمایا نبیین کتفی آدم مکتوب، محمد رسول اللہ خاتم النبیین ۲، آدم علیہ السلام کے دونوں شانوں کے وسط میں قلم قدرت سے لکھا ہوا ہے محمد رسول اللہ خاتم النبیین۔

۱۔ مختصر تاریخ دمشق لابن عساکر باب ما ورد فی اصطفاہ علی العالمین راجع دار الفکر بیروت، ۱۱/۲

۲۔ کثر اعمال حدیث ۳۲۰۵۲ موسسة الرسالة بیروت، ۱۱/۲۳۷

۳۔ مختصر تاریخ دمشق لابن عساکر باب ذکر ما خص بہ و شرف بہ راجع عالم الکتب بیروت، ۱۳۷/۲

محمد ﷺ اور دروازہ جنت:

ابن ابی شیبہ مصنف میں بطریق مصعب بن سعد حضرت کعب احبار رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی: اِنَّه قال اول من ياخذ بحلقة باب الجنة فيفتح له محمد صلى الله تعالى عليه وسلم ثم قرأ آية من التوراة اضربا قدما يا نحن الاخرون الاولون۔ یعنی انہوں نے کہا سب سے پہلے جو دروازہ جنت کی زنجیر پر ہاتھ رکھے گا پس اس کے لئے دروازہ کھولا جائے گا۔ وہ محمد ﷺ ہیں، پھر تورات مقدس کی آیت پڑھی کہ سب سے پہلے مرتبے میں سابق زمانے میں لائق یعنی امت محمد ﷺ۔ خاتم الانبیاء کی بشارت:

ابن سعد، عامر شعیبی سے راوی: سیدنا ابراہیم علیہ السلام کے صحیفوں میں ارشاد ہوا: اِنَّه کان من ولدک شعوب حتی باتی النبی الامی الذی یكون خاتم الانبیاء۔ ۱۔ بیشک تیری اولاد میں قبائل در قبائل ہوں گے یہاں تک کہ نبی امی خاتم الانبیاء جلو فرما ہو۔

یعقوب علیہ السلام و خاتم الانبیاء علیہ السلام:

محمد بن کعب قرظی سے راوی اوحی اللہ تعالیٰ الی یعقوب امی ابعت من ذریئک ملوکا و انبیاء حتی ابعت النبی الحرمی الذی یتى امته هیکل بیت المقدس، وهو خاتم الانبیاء، واسمہ احمد۔ ۲۔ ابعت یعنی یعقوب علیہ السلام و وحی گیتی میں تیری اولاد سے سلاطین و انبیاء بھیجتا رہا کروں گا یہاں تک کہ ارسال

۱۔ مصنف ابن ابی شیبہ کتاب المنازل، اذیة القرآن، العلوم اسلامیہ کراچی، ۱۱/۲۳۴

۲۔ الطبقات الکبریٰ لابن سعد ذکر من تسمی فی الجاهلیہ بمحمد ﷺ دار صادر بیروت، ۱۳/۱۳۳

۳۔ الطبقات الکبریٰ لابن سعد ذکر من تسمی فی الجاهلیہ بمحمد ﷺ دار صادر بیروت، ۱۳/۱۳۳

فرمادیں اس حرم محترم والے نبی و جس کی امت بیت المقدس کی بلند تعمیر بنائے گی اور اس کا نام احمد ﷺ ہے۔

اشعیاء علیہ السلام اور احمد مجتبیٰ علیہ السلام:

ابن ابی حاتم، وہب بن منہ سے راوی: قال اوحی اللہ تعالیٰ الی اشعیاء الی باعت نبیا امیا الفتح به آذاننا صما وقلوبا غلفا و اعینا عمیا، مولده بمكة ومهاجرة بطيبة وملکة بالشام (رساق الحديث) الكثير الطليب من فضائله وشمائله صلى الله تعالى عليه وسلم الی ان قال ولا جعلن امته خیر امة اخرجت للناس (وذكر صفاتهم الی ان قال) اختتم بکتابهم الکتاب بشریعتهم الشرائع وبلدینهم الا دیان۔ ۱۔ الحديث الطویل الجمیل۔ اللہ عز وجل نے اشعیاء علیہ السلام و السلام پر وحی گیتی میں نبی امی کو بھیجے والا ہوں، اس کے سبب بہرے کان اور غافل دل اور اندھی آنکھیں کھول دوں گا، اس کی پیدائش مکے میں ہے اور ہجرت کا مدینہ اور اس کا تخت گاہ مکہ شام، میں ضرور اس کی امت کو سب امتوں سے جو لوگوں کے لئے ظاہر کی گئیں بہتر و افضل کروں گا، میں ان کی کتاب پر کتابوں کو ختم فرماؤں گا اور ان کی شریعت پر شریعتوں اور ان کے دین پر سب دینوں کو تمام کروں گا۔

کتاب سماوی میں اسم محمد ﷺ:

ابن عساکر حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے راوی: قال النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کان یسمی فی الکتاب القدیمة احمد و محمد و الماحی و المقطعی۔ ۱۔ الخصائص الکبریٰ، بحوالہ ابن ابی حاتم و ابو نعیم باب ذکرہ فی التوراة والا تھل رت دار الکتاب الحدیث، ۱/۳۳۳، ۳۳۳

الدور المنثور، بحوالہ ابن ابی حاتم و ابو نعیم آية الذی یجدونه مکتوباً فی التوراة الخ منشورات مکتبہ آية اللہ العظمی قم ایران، ۳/۱۳۴

ونبی الملاحم وحمطابا وفار قلیطا وما ذمنا انبی کریم ﷺ نے فرمایا اگلی کتابوں میں میرے یہ نام تھے، احمد، محمد، حاجی (کفر و شرک کو مٹانے والے)، مقفی (سب پیغمبروں سے پیچھے تشریف لانے والے) نبی الملاحم (جہادوں کے پیغمبر)، حمطابا (حرم الہی کے حمایتی)، ہار قلیطا (حق کو باطل سے جدا کرنے والے)، ما ذمنا (سحقہ، پاکیزہ) ﷺ۔

خاتم الانبیاء ﷺ

سلمان فارسی رضی اللہ عنہ سے راوی: ہیط جبریل فقال ان ربک یقول قد ختمت بک الانبیاء وما خلقت خلقا اکرّم علی منک وقرنت اسمک مع اسمی فلا اذکونی موضع حتی تذکر معی، ولقد خلقت الدنیا واهلہا لا عرفہم کرامتک علی و منزلتک عندی ولو لاک ما خلقت السموات والارض وما بینہما لو لاک ما خلقت الدنیا ہذا مختصر جبریل امین علیہ السلام نے حاضر ہو کر حضور اقدس ﷺ سے عرض کی حضور کا رب فرماتا ہے بیشک میں نے تم پر انبیاء کو ختم کیا اور کوئی ایسا نہ بنایا جو تم سے زیادہ میرے نزدیک عزت والا ہو، تمہارا نام میں نے اپنے نام سے ملایا کہ کہیں میرا ذکر نہ ہو جب تک میرے ساتھ یاد نہ کئے جاوے، بیشک میں نے دنیا والی دنیا سب کو اس لئے بنایا کہ تمہاری عزت اور اپنی بارگاہ میں تمہارا مرتبہ ان پر ظاہر کروں، اور اگر تم نہ ہو تو میں آسمان و زمین اور جو کچھ ان میں ہے اصلاً نہ بناتا، ﷺ۔

۱۔ الخصائص الکبریٰ، بحوالہ ابن نعیم عن ابن عباس باب الاختصاصہ ﷺ مع دار الکتب الحدیثہ شارع الجمہوریہ، بغداد ۱۴۲/۱
۲۔ محضرہ ریح وشفق لابن عساکر ذکر ما خص بہ وشرّف بہ من بین الانبیاء دار الفکر بیروت، ۱۳۹۰/۲

آخر النبیین

خطیب بغدادی حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے راوی، رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں: لما اسری بی الی السماء قرنی حتی کان بینی وبینہ کقاب قوسین او ادلی، وقال لی یا محمد هل غمک ان جعلتک آخر النبیین، قلت لا، قال فهل غم امتک ان جعلتہم آخر الامم قلت لا، قال اخیر امتک انی جعلتہم آخر الامم لا فطرح الامم عنده ولا افضحہم عند الامم ای شب اسری مجھے میرے رب ﷺ نے نزدیک کیا یہاں تک کہ مجھ میں اور اس میں دو کمان جگہ اس سے کم کا فاصلہ رہا اور مجھ سے فرمایا: اے محمد! کیا تجھے اس کا غم ہوا کہ میں نے تجھے سب پیغمبروں کے پیچھے بھیجا، میں نے عرض کی نہ فرمایا: کیا تیری امت کو اس کا رنج ہوا کہ میں نے انہیں سب امتوں کے پیچھے رکھا، میں عرض کی نہ فرمایا: اپنی امت کو خبر دے دے کہ میں نے انہیں سب سے پیچھے اس لئے کیا کہ اور امتوں کو ان کے سامنے رسوا کروں اور انہیں اوروں کے سامنے رسوائی سے محفوظ رکھوں، والحمد للہ رب العالمین! رحمۃ للعالمین:

ابن جریر وابن ابی حاتم وابن مردودہ وبار و ابویعلیٰ و تہذیب بطریق ابو العالیہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے حدیث طویل، اس میں راوی: ثم لقى ارواح الانبياء، فانتوا على ربهم فقال ابراهيم ثم موسى ثم داود ثم سليمان ثم عيسى ثم ان محمد صلى الله تعالى عليه وسلم اننى على ربه فقال كلکم اننى على ربه وانى فمن على ربه الحمد لله الذى ارسلنى رحمة للعالمين وكافة للناس بشيرا ونذيرا و انزل على الفرقان فيه تبيان لكن شئى وجعل امنى خيرا
اتاریخ المعجزات، ۲۵۵۷، يوم يرد الله الامم من الجزى، دار الكتب العربی، بیروت، ۱۳۰۵/۵۔

اخرجت للناس وجعل امة وسطا وجعل امتي هم الاولون وهم الآخرون
ورفع لي ذكري وجعلني فاتحا وخاتما فقال ابراهيم بهذا فضلکم محمد
صلى الله تعالى عليه وسلم ثم انتهى الى السدرة فكلّمه تعالى عند ذلك فقال له
قد اتخذتك خلیلاً وهو مکتوب فی التوراة حبیب الرحمن ورفعت لک
ذکرک فلا اذکر الا ان ذکرک معی وجعلت امتک هم الاولون
والآخرون وجعلتک اول النبیین خلقا وآخرهم بعثنا وجعلتک فاتحا
خاتما بهذا مختصر ملقط یعنی پھر حضور اقدس ﷺ ارواح انبیاء علیہم السلام سے
ملے، پیغمبروں نے اپنے رب ﷻ کی حمد کی، ابراہیم پھر موسیٰ پھر داؤد پھر سلیمان پھر عیسیٰ علیہم
السلام بہتر تہیہ خدا الہی بجالائے اور اس کے ضمن میں اپنے فضائل وخصائص بیان فرمائے سب
کے بعد محمد رسول اللہ ﷺ نے اپنے رب ﷻ کی ثناء کی اور فرمایا تم سب اپنے رب کی
تعریف کر چکے اور اب میں اپنے رب کی حمد کرتا ہوں سب خوبیاں اللہ کو جس نے مجھے
مبارک جہان کے لئے رحمت بنا کر بھیجا اور تمام آدمیوں کی طرف بشارت دینا اور ڈر سنانا
مبعوث کیا اور مجھ پر قرآن اتارا جس میں ہر شئی کا روشن بیان ہے اور میری امت کو تمام
امتوں پر فضیلت دی اور انہیں عدل و عدالت و اعتدال والی امت کیا اور انہیں کو اول اور
انہیں کو آخر رکھا اور میرے واسطے میرا ذکر بلند فرمایا اور مجھے فاتح و دیوان نبوت و خاتمہ و فتر
رسالت بنایا، ابراہیم علیہ السلام و تسلیہ نے فرمایا ان وجوہ سے محمد ﷺ تم سے افضل ہوئے پھر
حضور ﷺ سدرہ تک پہنچے، اس وقت رب عزوجل نے ان سے کلام کیا اور فرمایا میں نے
تجھے اپنا خالص پیارا بنایا اور تیرا نام تو ریت میں حبیب الرحمن لکھا ہے، میں نے تیرے لئے
تیرا ذکر اونچا کیا کہ میرا ذکر ہو جب تک میرے ساتھ تیری یاد نہ آئے اور میں نے تیری

۱ جامع البیان (تفسیر ابن جریر) تحت آية سبحان الذي امرى به، المطبعة الميمنية مصر ۱۵/۱۳۷۵

امت کو یہ فضل دیا کہ وہی سب سے اگلے اور وہی سب سے پیچھے اور میں نے تجھے سب
پیغمبروں سے پہلے پیدا کیا اور سب کے بعد بھیجا اور تجھے فتح و خاتم کیا ﷺ۔
ارشادات انبیاء و ملائکہ و اقوال علماء کتب سابقہ
حدیث شفاعت:

امام احمد وابوداؤد و ترمذی و ابی یوسف و ابی داؤد و ابی یوسف و ابی یوسف و ابی یوسف
عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے راوی، رسول اللہ ﷺ حدیث طویل شفاعت کبریٰ میں فرماتے
ہیں: فیا نون عیسیٰ فبقولون اشفع لنا الی ربک فلیقض بیننا فبقول انی
لست هناکم انی اتخذت الہا من دون اللہ وانه لا یهمنی الیوم الانفسی
ولکن ان کل مناع فی وعاء منخوم علیہ اکان یقدر علی ما فی جوفہ حتی
یقض الخاتم، فیقولون لا فبقول ان محمدا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فیا نونی
فاقول انا لہا فاذا اراد اللہ ان یقضی بین خلقہ نادى مناد ابن احمد و امہ
فنهجن الآخرون الاولون نحن آخر الامم واول من یحاسب، فتفرج
لنا الامم عن طریقنا الحدیث ہذا مختصر یعنی جب لوگ اور انبیاء علیہم السلام کے
حضور سے مایوس ہو کر پھر گئے تو سیدنا عیسیٰ علیہ السلام کے پاس حاضر ہو کر شفاعت
چاہیں گے، تم فرمائیں گے میں اس منصب کا نہیں مجھے لوگوں نے اللہ کے سوا خدا بنایا تھا
مجھے آج اپنی اسی فکر ہے مگر ہے یہ کہ جو چیز کسی سر مہر برتن میں رکھی ہو کیا بے مہر اٹھائے اسے
پا سکتے ہیں، لوگ کہیں گے نہ فرمائیں گے تو محمد ﷺ خاتم النبیین ہیں اور یہاں تشریف
فرماتے ہیں، لوگ میرے حضور حاضر ہو کر شفاعت چاہیں گے میں فرماؤں گا میں ہوں شفاعت
کے لئے، پھر جب اللہ ﷻ اپنی مخلوق میں فیصلہ کرنا چاہے گا ایک منادی پکارے گا کہاں ہیں

۱ مستدرک حذیفی حدیث ۲۳۳۳ عبد اللہ بن عباس، ما سوس علوم القرآن بیروت

احمد اور ان کی امت رحمہم اللہ تو ہمیں پہچنے ہیں اور ہمیں اگلی سب امتوں سے پہچنے آئے اور سب سے پہلے ہمارا حساب ہوگا اور سب انہیں عرصاتِ محشر میں ہمارے لئے راستہ دیں گی۔
انبیاء کا التجائے شفاعت:

احمد بخاری و مسلم و ترمذی حدیث طویل شفاعت میں ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے راوی، رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں: فیاتون محمد الفیخولون یا محمد انت رسول اللہ و خاتم الانبیاء و میں و آخرین حضور خاتم النبیین افضل المرسلین ﷺ کے حضور آ کر عرض کریں کہ حضور اللہ تعالیٰ کے رسول اور تمام انبیاء کے خاتم ہیں، ہر کی شفاعت فرمائیں۔
حضرت آدم علیہ السلام اور اذان اول:

ابو نعیم، حلیۃ الاولیاء اور ابن عساکر دونوں بطریق عطاء حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے راوی، رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں: قول ادم بالہند و استوحش فنزل جبریل فنادی بالاذان اللہ اکبر اللہ اکبر، اشہد ان لا الہ الا اللہ، اشہد ان لا الہ الا اللہ، اشہد ان محمد رسول اللہ، اشہد ان محمد رسول اللہ، قال ادم من محمد، قال اخر ولدک من الانبیاء ۲ جب آدم علیہ السلام و اسلام بہشت سے ہند میں اترے تو گھبرائے، جبریل امین علیہ السلام نے اتر کر اذان دی، جب نام پاک آیا آدم علیہ السلام نے پوچھا: محمد کون ہیں، کہا آپ کی اوراد میں سب سے پہلے نبی ﷺ انشراح صدر:

ابو نعیم و اہل میں یونس بن یسیر بن حلیس سے مرسل اور دارمی و ابن عساکر بطریق یونس ہذا عن ابی ادریس الخولانی عبد الرحمن بن غنم اشعری

۱۔ صحیح البخاری کتاب التہجد سورۃ بنی اسرائیل مقدس کتب خانہ دہلی ۱۸۵۲/۲

۲۔ حلیۃ الاولیاء ترجمہ محمد بن قیس السمرقانی و دار الکتاب العربی بیروت، ۵/۷۰

رحمہم اللہ سے موصولاً راوی و هذا لفظ الموصول رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں: فرشتہ سونے کا طشت لے کر آیا اور میرا شکم مبارک چیر کر دل مقدس نکالا اور اسے دھو کر کچھ اس پر چھڑک دیا، پھر کہا: انت محمد رسول اللہ المقفی الحاشور ۱ (اللہ عذرا) حضور محمد رسول اللہ ہیں سب انبیاء کے بعد تشریف لائے والے تمام عالم کو حشر دینے والے ﷺ۔ حدیث متصل میں یوں ہے: جبریل نے اتر کر حضور اقدس ﷺ کا شکم چاک کیا، پھر کہا: قلب و کعب فیہ اذان سمیعان و عینان بصیرتان محمد رسول اللہ المقفی الحاشور ۲ (اللہ عذرا) مضبوط و محکم دل ہے اس میں دو کان ہیں شنوا اور دو آنکھیں ہیں بینا، محمد ﷺ اللہ کے رسول ہیں۔ انبیاء کے خاتم اور خلائق کو حشر دینے والے، ﷺ بشارت میلاد الرسول:

ابو نعیم بطریق شہر بن حوشب اور ابن عساکر بطریق مسیب بن رافع وغیرہ حضرت کعب احبار سے راوی، انہوں نے فرمایا، میرے باپ علم علمائے تورات تھے، اللہ ﷻ نے جو کچھ موسیٰ علیہ السلام پر اتارا اس کا علم ان کے برابر کسی کو نہ تھا، وہ اپنے علم سے کوئی شے مجھ سے نہ چھپاتے، جب مرنے لگے مجھے بلا کر کہا: اے میرے بیٹے! تجھے معلوم ہے کہ میں نے اپنے علم سے کوئی چیز تجھ سے نہ چھپائی مگر ہاں دو ورق رکھے ہیں ان میں ایک نبی کا بیان ہے جس کی بعثت کا زمانہ قریب آ پانچا میں نے اس اندیشے سے تجھے ان دو ورقوں کی خبر نہ دی کہ شاید کوئی جھوٹا مدعی نکل کھڑا ہو، تو اس کی پیروی کر لے یہ طاق تیرے سامنے ہے میں نے اس میں وہ اوراق رکھ کر اوپر سے مٹی لگا دی ہے ابھی ان سے تعرض نہ کرنا، نہ انہیں دیکھنا جب وہ نبی جلوہ فرما ہو اگر اللہ تعالیٰ تیرا بھلا چاہے گا تو تو آپ ہی اس کا پیرو

۱۔ الخصائص الکبریٰ بحوالہ ابی نعیم عن یونس باب ما جاء فی قلبہ الشریف ص ۵۲ لکب الخلیفۃ، ۱۶۳/۱

۲۔ الخصائص الکبریٰ باب ما جاء فی قلبہ الشریف رحمہم اللہ، در الحدیث شارح الجمعہ سورۃ اہابلیون، ۱۶۴/۱

ہو جائے گا، یہ کہہ کر وہ مر گئے ہم ان کے دفن سے فارغ ہوئے مجھے ان دونوں ورقوں کے دیکھنے کا شوق ہر چیز سے زیادہ تھا، میں نے طاق کھولا ورق نکالے تو کیا دیکھتا ہوں کہ ان میں لکھا ہے: محمد رسول اللہ خاتم النبیین لا نبی بعدہ مولودہ بمکۃ ومہاجرہ بطیبۃ (الحديث) محمد اللہ کے رسول ہیں، سب انبیاء کے خاتم، ان کے بعد کوئی نبی نہیں، ان کی پیدائش کے میں اور ہجرت مدینے کو، ﷺ۔

راہب کا استفسار

تہذیبی و طہرانی و ابو نعیم اور خرائجی کتاب البیو اتف میں فیض بن عبدہ سے راوی، میں نے محمد بن عدی بن ربیعہ سے پوچھا جاہلیت میں کہ ابھی اسلام نہ آیا تھا تمہارے باپ نے تمہارا نام محمد کیونکر رکھا، کہا میں نے اپنے باپ سے اس کا سبب پوچھا، جواب دیا کہ بنی تمیم سے ہم چار آدمی سفر کر گئے تھے، ایک میں اور سفیان بن جاشع بن دارم اور عمر بن ربیعہ اور اسامہ بن مالک، جب ملک شام میں پہنچے ایک تالاب پر اترے جس کے کنارے بیٹھ گئے، ایک راہب نے اپنے در سے ہمیں جھانکا اور کہا تم کون ہو؟ ہم نے کہا اولادِ مضر سے کچھ لوگ ہیں۔ کہا: اما انہ سوف یبعث منکم و یشیکان فی فساد عوا الیہ و یخذوا بحظکم منہ فوشدوا فاندہ خاتم النبیین۔ ترجمہ: سنئے ہو غریب بہت جد تم میں سے ایک نبی مبعوث ہونے والا ہے تم اس کی طرف دوڑنا اور اس کی خدمت و اطاعت سے بہرہ یاب ہونا کہ وہ سب میں پیچھا لگی ہے۔ ہم نے کہا اس کا نام پاک کیا ہوگا؟ کہا محمد

۱۔ الخصائص الکبریٰ باب ما جاء فی قلبہ الشریف ﷺ، دار الحدیثہ شارع الجمهوریۃ بعلبین، ۱۹۲/۱

تہذیب تاریخ دمشق، باب تطہیر قلبہ من النعل، دار احیاء التراث العربی، بیروت، ۱۳۹۱/۱

الخصائص الکبریٰ بحوالہ ابی نعیم باب ذکرہ فی التورۃ والإنجیل، دار الحدیثہ شارع الجمهوریۃ بعلبین، ۱۳۹۱/۱

ﷺ۔ جب ہم اپنے گھروں کو واپس آئے سب کے ایک ایک لڑکا ہوا اس کا نام محمد رکھا، اللہ علیہ وسلم، واللہ اعلم حیث یجعل رسالتہ۔

قبل از ولادت شہادت ایمان

زید بن عمرو بن نفیل کہ احد العشرۃ المبشورۃ سیدنا سعید بن زید کے والد ماجد ہیں رضی اللہ تعالیٰ عنہما، وہ ان دو مومن عہد جاہلیت سے تھے طلوع آفتاب عالمیت اسلام سے پہلے انتقال کیا مگر اسی زمانے میں تو حید الہی و رسالت حضرت ختم نبی ﷺ کی شہادت دیتے، ابن سعد و ابو نعیم حضرت عامر بن ربیعہ رضی اللہ عنہ سے راوی، میں زید رضی اللہ عنہ سے ملا کہ معتزلہ سے کوہ مزاکو جاتے تھے، انہوں نے قریش کی مخالفت اور ان کے معبودانِ باطل سے جدائی کی تھی، اس پر آج ان سے اور قریش سے کچھ لڑائی رنجش ہو چکی تھی، مجھے دیکھ کر بولے اے عامر! میں اپنی قوم کا مخالف اور ملت ابراہیم کا پیرو ہوا اسی کو معبود مانتا ہوں جسے ابراہیم علیہ السلام اللہ عزوجل پوجتے تھے، میں ایک نبی کا منتظر ہوں جو نبی اسامیوں اور اولادِ عبدالمطلب سے ہوں گے ان کا نام پاک احمد ہے میرے خیال میں میں ان کا زمانہ نہ پاؤں گا میں ابھی ان پر ایمان لاتا اور ان کی تصدیق کرتا ان کی نبوت کی گواہی دیتا ہوں، تمہیں اگر اتنی عمر ملے کہ انہیں پاؤ تو میرا سلام انہیں پہنچانا، اے عامر! میں تم سے ان کی نعت و صفت بیان کئے دیتا ہوں کہ تم خوب پہچان لو، درمیانہ قد ہیں، سر کے بال کثرت و قلت میں معتدل، ان کی آنکھوں میں ہمیشہ سرخ ڈورے رہیں گے، ان کی شانوں کے بچ میں مہر نبوت ہے، ان کا نام احمد، اور یہ شہر ان کا مولد ہے، یہیں ان کی رسالت ظاہر ہوگی، ان کی قوم انہیں سکے میں نہ رہنے دے گی کہ ان کا دین اسے ناگوار ہوگا، وہ ہجرت فرما کر مدینے جائیں گے، وہاں

۱۔ الخصائص الکبریٰ بحوالہ البیہقی والطہرانی والنحر الطبی باب اخبار الاحبار

دارالکتب الحدیثہ شارع الجمهوریۃ، بعلبین، ۵۸-۵۷

سے ان کا دین ظاہر و غالب ہوگا، دیکھو تم کسی دھوکے فریب میں آ کر ان کی اطاعت سے محروم نہ رہنا۔ فانی بلغت البلاد کلہا اطلب دین ابراہیم، و کل من اسأل من اليهود والنصارى و المجوس بقول هذا الدین وراءک، و یعتونہ مثل ما نعتہ لک، و یقولون لم یبق نسی غیرہ۔ ترجمہ: کہ میں دین ابراہیم کی تلاش میں شہروں شہروں پھرا یہود و نصاریٰ مجوس جس سے پوچھا سب نے یہی جواب دیا کہ یہ دین تمہارے پیچھے آتا ہے اور اس نبی کی وہی صفت بیان کی جو میں تم سے کہہ چکا اور سب کہتے تھے کہ ان کے سوا کوئی نبی باقی نہ رہا۔ عامر رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں جب حضور خاتم الانبیاء علیہ السلام کی نبوت ظاہر ہوئی میں نے زید رحمۃ اللہ علیہ کی یہ باتیں حضور سے عرض کیں، حضور نے ان کے حق میں دعائے رحمت فرمائی اور ارشاد کیا قد و اینہ فی الجنة یسحب ذیلہ۔ میں نے اسے جنت میں دامن کشاں دیکھا۔

انکار ختم نبوت کی وجوہات

اللہ اللہ اس زمانے کے یہود و نصاریٰ و مجوس نے تو بالاتفاق حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم پر نبوت ختم ہو جانے کی شہادتیں دیں اور آج کل کے کذاب بدگام بدعیان اسلام یہ شائستے نکالیں مگر ہے یہ کہ اس وقت تک ان فرقوں کو نہ حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم سے بغض و حسد تھا، نہ اپنے کسی پیشوا مروود کا خن مطرود بنانا مروود و مقصد، نہ اپنے کسی گھے بھائی کی بات رکھنی نہ بعد ظہور نور خاتمیت اپنے باپ و دادا کی نبوت گھڑنی، وہ کیوں جھوٹ بولتے جو کچھ علوم انبیاء و اخبار ابراہیم و ہمان و علماء سے پہنچا تھا صاف کہتے تھے، بعد ظہور اسلام ان ماعنہ کے دل میں حسد و عن و کا پھوڑا اچھوٹا اور ان بدعیان اسلام پر قہر ٹوٹا کہ کسی خبیثیت کا پیشوا خبیث رحمۃ اللہ علیہ انخصائص الکبریٰ بحوالہ ابن سعد راہی نعیم عن عامر بن ربیعہ، باب اخبار الاحبار، دار النکت الحدیثہ، شارع الجمہوریۃ بعدین، ۶۲-۶۱۔

معاذ اللہ آیہ کریمہ و خاتم النبین میں خدا کا جھوٹ ممکن لکھ گیا، اب یہ جب تک اپنی سید زوری سے کچھ خاتم الانبیاء گھڑ کر نہ دکھائیں اگرچہ زمین کے اگلے اسفلین طبقے میں تو گروہی پیشوا کی خدمت ہی کیا ہوئی، ہونہار سپوتوں کی سعادت ہی کیا ہوئی، کسی قاسم کفر و ضلالت شیم و مہاین حق و ہدایت کا کوئی بھائی لگتا نہ ہے مرتدوں کے ہاتھ بک گیا۔ ساتھ خاتم النبین کا فتویٰ لکھ گیا، اب یہ اگر تازی نبوتوں کا ٹھیکہ نہ ہیں ختم نبوت کے معنی متواتر کو مہل نہ کہیں تو اگلے تھے بھیت کی حمایت ہی کیا ہوئی، اختراعی طبیعت کی جوت ہی کیا ہوئی، کسی مردک کو یہ دھن سائی کہ سید بنے تو کیا بنے، کوئی گئے تو نبی کا نواسا ہی گئے، پاپے کا رشتہ کوئی بات نہیں، پیر جی پوتے نہ بن بیٹھے تو کچھ کرامات نہیں وسیعہ المذہب ظلموا اہی منقلب یقلبون (القرآن حکیم ۲۶/۲۷) ترجمہ: اور اب جان چائیں گے ظالم کہ کس کروٹ پلٹا کھائیں گے۔ ولا حول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم۔

مفتوح شاہ مصر کی تصدیق ولادت

اہم و اقدی و ابو نعیم حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ سے حدیث طویل ملاقات مفتوح بادشاہ مصر میں راوی، جب ہم نے اس نصرانی بادشاہ سے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی مدح و تصدیق سنی اس کے پاس سے دو کلام سن کر اٹھے جس نے ہمیں محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے ذیل و خاضع کر دیا ہم نے کہا سلاطین ہم ان کی تصدیق کرتے اور ان سے ڈرتے ہیں حالانکہ ان سے کچھ رشتہ علاقہ نہیں اور ہم تو ان کے رشتہ دار ان کے مسائے ہیں وہ ہمارے گھر ہمیں دین کی طرف بلانے آئے اور ہم ابھی ان کے پیرو نہ ہوئے، پھر میں اسکندریہ میں ٹھہرا کوئی گرجا کوئی پادری قبطی خواہ رومی نہ چھوڑا جہاں جا کر محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی صفت جو وہ اپنی کتاب میں پاتے ہیں نہ پوچھی ہو، ان میں ایک پادری قبطی سب سے بڑا مجتہد تھا اس سے پوچھا: ہل بقی احد من الانبیاء آیا پیغمبروں میں سے کوئی باقی رہا؟ وہ بولا: نعم و هو آخر

الانبياء ليس بينه وبين عيسى نبى قد امر عيسى باتباعه وهو النبى الامى
العربى اسمه احمد. ترجمہ: ہاں ایک نبی باقی ہیں وہ سب انبیاء سے پچھلے ہیں ان کے
اور عیسیٰ کے بیچ میں کوئی نبی نہیں، عیسیٰ علیہ السلام کو ان کی پیروی کا حکم ہوا ہے وہ نبی امی
عربی ہیں ان کا نام پاک احمد ﷺ۔ پھر اس نے حلیہ شریفہ و دیگر فضائل لطیفہ ذکر کئے، وغیرہ
نے فرمایا: اور بیان کر۔ اس نے اور بتائے: ازا جملہ کہا: یخص بمالم یخص به
الانبياء قبله كان النبی یبعث الی قومہ و یبعث الی الناس كافة، ترجمہ: انہیں وہ
فصلان عطا ہوں گے جو کسی نبی کو ملے ہر نبی اپنی قوم کی طرف بھیجا جاتا ہے وہ تمام لوگوں کی
طرف مبعوث ہوئے۔ وغیرہ فرماتے ہیں میں نے یہ سب باتیں خوب یاد رکھیں اور وہاں
سے واپس آ کر اسلام لایا۔

میلا دالنبی پر خاص تارے کا طلوع

ابونعیم حضرت حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ سے راوی، میں سات برس کا تھا
ایک دن کھیل رہا تھا کہ کوہِ نعت آواز آئی کہ ایسی جلد بیتی آواز میں نے کبھی نہ سنی تھی کیا دیکھتا
ہوں کہ مدینہ کے ایک بلند میے پر ایک یہودی ہاتھ میں آگ کا شعلہ لئے چی رہا ہے لوگ
اس کی آواز پر جمع ہوئے وہ بولا: هذا کوب احمد قد طلع هذا الکوکب لا
یطلع الا بالنبوة ولم یبق من الانبياء الا احمد ترجمہ: یہ احمد کے ستارے نے
طلوع کیا یہ ستارہ کسی نبی ہی کی پیدائش پر طلوع کرتا ہے اور اب انبیاء میں سوائے احمد کے

۱ دلائل النبوة لابی نعیم، الفصل الخامس عالم الکتاب بیروت، ص ۲۲۲

۲ دلائل النبوة لابی نعیم، الفصل الخامس، عالم الکتاب بیروت، ص ۱۷۱

الخصائص الكبرى بحوالہ ابی نعیم باب اخبار الاخبار مع دارالکتب الحدیثہ شارع
الجمهورية بعبادین، ۱۴۱۱ھ

کوئی باقی نہیں ﷺ۔

یہودی علماء کے ہاں ذکر ولادت

امام واقدی وابونعیم حضرت حلیہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے راوی: قال کما و
یہود فینا کالوا یدکسرون تبیا یبعث بمکة اسمه احمد ولم یبق من الانبياء
غیرہ وهو فی کتبنا ﷺ یعنی میرے بچپن میں یہود ہم میں ایک نبی کا ذکر کرتے جو
مکے میں مبعوث ہوں گے ان کا نام پاک احمد ہے اب ان کے سوا کوئی نبی باقی نہیں وہ ہمارے
کتابوں میں لکھے ہوئے ہیں۔

احبار کی زبان پر نعت نبی

ابونعیم سعد بن ثابت سے راوی: قال کان احبار یہود بنی قریظہ
والنضیر یدکرون صفة النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم، فلما طلع الکوکب
الاحمر اخبروا انه نبی والہ لا نبی بعدہ اسمه احمد ومهاجرہ الی یثرب
فلما قدم النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم المدينه و نزلها انکروا وحسدوا و
بغوا ۲ ترجمہ: یہودی قریظہ و بنی نضیر کے علماء حضور سید عالم ﷺ کی صفت بیان کرتے جب
سرخ ستارہ چمکا تو انہوں نے خبر دی کہ وہ نبی ہیں اور ان کے بعد کوئی نبی نہیں ان کا نام پاک
۱ الخصائص الكبرى بحوالہ ابی نعیم باب اخبار الاخبار مع دارالکتب الحدیثہ شارع
الجمهورية بعبادین، ۱۴۱۱ھ

۲ دلائل النبوة لابی نعیم، الفصل الخامس، عالم الکتاب بیروت، ص ۱۷۱

۳ الخصائص الكبرى بحوالہ ابی نعیم باب اخبار الاخبار مع دارالکتب الحدیثہ شارع
الجمهورية بعبادین، ۱۴۱۱ھ

احمد ہے، ان کی ہجرت گاہ مدینہ، جب حضور اقدس ﷺ مدینہ طیبہ تشریف لا کر رونق افروز ہوئے یہودی پیراؤں کے بغاوت منکر ہو گئے۔ فلما جاءهم ماعرفوا ككفروا به فلعنة الله على الكافرين (القرآن المکرّم ۸۹/۲) (تو جب تشریف لایا ان کے پاس وہ جانا پہچانا اس کے منکر ہو گئے تو اللہ کی لعنت منکروں پر۔ ت)

اہل یثرب کو بشارت میلا والنبی

زیاد بن ابیدہ سے راوی، میں مدینہ طیبہ میں ایک میلے پر تھا ناگوار ایک آواز سنی کہ کوئی کہنے والا کہتا ہے: یا اہل یثرب قد ذهب والله نبوة بنی اسرائیل، هذا نجم قد طلع بمولد احمد وهو نبی آخر الانبیاء و مهاجرة الی یثرب اے اہل مدینہ خدا کی قسم بنی اسرائیل کی نبوت گئی، ولادت احمد کا تارا چمکا، وہ سب سے بچھلے نہیں ہیں، مدینے کی طرف ہجرت فرمائیں گے، ﷺ۔

یوشع کی زبان پر نعت رسول

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے راوی میں نے مالک بن سنان رضی اللہ عنہ کو کہتے سنا کہ میں ایک روز بنی عبدالاشہل میں بات چیت کرتے گیا، یوشع یہودی بولا اب وقت آگاہ ہے ایک نبی کے ظہور کا جس کا نام احمد ﷺ حرم سے تشریف لائیں گے ان کا حلیہ و وصف یہ ہوگا، میں اس کی باتوں سے تعجب کرتا اپنی قوم میں آیا وہاں بھی ایک شخص کو ایسا ہی بیان کرتے پایا، میں بنی قریظہ میں گیا وہاں بھی ایک جمع میں نبی ﷺ کا ذکر پاک ہو رہا تھا ان میں سے زبیر بن باطال نے کہا: قد طلع الکوکب الاحمر الذی لم یطلع الا لخروج

۱۔ الخصائص الکبریٰ باب اخبار الاحبار بحوالہ ابی نعیم دارالکتب الحدیثہ شارع الجمهوریۃ بمعدین، ۶۸/۱

اسی وظہورہ ولم یبق احد الا احمد وهذه مهاجرة ترجمہ: بیشک سرخ ستارہ ظہور ہو کر آیا یہ ہر کسی نبی کی ولادت وظہور پر چمکتا ہے اور اب میں کوئی نبی نہیں پاتا سوا احمد کے، اور یہ شیران کی ہجرت گاہ ہے ﷺ۔

تذیل

ابن سعد و حاکم و بیہقی و ابونعیم حضرت ام المؤمنین صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے راوی کہ معظفہ میں ایک یہودی بغرض تجارت رہتا جس رات حضور پر نور ﷺ پیدا ہوئے قریش کی مجلس میں گیا اور پوچھا کیا آج تم میں کوئی لڑکا پیدا ہوا انہوں نے کہا ہمیں نہیں معلوم، کہا: احفظوا ما اقول لكم، ولد هذه الليلة نبی هذه الامة الاخيرة بین کتفیه علامۃ ۲ مدینہ ترجمہ: جو تم سے کہہ رہا ہوں اسے حفظ کر رکھو آج کی رات اس بچھلی امت کا نبی پیدا ہوا اس کے شانوں کے درمیان علامت ہے ﷺ۔

ارشادات حضور ختم الانبیاء علیہم افضل الصلوٰۃ و السلام

وفيها انواع نوع فی اسماء النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔

اسماء النبی:

۱۔ اہلہ امہ بخاری و مسلم و ترمذی و نسائی و امام مالک و امام احمد و ابوداؤد و طیالسی و ابن سعد و طبرانی و حاکم و بیہقی و ابونعیم و غیر ہم حضرت جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ سے راوی، رسول ۱۔ الخصائص الکبریٰ باب اخبار الاحبار بحوالہ ابی نعیم دارالکتب الحدیثہ شارع الجمهوریۃ بمعدین، ۶۵، ۶۶/۱

دلائل النبوة، الفصل الخامس، ما لم یکتب بہ موت ج ۸

۲۔ الخصائص الکبریٰ بحوالہ ابن سعد و الحاکم و بیہقی و ابی نعیم، باب ما ظهر فی لیلۃ مولده، دارالکتب الحدیثہ، بمعدین ۱/۲۲

اللہ ﷻ فرماتے ہیں: ان لی اسماء انا محمد و انا احمد و انا الماحی الذی یمحوا اللہ بى الکفر و انا الحاشر الذی یحشر الناس على قدمی و انا العاقب الذی لیس بعده نبی۔ ترجمہ: بیشک میرے متعدد نام ہیں، میں محمد ہوں، میں احمد ہوں، میں ماحی ہوں کہ اللہ تعالیٰ میرے سب سے کفر مٹاتا ہے، میں حاشر ہوں میرے قدموں پر لوگوں کا حشر ہوگا، میں عاقب ہوں اور عاقب وہ جس کے بعد کوئی نبی ﷺ نہیں۔

سید الخیر والاطہرائی کی روایت میں والختام زائد ہے یعنی اور میں خاتم ہوں ﷺ۔

انا محمد و احمد:

امام احمد مسند اور مسلم صحیح اور طہرائی معجم کبیر میں حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے راوی، رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں: انا محمد و احمد و المقفی و الحاشر و نبی التوبة و نبی الرحمة۔ ترجمہ: میں محمد ہوں اور احمد اور سب انبیاء کے بعد آنے والا اور خلاق کو حشر دینے والا اور رحمت کا نبی ﷺ۔

نبی التوبة:

نام مبارک جب جامع و کثیر النافع نام پاک ہے، اس کی تیرہ توجہیں فقیر غفر

الاولیٰ قدیر نے شرح صحیح مسلم للامام النووی و شرح الشفا للقاری

۱۔ صحیح مسلم کتاب الفضائل، باب فی اسمائه ﷺ، قدیمی کتب خانہ، کراچی ۲/۲۶۱

شعب الایمان للبیہقی، فصل فی اسماء رسول اللہ ﷺ، حدیث ۱۳۹۷، دار الکتب العلمیہ، بیروت ۲/۱۳۱

۲۔ شعب الایمان للبیہقی فصل فی اسماء رسول اللہ ﷺ، حدیث ۱۳۹۸، دار الکتب العلمیہ، بیروت ۲/۱۳۱، الطلقات الکبریٰ ذکر اسماء رسول اللہ ﷺ، دار صادر بیروت ۲/۱۰۳

۳۔ صحیح مسلم کتاب الفضائل، باب فی اسمائه ﷺ، قدیمی کتب خانہ، کراچی، ۲/۲۶۱

والخفاجی و مرقاة و اشعة اللمعات شروح مشکوٰۃ و تیسیر و سراج المنیر و حنفی شروح جامع صغیر و جمع الوسائل شرح شمائل و مطالع المسرات و مواہب و شرح زرقانی و مجمع البحار سے التقاط کیں اور چار توفیق اللہ تعالیٰ اپنی طرف سے بڑھائیں سب سترہ ہوئیں، بعضہا املح من بعض و احلی (ان میں ہر ایک دوسری سے لذیذ اور بیشی ہے۔ ت)

خصائص مصطفیٰ ﷺ:

(۱) حضور اقدس ﷺ کی ہدایت سے عالم نے توبہ و رجوع الی اللہ کی دو تین پائیں حضور کی آواز پر متفرق جماعتیں، مختلف امتیں اللہ ﷻ کی طرف پلٹ آئیں اذکرہ فی مطالع المسرات و قاری فی شرح الشفاء و الشیخ المحقق فی اشعة اللمعات و علیہ اقتصر فی المواہب اللدنیۃ شرح الاسماء العلیۃ و قبلہ شارحہا الزرقانی عند سر دھا۔ (اس کو مطالع المسرات میں اور ملا علی قاری نے شرح شفاء میں، شیخ محقق نے اشعة اللمعات میں ذکر کیا۔ اور اسی پر مواہب لدنیہ کے شرح اسماء مبارکہ میں اور اس سے قبل اپنے بیان میں شارح زرقانی نے اٹھارہ کیا۔ ت)

(۲) ان کی برکت سے خلائق کو توبہ نصیب ہوئی، الشیخ فی اللمعات و الاشعة، اقول و لیس بالاول فان الہدایۃ دعوة و ارادة و بالبرکۃ توفیق الوصول (اقول یہ چیز اول یعنی ہدایت سے حاصل نہیں ہوتی کیونکہ ہدایت دعوت، راستہ

۱۔ مطالع المسرات ذکر اسماء النبی ﷺ، مکتبہ نوریہ رضویہ لعل آباد، ص ۱۸

شرح الشفاء لعلی قاری علی ہائش تسمیہ الریاض فصل فی اسمائه ﷺ، دار الفکر بیروت، ۲/۲۹۳

شرح الزرقانی علی المواہب المقصد الثانی، الفصل الاول حروف ن، دار المعرفۃ، بیروت، ۳/۱۳۶

اشعة اللمعات شرح مشکوٰۃ، باب اسماء النبی و صفاته ﷺ، مکتبہ نوریہ رضویہ، سکھو، ۳/۳۸۴

دکھانے اور برکت سے وصول مقصود کی توفیق کا نام ہے)

(۳) ان کے ہاتھ پر جس قدر بندوں نے توبہ کی اور انبیائے کرام کے ہاتھوں پر نہ ہوئی الشیخ فی اللہیات و اشار الیہ فی الاشعة حیث قال بعد ذکر الاولین (شیخ نے لغات میں اسے ذکر کیا اور اھوہ میں اس کی طرف اشارہ فرمایا جہاں انہوں نے پہلے دونوں کا ذکر کیا وہاں یہ ہے۔ ت) ایسی صفت در جمع انبیاء مشترک است و در ذات شریف آں حضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم از حد بیشتر وافر و کامل تر است۔ ترجمہ: تمام انبیاء میں یہ صفت مشترک ہے اور آنحضرت ﷺ کی ذات میں یہ سب سے زیادہ اور وافر و کامل تر ہے۔ صحیح حدیثوں سے ثابت کہ روز قیامت یہ امت سب امتوں سے شمار میں زیادہ ہوگی، نہ فقط ہر ایک امت جداگانہ بلکہ مجموعہ جمع امت سے، اہل جنت کی ایک سو بیس صلیوں کی جن میں بحمد اللہ تعالیٰ اسی (۸۰) ہماری اور چالیس (۴۰) میں باقی سب امتیں، والحمد للہ رب العالمین۔

(۴) وہ توبہ کا حکم لے کر آئے (الامام النووی فی شرح صحیح مسلم والفاری فی جمع الوسائل والذرقانی فی شرح المواہب) اسے امام نووی نے شرح مسلم، ملا علی قاری نے جمع الوسائل اور ذرقانی نے شرح مواہب میں ذکر کیا۔ ت)

(۵) اللہ تعالیٰ کے حضور سے قبول توبہ کی بشارت لائے ۳ شرح المواہب

والصنای فی التیسیر۔

۱ اشعة اللہیات شرح مشکوٰۃ باب اسماء النبی و صفاتہ فی فصل نمبر ۱ مکتبہ نوریہ بیروت ص ۸۲/۳

۲ شرح صحیح مسلم لنووی کتاب الفضائل باب فی اسمائہ لیہ تدریج کتب خانہ کراچی ص ۶۱/۲

۳ تیسیر شرح الجامع الصغیر تحت حدیث انا محمد و احمد فی مکتبہ امام الشافعی ریاض ص ۳۷۶/۱

(۶) اقوال ہکمدہ توبہ عام لائے ہر نبی صرف اپنی قوم کے لئے توبہ لاتا ہے وہ تمام جہان سے توبہ لینے آئے ﷺ۔

(۷) بلکہ توبہ کا حکم وہی لے کر آئے کہ انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام سب ان کے نائب ہیں تو روز اول سے آج تک اور آج سے قیامت تک جو توبہ خلق سے طلب کی گئی یا کی جائے گی، واقع ہوئی یا وقوع پائے گی۔ سب کے نبی، ہمارے نبی توبہ ہیں اعلیٰ اللہ تعالیٰ مدہ وسلم القاسمی فی مطالع المسرات فجزاہ اللہ معانی المیرات و عوالی المسرات (یہ علامہ قاسمی نے مطالع المسرات میں ذکر کیا، اللہ تعالیٰ ان کو نیکیوں کا ذخیرہ اور بلند خوشیاں جزا میں عطا فرمائے۔ ت)

(۸) توبہ سے مراد اہل توبہ ہیں، اے علی وزان قولہ تعالیٰ واسئل القریۃ (اللہ تعالیٰ کے قول واسئل القریۃ کے انداز پر۔ ت) یعنی تو ابین کے نبی، مطالع المسرات مع زیادة منی (مطالع المسرات اور جو کچھ زیادہ ہے وہ میری طرف سے) اقوال اب وفق یہ ہے کہ توبہ سے مراد ایمان میں ۳ کما سوغہ المناوی لم العزیزی فی شروح الجامع الصغیر (جیسا کہ علامہ مناوی نے پھر عزیزی نے الجامع الصغیر کی شرحوں میں ذکر فرمایا۔ ت) حاصل یہ کہ تمام اہل ایمان کے نبی۔

(۹) ان کی امت تو ابین ہیں، وصف توبہ میں سب امتوں سے ممتاز ہیں،

۱ مطالع المسرات، ذکر اسماء النبی ﷺ، مکتبہ نوریہ رضویہ، فصل آ بار ص ۱۰۲-۱۰۱

۲ مطالع المسرات، ذکر اسماء النبی ﷺ، مکتبہ نوریہ رضویہ، فصل آ بار ص ۱۰۲-۱۰۱

۳ تیسیر شرح الجامع الصغیر، تحت حدیث انا محمد و احمد، مکتبہ امام

الشافعی ریاض ص ۳۷۶/۱

قرآن ان کی صفت میں الناسیون فرماتا ہے، جمع الوسائل، جب گناہ کرتے ہیں تو پہلے
لاتے ہیں یہ امت کا فضل ہے اور امت کا ہر فضل اس کے نبی کی طرف راجع ہے، مطالع، اقول
وہ فارق ما قبلہ فلیس فیہ حذف ولا يجوز (میں کہتا ہوں، اس سبب سے وہ پہلے
سے جدا ہوا تو اس میں نہ حذف ہے اور نہ یہ جائز ہے۔)

(۱۰) ان کی امت کی توبہ سب امتوں سے زیادہ مقبول ہوئی، صحیح، غنی علی الجامع
الصغیر، کہ ان کی توبہ میں بخیر و بد امت و ترک فی الحال و عزم امتناع پر کفایت کی گئی، نبی الرحمة
ﷺ نے ان کے بوجھ اہل اہل امتوں کے سخت و شدید باران پر نہ آنے دیئے، اگلوں
کی توبہ سخت و خفایت سے مشروط کی جاتی تھی گو سالہ پرستی سے بنی اسرائیل کی توبہ اپنی
جانوں کے قتل سے رکھی گئی کما نطق بہ القرآن العزیز (جیسا کہ قرآن نے اس کو بیان
فرمایا۔) جب ستر ہزار آپس میں کت چکے اس وقت توبہ قبول ہوئی، شرح الشفاء
للقراری والمرقاۃ ونسیم الریاض والفاسی ومجمع البحار، برمز (ن) للامام
النووی والدی رائتہ فی منهاجہ ما قدمت فحسب۔ (ن کی رمز امام نووی کی
طرف ہے) اور جو میں نے ان کی کتاب منهاج میں دیکھا وہ میں نے پہلے بیان کر دیا ہے
اور بس اقتصر الحنفی فی تقریر هذا الوجه علی ذکر الاستغفار فقط فقال
لانه قبل من امته التوبة بمجرد الاستغفار زاد ميرك بخلاف الامم

اجمع الوسائل فی شرح الشمائل باب ما جاء فی اسماء رسول اللہ ﷺ، دار المعرفۃ بیروت، ۱۸۳/۲

ح مطالع المسرات ذکر اسماء النبی ﷺ، مکتبہ نوریہ رضویہ، سکھر، ص ۱۰۱

ح حاشیہ الحنفی علی لجامع الصغیر علی غرض اسراج المنیر المصنعة الاثریة المصریة، مصر، ۱۸۳/۲

السابقة واستدل بقوله تعالى فاستغفروا لله واستغفر لهم الرسول الآية
وقد اقره العلامة القاری فی المرقاة وفي شرح الشفا و شدد النكير عليه
فی جمع الوسائل شرح الشمائل فقال هذا قول لم يقل به احد من العلماء
فهو خلاف الامة وقد قال واركان التوبة علی ما قاله العلماء ثلثة الندم
والقلع والعزم علی ان لا يعود ولا احد جعل الاستغفار النسائی شرطاً
للتوبة ۲ اقول رحمہ اللہ مولانا القاری ابن فی کلام الحنفی ومیرک ان
التوبة لا تقبل الا بالاستغفار فضلاً عن اشتراط الاستغفار باللسان، اما
ذكر ان مجرد الاستغفار كاف فی توبة هذه الامة من دون الزام امور اخر
شافة جدا كقتل النفس وغيره مما لمزم به الامم السابقة فلا تشم منه
رائحة اشتراط الاستغفار لمطلق التوبة وان امعنت النظر لم تجد فيه خلا
فالحديث الاركان ايضاً فان الاستغفار الصادق لا ينشوا الا عن ندم صحيح
والندم الصحيح يلزمه الافلاع وعزم الترك، ولذا صح عنه صلى الله تعالى
عليه وسلم قوله الندم توبة علا ان المقصود الحصر بالنسبة الي ما كان علی
الامم السابقة من الامر ثم هذا كله لا مساغ له فی تقريره لوجه بما قررنا
كما ترى فاعرف ۱۲ منه غنی نے اپنی تقریر میں اس وجہ پر استغفار کے ذکر کا اقتضار
کیا تو فرمایا آپ کی امت سے صرف استغفار پر توبہ قبول فرمائی، اس پر میرک نے "بخلاف
الامم السابقة" کا اضافہ کیا انہوں نے دلیل میں اللہ تعالیٰ کا قول "اللہ تعالیٰ سے استغفار کرو

۱ مرقات المفاتیح کتاب الفضائل باب اسماء النبی وصفاته مع مکتبہ حبیبہ کراۃ، ۱۰/۱۵

جمع الوسائل فی شرح الشمائل، باب ما جاء اسماء رسول ﷺ، دار المعرفۃ بیروت، ۱۸۳/۲

۲ جمع الوسائل فی شرح الشمائل، باب ما جاء اسماء رسول ﷺ، دار المعرفۃ بیروت، ۱۸۳/۲

اور رسول ان کے لئے استغفار فرمائیں، آیہ ۱۰ ذکر کیا، علامہ قاری نے مرقات اور شرح شفاء میں اس کو ثبت رکھا جبکہ جمع الوسائل میں اس پر سخت اعتراض کیا اور کہا کہ یہ بات علماء میں سے کسی نے نہ کی تو یہ امت کے خلاف ہے اور فرمایا کہ توبہ کے ارکان علماء کے بیان کے مطابق تین ہیں، ندامت اور چھوڑنا، اور آئندہ نہ کرنے کا عزم، اور کسی نے بھی زبانی استغفار کو توبہ کی شرط نہ کہا، اقول (میں کہتا ہوں) اللہ تعالیٰ ملا علی قاری پر رحم فرمائے خفی اور میرک کے کلام میں استغفار کے بغیر توبہ کا قبول نہ ہونا کہاں ہے چہ جائیکہ زبانی استغفار کی شرط ہو، انہوں نے تو یوں کہا ہے کہ اس امت کی توبہ میں صرف استغفار کافی ہے دوسرے شائق امور لازم نہیں مثلاً جانوروں کو قتل کرنا وغیرہ، جو کچھ پہلی امتوں پر لازم کیا گیا اس سے مطلق توبہ کے لئے استغفار کی شرط کی بونگ محسوس نہیں ہوتی، اگر آپ گہری نظر سے دیکھیں تو اس میں آپ کوئی خلاف نہ پائیں گے کہ یہی استغفار کا وجود یہی ندامت کے بغیر نہیں ہو سکتا کیونکہ صحیح ندامت کو گناہ کا ختم کرنا اور اس کے ترک کا عزم لازم ہے اسی معنی میں حضور ﷺ سے صحیح منقول ہے کہ ندامت توبہ ہے اس کے علاوہ ان کا مقصد پہلی امتوں پر لازم امور کی نسبت سے حصر کرنا ہے، پھر اس وجہ کی تقریر میں اس تمام بیان کا کوئی دخل نہیں ہے جس کی ہم نے تقریر کی جیسا کہ آپ اسے دیکھ رہے ہیں، غور کرو ۱۰۱ منہ۔ (ت)

(۱۱) وہ خود کثیر التوبہ ہیں: صحیح بخاری میں ہے: میں روز اللہ سبحانہ سے سو بار استغفار کرتا ہوں۔ اشرح الشفاء و المرقاة واللمعات والمجمع برمزوط للطیبی والزرقانی ہر ایک کی توبہ اس کے لائق ہے حسنات الابرار سمیات المقربین (نیکوں کی خوبیاں مقربین کے گناہ ہیں۔ ت) حضور اقدس ﷺ ہر آن ترقی اشرح الشفاء لعلی لاری علی ہامش نسیم الریاض فی اسماء اللہ ﷺ، دار الفکر بیروت، ۳۹۲/۲ مرقات المفاتیح کتاب الفضائل باب اسماء اللہ ﷺ و صفاتہ، مکتبہ حبیبہ کوئٹہ، ۵۰، ۳۹/۱۰

مقامات قرب و مشاہدہ میں ہیں۔ وللاخرة خیر لک من الاولى (قرآن انکرم ۹۳/۲) آپ کے لئے ہر پہلی ساعت سے دوسری افضل ہے۔ ت) جب ایک مقام اجل و اعلیٰ پر ترقی فرماتے گزشتہ مقام کو بہ نسبت اس کے ایک نوع تصویر تھوہ فرما کر اپنے رب کے حضور توبہ و استغفار لاتے تو وہ ہمیشہ ترقی اور ہمیشہ توبہ ہے تصویر میں ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مطالع مع بعض زیادات منیٰ ل

(۱۲) باب توبہ: انہیں کے امت کے آخر عہد میں باب توبہ بند ہوگا شرح الشفاء للفقاری ۲، اگلی نبوتوں میں اگر کوئی ایک نبی کے ہاتھ پر تائب نہ ہوتا کہ دوسرا نبی آئے اس کے ہاتھ پر توبہ لائے یہاں باب نبوت مسدود اور ختم ملت پر توبہ مفقود، توجوان کے دست اقدس پر توبہ نہ لائے اس کے لئے کہیں توبہ نہیں ۳ افادہ الفاسی وبہ استقام کولہ من وجود التسمیٰ بهذا الاسم العلوی السمی (یہ فائدہ علامہ فاسی نے بیان کیا اور اس معنی کی بناء پر آپ کی ذات مبارکہ کا اس نام سے مسکی ہونا درست ہے۔ ت)

(۱۳) فاتح باب توبہ: وہ فاتح باب توبہ ہیں سب میں پہلے سیدنا آدم علیہ الصلوٰۃ والسلام نے توبہ کی وہ انہیں کے توسل سے تھی تو وہی اصل توبہ ہیں اور وہی وسیلہ توبہ، صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم، مطالع ۳

(۱۴) کعب کا خون: وہ توبہ قبول کرنے والے ہیں ان کا دروازہ کرم توبہ و معذرت کرنے والوں کے لئے ہمیشہ مفتوح ہے جب سید عالم ﷺ نے کعب بن

۱. مطالع المسرات، ذکر اسماء النبی ﷺ، مکتبہ نوریدہ و ضویہ، فیصل آباد، ۱۰۱

۲. شرح الشفاء لعلی لاری علی ہامش نسیم الریاض فی اسماء اللہ ﷺ، دار الفکر بیروت، ۳۹۳/۲

۳. مطالع المسرات، ذکر اسماء النبی ﷺ، مکتبہ نوریدہ و ضویہ، فیصل آباد، ۱۰۱

۴. مطالع المسرات، ذکر اسماء النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم، مکتبہ نوریدہ و ضویہ، فیصل آباد، ۱۰۱

زہیر رحمہ اللہ کا خون ان کے زمانہ نصرا نیت میں صباغ فرما دیا ہے ان کے بھائی بکیر بن زہیر رحمہ اللہ نے انہیں کھافطہ الیہ فانہ لا یرد من جاء تائباً ان کے حضور اذکر آؤ جو ان کے سامنے توبہ کرتے حاضر ہو یا سے کبھی رو نہیں فرماتے مطالع المسرات، اسی بناء پر کعب رحمہ اللہ جب ہضروئے راہ میں قصیدہ اُفتیہ پالت سعادتم کیا جس میں عرض رسا ہیں۔

البیت ان رسول اللہ اوعذنی

والعفو عند رسول اللہ ماعول

انی التبت رسول اللہ معذرا

والعذر عند رسول اللہ مقبول ۲

مجھے خبر پہنچی کہ رسول اللہ رحمہ اللہ نے میرے لئے سزا کا حکم فرمایا ہے اور رسول کے ہاں معافی کی امید کی جاتی ہے اور رسول اللہ رحمہ اللہ کے حضور معذرت کرتا حاضر ہوا اور رسول اللہ رحمہ اللہ کی بارگاہ میں نذر دست قبول پاتا ہے۔ توراۃ مقدس میں ہے: لا یجزی بالیسئۃ السئۃ ولكن یعفو ویغفر ۳ احمد رحمہ اللہ بدی کا بدلہ بدی نہ دیں گے بلکہ بخش دیں گے اور مغفرت فرمائیں گے رواہ البخاری عن عبد اللہ بن عمرو والدارمی وابنا سعد وعساکر عن ابن عباس والاخیو عن عبد اللہ بن سلام وابن ابی حاتم عن وہب بن منہ والبولعیم عن کعب الاحبار رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین۔ اس کو

۱. مطلع المسرات، ذکر اسماء النبی صلو اللہ تعالیٰ علیہ وسلم، مکبہ نورہ رصوبہ، قیقل آباد ۱۳۲

۲. المجموعۃ النہالیۃ فی المذالح النوبیۃ قصیدہ پالت سعاد لکعب بن زہیر رحمہ اللہ

دار المعرفۃ بیروت ۶/۳

۳. صحیح البخاری کتاب الیووع باب کواہیہ الصخب فی السوق، تدریج کتب خانہ کراچی ۲۹۵۱

سنن دارمی باب صفۃ النبی رحمہ اللہ، دارالوین بیروت ۱۵/۱

بخاری نے عبد اللہ بن عمر اور دارمی، ابن سعد اور ابن عساکر نے ابن عباس سے اور آخری نے عبد اللہ بن سلام سے، ابن ابی حاتم نے وہب بن منہ سے اور ابو نعیم نے کعب الاحبار رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین سے روایت کیا۔ ت۔ وانہذا حضور اقدس رحمہ اللہ کے اسمائے طیبہ ہیں عفو غفور رحمہ اللہ۔

(۱۵) نبی توبہ: قول وہ نبی توبہ ہیں، بندوں کو حکم ہے کہ ان کی بارگاہ میں حاضر ہو کر توبہ واستغفار کریں اللہ تو ہر جگہ سنتا ہے، اس کا علم اس کا سمع اس کا شہود سب جگہ ایک سہ ہے مگر حکم یہی فرمایا کہ میری طرف توبہ چاہو تو میرے محبوب کے حضور حاضر ہو۔ قال تعالیٰ ولو انہم اذ ظلموا انفسہم جاؤک فاستغفروا اللہ واستغفرلہم الرسول لوجہوا اللہ نوابا وحیما (القرآن حکیم ۶۰/۶) اگر وہ جو اپنی جانوں پر ظلم کریں تیرے پاس حاضر ہو کر خدا سے بخش چاہیں اور رسول ان کی مغفرت مانگے تو ضرور خدا کو توبہ قبول کرنے والا مہربان پائیں۔ حضور کے عالم حیات ظاہری میں حضور ظاہر تھا، اب حضور مزارعہ انوار ہے اور جہاں یہ بھی میسر نہ ہو تو دل سے حضور پر نور کی طرف توبہ حضور سے توسل فرماؤ، استغاثہ، طلب شفاعت کہ حضور اقدس رحمہ اللہ اب بھی ہر مسلمان کے گھر میں جلوہ فرما ہیں، ملا علی قاری مایہ زہد الہادی شرح شفا شریف میں فرماتے ہیں ارواح النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم حاضرو فی بیوت اہل الاسلام۔ ترجمہ: نبی رحمہ اللہ ہر مسلمان کے گھر میں جلوہ فرما ہیں۔

(۱۶) وہ مفیض توبہ ہیں توبہ لیتے بھی یہی ہیں اور دیتے بھی یہی، یہ توبہ نہ دیں تو کوئی توبہ نہ کر سکے، توبہ ایک نعمت عظمیٰ بلکہ اجل نعم ہے، اور نصوص متواترہ اولیائے کرام و علمائے اعلام سے مبرہن ہو چکا کہ ہر نعت قلیل یا کثیر، صغیر یا کبیر، جسمانی یا روحانی، دینی یا

۱. شرح شفاء للقراری علی هامش تسم المریض، الباب الرابع من القسم الثانی، مطبعة الأزرہ

بہ المصریۃ، مصر ۳۶۳/۳

دیوی، ظاہری یا باطنی، روز اول سے اب تک، اب سے قیامت تک، قیامت سے آخرت، آخرت سے ابد تک، مؤمن یا کافر، مطیع یا فاجر، ملک یا انسان، جن یا حیوان بلکہ تمام ماسوا اللہ میں جسے جو کچھ ملے یا ملتی ہے یا ملے گی اس کی کئی انہیں کے صباے کرم سے کھلی اور کھلتی ہے اور کھلے گی، انہیں کے ہاتھوں پر ملتی اور ملتی ہے یہ سر الوجود و اصل الوجود و علیہ اللہ الاعظم و ولی نعمت عالم ہیں ﷺ، یہ خود فرماتے ہیں ﷺ: انا ابو القاسم اللہ يعطى وانا القسم (نہ) رواہ الحاكم في المستدرک وصححه واقوه الناقدون۔ میں ابو القاسم ہوں اللہ دیتا ہے اور میں تقسیم کرتا ہوں۔ (اسے حاکم نے مستدرک میں روایت کیا اور اس کی تصحیح کی اور تحقیق کرنے والوں نے اسے ثابت رکھا ہے۔ ت) ان کا رب اللہ ﷻ فرماتا ہے: وما ارسلناک الا رحمة للعالمین (القرآن المکریم ۲۱/۱۷۷) ترجمہ: ہم نے نہ بھیجا تمہیں مگر رحمت سارے جہان کے لئے۔

فقیر غفر اللہ تعالیٰ نے اس جانفزا و ایمان افروز و دشمن گزاو شیطان سوز بحث کی تفصیل طویل اور اس پر انصوبس قاہرہ و کثیرہ وافر کی کشیر جمیل اپنے رسالہ مبارکہ سلطنت المصطفیٰ فی ملکوت الوریٰ میں ذکر کی والحمد للہ رب العلمین۔

(۷۱) اقول وہ نبی تو بہ ہیں کہ گناہوں سے ان کی طرف توبہ کی جاتی ہے توبہ میں انکا نام پاک نام جلال حضرت عزت جلالہ کے ساتھ لیا جاتا ہے کہ میں اللہ و رسول کی طرف توبہ کرتا ہوں ﷻ و علی اللہ تعالیٰ علیہ الصلوٰۃ و السلام صحیح بخاری و صحیح مسلم شریف میں ہے ام المؤمنین صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے عرض کی: یا رسول اللہ اتوب الی اللہ والی رسولہ ما ذا

المستدرک للحاکم، کتاب التاریخ ذکر اسماء النبی ﷺ، دار الفکر بیروت، ۱۴۰۲/۲
ف: ہر نعمت ہر شخص کو نبی ﷺ سے ملی اور ملتی ہے اور ملے گی۔

اذہبت؟ ترجمہ: یا رسول اللہ! میں اللہ اور اللہ کے رسول کی طرف توبہ کرتی ہوں مجھ سے کیا خطا ہوئی؟ مجھ کبیر میں حضرت ثوبان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہے ابو بکر صدیق و عمر فاروق وغیرہما چالیس اجلہ صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم حضور اقدس ﷺ کی طرف کھڑے ہو کر ہاتھ پھیلا کر لرزے کا پتے حضور سے عرض کی: تبنا الی اللہ والی رسولہ ترجمہ: ہم اللہ اور اس کے رسول کی طرف توبہ کرتے ہیں۔

فقیر نے یہ حدیثیں مع جمیل و نفیس بحثیں اپنے رسالہ مبارکہ "الامن والعلیٰ لناعنی المصطفیٰ بدافع البلاء" میں ذکر کیں۔

اقول توبہ کے معنی ہیں تافرمانی سے باز آنا، جس کی معصیت کی ہے اس سے عہد اطاعت کی تجدید کر کے اسے راضی کرنا، اور نص قطعی قرآن سے ثابت کہ اللہ ﷻ کا ہر گنہگار حضور سید عالم ﷺ کا گنہگار ہے۔ قال اللہ تعالیٰ: من یطع الرسول فقد اطاع اللہ (القرآن المکریم ۸۰/۴) ترجمہ: جس نے رسول کی اطاعت کی اس نے اللہ کی اطاعت کی۔ وبلزومہ عکس النقیض من لم یطع اللہ لم یطع الرسول وهو معنی قولنا من عصی اللہ فقد عصی الرسول۔ اس کو عکس نقیض، من لم یطع اللہ لم یطع الرسول لازم ہے اور ہمارے قول "من عصی اللہ فقد عصی الرسول" کا یہی معنی ہے۔ (ت) اور قرآن عظیم حکم دیتا ہے کہ اللہ و رسول کو راضی کرو۔ قال اللہ تعالیٰ: واللہ ورسولہ احق ان یرضوه ان کما نوا مؤمنین (القرآن المکریم ۲۲/۹) ترجمہ: سب سے زیادہ راضی کرنے کے مستحق اللہ و رسول ہیں اگر یہ لوگ ایمان رکھتے ہیں۔

اصحیح البخاری، کتاب النکاح باب هل یرجع اذا رای منكراً فی الدعوة، قدیمی کتب قاتہ کراچی، ۷۷۸/۴

ح: المعجم الکبیر، حدیث ۱۳۲۳، المکتبۃ الفیصلیۃ بیروت، ۹۵/۲ و ۵۹

نسأل الله الايمان والامن والامان ورضا ورضى رسولہ الكريم عليه وعلى
آلہ الصلوٰۃ والسلام۔ ترجمہ: ہم اللہ تعالیٰ سے ایمان، امن و امان، اس کی رضا، اس کے رسول
کرم کی رضا چاہتے ہیں، سلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم۔ (ت) یہ نفیس فوائد کہ استطاعتاً
زبان پر آگئے قابل حفظ ہیں کہ اس زمانے کے غیر میں نہیں گے یوں تو

ہر گھنٹے راز گنگ و غوغا ہے

(ہر گھنٹے راز گنگ و غوغا ہے۔ ت)

مگر میں امید کرتا ہوں کہ فقیر کی یہ تین توجہیں اخیر بحمد اللہ تعالیٰ چیز سے دیگر ہیں
وبالله التوفیق۔

توبہ قبول کرنے والے نبی

امام احمد و ابن سعد و ابن ابی شیبہ و امام بخاری و ترمذی و مشکل میں حضرت
حذیفہ رضی اللہ عنہ سے راوی، مدینہ طیبہ کے ایک راستے میں حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم مجھے ملے ارشاد
فرمایا: انا محمد وانا احمد وانا لیس الرحمة و لیس التوبة وانا المقفی وانا
الحاضر و لیس الملاحم۔ ترجمہ: میں محمد ہوں، میں احمد ہوں، میں رحمت کا نبی ہوں،
میں توبہ کا نبی ہوں، میں سب میں آخر نبی ہوں، میں حشر دینے والا ہوں، میں جہادوں کا نبی
ہوں، سلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔

مالک لواء احمد:

طبرانی معجم کبیر اور سعید بن منصور سنن میں حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ
اشمالی الترمذی مع جامع الترمذی باب ماجاء فی اسماء رسول اللہ فی تہذیب کارۃ تجارت کتب
کراچی ۵۹۷/۲

مسند احمد بن حنبل، حدیث حضرت حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ، دار الفکر بیروت، ۳۰۵/۵

سے راوی، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں: انا محمد وانا احمد وانا الحاضر الذی
احشر الناس علی قدمی، وانا ماحی الذی یمحو اللہ بی الکفر، فاذا کان یوم
القیمة کان لواء الحمد معی، وکنت امام المرسلین وصاحب شفاعتہم۔
ترجمہ: میں محمد ہوں، میں احمد ہوں، میں حاضر ہوں کہ لوگوں کو اپنے قدموں پر میں حشر دوں گا،
میں ماحی ہوں کہ اللہ تعالیٰ میرے سبب سے کفر کو مٹاتا ہے، قیامت کے دن لواء الحمد میرے
ہاتھ میں ہوگا، میں سب پیغمبروں کا امام اور ان کی شفاعتوں کا مالک ہوں گا صلی اللہ علیہ وسلم۔

اساتے طیبہ خاتم و عاقب و معنی تو معنی ختم نبوت میں نص صریح ہیں، غناء فرماتے
ہیں اسم پاک حشر بھی اسی طرف نظر۔ امام نووی شرح صحیح مسلم میں فرماتے ہیں: قال
العلماء معنا هما (ای معنی روایتی قدیمی بالثبوت والافراد) بحشرون علی
اثری و زمان نبوتی و رسالتی و لیس بعدی نبی۔ ترجمہ: غناء نے فرمایا ان دونوں
یعنی قدیمی مقرر اور قدیمی تثبیت کا معنی یہ ہے کہ لوگوں کا حشر میرے پیچھے میری رسالت و نبوت
کے زمانہ میں ہوگا، اور میرے بعد کوئی نبی نہیں۔ (ت)

تفسیر میں ہے

ای علی اثر نبوتی ای زمانہ ای لیس بعدہ نبی ۳ (یعنی میری نبوت
کے زمانہ کے بعد یعنی میرے بعد کوئی نبی نہیں۔ ت) جمع الوسائل میں ہے: قال العزری

المعجم الکبیر للطبرانی، حدیث ۱۷۵۰، باب من اسمہ جابر بن عبد اللہ، التکلیف القیامہ
بیروت، ۸۲/۲

۲ شرح صحیح مسلم للتووی مع صحیح مسلم، باب فی اسمائہ صلی اللہ علیہ وسلم، قدیمی کتب خانہ کراچی،
۲۰۱/۲

۳ التفسیر شرح الجلال الصغیر تحت حدیث ان لی اسماء، مکتبہ امام شافعی الریاض، ۳۳۳/۱

ای بحشر الناس على اثر زمان نبوتی ليس بعدی نسی۔ (جزری نے فرمایا یعنی لوگوں کا حشر میری نبوت کے زمانہ کے بعد ہوگا میرے بعد کوئی نبی نہ ہوگا۔ ت)

دس اسمائے مبارکہ

ابن مردويه تفسیر اور الہ فہم دائل میں اور ابن عدی وابن عساکر و دیلمی حضرت ابوالطفیل رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے راوی، رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں: ان لی عشرة اسماء عند ربی انا محمد و احمد و الفاتح و الخاتم و ابو القاسم و الحاشر و العاقب و الماحی و بس و طلحہ ترجمہ میرے رب کے یہاں میرے دس نام ہیں، محمد و احمد و فاتح عالم ایجاد و خاتم نبوت و ابو القاسم و حاشر و آخر الانبیاء و ماحی کفر و بس و طلحہ ابن عدی کامل میں حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے راوی ان لی عند ربی عشرة اسماء میرے رب کے پاس میرے لیے دس نام ہیں، انا محمد و احمد و ماحی و حاشر و عاقب یعنی خاتم الانبیاء و رسول الرحمة و رسول التوبہ و رسول الملام و ذکر کر کے فرمایا: وانا المقفی فقیبت البیین عامة وانا قسم ۳ (میں مقفی ہوں کہ تمام پیغمبروں کے بعد آیا اور میں کامل جامع ہوں ﷺ۔)

۱۔ جمع الزمائل فی شرح الشمائل باب ماجاء فی اسماء رسول اللہ ﷺ دار المعرفة بیروت، ۸۲/۴

۲۔ الكامل فی ضعفاء: ترجمہ سیف بن وہب، دار الفکر بیروت، ۱۳۴۳/۳

۳۔ دلائل النبوة لابی نعیم، الفصل الثالث، عالم الکتب بیروت، ص ۱۲

۴۔ لہذیب تاریخ ابن عساکر، باب معرفة اسماء مع دار احیاء التراث العربی بیروت، ۲۵۱/۱

۵۔ الكامل فی ضعیف الرجال ترجمہ وہب بن وہب بن خیبر بن عبد اللہ بن زہیر، دار الفکر بیروت، ۲۵۲/۷

متنبیہ

یہ حدیث ابن عدی نے مولیٰ علی و ام المؤمنین صدیقہ و اسامہ بن زید و عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے بھی روایت کی، کما فی مطالع المسرات فان کان کلہا عاقب او مقف و لحوہما کانت خمسة احادیث۔ (جیسا کہ مطالع المسرات میں ہے تو اگر تمام میں عاقب یا مقف وغیرہ ہوں تو پانچ احادیث ہوئیں۔ ت) الحاشر و العاقب:

حاکم مستدرک میں باقائدہ تصحیح حضرت عوف بن مالک رضی اللہ عنہ سے راوی، سید المرسلین ﷺ کہتے ہیں: یومئذ میں تشریف لے گئے، میں ہر کاب تھا فرمایا: اے مرد و یتیم! مجھے بارہ آدمی دکھائو جو گواہی دیں گے کہ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ ﷺ، اللہ ﷻ سب یہود سے اپنا غضب (یعنی جس میں وہ زمانہ موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام سے گزرتا ہے) میں کہ وناؤا بغضب من اللہ فباؤا بغضب علی غضب (القرآن اعراب: ۹۰/۶) اور خدا کے غضب میں آئے تو غضب پر غضب کے سزاوار ہوئے۔ ت) اٹھائے گا، یہودین کر چپ رہے کسی نے جواب نہ دیا۔ حضور نے فرمایا: ایہتم فواللہ لا انا الحاشر وانا العاقب وانا النبی المصطفیٰ امستم او کذبتم ا ترجمہ: تم نے نہ مانا خدا کی قسم بیشک میں حاشر ہوں اور میں خاتم الانبیاء ہوں اور میں نبی مصطفیٰ ہوں خواہ تم مانو یا نہ مانو۔

رسول جہاد:

ابن سعد مجاہد کی سے مرسل راوی، رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں: انا محمد و احمد انا رسول الرحمة انا الملاحمة انا المقفی و الحاشر ا ترجمہ: میں محمد

۱۔ المستدرک للحاکم، کتاب معرفة الصحابة، مطبع دار الفکر بیروت، ۳/۱۵۳

۲۔ الطبقات الکبریٰ لابی سعد ذکر اسماء الرسول ﷺ، دار صادر، بیروت، ۱/۵۰

واحمد ہوں، میں رسول رحمت ہوں، میں رسول جہاد ہوں، میں خاتم الانبیاء ہوں، میں لوگوں کو
حشر دینے والا ہوں ﷺ۔

نوع آخر

هو الاول والاخر والظاهر والباطن (القرآن الكريم ص ۳۰)

وہی ہیں اول وہی ہیں آخر وہی ہیں باطن وہی ہیں ظاہر

انہیں سے عالم کی ابتدا ہے وہی رسولوں کی انتہا ہیں

صحیحین میں ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے ہے، رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں: نحن الاخرون السابقون
یوم القيامة انہم زمانے میں سب سے پہلے اور قیامت میں سب سے اگلے ہیں۔ مسلم وابن
ماجر ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے راوی، رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں: نحن الاخرون
من اهل الدنيا والاولون یوم القيامة المقضى لهم قبل الخلائق ترجمہ: ہم دنیا میں
سب کے بعد اور آخرت میں سب پر سابق ہیں، تمام جہان سے پہلے ہمارے لئے حکم ہوگا۔
دارمی ابن مکتوم رضی اللہ عنہ سے راوی، رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں: ان الله ادرک بی الاجل
المرجو واختیار نبی اختیار الفتح الاخرون ونحن السابقون یوم القيامة ترجمہ:
جنگ اللہ نے مجھے مدت اخیر و زمانہ انتظار پر پہنچایا اور مجھے جن کو پسند فرمایا تو ہمیں سب
سے پہلے اور ہمیں روز قیامت سب سے اگلے ﷺ اس حدیث میں نسخ مختلف ہیں بعض میں
ہوں ہے ان الله ادرک بی الاجل المرجو، و اختصار لی اختصاراً ترجمہ: مجھے

۱۔ صحیح البخاری، کتاب الجمعة، باب فرض الجمعة، قدیمی کتب خانہ کراچی، ۱۲۰/۱

صحیح مسلم، کتاب الجمعة، باب فضيلة یوم الجمعة، قدیمی کتب خانہ کراچی، ۲۸۲/۱

۲۔ صحیح مسلم، کتاب الجمعة، باب فضيلة یوم الجمعة، قدیمی کتب خانہ کراچی، ۲۸۲/۱

۳۔ کنز العمال بحوالہ الدارمی، حدیث ۳۲۰۸۰، مؤسسة الرسالة بیروت، ۱۳۲۲/۱

۴۔ سنن الدارمی باب ۸، ما اعطی النبی ﷺ من الفضل، دار المحاسن، للطباعة مصر، ۳۲/۱

اللہ ﷻ نے محض رحمت کے وقت پہنچایا اور میرے لئے کمال اختصار فرمایا۔ اس اختصار کی شرح
و تفسیر پانچ وجہ منیر پر فقیر نے ۱۳۰۵ھ میں اپنے رسالہ "تجلی البقین بان نبینا سید
الموسلین" میں بیان کی۔

آخر زمان اور اولین یوم قیامت:

الحق بن راہویہ مسند اور ابو بکر ابن ابی شیبہ استاذ بخاری و مسلم مصنف میں مکتول
سے راوی، امیر المؤمنین عمر رضی اللہ عنہ کا ایک یہودی پر کچھ آتا تھا لینے کے لئے تشریف لے گئے
اور فرمایا: لا والذی اصطفی محمدا علی البشر لا افارقک ترجمہ: قسم اس کی
جس نے محمد ﷺ کو تمام آدمیوں سے برگزیدہ کیا میں تجھے نہ چھوڑوں گا۔ یہودی بولا: واللہ!
خدا نے انہیں تمام بشر سے افضل نہ کیا، امیر المؤمنین نے اسے طمانچہ مارا، وہ ہار گا و رسالت
میں ناشکی آیا حضور اقدس ﷺ نے فرمایا: عمر! تم اس طمانچہ کے بدلے اسے راضی کر دو (یعنی
ذی ہے) اور ہاں اسے یہودی! آدم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم، ابراہیم خلیل اللہ، نوح نبی اللہ، موسیٰ کلیم
اللہ، یحییٰ روح اللہ ہیں وانا حبیب اللہ اور میں اللہ کا پیارا ہوں، ہاں اسے یہودی! اللہ نے
اپنے دونا موں پر میری امت کے نام رکھے اللہ سلام ہے اور میری امت کا نام مسلمین رکھا
اور اللہ مومن ہے اور میری امت کو مومنین کا لقب دیا، ہاں اسے یہودی! تم زمانہ میں پہلے ہو
و نحن الاخرون السابقون یوم القيامة اور ہم زمانے میں بعد اور روز قیامت میں
سب سے پہلے ہیں، ہاں ہاں جنت حرام ہے انبیاء پر جب تک میں اس میں جلوہ افروز نہ
ہوں اور حرام ہے امتوں پر جب تک میری امت نہ داخل ہو جائے ﷺ۔

۱۔ المصنف لائیں ابی شیبہ، کتاب الفضائل، حدیث ۱۱۸۵۱، ادارة القرآن و العلوم اسلامیہ،

کراچی، ۱۱/۱۱

دریائے رحمت:

تہنیتی شعب الایمان میں ابو قلابہ سے مرسل راوی، رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں: انما بعثت فاتحاً وخاتماً۔ میں بھیجا گیا دریا کے رحمت نکھوتا اور نبوت و رسالت ختم کرتا ہوا۔

آخرین بعثت:

ابن ابی حاتم و بنو یثربی نقایس اور ابو اعلق جوزجانی تارخ اور ابو نعیم دلائل میں بطریق عدیدہ عن قتادة عن الحسن عن ابی ہریرہ رضی اللہ عنہما اور ابن سعد طبقات اور ابن لال مکارم الاخلاق میں قتادہ سے مرسل راوی، رسول اللہ ﷺ نے آیہ کریمہ واذا اخذنا من النبین میثاقہم ومنک ومن نوح وابراہیم وموسیٰ وعیسیٰ بن مریم کی تفسیر میں فرمایا: کنت اول النبین فی الخلق و آخرہم فی البعث۔ ترجمہ: میں سب نبیوں سے پہلے پیدا ہوا اور سب کے بعد بھیجا گیا۔ قتادہ نے کہا: فیداء ہی قبلہم۔ اسی لئے رب العزت تبارک و تعالیٰ نے آیہ کریمہ میں انبیائے سابقین سے پہلے حضور پر نور کا نام پاک لیا۔ ﷺ۔

تذہیل:

ابو سہل قطان اپنے امی میں سہل بن صالح ہمدانی سے راوی، میں نے حضرت

۱۔ تہنیتی شعب الایمان، حدیث ۵۲۰۲، دار الکتب العلمیہ، بیروت، ۲/۳۰۸

۲۔ تفسیر ابن ابی حاتم تحت آیہ واخذنا من النبین فی الخلق و آخرہم فی البعث، حدیث ۵۹۳، مکتبہ نزار مصطفیٰ

البار، مکہ المکرمہ ۳/۲۱۶

تفسیر بغوی المعروف معالم التنزیل علی هامش البخاری، تحت آیہ واذا اخذنا من النبین فی

مصطفیٰ البابی الحلبي مصر ۲۳۲/۵

سیدنا امام باقر رضی اللہ عنہ سے پوچھا: نبی کریم ﷺ کو سب انبیاء کے بعد مبعوث ہوئے حضور کو سب پر تقدم کیونکر ہوا، فرمایا: ان الله تعالى لما اخذ من بنی ادم من ظهورہم ذریاتہم واشہدہم علی انفسہم الست بربکم کان محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اول من قال بلیٰ ولذلك صار يتقدم الانبياء وهو آخر يبعث۔ ترجمہ: جب اللہ تعالیٰ نے آدمیوں کی بیٹیوں سے ان کی اولادیں روزِ پیشانی نکالیں اور انہیں خود ان پر گواہ بنانے کو فرمایا کیا میں تمہارا رب نہیں، تو سب سے پہلے رسول اللہ ﷺ نے کلمہ بلیٰ عرض کیا کہ ہاں کیوں نہیں، اس وجہ سے نبی ﷺ کو سب انبیاء پر تقدم ہوا لاکہ حضور سب کے بعد مبعوث ہوئے۔ ﷺ۔

حضرت فاروق کا طریق نداء و خطاب بعد از وصال:

شفاء شریف امام قاضی عیاض و احیاء العلوم امام جزیہ الاسلام و مدخل امام ابن الحاج و اقتباس الانوار علامہ ابو عبد اللہ محمد بن علی رشاطی و شرح البردہ ابو العباس قصار و مواہب لدنیہ امام قسطلانی و غیرہ با کتب معتمدین میں ہے امیر المؤمنین عمر فاروق اعظم رضی اللہ عنہ نے بعد وفات حضور سید اکاکامات علیہ السلام اصلاً ہاتھ جو فضائل عالیہ حضور پر نور ﷺ حضور کو نداء و خطاب کر کے عرض کئے ہیں انہیں میں گزارش کرتے ہیں: یا بانی الت و امنی یا رسول اللہ لقد بلغ من فضیلتک عند اللہ ان بعثک اخر الانبياء و ذکرک فی اولہم، فقال اللہ تعالیٰ واخذنا من النبین میثاقہم ومنک و من نوح۔ لایہ۔

یا رسول اللہ! میرے ہاں باپ حضور پر قربان حضور کی فضیلت اللہ ﷻ کی بارگاہ میں اس حد کو

۱۔ الخالق، الکبریٰ بحوالہ ابی سہل باب خصوصیتہ النبی ﷺ، بکوثر اول النبین فی

الخلق، دار الکتب الحدیثہ، بغداد ۹/۱

۲۔ المواہب اللدنیہ، باب وفاتہ، مکتب الاسلامی، بیروت، ۵۵۵/۳

پہنچی کہ حضور کو تمام انبیاء کے بعد بھیجا اور ان سب سے پہلے ذکر فرمایا کہ فرماتا ہے اور یاد کر جب ہم نے پیغمبروں سے ان کا عہد لیا اور تجھ سے اے محبوب اور نوح و ابراہیم و موسیٰ و عیسیٰ بن (مریم سے) یہ اسلا و السلام۔
حضرت جبرائیل سلام کہتے ہیں:

غلام محمد بن احمد بن محمد بن محمد بن ابی بکر بن مردوق قمسانی شرح شفاء شریف میں سینا عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے راوی، رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں: جبریل نے حاضر ہو کر مجھے یوں سلام کیا: السلام علیک یا ظاہر السلام علیک یا باطن۔ میں نے فرمایا: اے جبریل ایہ صفات تو اللہ ﷻ کی ہیں کہ اسی کو لائق ہیں مجھ کی مخلوق کی کیونکر ہو سکتی ہیں، جبریل نے عرض کی، اللہ تبارک و تعالیٰ نے حضور کو ان صفات سے فضیلت دی اور تمام انبیاء و مرسلین پر ان سے خصوصیت بخشی اپنے نام و وصف سے حضور کے نام و وصف مشتق فرمائے۔ وسماک بالاول لانک اول الانبیاء خلقا وسماک بالآخر لانک آخر الانبیاء فی العصور لحاتم الانبیاء الی آخر الامم۔ ترجمہ: حضور کا اول نام رکھا کہ حضور سب انبیاء سے آفرینش میں مقدم ہیں اور حضور کا آخر نام رکھا کہ حضور سب پیغمبروں سے زمانے میں مؤخر و خاتم الانبیاء و نبی امت آخرین ہیں۔ باطن نام رکھا کہ اس نے اپنے نام پاک کے ساتھ حضور کا نام نامی منہرے نور سے ساق عرش پر آفرینش آدم علیہ السلام سے دو ہزار برس پہلے اب تک لکھا پھر مجھے حضور پر درود بھیجنے کا حکم دیا میں نے حضور پر ہزار سال درود بھیجا اور ہزار سال بھیجا یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے حضور کو مبعوث کیا خوشخبری دینا اور ڈرنا تا اور اللہ کی طرف اس کے حکم سے جاتا اور جگہ گاتا سورج۔ حضور کو ظہر نام عطا فرمایا کہ اس نے حضور کو تمام دینوں پر ظہور و غلبہ دیا اور حضور کی شریعت و فضیلت کو تمام اہل مساوات و ارض پر ظاہر و آشکار کیا تو کوئی ایسا نہ رہا

جس نے حضور پر نور پر درود نہ بھیجا ہو، اللہ حضور پر درود بھیجے۔ فرہنگ محمود و انت محمد و ربک الاول والاخر والظاهر والباطن والت الاول والاخر والظاهر والباطن۔ پس حضور کا رب محمود ہے اور حضور محمد، حضور کا رب اول و آخر و ظاہر و باطن ہے اور حضور اول و آخر و ظاہر و باطن ہیں۔ سید عالم ﷺ نے فرمایا: الحمد للہ اللہی فضلنی علی جمیع النبیین حتی فی اسمی وصفتی۔ ذکرہ القاری فی شرح الشفاء فقال قد روی التلمسانی عن ابن عباس انا۔ ترجمہ: سب خوبیاں اللہ ﷻ کو جس نے مجھے تمام انبیاء پر فضیلت دی یہاں تک کہ میرے نام و وصف میں، علی قاری نے شرح شفاء میں اس کا ذکر کیا اور فرمایا کہ تلمسانی نے ابن عباس سے روایت کیا انا۔ اقول ظاہرہ اندہ اخرجہ بسندہ فان الاسناد ماحوذ فی مفہوم الروایۃ کما قالہ الزرقانی فی شرح المواہب ولعل الظاہر ان فیہ تجریدا والمراد اورد و ذکر اللہ تعالیٰ اعلم۔ اقول (میں کہتا ہوں) اس کا ظاہر یہ ہے کہ اس کو انہوں نے اپنی سند کے ساتھ تخریج کیا ہے کہ اسناد روایت کے مفہوم میں ماحوذ ہے جیسا کہ زرقانی نے شرح مواہب میں فرمایا ہو سکتا ہے کہ ظاہر اس میں تحرید ہو (اسناد ماحوذ نہ ہو) اور صرف وارد کرنا اور ذکر کرنا مراد ہو۔ (ت)

نوع آخر خصوص نصوص ختم نبوت:

صحیح مسلم شریف میں ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے ہے: فضلت علی الانبیاء بست اعطیت جوامع الکلم و نصرت بالرعب واحلت لی الغنائم وجعلت لی

۱۔ شرح الشفاء لعلی قاری علی دامن نسیم الریاض فصل فی اسماء رسول اللہ ﷺ ذوالفکر بیروت: ۳۲۵/۴

الارض مسجداً و طهوراً وارسلت الى الخلق كافة وختم بي النبيون۔
ترجمہ: میں تمام انبیاء پر چھ وجہ سے فضیلت دیا گیا، مجھے جامع باتیں عطا ہوئیں اور مخالفوں
کے دل میں میرا رعب ڈالنے سے میری مدد کی گئی اور میرے لئے غنیمتیں حلال ہوئیں اور
میرے لئے زمین پاک کرنے والی اور نماز کی جگہ قرار دی گئی اور میں تمام جہان سب ماسوی
اللہ کا رسول ہوں اور مجھ سے انبیاء ختم کے گئے۔

خاتم النبیین:

داری اپنی سنن میں بسند صحیح اور بخاری تاریخ اور طبرانی اوسط اور بیہقی سنن میں اور
ابو نعیم حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی، رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں: انا قائد
الموسلین ولا فخر، وانا خاتم النبیین ولا فخر، وانا شافع ومشفع
ولا فخر۔ ترجمہ: میں تمام رسولوں کا پیش رو ہوں اور بطور فخر نہیں کہتا، میں تمام پیغمبروں کا
خاتم ہوں اور بطور فخر نہیں کہتا اور میں سب سے پہلی شفاعت کرنے والا اور سب سے پہلا
شفاعت قبول کیا گیا ہوں اور بروہ فخر ارشاد نہیں کرتا۔

احمد وحکم و بیہقی وابن حبان و عریاض بن ساریہ رحمہ اللہ سے راوی، رسول اللہ ﷺ
فرماتے ہیں: انی مکتوب عند اللہ فی ام الكتاب لخاتم النبیین وان آدم
لمسجد فی طیبتم۔ ترجمہ: بیشک بالیقین میں اللہ کے حضور لوح محفوظ میں خاتم النبیین
۱۔ صحیح مسلم کتاب الساجد باب مواضع الصلاة بقدری کتب حدیث کرامی، ۱/۱۹۹

۲۔ سنن الدارمی، حدیث ۵۰۰ باب ما اعطی النبی ﷺ من الفضل دار المحسنین قلعہ
مصر، ۱/۳۱

۳۔ المستدرک کتاب التاريخ، ذکر اخبار سید المرسلین رحمہ اللہ، دار الفکر بیروت، ۱/۲۰۰
کنز العمال حدیث ۳۲۱۱۳، موسسة الرسالة، بیروت، ۱/۳۹

لکھا تھا اور نازل آدم اپنی مٹی میں پڑے تھے۔

آدم سرور جن آب و گل داشت

گو حکم بملک جان و دل داشت

(حضرت آدم علیہ السلام اپنے خیمہ میں ہی تھے جبکہ حضور ﷺ حکم خداوندی جان و دل سے
سر فرماتے تھے۔)

لوح محفوظ پر شہادت ختم نبوت:

مواہب لدنیہ و مطالع المسرات میں ہے: اخرج مسلم فی صحیحہ من
حدیث عبد اللہ بن عمرو بن العاص عن النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم انہ قال ان
اللہ ﷻ کتب مقادیر الخلق قبل ان یخلق السموات والارض بخمسين الف
سنة فكان عرشه على الماء، ومن جملة ما كتب في الذكر وهوام الكتاب
ان محمداً خاتم النبیین۔ یعنی صحیح مسلم شریف میں حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہما
سے ہے رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں اللہ ﷻ نے زمین و آسمان کی آفرینش سے پچاس
ہزار برس پہلے خلق کی تقدیر لکھی اور اس کا عرش پانی پر تھا بمقامہ ان تحریرات کے لوح محفوظ
میں لکھا یقیناً محمد خاتم النبیین ہیں۔ ثم قال بعد هذا فی المواہب وعن
العریاض بن ساریہ، فذكر الحديث المذكور انفاً و قال بعده فی المطالع
وغير ذلك من الاحادیث، ۲، ۱، وقال الزرقانی بعد قوله ان محمداً خاتم
النبیین فان قبل الحديث بقيد سبق العرش على التقدير وعلى كتابة

۱۔ المواہب اللدنیۃ باب سبق نبوتہ، المکتب الاسلامی، بیروت، ۱/۵۷

۲۔ مطالع المسرات، مکتبہ نور پور رضویہ، فیصل آباد، ص ۸۸

۳۔ مطالع المسرات، مکتبہ نور پور رضویہ، فیصل آباد، ص ۸۸

محمد خاتم النبیین۔ الخ فافادوا جميعا انه بتمامه حديث واحد مخرج
هكذا في صحيح مسلم والعبد لضعيف راجع الصحيح من كتاب القدر
فلم يجد فيه الا التي قوله وكان عرشه على الماء وبهذا القدر عزاء له في
المشكوة والجامع الصغير والكبير وغيرها لانه علم ترجمه: پھر اس کے بعد
مواہب میں فرمایا اور عباس بن ساریہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے ابھی مذکور حدیث کو ذکر
کیا اور اس کے بعد مطلع المسرات میں فرمایا اس کے علاوہ احادیث میں ہے اہ اور علامہ
زرقانی نے اپنے قول "تحقیق محمد ﷺ خاتم النبیین ہیں" کے بعد فرمایا اگر اعتراض ہو کہ
حدیث سے عرش کی تخلیق، تقدیر اور محمد خاتم النبیین کہنے سے قبل کافی کدہ دے رہی ہے الخ تو
ان سب نے افادہ کرتے ہوئے فرمایا کہ یہ سب ایک حدیث ہے جس کو صحیح مسلم میں تخریج
کیا ہے جبکہ اس عہد ضعیف نے صحیح مسلم کی کتب القدر کو دیکھا تو اس میں صرف ان کا قول یہ
پایا "وكان عرشه على الماء" اس کا عرش پانی پر تھا اور اسی قدر مشکوٰۃ میں صحیح مسلم
و جامع صغير و كبير وغیرہ کی طرف منسوب کیا ہے تو اللہ تعالیٰ زیادہ علم والا ہے۔

عمارت نبوت کی آخری اینٹ:

احمد بخاری و مسلم و ترمذی حضرت چہر بن عبد اللہ اور احمد و شیعین حضرت ابو ہریرہ
اور احمد و مسلم حضرت ابوسعید خدری اور احمد و ترمذی حضرت ابی بن کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے
بالفاظ متناسبہ و معانی متقاربہ راوی حضور خاتم المرسلین ﷺ فرماتے ہیں: مثل
الانبياء كم مثل قصر احسن بنيانه ترك منه موضع لينة فطاف به النظار
بتعجبون من حسن بنيانه الاموضع تلك اللبنة فكنت انا سدود موضع

۱۔ شرح الزرقانی علی المواہب اللدیۃ، المقصد الاول، ۵۱: المعرفة بیروت، ۳۱/۱

اللينة ختم بي الشبان وختم بي الرسل الخ يوفى لفظ للشياخين فاذا اللبنة وانا
خاتم النبیین ترجمہ: میری اور تمام انبیاء کی کبوت ایسی ہے جیسے ایک محل نہایت عمدہ بنایا
گیا اور اس میں ایک اینٹ کی جگہ خالی رہی، دیکھنے والے اس کے آس پاس پھرنے اور اس
کی خوبی قیصر سے تعب کرتے مگر وہی ایک اینٹ کی جگہ کہ نگاہوں میں کھٹکتی، میں نے تشریف
الا کروہ جگہ بند کی، مجھ سے یہ عمارت پوری کی گئی، مجھ سے رسولوں کی انتہا ہوئی، میں عمارت
نبوت کی وہ کھٹکتی اینٹ ہوں، میں تمام انبیاء کا خاتم ہوں ﷺ۔ امام ترمذی حکیم عارف باللہ
محمد بن علی نوادر الاصول میں سیدنا ابو ذر رضی اللہ عنہ سے راوی، رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں: اول
الرسول ادم و اخوه محمد ﷺ سب رسولوں میں پہلے آدم رضی اللہ عنہ ہیں اور سب میں
پچھلے محمد ﷺ۔

سوسمار کی گواہی:

ضہرائی مرقم اوسط و مجمع صغير اور ابن عدی کامل اور حاکم کتاب المجازات اور نسائی
وابن عمیر کتاب دلائل النبوة اور ابن عساکر تاریخ میں امیر المؤمنین عمر فاروق اعظم رضی اللہ عنہ سے
راوی، حضور اقدس ﷺ مجمع اصحاب میں تشریف فرماتے تھے کہ ایک بادیہ نشین قبیلہ بنی سلیم کا آیا
سوسمار نکار کر کے لایا تھا وہ حضور اقدس ﷺ کے سامنے ڈال دیا اور بولا قسم ہے لات وعزی
کی وہ شخص آپ پر ایمان نہ لائے گا جب تک یہ سوسمار ایمان نہ لائے، حضور پر نور ﷺ نے
چاند کو پکارا وہ فصیح زبان روشن بیان عربی میں بولا جسے سب حاضرین نے خوب سنا اور سمجھا:

۱۔ مشکوٰۃ المصابیح، بحوالہ شقی علیہ باب انما سید المرسلین ﷺ، مطبع نجف، دہلی، ص ۵۱

۲۔ مجمع البحار، باب خاتم النبیین، قدیمی کتب، کراچی، ۱/۵۰

صحیح مسلم، باب ذکر محمد ﷺ خاتم النبیین، قدیمی کتب خانہ، کراچی، ۲۲۸/۲

۳۔ نوادر الاصول حکیم ترمذی

تیک وسعدیک یا زین من واهی يوم القيمة۔ میں خدمت و بندگی میں حاضر ہوں اے تمام حاضرین مجمع محشر کی زینت۔ حضور نے فرمایا: من تعبدتیرا معبود کون ہے؟ عرض کی: الذی فی السماء عرشہ و فی الارض سلطانہ و فی البحر سبیلہ و فی الجنة رحمتہ و فی النار عذابہ۔ ترجمہ: وہ جس کا عرش آسمان میں اور سلطنت زمین میں اور راہ مستدر میں رحمت جنت میں اور عذاب نار میں۔ فرمایا: انا؟ بھلا میں کون ہوں؟ عرض کی: انت رسول رب العلمین و خاتم النبیین قد افلح من صدقک و قد خاب من کذبک۔ ترجمہ: حضور پروردگار عالم کے رسول ہیں اور رسولوں کے خاتم، جس نے حضور کی تصدیق کی وہ مراؤ کو پہنچے اور جس نے نہ مانا نامر اور ہ۔ اعرابی نے کہا اب آنکھوں دیکھے کے بعد کیا شبہ ہے، خدا کی قسم میں جس وقت حاضر ہوا حضور سے زیادہ اس شخص کو دشمن کوئی نہ تھا اور اب حضور مجھے اپنے باپ اور اپنی جان سے زیادہ محبوب ہیں اشہد ان لا اله الا الله والک رسول الله۔ (میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور آپ اللہ کے رسول ہیں۔) یہ مختصر ہے اور حدیث میں اس سے زیادہ کلام الطیب و اکثر۔ یہ حدیث امیر المؤمنین مولیٰ علی و امیر المؤمنین ع نشہ صدیقہ و حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی روایات سے بھی آئی۔ کما فی الجامع الکبیر والخصائص الکبریٰ ولم اقف علی الفاظہم فان اشتملت جمیعاً علی لفظ خاتم النبیین کانت اربعة احادیث۔ ترجمہ: جیسا کہ جامع کبیر اور خصائص کبریٰ میں ہے میں نے ان کے الفاظ نہ پائے اگر ان سب کے الفاظ خاتم النبیین کے لفظ پر مشتمل ہوں تو یہ چار احادیث ہوئیں۔

۱۔ دلائل النبوة لابی نعیم، ذکر النبی والصلی، عالم الکتاب، بیروت ۱۳۳/۲

تذہیل:

ترجمہ حدیث ابو یعلیٰ علیہ السلام میں امیر المؤمنین مولیٰ علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ تکریم سے راوی کہ انہوں نے فرمایا: بین کشفہ خاتم النبوة وهو خاتم النبیین۔ حضور کے دونوں شانوں کے بیچ میں مہر نبوت ہے اور حضور خاتم النبیین ہیں۔

تذہیل:

طبرانی معجم اور ابو نعیم عوالی سعید بن منصور میں امیر المؤمنین مولیٰ علی کرم اللہ تعالیٰ وجہ تکریم سے درود شریف کا ایک حیفہ بلیغہ راوی جس میں فرماتے ہیں: اجعل شرائف صلواتک و نواہی ہر کاتک و رالہ تہنک علی محمد عبدک و رسولک الخاتم لما سبق والفتاح لما اغلق۔ ترجمہ: الہی! اپنی بزرگ درویش اور بڑھتی برکتیں اور رحمت کی مہر نازل کر محمد ﷺ پر کہ تیرے بندے اور تیرے رسول ہیں، گزروں کے خاتم اور مشغلوں کے کھولنے والے۔

ف: نوع آخر نبوت گئی، نبوت منقطع ہوئی۔

ولانی بعدی:

صحیح بخاری شریف میں مروی رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں: کانت بنو اسرائیل تسوسہم الانبیاء کلما ہلک لہی خلفہ نبی ولا نبی بعدی۔ انبیاء بنی اسرائیل کی سیاست فرماتے، جب ایک نبی تشریف لے جاتا دوسرا اس کے بعد

۱۔ جامع ترمذی، ابواب المناقب، باب ماجاء فی صفہ النبی ﷺ، ابن کثیر کتب خانہ شیعہ، مدینہ، ۲۰۵/۲

۲۔ المعجم الاوسط، حدیث ۹۰۸۵، مکیة المعارف الرياض، ۳۶/۱۰

۳۔ تذہیب چہارم نبوت منقطع ہوئی اب کوئی نبی نہیں ہو سکتا۔

۴۔ صحیح بخاری کتاب الانبیاء، باب ما ذکر عن بنی اسرائیل، قدیمی کتب خانہ، کراچی، ۲۹۱/۱

آتا، میرے بعد کوئی نبی نہیں ﷺ۔ احمد و ترمذی و حاکم بسند صحیح بر شرط صحیح مسلم کہا قالہ الحاکم و اقرہ النافذون (جیسے حاکم نے کہا ہے اور محققین نے اسے ثابت رکھا ہے) حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں: ان الوصاة والنبوة قد انقطعت فلا رسول بعدی ولا نبی۔ ترجمہ: بیشک رسالت و نبوت ختم ہوگئی اب میرے بعد کوئی رسول نہ رہی ﷺ۔

صحیح بخاری شریف میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہے رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں: لم یبق من النبوة الا المبعثات الرؤيا الصالحة ۴ نبوت سے کچھ باقی نہ رہا صرف بشارتیں باقی ہیں انہی خواہیں۔ طبرانی معجم کبیر میں حضرت حذیفہ بن اسید رضی اللہ عنہ سے بسند صحیح راوی رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں: ذهبت النبوة فلا نبوة بعدی الا المبعثات الرؤيا الصالحة بواھا الرجل او تروی له ۵ ترجمہ: نبوت گئی اب میرے بعد نبوت نہیں مگر بشارتیں ہیں اچھا خواب کہ انسان آپ دیکھے یا اس کے لئے دیکھا جائے۔ احمد و ابانائے ماجہ و خزیمہ و حبان حضرت ام کرزہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے بسند حسن راوی رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں: ذهبت النبوة وبقيت المبعثات ۶ ترجمہ: نبوت گئی اور بشارتیں باقی ہیں۔ صحیح مسلم و سنن ابی داؤد و سنن ابن ماجہ میں حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے ہے رسول اللہ ﷺ نے اپنے مرض مبارک میں جس میں وصال اقدس واقع ہوا پردہ اٹھایا سرانور پر اپنی ہندھی تھی لوگ صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کے چپکے صف بستہ تھے حضور نے

۱۔ جامع الترمذی، ابواب الرؤيا، باب ذهبت النبوة، ۱/۱۸۱، ۱/۱۸۲

۲۔ صحیح البخاری، کتاب التعمیر، باب بشارات، قدیمی کتب خانہ، کراچی، ۱۰۳۵/۲

۳۔ المعجم الكبير للطبرانی، حدیث ۳۰۵۱، مشکية الفیصلہ، بیروت، ۹/۲۰

۴۔ مسنن ابن ماجہ، ابواب تعبير الرؤيا، باب الرؤيا الصالحة، ۱/۱۸۱، ۱/۱۸۲

ارشاد فرمایا: يا ايها الناس انه لم يبق من مبعثات النبوة الا الرؤيا الصالحة بواھا المسلم او تروی له ۱ ترجمہ: اے لوگو! نبوت کی بشارتوں سے کچھ نہ رہا مگر اچھا خواب کہ مسلمان دیکھے یا اس کے لئے دوسرے کو دکھایا جائے۔

اگر میرے بعد کوئی نبی ہوتا تو حضرت عمر ہوتے:

احمد و ترمذی و حاکم صحیح درو یانی و طبرانی و ابی داؤد علی حضرت عقبہ بن عامر اور طبرانی و ابن عساکر اور خطیب کتاب رواۃ مالک میں حضرت عبد اللہ بن عمر اور طبرانی حضرت عاصمہ بن مالک و حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے راوی رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں: لو کان بعدی نبی لکان عمر بن الخطاب ۲ ترجمہ: اگر میرے بعد کوئی نبی ہوتا تو عمر ہوتا ﷺ۔ ترمذی:

صحیح بخاری شریف میں اسماعیل بن ابی خالد سے ہے: قلت لعبد اللہ بن ابی اوفیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہما: ارایت ابراہیم ابن النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم قال مات صغیراً ولو قضی ان یکون بعد محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم لیبی عائشہ ابنہ ولكن لا نبی بعده ۳ ترجمہ: میں نے حضرت عبد اللہ بن ابی اوفیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے پوچھا آپ نے حضرت ابراہیم صاحبزادہ رسول ﷺ کو دیکھا تھا، فرمایا ان کا بچپن میں انتقال ہوا اور اگر مقدر ہوتا کہ محمد ﷺ کے بعد کوئی نبی ہو تو حضور کے صاحبزادے ابراہیم زندہ رہتے، مگر حضور کے بعد نبی نہیں۔ امام احمد کی روایت انہیں سے یوں ہے میں نے

۱۔ مسنن ابن ماجہ، ابواب تعبير الرؤيا، باب الرؤيا الصالحة، ۱/۱۸۱، ۱/۱۸۲

۲۔ جامع الترمذی، مناقب ابی حفص عمر بن الخطاب، ۱/۱۸۱، ۱/۱۸۲

۳۔ صحيح البخاری، کتاب الآداب، باب من سمی باسماء الانبياء، قدیمی کتب خانہ، کراچی، ۹/۲۰

حضرت ابن ابی اوفیٰ کو فرماتے سن! لو کان بعد النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نبی
ماعات ابنہ ابراہیم ۱۔ ترجمہ: اگر حضور اقدس ﷺ کے بعد کوئی نبی ہوتا تو حضور کے
صاحبزادے ابراہیم انتقال نہ فرماتے۔
تذلیل:

امام ابو عمر ابن عبد البر بطریق اسماعیل بن عبد الرحمن سدی حضرت انس رضی اللہ عنہ سے
راوی انہوں نے فرمایا: کان ابراہیم قد ملأ المہد ولو عاش لکان نبیا لکن لم
یکن لیبقی فان بیکم آخر الانبیاء ۲۔ ترجمہ: حضرت ابراہیم اتنے ہو گئے تھے کہ ان کا
جسم مبارک گوارے کو بھر دیتا اگر زندہ رہتے نبی ہوتے مگر زندہ نہ رہ سکتے تھے کہ تمہارے نبی
ﷺ آخر الانبیاء ہیں۔
فائدہ:

اس کی اصل متحد احادیث مرفوعہ سے ہے، ماوردی حضرت انس اور ابن عباس
حضرات چارہ بن عبد اللہ و عبد اللہ بن عباس و عبد اللہ بن ابی اوفی رضی اللہ عنہم سے راوی،
رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں: لو عاش ابراہیم لکان صدیقا نبیا ۳ (ترجمہ: اگر ابراہیم

- ۱۔ مسند امام احمد بن حنبل، بابہ حدیث حضرت عبد اللہ بن ابی اوفی، دار الفکر بیروت، ۳/۲۵۲
۲۔ شروح الزرقانی علی المواہب اللدنیہ، بحوالہ اسماعیل بن عبد الرحمن عن انس، المقصد
الثانی، دار المعرفۃ بیروت، ۳/۱۶، ۲۱۵
۳۔ حدیث ولو عاش ابراہیم لکان نبیا ۲ والبحث علیہ، حدیث "اگر ابراہیم زندہ رہتے تو نبی ہوتے" کی
تحقیق اور اس پر بحث سے متعلق یہ فائدہ ہے (تہذیب تاریخ ابن عباس، باب ذکر نبیہ و ہاتھ، دار احیاء
التراث العربی، بیروت، ۱/۲۹۵)
۴۔ کنز العمال بحوالہ البیرونی عن انس وابن عباس حدیث ۳۳۲۰۴ موسسہ
الرسالة بیروت، ۱/۱۹۹

زندہ رہتا تو صدیق بنجبر ہوتا) وید انجلی ما اشبه علی الامام النور مع جلالة
شأنه، وسعة عرفانه، اما ما قال الامام ابو عمر بن عبد البر لا ادري ما هذا فقد
کان ابن نوح غیر نبی ولو لم یلد انبی الانبیاء کان کل احدیہم لا یتیم من
ولد نوح قال اللہ تعالیٰ وجعلنا ذریئہ ہم الباقین ۵۔ فاجابوا عنہ بان
الشرطیۃ لا یلزمها الوقوع اقول نعم لکنہا لا شک تغید الملازمة فان
کانت مہینۃ علی ان ابن نبی لا یكون الانبیاء لزم ما لزم ابو عمرو ولا مقر
فالحق فی الجواب ما اقول من عدم صحۃ قیاس الانبیاء السابقین وبنیہم
علی نبینا سید المرسلین وبنیہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فلو استحق ابنہ
بعده النبوة لا یلزم منه استحقاق انشاء الانبیاء جمیعہا ہکذا رأیتی کتبت
علی ہامش نسختی التیسیر ثم رأیت العلامة علی القاری ذکر مثله فی
الموضوعات الکبیر للعلامة الحمد وقد اخرج الندیلمی عن انس بن مالک
رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم لحن اهل بیت لا یقاس بنا
احد ۶، علی انی اقول لا نسلم ان الحدیث یحکم بالنبوة بل انبأ عما تکامل
فی جوہر ابراہیم من خصائل الانبیاء وخلال المرسلین بحیث لو لم ینسب
باب النبوة لنا لکان نبیا تفضلا من اللہ لا استحقاقا فان النبوة لا یستحقها
احد من قبل ذات لکن اللہ تعالیٰ یصطفیٰ من عبادہ من تم وکمل صورۃ
ومعنی ونسبہا وحسبہا وبلغ الغایۃ القصویٰ من کل خیر، اللہ اعلم حیث یجوز

- ۵۔ الاسرار المرفوعة بحوالہ ابن عبد البر فی التمهید، حدیث ۵۲، ۵۳، ۵۴، ۵۵، ۵۶، ۵۷، ۵۸، ۵۹، ۶۰، ۶۱، ۶۲، ۶۳، ۶۴، ۶۵، ۶۶، ۶۷، ۶۸، ۶۹، ۷۰، ۷۱، ۷۲، ۷۳، ۷۴، ۷۵، ۷۶، ۷۷، ۷۸، ۷۹، ۸۰، ۸۱، ۸۲، ۸۳، ۸۴، ۸۵، ۸۶، ۸۷، ۸۸، ۸۹، ۹۰، ۹۱، ۹۲، ۹۳، ۹۴، ۹۵، ۹۶، ۹۷، ۹۸، ۹۹، ۱۰۰، ۱۰۱، ۱۰۲، ۱۰۳، ۱۰۴، ۱۰۵، ۱۰۶، ۱۰۷، ۱۰۸، ۱۰۹، ۱۱۰، ۱۱۱، ۱۱۲، ۱۱۳، ۱۱۴، ۱۱۵، ۱۱۶، ۱۱۷، ۱۱۸، ۱۱۹، ۱۲۰، ۱۲۱، ۱۲۲، ۱۲۳، ۱۲۴، ۱۲۵، ۱۲۶، ۱۲۷، ۱۲۸، ۱۲۹، ۱۳۰، ۱۳۱، ۱۳۲، ۱۳۳، ۱۳۴، ۱۳۵، ۱۳۶، ۱۳۷، ۱۳۸، ۱۳۹، ۱۴۰، ۱۴۱، ۱۴۲، ۱۴۳، ۱۴۴، ۱۴۵، ۱۴۶، ۱۴۷، ۱۴۸، ۱۴۹، ۱۵۰، ۱۵۱، ۱۵۲، ۱۵۳، ۱۵۴، ۱۵۵، ۱۵۶، ۱۵۷، ۱۵۸، ۱۵۹، ۱۶۰، ۱۶۱، ۱۶۲، ۱۶۳، ۱۶۴، ۱۶۵، ۱۶۶، ۱۶۷، ۱۶۸، ۱۶۹، ۱۷۰، ۱۷۱، ۱۷۲، ۱۷۳، ۱۷۴، ۱۷۵، ۱۷۶، ۱۷۷، ۱۷۸، ۱۷۹، ۱۸۰، ۱۸۱، ۱۸۲، ۱۸۳، ۱۸۴، ۱۸۵، ۱۸۶، ۱۸۷، ۱۸۸، ۱۸۹، ۱۹۰، ۱۹۱، ۱۹۲، ۱۹۳، ۱۹۴، ۱۹۵، ۱۹۶، ۱۹۷، ۱۹۸، ۱۹۹، ۲۰۰، ۲۰۱، ۲۰۲، ۲۰۳، ۲۰۴، ۲۰۵، ۲۰۶، ۲۰۷، ۲۰۸، ۲۰۹، ۲۱۰، ۲۱۱، ۲۱۲، ۲۱۳، ۲۱۴، ۲۱۵، ۲۱۶، ۲۱۷، ۲۱۸، ۲۱۹، ۲۲۰، ۲۲۱، ۲۲۲، ۲۲۳، ۲۲۴، ۲۲۵، ۲۲۶، ۲۲۷، ۲۲۸، ۲۲۹، ۲۳۰، ۲۳۱، ۲۳۲، ۲۳۳، ۲۳۴، ۲۳۵، ۲۳۶، ۲۳۷، ۲۳۸، ۲۳۹، ۲۴۰، ۲۴۱، ۲۴۲، ۲۴۳، ۲۴۴، ۲۴۵، ۲۴۶، ۲۴۷، ۲۴۸، ۲۴۹، ۲۵۰، ۲۵۱، ۲۵۲، ۲۵۳، ۲۵۴، ۲۵۵، ۲۵۶، ۲۵۷، ۲۵۸، ۲۵۹، ۲۶۰، ۲۶۱، ۲۶۲، ۲۶۳، ۲۶۴، ۲۶۵، ۲۶۶، ۲۶۷، ۲۶۸، ۲۶۹، ۲۷۰، ۲۷۱، ۲۷۲، ۲۷۳، ۲۷۴، ۲۷۵، ۲۷۶، ۲۷۷، ۲۷۸، ۲۷۹، ۲۸۰، ۲۸۱، ۲۸۲، ۲۸۳، ۲۸۴، ۲۸۵، ۲۸۶، ۲۸۷، ۲۸۸، ۲۸۹، ۲۹۰، ۲۹۱، ۲۹۲، ۲۹۳، ۲۹۴، ۲۹۵، ۲۹۶، ۲۹۷، ۲۹۸، ۲۹۹، ۳۰۰، ۳۰۱، ۳۰۲، ۳۰۳، ۳۰۴، ۳۰۵، ۳۰۶، ۳۰۷، ۳۰۸، ۳۰۹، ۳۱۰، ۳۱۱، ۳۱۲، ۳۱۳، ۳۱۴، ۳۱۵، ۳۱۶، ۳۱۷، ۳۱۸، ۳۱۹، ۳۲۰، ۳۲۱، ۳۲۲، ۳۲۳، ۳۲۴، ۳۲۵، ۳۲۶، ۳۲۷، ۳۲۸، ۳۲۹، ۳۳۰، ۳۳۱، ۳۳۲، ۳۳۳، ۳۳۴، ۳۳۵، ۳۳۶، ۳۳۷، ۳۳۸، ۳۳۹، ۳۴۰، ۳۴۱، ۳۴۲، ۳۴۳، ۳۴۴، ۳۴۵، ۳۴۶، ۳۴۷، ۳۴۸، ۳۴۹، ۳۵۰، ۳۵۱، ۳۵۲، ۳۵۳، ۳۵۴، ۳۵۵، ۳۵۶، ۳۵۷، ۳۵۸، ۳۵۹، ۳۶۰، ۳۶۱، ۳۶۲، ۳۶۳، ۳۶۴، ۳۶۵، ۳۶۶، ۳۶۷، ۳۶۸، ۳۶۹، ۳۷۰، ۳۷۱، ۳۷۲، ۳۷۳، ۳۷۴، ۳۷۵، ۳۷۶، ۳۷۷، ۳۷۸، ۳۷۹، ۳۸۰، ۳۸۱، ۳۸۲، ۳۸۳، ۳۸۴، ۳۸۵، ۳۸۶، ۳۸۷، ۳۸۸، ۳۸۹، ۳۹۰، ۳۹۱، ۳۹۲، ۳۹۳، ۳۹۴، ۳۹۵، ۳۹۶، ۳۹۷، ۳۹۸، ۳۹۹، ۴۰۰، ۴۰۱، ۴۰۲، ۴۰۳، ۴۰۴، ۴۰۵، ۴۰۶، ۴۰۷، ۴۰۸، ۴۰۹، ۴۱۰، ۴۱۱، ۴۱۲، ۴۱۳، ۴۱۴، ۴۱۵، ۴۱۶، ۴۱۷، ۴۱۸، ۴۱۹، ۴۲۰، ۴۲۱، ۴۲۲، ۴۲۳، ۴۲۴، ۴۲۵، ۴۲۶، ۴۲۷، ۴۲۸، ۴۲۹، ۴۳۰، ۴۳۱، ۴۳۲، ۴۳۳، ۴۳۴، ۴۳۵، ۴۳۶، ۴۳۷، ۴۳۸، ۴۳۹، ۴۴۰، ۴۴۱، ۴۴۲، ۴۴۳، ۴۴۴، ۴۴۵، ۴۴۶، ۴۴۷، ۴۴۸، ۴۴۹، ۴۵۰، ۴۵۱، ۴۵۲، ۴۵۳، ۴۵۴، ۴۵۵، ۴۵۶، ۴۵۷، ۴۵۸، ۴۵۹، ۴۶۰، ۴۶۱، ۴۶۲، ۴۶۳، ۴۶۴، ۴۶۵، ۴۶۶، ۴۶۷، ۴۶۸، ۴۶۹، ۴۷۰، ۴۷۱، ۴۷۲، ۴۷۳، ۴۷۴، ۴۷۵، ۴۷۶، ۴۷۷، ۴۷۸، ۴۷۹، ۴۸۰، ۴۸۱، ۴۸۲، ۴۸۳، ۴۸۴، ۴۸۵، ۴۸۶، ۴۸۷، ۴۸۸، ۴۸۹، ۴۹۰، ۴۹۱، ۴۹۲، ۴۹۳، ۴۹۴، ۴۹۵، ۴۹۶، ۴۹۷، ۴۹۸، ۴۹۹، ۵۰۰، ۵۰۱، ۵۰۲، ۵۰۳، ۵۰۴، ۵۰۵، ۵۰۶، ۵۰۷، ۵۰۸، ۵۰۹، ۵۱۰، ۵۱۱، ۵۱۲، ۵۱۳، ۵۱۴، ۵۱۵، ۵۱۶، ۵۱۷، ۵۱۸، ۵۱۹، ۵۲۰، ۵۲۱، ۵۲۲، ۵۲۳، ۵۲۴، ۵۲۵، ۵۲۶، ۵۲۷، ۵۲۸، ۵۲۹، ۵۳۰، ۵۳۱، ۵۳۲، ۵۳۳، ۵۳۴، ۵۳۵، ۵۳۶، ۵۳۷، ۵۳۸، ۵۳۹، ۵۴۰، ۵۴۱، ۵۴۲، ۵۴۳، ۵۴۴، ۵۴۵، ۵۴۶، ۵۴۷، ۵۴۸، ۵۴۹، ۵۵۰، ۵۵۱، ۵۵۲، ۵۵۳، ۵۵۴، ۵۵۵، ۵۵۶، ۵۵۷، ۵۵۸، ۵۵۹، ۵۶۰، ۵۶۱، ۵۶۲، ۵۶۳، ۵۶۴، ۵۶۵، ۵۶۶، ۵۶۷، ۵۶۸، ۵۶۹، ۵۷۰، ۵۷۱، ۵۷۲، ۵۷۳، ۵۷۴، ۵۷۵، ۵۷۶، ۵۷۷، ۵۷۸، ۵۷۹، ۵۸۰، ۵۸۱، ۵۸۲، ۵۸۳، ۵۸۴، ۵۸۵، ۵۸۶، ۵۸۷، ۵۸۸، ۵۸۹، ۵۹۰، ۵۹۱، ۵۹۲، ۵۹۳، ۵۹۴، ۵۹۵، ۵۹۶، ۵۹۷، ۵۹۸، ۵۹۹، ۶۰۰، ۶۰۱، ۶۰۲، ۶۰۳، ۶۰۴، ۶۰۵، ۶۰۶، ۶۰۷، ۶۰۸، ۶۰۹، ۶۱۰، ۶۱۱، ۶۱۲، ۶۱۳، ۶۱۴، ۶۱۵، ۶۱۶، ۶۱۷، ۶۱۸، ۶۱۹، ۶۲۰، ۶۲۱، ۶۲۲، ۶۲۳، ۶۲۴، ۶۲۵، ۶۲۶، ۶۲۷، ۶۲۸، ۶۲۹، ۶۳۰، ۶۳۱، ۶۳۲، ۶۳۳، ۶۳۴، ۶۳۵، ۶۳۶، ۶۳۷، ۶۳۸، ۶۳۹، ۶۴۰، ۶۴۱، ۶۴۲، ۶۴۳، ۶۴۴، ۶۴۵، ۶۴۶، ۶۴۷، ۶۴۸، ۶۴۹، ۶۵۰، ۶۵۱، ۶۵۲، ۶۵۳، ۶۵۴، ۶۵۵، ۶۵۶، ۶۵۷، ۶۵۸، ۶۵۹، ۶۶۰، ۶۶۱، ۶۶۲، ۶۶۳، ۶۶۴، ۶۶۵، ۶۶۶، ۶۶۷، ۶۶۸، ۶۶۹، ۶۷۰، ۶۷۱، ۶۷۲، ۶۷۳، ۶۷۴، ۶۷۵، ۶۷۶، ۶۷۷، ۶۷۸، ۶۷۹، ۶۸۰، ۶۸۱، ۶۸۲، ۶۸۳، ۶۸۴، ۶۸۵، ۶۸۶، ۶۸۷، ۶۸۸، ۶۸۹، ۶۹۰، ۶۹۱، ۶۹۲، ۶۹۳، ۶۹۴، ۶۹۵، ۶۹۶، ۶۹۷، ۶۹۸، ۶۹۹، ۷۰۰، ۷۰۱، ۷۰۲، ۷۰۳، ۷۰۴، ۷۰۵، ۷۰۶، ۷۰۷، ۷۰۸، ۷۰۹، ۷۱۰، ۷۱۱، ۷۱۲، ۷۱۳، ۷۱۴، ۷۱۵، ۷۱۶، ۷۱۷، ۷۱۸، ۷۱۹، ۷۲۰، ۷۲۱، ۷۲۲، ۷۲۳، ۷۲۴، ۷۲۵، ۷۲۶، ۷۲۷، ۷۲۸، ۷۲۹، ۷۳۰، ۷۳۱، ۷۳۲، ۷۳۳، ۷۳۴، ۷۳۵، ۷۳۶، ۷۳۷، ۷۳۸، ۷۳۹، ۷۴۰، ۷۴۱، ۷۴۲، ۷۴۳، ۷۴۴، ۷۴۵، ۷۴۶، ۷۴۷، ۷۴۸، ۷۴۹، ۷۵۰، ۷۵۱، ۷۵۲، ۷۵۳، ۷۵۴، ۷۵۵، ۷۵۶، ۷۵۷، ۷۵۸، ۷۵۹، ۷۶۰، ۷۶۱، ۷۶۲، ۷۶۳، ۷۶۴، ۷۶۵، ۷۶۶، ۷۶۷، ۷۶۸، ۷۶۹، ۷۷۰، ۷۷۱، ۷۷۲، ۷۷۳، ۷۷۴، ۷۷۵، ۷۷۶، ۷۷۷، ۷۷۸، ۷۷۹، ۷۸۰، ۷۸۱، ۷۸۲، ۷۸۳، ۷۸۴، ۷۸۵، ۷۸۶، ۷۸۷، ۷۸۸، ۷۸۹، ۷۹۰، ۷۹۱، ۷۹۲، ۷۹۳، ۷۹۴، ۷۹۵، ۷۹۶، ۷۹۷، ۷۹۸، ۷۹۹، ۸۰۰، ۸۰۱، ۸۰۲، ۸۰۳، ۸۰۴، ۸۰۵، ۸۰۶، ۸۰۷، ۸۰۸، ۸۰۹، ۸۱۰، ۸۱۱، ۸۱۲، ۸۱۳، ۸۱۴، ۸۱۵، ۸۱۶، ۸۱۷، ۸۱۸، ۸۱۹، ۸۲۰، ۸۲۱، ۸۲۲، ۸۲۳، ۸۲۴، ۸۲۵، ۸۲۶، ۸۲۷، ۸۲۸، ۸۲۹، ۸۳۰، ۸۳۱، ۸۳۲، ۸۳۳، ۸۳۴، ۸۳۵، ۸۳۶، ۸۳۷، ۸۳۸، ۸۳۹، ۸۴۰، ۸۴۱، ۸۴۲، ۸۴۳، ۸۴۴، ۸۴۵، ۸۴۶، ۸۴۷، ۸۴۸، ۸۴۹، ۸۵۰، ۸۵۱، ۸۵۲، ۸۵۳، ۸۵۴، ۸۵۵، ۸۵۶، ۸۵۷، ۸۵۸، ۸۵۹، ۸۶۰، ۸۶۱، ۸۶۲، ۸۶۳، ۸۶۴، ۸۶۵، ۸۶۶، ۸۶۷، ۸۶۸، ۸۶۹، ۸۷۰، ۸۷۱، ۸۷۲، ۸۷۳، ۸۷۴، ۸۷۵، ۸۷۶، ۸۷۷، ۸۷۸، ۸۷۹، ۸۸۰، ۸۸۱، ۸۸۲، ۸۸۳، ۸۸۴، ۸۸۵، ۸۸۶، ۸۸۷، ۸۸۸، ۸۸۹، ۸۹۰، ۸۹۱، ۸۹۲، ۸۹۳، ۸۹۴، ۸۹۵، ۸۹۶، ۸۹۷، ۸۹۸، ۸۹۹، ۹۰۰، ۹۰۱، ۹۰۲، ۹۰۳، ۹۰۴، ۹۰۵، ۹۰۶، ۹۰۷، ۹۰۸، ۹۰۹، ۹۱۰، ۹۱۱، ۹۱۲، ۹۱۳، ۹۱۴، ۹۱۵، ۹۱۶، ۹۱۷، ۹۱۸، ۹۱۹، ۹۲۰، ۹۲۱، ۹۲۲، ۹۲۳، ۹۲۴، ۹۲۵، ۹۲۶، ۹۲۷، ۹۲۸، ۹۲۹، ۹۳۰، ۹۳۱، ۹۳۲، ۹۳۳، ۹۳۴، ۹۳۵، ۹۳۶، ۹۳۷، ۹۳۸، ۹۳۹، ۹۴۰، ۹۴۱، ۹۴۲، ۹۴۳، ۹۴۴، ۹۴۵، ۹۴۶، ۹۴۷، ۹۴۸، ۹۴۹، ۹۵۰، ۹۵۱، ۹۵۲، ۹۵۳، ۹۵۴، ۹۵۵، ۹۵۶، ۹۵۷، ۹۵۸، ۹۵۹، ۹۶۰، ۹۶۱، ۹۶۲، ۹۶۳، ۹۶۴، ۹۶۵، ۹۶۶، ۹۶۷، ۹۶۸، ۹۶۹، ۹۷۰، ۹۷۱، ۹۷۲، ۹۷۳، ۹۷۴، ۹۷۵، ۹۷۶، ۹۷۷، ۹۷۸، ۹۷۹، ۹۸۰، ۹۸۱، ۹۸۲، ۹۸۳، ۹۸۴، ۹۸۵، ۹۸۶، ۹۸۷، ۹۸۸، ۹۸۹، ۹۹۰، ۹۹۱، ۹۹۲، ۹۹۳، ۹۹۴، ۹۹۵، ۹۹۶، ۹۹۷، ۹۹۸، ۹۹۹، ۱۰۰۰، ۱۰۰۱، ۱۰۰۲، ۱۰۰۳، ۱۰۰۴، ۱۰۰۵، ۱۰۰۶، ۱۰۰۷، ۱۰۰۸، ۱۰۰۹، ۱۰۱۰، ۱۰۱۱، ۱۰۱۲، ۱۰۱۳، ۱۰۱۴، ۱۰۱۵، ۱۰۱۶، ۱۰۱۷، ۱۰۱۸، ۱۰۱۹، ۱۰۲۰، ۱۰۲۱، ۱۰۲۲، ۱۰۲۳، ۱۰۲۴، ۱۰۲۵، ۱۰۲۶، ۱۰۲۷، ۱۰۲۸، ۱۰۲۹، ۱۰۳۰، ۱۰۳۱، ۱۰۳۲، ۱۰۳۳، ۱۰۳۴، ۱۰۳۵، ۱۰۳۶، ۱۰۳۷، ۱۰۳۸، ۱۰۳۹، ۱۰۴۰، ۱۰۴۱، ۱۰۴۲، ۱۰۴۳، ۱۰۴۴، ۱۰۴۵، ۱۰۴۶، ۱۰۴۷، ۱۰۴۸، ۱۰۴۹، ۱۰۵۰، ۱۰۵۱، ۱۰۵۲، ۱۰۵۳، ۱۰۵۴، ۱۰۵۵، ۱۰۵۶، ۱۰۵۷، ۱۰۵۸، ۱۰۵۹، ۱۰۶۰، ۱۰۶۱، ۱۰۶۲، ۱۰۶۳، ۱۰۶۴، ۱۰۶۵، ۱۰۶۶، ۱۰۶۷، ۱۰۶۸، ۱۰۶۹، ۱۰۷۰، ۱۰۷۱، ۱۰۷۲، ۱۰۷۳، ۱۰۷۴، ۱۰۷۵، ۱۰۷۶، ۱۰۷۷، ۱۰۷۸، ۱۰۷۹، ۱۰۸۰، ۱۰۸۱، ۱۰۸۲، ۱۰۸۳، ۱۰۸۴، ۱۰۸۵، ۱۰۸۶، ۱۰۸۷، ۱۰۸۸، ۱۰۸۹، ۱۰۹۰، ۱۰۹۱، ۱۰۹۲، ۱۰۹۳، ۱۰۹۴، ۱۰۹۵، ۱۰۹۶، ۱۰۹۷، ۱۰۹۸، ۱۰۹۹، ۱۱۰۰، ۱۱۰۱، ۱۱۰۲، ۱۱۰۳، ۱۱۰۴، ۱۱۰۵، ۱۱۰۶، ۱۱۰۷، ۱۱۰۸، ۱۱۰۹، ۱۱۱۰، ۱۱۱۱، ۱۱۱۲، ۱۱۱۳، ۱۱۱۴، ۱۱۱۵، ۱۱۱۶، ۱۱۱۷، ۱۱۱۸، ۱۱۱۹، ۱۱۲۰، ۱۱۲۱، ۱۱۲۲، ۱۱۲۳، ۱۱۲۴، ۱۱۲۵، ۱۱۲۶، ۱۱۲۷، ۱۱۲۸، ۱۱۲۹، ۱۱۳۰، ۱۱۳۱، ۱۱۳۲، ۱۱۳۳، ۱۱۳۴، ۱۱۳۵، ۱۱۳۶، ۱۱۳۷، ۱۱۳۸، ۱۱۳۹، ۱۱۴۰، ۱۱۴۱، ۱۱۴۲، ۱۱۴۳، ۱۱۴۴، ۱۱۴۵، ۱۱۴۶، ۱۱۴۷، ۱۱۴۸، ۱۱۴۹، ۱۱۵۰، ۱۱۵۱، ۱۱۵۲، ۱۱۵۳، ۱۱۵۴، ۱۱۵۵، ۱۱۵۶، ۱۱۵۷، ۱۱۵۸، ۱۱۵۹، ۱۱۶۰، ۱۱۶۱، ۱۱۶۲، ۱۱۶۳، ۱۱۶۴، ۱۱۶۵، ۱۱۶۶، ۱۱۶۷، ۱۱۶۸، ۱۱۶۹، ۱۱۷۰، ۱۱۷۱، ۱۱۷۲، ۱۱۷۳، ۱۱۷۴، ۱۱۷۵، ۱۱۷۶، ۱۱۷۷، ۱۱۷۸، ۱۱۷۹، ۱۱۸۰، ۱۱۸۱، ۱۱۸۲، ۱۱۸۳، ۱۱۸۴، ۱۱۸۵، ۱۱۸۶، ۱۱۸۷، ۱۱۸۸، ۱۱۸۹، ۱۱۹۰، ۱۱۹۱، ۱۱۹۲، ۱۱۹۳، ۱۱۹۴، ۱۱۹۵، ۱۱۹۶، ۱۱۹۷، ۱۱۹۸، ۱۱۹۹، ۱۲۰۰، ۱۲۰۱، ۱۲۰۲، ۱۲۰۳، ۱۲۰۴، ۱۲۰۵، ۱۲۰۶، ۱۲۰۷، ۱۲۰۸، ۱۲۰۹، ۱۲۱۰، ۱۲۱۱، ۱۲۱۲، ۱۲۱۳، ۱۲۱۴، ۱۲۱۵، ۱۲۱۶، ۱۲۱۷، ۱۲۱۸، ۱۲۱۹، ۱۲۲۰، ۱۲۲۱، ۱۲۲۲، ۱۲۲۳، ۱۲۲۴، ۱۲۲۵، ۱۲۲۶، ۱۲۲۷، ۱۲۲۸، ۱۲۲۹، ۱۲۳۰، ۱۲۳۱، ۱۲۳۲، ۱۲۳۳، ۱۲۳۴، ۱۲۳۵، ۱۲۳۶، ۱۲۳۷، ۱۲۳۸، ۱۲۳۹، ۱۲۴۰، ۱۲۴۱، ۱۲۴۲، ۱۲۴۳، ۱۲۴۴، ۱۲۴۵، ۱۲۴۶، ۱۲۴۷، ۱۲۴۸، ۱۲۴۹، ۱۲۵۰، ۱۲۵۱، ۱۲۵۲، ۱۲۵۳، ۱۲۵۴، ۱۲۵۵، ۱۲۵۶، ۱۲۵۷، ۱۲۵۸، ۱۲۵۹، ۱۲۶۰، ۱۲۶۱، ۱۲۶۲، ۱۲۶۳، ۱۲۶۴، ۱۲۶۵، ۱۲۶۶، ۱۲۶۷، ۱۲۶۸، ۱۲۶۹، ۱۲۷۰، ۱۲۷۱، ۱۲۷۲، ۱۲۷۳، ۱۲۷۴، ۱۲۷۵، ۱۲۷۶، ۱۲۷۷، ۱۲۷۸، ۱۲۷۹، ۱۲۸۰، ۱۲۸۱، ۱۲۸۲، ۱۲۸۳، ۱۲۸۴، ۱۲۸۵، ۱۲۸۶، ۱۲۸۷، ۱۲۸۸، ۱۲۸۹، ۱۲۹۰، ۱۲۹۱، ۱۲۹۲، ۱۲۹۳، ۱۲۹۴، ۱۲۹۵، ۱۲۹۶، ۱۲۹۷، ۱۲۹۸، ۱۲۹۹، ۱۳۰۰، ۱۳۰۱، ۱۳۰۲، ۱۳۰۳، ۱۳۰۴، ۱۳۰۵، ۱۳۰۶، ۱۳۰۷، ۱۳۰۸، ۱۳۰۹، ۱۳۱۰، ۱۳۱۱، ۱۳۱۲، ۱۳۱۳، ۱۳۱۴، ۱۳۱۵، ۱۳۱۶، ۱۳۱۷، ۱۳۱۸، ۱۳۱۹، ۱۳۲۰، ۱۳۲۱، ۱۳۲۲، ۱۳۲۳، ۱۳۲۴، ۱۳۲۵، ۱۳۲۶، ۱۳۲۷، ۱۳۲۸، ۱۳۲۹، ۱۳۳۰، ۱۳۳۱، ۱۳۳۲، ۱۳۳۳، ۱۳

رسالتہ لحاظ سے الحديث على وزان مامر لو كان بعدى نبى لكان عمرا، والله تعالى اعلم۔ اس سے امام نووی کو درپیش ہونے والا اشتباہ ختم ہو گیا، باوجودیکہ ان کی شان اجل ہے اور ان کا عرفان وسیع ہے لیکن امام ابو عمر بن عبد البر نے جو یہ فرمایا کہ مجھے یہ معلوم نہ ہو سکا، حالانکہ لوح الخطیبہ کے بیٹے نبی نہ ہوئے، اور اگر یہ ہوتا کہ نبی سے نبی ہی پیدا ہو تو ہر ایک نبی ہوتا کیونکہ وہ بھی تو لوح الخطیبہ کی اولاد تھے، کیونکہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہم نے اس کی ذریت کو ہی باقی رکھا، اس کا جواب انہوں نے یہ دیا کہ کسی شرطیہ قضیہ کو وقوع لازم نہیں ہے اقول (میں کہتا ہوں) ہاں درست ہے لیکن بے شک شرطیہ ملازمہ کا فائدہ ضرور دیتا ہے اگر یہ قضیہ شرطیہ اس معنی پر مبنی ہو کہ نبی کا بیٹا ضرور نبی ہی ہوتا ہے تو ابو عمر کا التزام لازم آئے گا جس سے منکر نہیں ہے تو جواب میں حق وہ ہے جو میں کہہ رہا ہوں کہ انبیاء سابقین اور ان کے بیٹوں کا قیاس ہمارے نبی سید المرسلین اور ان کے صاحبزادوں پر درست نہیں، اللہ تعالیٰ ہمارے نبی اور سب انبیاء پر درود و سلام فرمائے پھر اگر آپ ﷺ کے بعد آپ ﷺ کا بیٹا نبوت کا مستحق ٹھہرے تو اس سے یہ لازم نہیں آتا کہ باقی تمام انبیاء کے بیٹے بھی نبوت کے مستحق ہوں، میں نے اپنی تیسیر کے نسخے پر یہ نبی حاشیہ لکھا بعد ازاں میں نے علامہ ملا قاری کو موضوعات کبیر میں اسی طرح ذکر کرتے ہوئے پایا **فَلِلَّهِ الْحَمْدُ**۔ دینی نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے تخریج کی ہے انہوں نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہم اہلبیت پر کسی کو قیاس نہ کیا جائے۔ علاوہ ازیں میں کہتا ہوں کہ مذکورہ حدیث نبوت کا حکم بیان کر رہی ہے، یہ بات ہمیں تسلیم نہیں، بلکہ حدیث مذکور حضرت کے صاحبزادے امیر المومنین علی رضی اللہ عنہ کے متعلق یہ خبر دے رہی ہے کہ ان میں انبیاء علیہم السلام جیسے خصائل و اوصاف تھے کہ اگر ہمارے لئے

۱ جامع الترمذی، مناقب ابی حفص عمر بن الخطاب، ابن کثیر تائید شدہ، ردعی، ۲۰۹/۲

نبوت ختم نہ ہوتی تو وہ اللہ تعالیٰ کہ فضل محض سے نبی ہوتے نہ کہ بطور استحقاق نبی بنتے، کیونکہ کوئی بھی اپنی ذات میں نبوت کا استحقاق نہیں رکھتا لیکن اللہ تعالیٰ نبوت کے لئے اپنے بندوں میں سے ایسے کو منتخب فرماتا ہے جو صورتاً، معنی، نسباً، حساباً ہر اعتبار سے تام و کامل ہو اور ہر خیر میں انتہائی مرتبہ کو پہنچا ہو، اللہ تعالیٰ بہتر جانتا ہے کہ کہاں رسالت بنائے تو حدیث مذکور کی دلالت وہی ہے جو ”لو كان بعدى نبى لكان عمرا“ الحدیث کی دلالت ہے، واللہ تعالیٰ اعلم۔

نوع آخر (ف)

بعد طلوع آفتاب عالمی کتاب خاتمیت سلامت اللہ تعالیٰ و دار علیہ علی آلہ و سلم جو کسی کے لئے ادعائے نبوت کرے دجال کذاب مستحق لعنت و عذاب ہے۔

امام بخاری حضرت ابو ہریرہ اور احمد و مسلم و ابوداؤد و ترمذی و ابن ماجہ حضرت ثوبان رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے راوی، و ہذا حدیث ثوبان، رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں: **انہ سبکون فی امتی کذابون ثلثون کلہم یزعم انہ نبی وانا خاتم النبیین لا نبی بعدی**، و لفظ البخاری **کذابون کذابون** قریباً من ثلثین ۲ (عقرب اس امت میں قریب تیس کے دجال کذاب نکلیں گے ہر ایک ادعا (دعویٰ) کرے گا کہ وہ نبی ہے حالانکہ میں خاتم النبیین ہوں میرے بعد کوئی نبی نہیں ﷺ) (ابو بخاری کے الفاظ ہیں دجال کذاب قریباً تیس ہوں گے۔ ت)

۱۔ نوع پنجم حضور کے بعد جو کسی کو نبوت ملتی مانے دجال کذاب ہے۔

۲۔ سنن ابی داؤد، کتاب الفتن، ذکر الفتن و دلائلہا، آفتاب عالم پریس، لاہور، ۲۲۸/۲

۳۔ صحیح البخاری، کتاب الفتن، مقدمہ کتب خانہ کراچی، ۱۰۵۳/۲

کذاب اور وصال

امام احمد و طبرانی و ضیاء حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے راوی رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں: فی امتی کذابون و دجالون سبعة و عشرون منهم اربع نسوة و الی خاتم النبیین لانیسی بعدی ل ترجمہ: میری امت دعوت میں (کہ مؤمن و کافر سب کو شامل ہے) ستائیس کذاب و جال ہوں گے ان میں چار عورتیں ہیں حالانکہ میں خاتم الانبیاء ہوں میرے بعد کوئی نبی نہیں ﷺ۔

جھوٹے مدعیان نبوت:

ابن عساکر، علامہ ابن زیاد و ابن کثیر رضی اللہ عنہ سے مرسل راوی، رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں: لا تقوم الساعة حتی ینخرج ثلاثون دجالون کذابون کلہم یزعم انہ نسی ﷺ (اللہ عز و جل ترجمہ: قیامت قائم نہ ہوگی یہاں تک کہ تیس دجال کذاب مدعی نبوت نہیں گئے۔ تدریسیل:

ابو یعلیٰ مستدرک میں حسن حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی، رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں: لا تقوم الساعة حتی ینخرج ثلاثون کذابا منهم مسیلمة و العنسی و المختار ترجمہ: قیامت نہ آئے گی جب تک کہ تیس کذاب نکلیں ان میں سے مسیلمہ اور اسود غسی و مختار ثقفی ہے، اخذ ام اللہ تعالیٰ۔ الحمد للہ بفضلہ تعالیٰ یہ تینوں خبیث گئے شیر ان اسلام کے ہاتھ سے مارے گئے، اسود مروی

۱۔ مستدرک امام احمد حدیث حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ دار الفکر بیروت، ۳۹۲/۵

۲۔ تہذیب تاریخ ابن عساکر ترجمہ الحدیث بن سعید الکذاب، دار احیاء التراث العربی، بیروت، ۳۳۵/۳

۳۔ مستدرک علی مروی از عبداللہ بن زبیر، حدیث ۶۷۸۲، موسسہ دار القرآن، بیروت، ۱۹۹/۶

خود زمانہ اقدس اور مسیلمہ ملعون زمانہ خلافت حضرت سید ابوبکر صدیق و مختار ثقفی ملعون زمانہ حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ میں موفہ الحمد (مسیلمہ خبیث کے قاتل و حشی رضی اللہ عنہ ہیں جنہوں نے زمانہ کفر میں سیدنا حمزہ رضی اللہ عنہ کو شہید کیا وہ فرمایا کرتے قتلت خیر الناس و شر الناس ل میں نے بہتر شخص کو شہید کیا پھر سب سے بدتر کو مارا۔)

حضرت علی اور ختم نبوت:

ذووع آخر (ق) خاص امیر المؤمنین مولیٰ علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ کرم کے بارے میں متواتر حدیثیں ہیں کہ نبوت ختم ہوئی نبوت میں ان کا کچھ حصہ نہیں۔

امام احمد مستدرک بخاری و مسلم و ترمذی و نسائی و ابن ماجہ صحاح، ابن ابی شیبہ سنن، ابن جریر تہذیب الآثار میں بطریق حدیث کثیرہ سیدنا سعد بن ابی وقاص، اور حاکم مستدرک، اور طبرانی معجم کبیر و اوسط، اور ابوبکر ع قوی قواد میں، اور ابن مردویہ مطول اور بزار بطریق عبداللہ بن ابی بکر عن حکیم بن جبیر عن الحسن بن سعد مولیٰ علی، اور ابن عساکر بطریق عبداللہ بن محمد بن عقیل عن ابیہ عن جدہ عقیل امیر المؤمنین مولیٰ علی اور احمد و حاکم و طبرانی و عقیلی حضرت عبداللہ بن عباس، اور احمد حضرت امیر معاویہ، اور احمد و بزار و ابو جعفر بن محمد طبری و ابوبکر طبری حضرت ابوسعید خدری، اور ترمذی باقادر تحسین حضرت جابر بن عبداللہ سے مستدرک اور حضرت ابو ہریرہ سے تعلیقاً، اور طبرانی کبیر اور خطیب کتاب المحقق و المعصرق میں حضرت عبداللہ بن عمر، اور ابونعیم فضائل الصحابہ میں حضرت سعید بن زید، اور طبرانی کبیر میں

۱۔ الاستیعاب فی معرفة الاصحاب علی هامش الاصابة باب الافراد فی الواو، دار صادر، بیروت، ۲۳۵/۳

۲۔ ذووع شتم خاص مولیٰ علی کے باب میں متواتر حدیثیں کہ نبوت ختم ہوئی نبوت میں ان کا حصہ نہیں۔

حضرات براء بن عازب، وزید بن ارقم، جیش بن جنادہ و جابر بن سمرہ، مالک بن حویرث و حضرت ام المؤمنین ام سلمہ، زوجہ امیر المؤمنین علی حضرت اسماء بنت عمیس رضی اللہ تعالیٰ عنہا امین سے راوی، حضور پر نور ﷺ نے غزوہ تبوک کو تشریف لے جاتے وقت امیر المؤمنین موسیٰ علیہ السلام اللہ وجہہ کرمہ کو مدینے میں چھوڑا امیر المؤمنین نے عرض کی یا رسول اللہ! حضور مجھے عورتوں اور بچوں میں چھوڑے جاتے ہیں، فرمایا: اما ترضی ان تكون منی بمنزلة هارون من موسى غير انه لا نبي بعدي! یعنی کیا تم اس پر راضی نہیں کہ تم یہاں میری نیابت میں ایسے رہو جیسے موسیٰ علیہ السلام جب اپنے رب سے کلام کے لئے حاضر ہوئے ہارون علیہ السلام اس وقت اس کو اپنی نیابت میں چھوڑ گئے تھے ہاں یہ فرق ہے کہ ہارون نبی تھے میں جب سے نیما ہوا دوسرے کے لئے نبوت نہیں۔ مستدرک میں حدیث ابن عباس یوں ہے: الا ترضی ان تكون بمنزلة هارون من موسى الا انک لست بنبي بعدي! ترجمہ کیا تم راضی نہیں کہ ہارون کے ہوموسیٰ سے مگر یہ کہ تم نبی نہیں۔

حضرت اسماء کی حدیث اس طرح ہے اقلت هبط جبریل علی النبی صلی

۱ صحیح البخاری، مناقب علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ، قدیمی کتب خانہ کراچی، ۱/۵۲۶

جامع الترمذی، مناقب علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ، امین کتب خانہ رشیدیہ، دہلی، ۲/۱۱۳

صحیح مسلم کتاب الفضائل، مناقب علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ، قدیمی کتب خانہ کراچی، ۲/۵۸۴

مستدرک بن حنبل، حدیث حضرت سعد بن وقاص رضی اللہ عنہ، دار الفکر بیروت، ۱/۱۸۲

۲ المجموع الزوائد بحوالہ احمد وغیرہ عن ابن عباس باب جامع مناقب علی رضی اللہ عنہ،

دار الکتاب بیروت، ۹/۲۰

المستدرک للحاکم، کتاب معرفة الصحابة، دار الفکر بیروت، ۳/۱۰۶

اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فقال یا محمد ان ربک بقراک السلام ویقول لک علی منک بمنزلة هارون من موسى لكن لا نبي بعدک! ترجمہ: جبریل امین میرے پاس دو اسام نے حاضر ہو کر حضور اقدس ﷺ سے عرض کی حضور کا رب حضور کو سلام کہتا ہے اور فرماتا ہے علی (رضی اللہ عنہ) تمہاری نیابت میں ایسا ہے جیسا موسیٰ کے لئے ہارون، مگر تمہارے بعد کوئی نبی نہیں۔

فضائل صحابہ امام احمد میں حدیث امیر معاویہ رضی اللہ عنہ یوں ہے کسی نے ان سے ایک مسئلہ پوچھا فرمایا بسمل علیہا علی ابن ابی طالب فهو اعلم مواضعی سے پوچھیو وہ اہم ہیں، سائل نے کہا: یا امیر المؤمنین! مجھے آپ کا جواب ان کے جواب سے زیادہ محبوب ہے، فرمایا: ینسما قلت لقد کرهت رجلا کان رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم یغره بالعلم عرا ولقد قال له انت منی بمنزلة هارون من موسى الا انه لا نبي بعدي وکان عمر اذا اشکل علیہ شئی یاخذ منه! ترجمہ: تو نے سخت بُری بات کہی ایسے کو ناپسند کیا جس کے علم کی نبی ﷺ عزت فرماتے تھے اور بیشک حضور نے ان سے کہا تجھے مجھ سے وہ نسبت ہے جو ہارون کو موسیٰ علیہ السلام سے مگر یہ کہ میرے بعد کوئی نبی نہیں، امیر المؤمنین عمر رضی اللہ عنہ کو جب کسی بات میں شبہ پڑتا ان سے حاصل کرتے تھے اللہ تعالیٰ عنہم۔

ابو نعیم حلیۃ الاولیاء میں حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے راوی رسول اللہ ﷺ

۱ المعجم الكبير، حدیث ۳۸۹۵۳۸۳، المكتبة الفیصلیة بیروت، ۲۳/۶۲۶ و ۱۳۷

۲ فضائل الصحابة لامام احمد بن حنبل، حدیث ۵۳، فضائل علی رضی اللہ عنہ، موسسہ

الرسالہ، بیروت، ۵/۲۷

نے فرمایا یا علی! خصمک بالنبوة ولا نبوة بعدی! ترجمہ: اے علی! میں مناصب جلیلہ و خالصہ کثیر و جزیلہ نبوت میں تجھ پر طالب ہوں اور میرے بعد نبوت اصلاً نہیں۔
حضرت علی کی عبادت:

ابن ابی عاصم اور ابن جریر باقائدہ صحیح اور طہرانی اوسط اور ابن شاذان کتاب السنہ میں امیر المؤمنین مولیٰ علیؑ کرم اللہ وجہہ کرمہ سے راوی ہیں یہاں تھا خدمت اقدس حضور سرور عالم ﷺ میں حاضر ہوا حضور نے مجھے اپنی جگہ کھڑا کیا اور خود نماز میں مشغول ہوئے، روئے مبارک کا آنکھیں مجھ پر ڈال لیا، پھر بعد نماز فرمایا: ہوئے یا ابن ابی طالب فلا ہاس علیک ما سالت اللہ لی شینا الا سالت لک مثله ولا سالت اللہ شینا الا اعطانیہ غیرانہ قبل لی انہ لا ینبی بعدک۔ ترجمہ: اے ابن ابی طالب! تم مجھے ہو گئے تم پر کچھ تکلیف نہیں، میں نے اللہ ﷻ سے جو کچھ اپنے لئے مانگا تھا اسے لئے بھی اس کی مانند وال کیا اور میں نے جو کچھ چاہا رب ﷻ نے مجھے عطا فرمایا مگر مجھ سے یہ فرمایا گیا کہ تمہارے بعد کوئی نبی نہیں۔ مولیٰ علیؑ کرم اللہ وجہہ کرمہ فرماتے ہیں میں اسی وقت ایسا تندرست ہو گیا گو پہلے بیمار تھا۔

تنبیہ: اقول وبالله التوفیق (میں کہتا ہوں اور توفیق اللہ تعالیٰ سے ہے) یہ حدیث حضرت امیر المؤمنین کے لئے مرتبہ صدیقیت کا حصول بتاتی ہے، صدیقیت ایک مرتبہ تکو نبوت ہے کہ اس کے اور نبوت کے بیچ میں کوئی مرتبہ نہیں مگر ایک مقام اوقیٰ و اخفیٰ کو نصیب۔
۱۔ حلیۃ الاولیاء، المسندۃ فی مناقبہم و فضائلہم نمبر ۲ علی ابن ابی طالبؑ و دار الکتاب العربی بیروت ۱/۱۵۱

۲۔ کنز العمال بحوالہ ابن ابی عاصم وابن جریر و ابن شاذان فی السنۃ حدیث ۱۳۶۵۱۳ مؤسسة الرسالۃ بیروت ۱۳/۱۳۷

حضرت صدیق اکبر اکرم و اتقیؑ ہے تو اجنس و انواع و اصناف فناء کل و کمالات و بلندی درجات میں خصائص و ملزومات نبوت کے سوا صدیقین ہر علیہ یہیہ کے الاق وائل ہیں اگرچہ باہم ان میں تفاوت و تفاضل کثیر وافر ہو۔

آخر نہ دیکھا کہ محمد رسول اللہ ﷺ کے ابن جمیل و نائب جمیل حضور پر نور سید الایام و فرد الافراد و مٹ اعظم غیث اکرم غیث عالم محبوب سبحانی مطلوب ربانی سیدنا و مولانا ابو محمد محی الدین عبدالقادر جیلانیؒ فرماتے ہیں: کل ولی علی قدم نسی وانا علی قدم جدی علی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم و ما رفع المصطفیٰ علی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم قد ما الا وضعت الا قدمی فی الموضع الذی رفع قدمہ منہ، الا ان یکون قد ما من اقدام النبوة فانه لا سبیل ان ینالہ غیر نسی، رواہ الامام الاجل ابو الحسن علی الشطوطی فی سرہ فی بیحۃ الاسرار فقال اخبرنا ابو محمد سالم بن علی بن عبد اللہ بن سنان الدمیاطی المصری المولود بالقاهرة ۶۷۱ سنة احدى و سبعین و ستمائة قال اخبرنا الشیخ القدوة شہاب الدین ابو حفص عمر بن عبد اللہ السہروردی ببغداد ۲۲۳ سنة اربع و عشرين و ستمائة قال سمعت الشیخ محی الدین عبدالقادرؒ یقول یقول علیؑ الکوسی بصدرة ۲ (فذكرہ)۔ ترجمہ: ہر ولی ایک نبی کے قدم پر ہوتا ہے اور میں اپنے جدا کرم ﷺ کے قدم پاک پر ہوں مصطفیٰ ﷺ نے جہاں سے قدم اٹھایا میں نے اسی جگہ قدم رکھا مگر نبوت کے قدم کہ ان کی طرف غیر نبی کو اصلاً راہ نہیں (اس کو امام ابو الحسن علی شطوطی فی سرہ نے بیحۃ الاسرار میں روایت کیا، تو کہا ابو محمد سالم بن علی بن عبد اللہ

۱۔ بیحۃ الاسرار، ذکر کلمات اخبر بہا عن نفسه، مطبع مصطفیٰ البابی الحلبی، مصر ص ۲۲
۲۔ بیحۃ الاسرار، ذکر کلمات اخبر بہا عن نفسه، مطبع مصطفیٰ البابی الحلبی، مصر ص ۲۲

بن سنان الدمیاطی المصری جو قاهرہ میں ۷۱۶ھ میں پیدا ہوئے، انہوں نے کہا مجھے شیخ شہاب الدین ابو حفص عمر بن عبداللہ سہروردی نے ۶۲۴ھ کو بغداد میں بیان کیا کہ میں نے شیخ محی الدین عبدالقادر رحمہ اللہ کو مدینہ میں کرسی پر تشریف فرما، کہتے ہوئے سنا تو وہ ذکر فرمایا جو گزرا۔ (ت)

بالجملہ، دون نبوت پر قائم ہونا نہ تفریق کی دلیل نہ حجت تفصیل کہ وہ صدیق اکبر میں مشترک اور فی نفسہ مشکک، ہر غوث و صدیق اس میں شریک اور ان پر ہدایت مقول بالمشکک، بلکہ خود حدیث میں ہے رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں: من اتاه ملک الموت وهو يطلب العلم كان بينه وبين الانبياء درجة واحدة درجة النبوة ايوة ابن النجار عن انس رضی اللہ عنہ ترجمہ: جس کے پاس ملک الموت آئیں اور وہ طلب علم میں ہو اس میں اور انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام میں صرف ایک درجے کا فرق ہے کہ درجہ نبوت ہے (اسے ابن النجار نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کیا۔ ت) دوسری حدیث میں ہے: انما حجة القرآن ان يكونوا النبلاء الا انه لا يوحى اليهم ۲ برواہ النبیسی فی حلیۃ عن عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما۔ ترجمہ: قریب ہے حاملان قرآن انبیاء ہوں مگر یہ کہ ان کی طرف وحی نہیں آتی (اسے ویلی نے ایک حدیث میں عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کیا) تو اس کے امثال سے حضرات خلفائے ثلاثہ رضی اللہ عنہم پر امیر المؤمنین رسولی علی رحمہم اللہ وچہ اس کی تفصیل کا وہ ہم نہیں ہو سکتا۔

۱۔ کنز العمال: بحوالہ ابن النجار عن انس حدیث ۲۹۸۲۹، موسسۃ الترمذیۃ، بیروت، ۱۰/۱۰۱

۲۔ الترمذیوس بسا فور الخطاب: حدیث ۲۲۱، دار الکتب العلمیہ، بیروت، ۱/۵۷

ابوبکر صدیق، صدیق اکبر ہیں:

علماء فرماتے ہیں، ابوبکر صدیق، صدیق اکبر ہیں اور علی مرتضیٰ صدیق اصغر، صدیق اکبر کا مقام اعلیٰ صدیقیت سے بلند و بالا ہے، نسیم الریاض شرح شفاء امام قاضی عیاض میں ہے: اما تخصیص ابی بکر رضی اللہ عنہ فلانہ الصديق الاکبر الذی سبق الناس کلهم لتصديقه صلى الله تعالى عليه وسلم ولم يصدر منه غيره قط وكذا على رحمہم اللہ فانه يسمى الصديق الاصغر الذی لم يتلبس بكفر قط ولم يسجد لغير الله مع صفوه وكون ابیه علی غیر الملة ولذا خص بقول علی رحمہم اللہ كرم الله تعالى وجهه ترجمہ: لیکن ابوبکر رضی اللہ عنہ کی تخصیص اس لئے کہ وہ صدیق اکبر ہیں جو تمام لوگوں میں آگے ہیں کیونکہ انہوں نے جو حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی صدیق کی وہ کسی کو حاصل نہیں اور نبی علی رحمہم اللہ وچہ اکرم کا نام صدیق اصغر ہے جو ہرگز کفر سے ملتبس نہ ہوئے اور نہ ہی انہوں نے غیر اللہ کو سجدہ کیا یا وجوہ یکہ وہ نابالغ تھے اور ان کے والد ملت اسلام پر نہ تھے، اسی وجہ سے انہوں نے علی رحمہم اللہ وچہ کے قول کو خاص طور پر لیا۔

حضرت خاتم الولائیة احمدیۃ فی زمانہ بحر الحقائق ولسان القوم بجانانہ و بیانہ سیدی شیخ اکبر محی الدین ابن عربی رحمہم اللہ فی الدارین بخصانہ فتوحات مکیہ شریفہ میں فرماتے ہیں: فلو فقد النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فی ذلک الوطن وحضرہ ابوبکر لقام فی ذلک المقام الذی اقیم فیہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم لانه لیس ثم اعنی منه بحجبه عن ذلک فهو صادق ذلک الوقت وحکمه وماسواہ تحت حکمه (ثم قال) وهذا المقام الذی اثبتاه بین الصديقیۃ ونبوة التشريع الذی هو مقام القرية وهو للأفراد هو دون نسیم الریاض شرح شفاء امام عیاض، الباب الاول، الفصل الاول، دار الفکر بیروت، ۱/۳۴

نبوة التبشیر، وفوق الصدیقۃ فی المنزلۃ عند اللہ والمشار الیہ
بالسر الذی وقرف فی صدر ابی بکر ففضل بہ الصدیقین اذ حصل لہ مالیس
فی شرط الصدیقۃ ولا من لوازمہا فلیس بین ابی بکر و بین رسول اللہ صلی
اللہ تعالیٰ علیہ وسلم رجل لانه صاحب الصدیقۃ وصاحب سر یعنی اگر حضور سید
عالم ﷺ اس موطن میں تشریف نہ رکھتے ہوں اور صدیق اکبر حاضر ہوں تو حضور اقدس
ﷺ کے مقام پر صدیق قیام کریں گے کہ وہاں صدیق سے اعلیٰ کوئی نہیں جو انہیں اس سے
روکے وہ اس وقت کے صادق و حکیم ہیں، اور جوان کے سوا ہیں سب ان کے زیر حکم و یہ مقام
جو ہم نے ثابت کیا صدیقیت اور نبوت شریعت کے تقاضے میں ہے، یہ مقام قربت فردوں کے
لئے ہے، اللہ کے نزدیک نبوت شریعت سے نیچا اور صدیقیت سے مرتبے میں بالا ہے اسی
کی طرف اس راز سے اشارہ ہے جو سیدہ صدیق میں ممکن ہوا جس کے باعث وہ مقام
صدیقوں سے افضل قرار پائے کہ ان کے قلوب میں وہ راز الہی حاصل ہوا جو نہ صدیقیت
کی شرط ہے نہ اس کے لوازم سے، تو ابوبکر صدیق اور رسول اللہ ﷺ کے درمیان کوئی شخص
نہیں کہ وہ تو صدیقیت والے بھی ہیں اور صاحب راز بھی، ﷺ۔

تذہیل:

بعض احادیث غلو یہ مجملہ دعویٰ غلو یہ۔

مواعلیٰ کی نگاہ میں مقام صدیق اکبر:

صحیح بخاری شریف میں امام محمد بن حنفیہ صاحب جزاء و امیر المؤمنین مولیٰ علی بن ابی طالب
ؑ کے بارے میں ہے: قال قلت لابی ای الناس خیر بعد النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم
قال ابوبکر قال قلت ثم من قال ثم عمر ثم حشیت ان اقول ثم من فبقول
۱۔ الفتوحات المکیة، الباب الثالث والسبعون، ۵۰۸ احیاء، التراث العربی، بیروت، ۲۵/۲

عثمان فقلت ثم انت یا ابت، فقال ما انا الا رجل من المسلمين، رواہ
ایضاً ابن ابی عاصم و حشیش و ابو نعیم فی الحلیۃ الاولیاء ترجمہ: میں نے
اپنے والدہ جد مولیٰ علی رضی اللہ عنہ سے عرض کی نبی ﷺ کے بعد سب آدمیوں سے بہتر کون
ہے؟ فرمایا: ابوبکر۔ میں نے کہا پھر کون؟ فرمایا: پھر عمر۔ پھر مجھے خوف ہوا کہ کہیں میں کہوں
پھر کون تو فرمایا میں عثمان، اس لئے میں نے سہقت کر کے کہا اے باپ میرے! پھر
آپ؟ فرمایا: میں تو نہیں مگر ایک مرد مسلمانوں میں سے (اے ابن ابی عاصم اور حشیش اور ابو
نعیم نے بھی حلیۃ الاولیاء میں بیان کیا ہے۔ ت) طبرانی معجم الاوسط میں صلہ بن زفر سے
راوی، جب امیر المؤمنین مولیٰ علی کے سامنے لوگ ابوبکر صدیق کا ذکر کرتے، امیر المؤمنین
فرماتے: السابق بذکرون السابق بذکرون والذی نفسی ببلد ما استقنا الی
خیر قط الا سبقنا الیہ ابوبکر کا بڑی سہقت والے ذکر کر رہے ہیں
کمال پیشی لے جانے والے کا تذکرہ کرتے ہیں قسم اس کی جس کے قبضہ قدرت میں میری
جان ہے جب ہم نے کسی خیر میں پیشی چاہی ہے ابوبکر ہم سب پر سہقت لے گئے ہیں۔

حضرت صدیق کے بارے میں حضرت علی کی رائے:

ابو القاسم محمد بن ابی عاصم وابن شاپین والاکافی سب اپنی اپنی کتاب السنن میں
اور عشاری فضائل صدیق اور اصحابی کتاب الحج اور ابن عساکر تاریخ دمشق میں راوی، امیر

۱۔ صحیح بخاری، کتاب المناقب، الفصل الی بکر رضی اللہ عنہ، قدیمی کتب خانہ، رانی، ۵۱۸/۱

جامع الاحادیث بحوالہ بخاری، ابن ابی عاصم و حشیش و غیرہ، حدیث ۷۱۳۷، دار الفکر بیروت، ۲۵/۲

کنز العمال، بحوالہ ابن ابی عاصم و حشیش و غیرہ، ۳۶۰۹۳، موسسہ الرسالہ، بیروت، ۱۳/۷

۲۔ المعجم الاوسط، حدیث ۷۱۳۷، مکتبۃ المعارف، الریاض، ۸۲/۸

جامع الاحادیث بحوالہ طس، حدیث ۷۱۸۸، دار الفکر بیروت، ۲۰۹/۱۶

المؤمنین کو خبر پہنچی کچھ لوگ انہیں ابو بکر و عمر (رضی اللہ تعالیٰ عنہما) سے افضل بتاتے ہیں منبر شریف پر تشریف لے گئے محمد و ثنائے الہی کے بعد فرمایا: ایہا الناس بلغنی ان افواہا یفضلو فی علی ابی بکر و عمر ولو کنت تقدست فیہ لعاقبت فیہ، فمن سمعہ بعد هذا الیوم یقول هذا فهو مفتور، علیہ حد المفتوی خیر الناس بعد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ابو بکر ثم عمر (زاد غیر النطلیجی) ثم احدا ثلثا بعضهم احدا ثلثا یقضی اللہ فیہا ما یشاء ترجمہ: اے لوگو! مجھے خبر پہنچی کہ کچھ لوگ مجھے ابو بکر و عمر پر فضیلت دیتے ہیں اگر میں پہلے متنبہ نہ ہو چکا ہوتا تو اب سزا دیتا، آج کے بعد جسے ایسا کہتا ہوں گا وہ مفتری کی حد آئے گی، رسول اللہ ﷺ کے بعد سب آدمیوں سے بہتر ابو بکر ہیں، پھر عمر، پھر ان کے بعد تم سے کچھ نے امور واقع ہوئے کہ خدا ان میں جو چاہے گا حکم فرمائے گا۔

امام ابو عمران محمد البر استیعاب میں حکم بن حنبل سے اور امام ابو الحسن دارقطنی سنن میں روایت کرتے ہیں امیر المؤمنین مولیٰ فرماتے ہیں: لا اجد احدا یفضلنی علی ابی بکر و عمر الا جلد نہ حد المفتوی ۲ ترجمہ: میں جسے پاؤں لگا کر ابو بکر و عمر پر مجھے تفصیل دیتا ہے اسے مفتری کی حد اتنی کوڑے لگاؤں گا۔

۱۔ کنز العمال بحوالہ ابن ابی عاصم و ابن شاہین و اللاتکانی و العساری، حدیث ۳۶۱۰۲، موسسہ الرسالہ بیروت، ۲۱/۱۲

جامع الاحادیث ابن ابی عاصم و ابن شاہین و اللاتکانی و العساری، حدیث ۷۷۳۵، دار الفکر بیروت، ۲۲۲/۱۶

۲۔ جامع الاحادیث عن المحکم بن حنبل عن علی، حدیث ۷۷۳۷، دار الفکر بیروت، ۲۲۵/۱۶ مختصر تاریخ دمشق لابن عساکر ترجمہ ۲۳، محمد اللہ ابن ابی قاف، دار الفکر بیروت، ۱۱۰/۱۳

ابن عساکر بطریق الزہری عن عبد اللہ بن کثیر راوی، امیر المؤمنین فرماتے ہیں: لا یفضلنی احد علی ابی بکر و عمر الا جلد نہ جلد او جیعا ترجمہ: جو مجھے ابو بکر و عمر سے افضل کہے گا اسے دردناک کوڑے لگاؤں گا۔

امام احمد مسند اور حدیث، یحییٰ اور ابو عبیدہ کتاب الغریب اور نعیم بن حماد سنن اور خطیب بن سیمان طرہ سی فضائل الصحابہ اور حاکم مستدرک اور خطیب تہذیب المستشاہدین راوی، امیر المؤمنین فرماتے ہیں اسبق رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم و صلی ابو بکر و ثلاث عمر ثم خطبتنا فتنۃ و یعقوب اللہ عن یشاء ۲، وللخطیب وغیرہ فهو ما یشاء اللہ زاد هو فمن یفضلنی علی ابی بکر و عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما فعلیہ حد المفتوی من الجلد و اسقاط الشہادۃ ۳ ترجمہ: رسول اللہ ﷺ سبقت لے گئے اور ان کے دوسرے ابو بکر اور تیسرے عمر ہوئے، پھر ہمیں فتنے نے مضطرب کیا اور خدا جسے چاہے معاف فرمائے گا یا فرمایا جو خدا نے چاہا وہ ہوا تو جو مجھے ابو بکر و عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما پر فضیلت دے اس پر مفتری کی حد واجب ہے اتنی کوڑے لگائے جائیں اور گواہی بھی نہ کی جائے۔

ابو طالب عساری بطریق الحسن بن کثیر عن ابیہ راوی، ایک شخص نے امیر المؤمنین علی مرتضیٰ رحمہ اللہ کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کی: آپ خیر الناس ہیں۔ فرمایا تو

۱۔ جامع الاحادیث بحوالہ ابن عساکر عن علی، حدیث ۷۷۳۳، دار الفکر بیروت، ۲۱۹/۱۶

کنز العمال بحوالہ ابن عساکر عن علی، حدیث ۳۶۱۰۳، موسسہ الرسالہ بیروت، ۲۱/۱۲

۲۔ المستدرک علی الصحیحین کتاب معرفۃ الصحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما، مناقب ابی بکر، دار الفکر بیروت، ۲۷/۱۳

۳۔ کنز العمال بحوالہ خطیب فی تلخیص المتشاہدہ، حدیث ۳۶۱۰۲، موسسہ الرسالہ بیروت، ۲۱/۱۲ جامع الاحادیث خطیب فی تلخیص المتشاہدہ، حدیث ۷۷۳۲، دار الفکر بیروت، ۲۱۹/۱۶

نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا ہے؟ کہا نہ فرمایا: ابو بکر کو دیکھا؟ کہا نہ فرمایا: عمر کو دیکھا؟ کہا نہ فرمایا: اما انک لو قلت انک رأیت النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم لقتلتک ولو قلت رأیت ایا بکر و عمر لجلدتک ترجمہ: بن لے اگر تو نبی ﷺ کے دیکھنے کے بعد خیر الناس بعد رسول اللہ ﷺ کا اقرار کرتا اور پھر مجھے خیر الناس کہتا تو میں تجھے قتل کرتا اور اگر تو ابو بکر و عمر کو دیکھے ہوتا اور مجھے افضل بتاتا تو تجھے حد لگاتا۔

ابن عساکر سیکنہ عثمان بن یاسر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے راوی، امیر المؤمنین مولیٰ علی کریم اللہ تعالیٰ وجہہ فرمایا: لا یفضلنی احد علی ابی بکر و عمر الا وقد انکر حقہ و حق اصحاب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ترجمہ: جو مجھے ابو بکر و عمر پر تفضیل دے گا وہ میرے اور تمام اصحاب رسول اللہ ﷺ کے حق کا منکر ہوگا۔

حضرات تخمین اولین جنتی ہیں

ابو طالب عشاری اور اسقہانی کتاب الحجہ میں عہد خیر سے راوی، میں نے امیر المؤمنین مولیٰ علی سے عرض کی، رسول اللہ ﷺ کے بعد سب سے پہلے جنت میں کون جائے گا؟ فرمایا: ابو بکر و عمر۔ میں نے عرض کی: یا امیر المؤمنین! کیا وہ دونوں آپ سے پہلے جنت میں جائیں گے؟ فرمایا: ای والدی فلی الحبۃ وبر السمتۃ انھما لیا کلان من ثمارھا و یرویان من مائتھا و یتکلمان علی فرشھا وانا موقوف بالحساب ترجمہ: ہاں قسم اس کی جس نے حج کو چیر کر بیچا اگایا اور آدمی کو اپنی قدرت سے تصویر فرمایا دیکھ دو دونوں جنت

۱۔ جامع الاحادیث بحوالہ العشاری، حدیث ۷۷۳، دار الفکر بیروت، ۲۲۵/۱۶

کنز العمال بحوالہ العشاری، حدیث ۳۶۱۵۳، مؤسسۃ الرسالہ بیروت، ۲۹/۱۳

۲۔ جامع الاحادیث بحوالہ ابن عساکر حدیث ۷۷۳، دار الفکر بیروت، ۲۲۱-۲۲/۱۶

۳۔ جامع الاحادیث بحوالہ ابو طالب عشاری، حدیث ۷۷۳، دار الفکر بیروت، ۲۱۶/۱۶

کے پھل کھائیں گے، اس کے پانی سے سیراب ہوں گے، اس کی مسندوں پر آرام کریں گے اور میں ابھی حساب میں کھڑا ہوں گا۔

خیر الناس بعد رسول اللہ

ابو ذر ہروی و دارقطنی وغیرہما حضرت ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے راوی، میں نے امیر المؤمنین سے عرض کی: یا خیر الناس بعد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فقال مہلایا ایا جحیقۃ الا اخیرک بخیر الناس بعد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ابو بکر و عمر ایا خیر الناس بعد رسول اللہ ﷺ فرمایا: خیر و اے ابو حنیفہ! کیا میں تمہیں نہ بتا دوں کہ کون ہے؟ فرمایا: اے ابو حنیفہ! خیر الناس بعد رسول اللہ ﷺ ابو بکر و عمر (رضی اللہ تعالیٰ عنہما) ہیں۔

افضل الناس بعد رسول اللہ

ابو نعیم حلیہ اور ابن شاذان کتاب السنہ اور ابن عساکر تاریخ میں عمرو بن جریر سے راوی میں نے امیر المؤمنین مولیٰ علی کریم اللہ وجہہ فرماتے سنا: ان افضل الناس بعد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ابو بکر و عمر و عثمان و فی لفظ ثم عمر ثم عثمان ترجمہ: بیشک رسول اللہ ﷺ کے بعد سب آدمیوں سے افضل ابو بکر و عمر و عثمان ہیں، اور بالفاظ دیگر پھر عمر پھر عثمان۔

۱۔ جامع الاحادیث بحوالہ الصابونی فی المائتین، حدیث ۷۷۳، دار الفکر بیروت، ۲۲۲/۱۶

کنز العمال بحوالہ الصابونی فی المائتین، و طس ذکر حدیث ۳۶۱۵۱، مؤسسۃ الرسالہ، بیروت، ۲۱/۱۳

۲۔ کنز العمال، بحوالہ ابن عساکر و حل بن شاذان فی السنۃ، حدیث ۸۰۰۶، دار الفکر بیروت، ۲۹۰/۱۶

مولود از کی فی الاسلام:

ابن عساکر بطریق سعد بن طریف اصبح بن ثابت سے راوی فرمایا: قلت لعلی یا امیر المؤمنین من خیر الناس بعد رسول الله صلی الله تعالیٰ علیہ وسلم؟ قال ابو بکر، قلت ثم من؟ قال ثم عمر، قلت ثم من؟ قال ثم عثمان، قلت ثم من؟ قال انا رایت رسول الله صلی الله تعالیٰ علیہ وسلم بعینی ہاتین والافصمتا بقول ہاؤلد فی الاسلام مولود از کی ولا اظہر ولا الفضل من ابی بکر ثم عمر ترجمہ: میں نے مولیٰ علی سے عرض کی یا امیر المؤمنین! رسول اللہ ﷺ کے بعد سب سے افضل کون ہے؟ فرمایا: ابو بکر۔ میں نے کہا: پھر کون؟ فرمایا: عمر، کہا: پھر کون؟ فرمایا: میں، میں نے ان آنکھوں سے نبی ﷺ کو دیکھا ورنہ یہ آنکھیں پھوٹ جائیں اور ان کا توں سے فرماتے سنا ورنہ بہرے ہو جائیں حضور فرماتے تھے اسلام میں کوئی شخص ایسا پیدا نہ ہوا جو ابو بکر پھر عمر سے زیادہ کثرت زیادہ فضیلت والا ہو۔

ابو طالب عشاری فضائل الصدیق میں راوی، امیر المؤمنین مولیٰ علی بن ابی طالب اور ابی بکر فرماتے ہیں: وهل انا الا حسنة من حسنات ابی بکر ترجمہ: میں کون ہوں مگر ابو بکر کی نیکیوں سے ایک نیکی۔

سیدنا صدیق کی سبقت کی چار وجوہات:

شیخ طرابلسی وابن عساکر ابوالثرناد سے راوی، ایک شخص نے مولیٰ علی سے عرض کی: یا امیر المؤمنین! کیا بات ہوئی کہ مہاجرین و انصار نے ابو بکر کو تقدیم دی حالانکہ آپ

جامع الاحادیث بحوالہ ابن عساکر حدیث ۸۰۴۳، دار الفکر بیروت، ۲۹۳/۱۶

جامع الاحادیث بحوالہ ابی طالب العشاری، حدیث ۶۸۴، دار الفکر بیروت، ۲۰۸/۱۶

کے منقب پیشتر اور اسلام و سابق پیشتر فرمایا: اگر مسلمان کے لئے خدا کی پناہ نہ ہوتی تو میں تجھے قتل کر دیتا، افسوس تجھ پر، ابو بکر چار وجہ سے مجھ پر سبقت لے گئے، افتخار اسلام میں مجھ سے پہلے، ہجرت میں مجھ سے سابق، صحبت غار میں انہیں کا حصہ، نبی ﷺ نے امامت کے لئے انہیں کو مقدم فرمایا و یحک ان الله ذم الناس کلهم ومدح ابابکر فقال الا ننصروه فقد نصره الله، (الایۃ) افسوس تجھ پر بکتب اللہ تعالیٰ نے سب کی مذمت کی اور ابو بکر کی مدح فرمائی کہ ارشاد فرماتا ہے اگر تم اس نبی کی مدد نہ کرو تو اللہ تعالیٰ نے اس کی مدد فرمائی جب کافروں نے اسے کئے سے باہر کیا دوسرا ان دو کا جب وہ نہ رہیں تھے جب اپنے پیار سے فرماتا تھا تم نہ کھا اللہ ہمارے ساتھ ہے۔

حضرت صدیق کا تقدم:

خطیب بغدادی وابن عساکر اور ویلی مسند القردوس اور عشاری فضائل الصدیق میں امیر المؤمنین مولیٰ علی بن ابی طالب سے راوی، رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں: سالت الله فلما ان يقدمك فابی علی الا تقدیم ابی بکر ترجمہ: اے علی! میں نے اللہ ﷺ سے تمہیں بار سوال کیا کہ تجھے تقدیم کرے، اللہ تعالیٰ نے نہ مانا مگر ابو بکر کو مقدم رکھا۔

حضرت علی کی مدح افراط و تفریط کا شکار:

عبداللہ بن احمد زوائد مسند میں، اور ابو یعلیٰ و دورق و حاکم وابن ابی عاصم وابن شہین امیر المؤمنین مولیٰ علی بن ابی طالب سے راوی کہ انہوں نے فرمایا: ۵: عالی رسول الله صلی الله تعالیٰ علیہ وسلم فقال یا علی ان فیک من عیسیٰ مثلاً ابغضته الیهود

جامع الاحادیث بحوالہ شیخ زوائد ابن عساکر حدیث ۶۸۹، دار الفکر بیروت، ۲۰۹/۱۶

تاریخ بغداد حدیث ۵۹۲۱، راکتب العربی، بیروت، ۱۱۳/۱۱

کنز العمال بحوالہ ابی طالب العشاری وغیرہ حدیث ۳۵۶۸۰، موسسہ الرسالہ، بیروت، ۱۵/۱۲

حتیٰ یبھتوا امد و احبته النصاری حتیٰ انزلوه بالمنزلة الیٰس بها وقال
علی الاوانه یھلک فی رجلاں محب مطری یفرطنی بما لیس فی و مفضل
مفسر یحملہ شدائی علی ان یبھتنی الاوانی لست بنبی ولا یوحی الیّ
ولکنی اعمل بکتاب اللہ وسنة نبیہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ما استطعت فما
امرتکم به من طاعة اللہ فحق علیکم طاعتی فیما احببتم او کرھتم وما
امرتکم بمعصیة انا و غیری فلا طاعة لا حد فی معصیة اللہ انما الطاعة فی
المعروف لا ترجمہ مجھے رسول اللہ ﷺ نے ہا کر ارشاد فرمایا: اے علی! تجھ میں ایک
کہوت عیسیٰؑ یہ اصلہ و اللہ کی طرح ہے، یہوونے ان سے دشمنی کی یہاں تک کہ ان کی ماں
پر بیتان باندھا اور نصاریٰ ان کے دوست بنے یہاں تک کہ جو مرتبہ ان کا تھا وہاں جا
اترا، مولا علیؑ فرماتے ہیں سن لو میرے معاملے میں دو شخص ہلاک ہوں گے ایک دوست
میری تعریف میں حد سے بڑھنے والا جو میرا وہ مرتبہ بتائے گا جو مجھ میں نہیں، اور ایک دشمن
مفسری جسے میری عداوت اس پر باعث ہوگی کہ مجھ پر تہمت اٹھائے، سن لو میں نہ تو نبی ہوں
نہ مجھ پر وہی آتی ہے تو جہاں تک ہو سکے اللہ ﷻ کی کتاب اور اس کے نبی ﷺ کی سنت پر
عمل کرتا ہوں تو میں جب تمہیں اطاعت الہی کا حکم دوں تو میری فرمانبرداری تم پر لازم ہے
چاہے تمہیں پسند ہو خواہ ناگوار، اور اگر معصیت کا حکم دوں میں یا کوئی، تو اللہ کی نافرمانی میں
کسی کی اطاعت نہیں، اطاعت تو مشروع بات میں ہے۔

افضل الایمان:

ابن عساکر سالم بن ابی الجعد سے راوی، فرمایا: قلت لمحمد بن الحنفیة

لـ المستدرک للحکم، کتاب معرفة الصحابة، دار الفکر بیروت، ۳/۲۳

مسند احمد بن حنبل مروی از علیؑ، دار الفکر بیروت، ۱/۱۹۰

هل كان ابو بكر اول القوم اسلاما قال لا قلت فيما علا ابو بكر و سبق
حتی لا یذكر احد غیر ابی بکر قال لانه كان افضلهم اسلاما حين اسلم
حتی لحق بوبہ میں نے امام محمد بن حنفیہ صاحب زادہ مولا علیؑ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے دریافت
کیا کہ ابو بکر صدیقؓ سب سے پہلے اسلام دئے تھے، فرمایا نہ۔ میں نے کہا پھر کس وجہ
سے ابو بکر سب پر بلند و سابق ہوئے کہ ان کے سوا کوئی دوسرے کا ذکر ہی نہیں کرتا، فرمایا:
اس لئے کہ وہ جب سے مسلمان ہوئے اور جب تک اپنے رب ﷻ کے پاس گئے ان کا
ایمان سب سے افضل رہا۔

شیخین کی افضلیت:

امام داہر قطنی جندب اسدی سے راوی ان محمد بن عبد اللہ بن الحسن اتاہ
قوم من اهل الكوفة والجزيرة فسالوه عن ابی بکر و عمر فالتفت الی فقال
انظر الی اهل بلادك بسا لونی عن ابی بکر و عمر لهما افضل عندی من
علیؑ یعنی امام نفس ذکیہ محمد بن عبد اللہ محض ابن امام حسن ثقی ابن امام حسن مجتبیٰ ابن مولیٰ علی
مرتضیٰ کرمانہ تہا، جو ہم کے پاس اہل کوفہ و جزیرہ سے کچھ لوگوں نے حاضر ہو کر ابو بکر صدیقؓ و عمر
فاروقؓ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے بارے میں سوال کیا امام نے میری طرف التفات کر کے فرمایا اپنے
وطن والوں کو دیکھو مجھ سے ابو بکر و عمر کے باب میں سوال کرتے ہیں بیشک وہ دونوں میرے
نزدیک علیؑ سے افضل ہیں رضی اللہ تعالیٰ عنہما ہمیں۔

رافضی اور خارجی نظریات:

حافظ عمر بن شعبہ سیدنا امام زید شہید ابن امام زین العابدین ابن امام حسین شہید

لـ الصواعق المحرقة بحوالہ ابن عساکر، الباب الثانی، مکتبہ معینیہ، لبنان، ص ۵۳

لـ الصواعق المحرقة بحوالہ الدارقطنی عن جندب الاسدی، مکتبہ معینیہ، لبنان، ص ۵۵

کر بڑا ابن مولا علی مرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی انہوں نے رافضیوں سے فرمایا: انطلقت الخوارج فبرئت ممن دون ابی بکر و عمر ولم يستطيعوا ان يقولوا فيهما شيئا و انطلقتم انتم فطغرتم فوق ذلك فبرئتم منها فمن بقى فوالله ما بقى احدا لا برئتم منه ترجمہ: خارجیوں نے چل کر تو انہیں سے برأت کی جو ابوبکر و عمر سے نیچے ہیں یعنی عثمان و علی رضی اللہ تعالیٰ عنہما ابوبکر و عمر کی شان میں کچھ نہ کہہ سکے، اور اے رافضیو! تم نے ان سے اوپر جست کی کہ خود ابوبکر و عمر سے برأت کر بیٹھے تو اب کون رو گیا خدا کی قسم کوئی باقی نہ رہا جس سے تم نے تمنا نہ کیا۔

رافضی کی سزا:

واقف بن فضیل بن مرزوق سے راوی فرمایا: قلت لعمر بن علی بن الحسين بن علی رضي الله تعالى عنهم افیکم امام تفرض طاعته تعرفون ذلك له من لم يعرف ذلك له فمات مات ميتة جاهلية فقال لا والله ما ذلك فينا من قال هذا فهو كاذب فقلت انهم يقولون ان هذه المنزلة كانت لعلی ثم للحسن ثم للحسين قال فالتهم الله ويلهم ما هذا من الدين والله ما هؤلاء الا متاكلين بنا هذا مختصرا ترجمہ: میں نے امام زین العابدین کے صاحبزادے امام باقر کے بھائی امام عمر بن علی سے پوچھا آپ میں کوئی ایسا امام ہے جس کی طاعت فرض ہو آپ اس کا یہ حق پہنچاتے ہیں جو اسے بے پچھائے مرجائے جاہلیت کی موت مرے، فرمایا خدا کی قسم ہم میں کوئی ایسا نہیں جو ایسا کہے جھوٹا ہے، میں نے کہا رافضی تو

۱. النواقي المحرقة بحوالہ الحافظ عمر بن شعبہ، مکتبہ مجیدیہ ملتان، ص ۵۳

۲. النواقي المحرقة بحوالہ الدارقطني عن فضیل بن مرزوق، الباب الثالث، مکتبہ

مجیدیہ، ملتان، ص ۵۶

کہتے ہیں یہ مرتبہ مولا علی کا تھا، پھر امام حسن پھر امام حسین کو ملا۔ فرمایا: اللہ رافضیوں کو قتل کرے خرابی ہوان کے لئے کیا دین ہے خدا کی قسم یہ لوگ نہیں مگر ہمارا نام لے کر دنیا کمانے والے والعدۃ بالله ۱۱۔

انصوص ختم نبوت:

یہاں تک سو (۱۰۰) احادیث فقیر نے لکھیں اور چاہا کہ اسی پر بس کرے، پھر خیال آیا کہ ذکر پاک امیر المؤمنین علی کرم اللہ وجہہ ہے اس حدیثیں اور شامل ہوں کہ نام مبارک مولیٰ علی رضی اللہ عنہ کے عدد حاصل ہوں، نظر کروں تو فیضان روح مبارک امیر المؤمنین سے تہذیبات میں اس حدیثیں خود ہی گزر چکی ہیں تہذیب بعد حدیث ۲۵ ایک و بعد ۳۹ و بعد ۳۲ ایک و بعد ۳۸ و ۵۸ و ۵۹ و بعد ۶۲ ایک یہ مقصود تو یوں حاصل تھا مگر از انجا کہ وضع رسالہ انصوص ختم نبوت میں ہے اور ۸ سے ۱۰۰ تک بیس حدیثیں اس مطلب کو دوسرے طرز سے ادا کرتی تھیں لہذا خاص مقصود کی بیس حدیثوں کا اضافہ ہی مناسب نظر آیا کہ خود اصل مرام پر سو حدیثوں کا عدد کامل اور اصل مرویات ایک سو بیس (۱۲۰) ہو کر تین چار حدیث کا فضل حاصل ہو۔

ارشادات انبیاء و علمائے کتب سابقہ:

حاکم صحیح مستدرک میں وہب بن منبہ سے وہ حضرت عبداللہ بن عباس اور سات دیگر صحابہ کرام سے کہ سب اہل بدر تھے رضی اللہ تعالیٰ عنہم انہیں روایت کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں بیشک اللہ ﷻ روز قیامت انہوں سے پہلے نوح علیہ السلام اور ان کی قوم کو ہلا کر فرمائے گا تم نے نوح کو کیا جواب دیا وہ کہیں گے نوح نے نہ ہمیں تیری طرف بلایا، نہ تیرا کوئی حکم پہنچایا، نہ کچھ نصیحت کی، نہ ہاں یا نہ کا کوئی حکم سنایا، نوح علیہ السلام عرض کریں گے: دعوتہم یا رب دعاء قاشیا فی الاولین و الاخرین امة حتی

انتہی الیٰ حاتم النبیین احمد فانتمسحہ وقرأہ وامن بہ وصدقہ۔ الہی امیں نے انہیں ایسی دعوت کی جس کی خبر کیے بعد دیگرے سب اگھوں پچھلوں میں پھیل گئی، یہاں تک کہ سب سے پہلے نبی احمد ﷺ تک پہنچی انہوں نے اسے لکھا اور پڑھا اور اس پر ایمان لائے اور اس کی تصدیق فرمائی، حق جان، وہاں فرمائے گا احمد واسطہ احمد ﷺ کو بلاؤ۔ فیما بین رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم وامتہ یسعی لودھم بین امیدہم۔ رسول اللہ ﷺ اور حضور کی امت حاضر آئینگی یوں کہ ان کے نوران کے آگے جو ان کرتے ہوں گے۔ نور علیہ صلوات اللہ علیہم کے لئے شہادت دوا کریں گے اللہ نے وقد اختصرناہ ہم نے حدیث و اشعار نقل کیا ہے

واقطنی غرائب، امام مالک اور یحییٰ دارا کل اور خطیب رواؤ مالک میں بطریق عدید عن مالک بن انس عن نافع عن ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما اور ابن ابی الدنیاء اور یحییٰ و ابو نعیم دارا کل میں بطریق ابن ابی نعیم عن مالک بن النضر عن ابن عمر رضی اللہ عنہما اور ابو نعیم دارا کل میں عن طریق یحییٰ بن ابراہیم بن ابی حنیفہ عن ابن اسلم عن ابیہ اسلم مولیٰ عمر رضی اللہ عنہ اور معاذ بن انیس زوائد مسند مسدد میں بطریق مختصر بن دینار عن عبد اللہ بن ابی البزلی راوی ہیں اور بروجہ آخروا قدی مغازی میں عن عبد العزیز بن عمر بن جعوف بن ہشام بن عبد الرحمن بن ابی جریث و عن باوردی کتاب الصحابہ میں بطریق ابی معروف عبد اللہ بن معروف عن ابی عبد الرحمن الانصاری عن محمد بن حسین بن علی بن ابی طالب، اور ابن ابی اندیہ امام محمد باقر رضی اللہ عنہ سے راوی، و هذا حدیث معاذ و فیہ صریح النص علی مرادنا و ما زدنا من

۱۔ المستدرک علی الصحیح، کتاب التواریخ المتفقہ بین من الانبیاء، دار الفکر بیروت، ۱۴۱۲ھ، ۵۳۷

الطریق الاول اثرنا حولہ ہلالین۔ ترجمہ: یہ حدیث معاذ کی ہے اور اس میں صریح نص ہے ہماری مراد پر، اور پہلے طریقہ سے ہم جو زیادتی کریں گے وہ ہلالین میں ہے۔ ذریب بن برشلہ کی شہادت:

سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ نے ہشام بن عمر انصاری کو تین سو مہاجرین و انصار کے ساتھ تاراج حلوان عراق کے لئے بھیجا، یہ قیدی اور غنیمتیں لے آتے تھے، ایک پہاڑ کے دامن میں شام ہوئی، ہشام نے اذان کہی، جب کہا اللہ اکبر اللہ اکبر پہاڑ سے آواز آئی اور صورت نہ دکھائی دی کہ کوئی کہتا ہے کبوت کبیرا، نضلة تم نے کبیر کی بڑائی کی اسے ہشام!، جب کہا اشہدان لا الہ الا اللہ جواب آیا اخلصت یا نضلة الخلاصا ہشام! تم نے خالص تو حید کی، جب کہا اشہدان محمد رسول اللہ آواز آئی نسی بعث لا نسی بعدہ هو النذیر وهو الذی بشرنا بہ عیسیٰ بن مریم و علی راس امتہ تقوم الساعة یہ نبی ہیں کہ مبعوث ہوئے ان کے بعد کوئی نبی نہیں ہوگا، ڈرنا نے والے یہی ہیں جن کی پشت ہمیں عیسیٰ بن مریم نبیہ اسوۃ اسلام نے دی تھی انہیں کی امت کے سر پر قیامت قائم ہوگی۔ جب کہا حی علی الصلوۃ جواب آیا فربضۃ فرضت لے (طوبیٰ لمن مشی الیہا و واطب علیہا) نماز ایک فرض ہے کہ بندوں پر رکھا گیا

۱۔ حکذا فی السماع و فی الطریق الثانی عند البیہقی فی الصلوۃ قال کلمۃ مقبولۃ و فی الفلاح قال الہدایۃ لامۃ احمد رضی اللہ عنہ، و عکس ابن ابی الدنیا فلذکر فی الصلوۃ البقاء لامۃ محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم و فی الفلاح کلمۃ مقبولۃ ۱۳۱۳ھ۔ (۲)۔ ان توبین طریقہ میں ہیں ہے اور دوسرے طریقہ میں یحییٰ کے ہیں یوں ہے، جی علی الصلوۃ پر کیا، یہ توبین کلمہ ہے، اور جی علی الفلاح پر کہا جس میں امت محمدیہ کے لئے جہاد ہے اور ابن ابی الدنیا نے اس کا عکس بیان کیا کہ پہلے میں امت محمدیہ کی بقا اور دوسرے میں حصول کلمہ کیا ۱۳۱۳ھ

خوبی و شادمانی اس کے لئے جو اس کی طرف چلے اور اس کی پابندی رکھے، جب کہا جی علی الفلاح آواز آئی الفلاح من اتاہا و اطب علیہا (فلاح من اجاب محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم)۔ مراد کو پہنچا جو نماز کے لئے آیا اور اس پر مداومت کی، مراد کو پہنچا جس نے محمد ﷺ کی اطاعت کی، جب کہا فقد قامت الصلوة جواب آیا البقاء لا مہ محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم و علی رؤسہا تقوم الساعة بقا ہے امت محمد ﷺ کے لئے اور انہیں کے سروں پر قیامت ہوگی (جب کہا اللہ اکبر اللہ اکبر لا الہ الا اللہ آواز آئی اخلصت الاخلاص کلمہ یا نضلہ فحرم اللہ بہا جسدک علی النار اسے نضلہ اتم نے پورا خلاص کیا تو اللہ تعالیٰ نے اس کے سبب تمہارا بدن روزِ قیامت پر حرام فرمادیا) نماز کے بعد نضلہ کھڑے ہوئے اور کہا ات ابھی پاکیزہ خوب کلام والے اہم نے تمہاری بات سنی تم فرشتے ہو یا کوئی مہیا یا جن، ظاہر ہو کر ہم سے بات کرو کہ ہم اللہ ﷻ اور اس کے نبی ﷺ (اور امیر المؤمنین عمر) کے سفیر ہیں، اس کہنے پر پہاڑ سے ایک بوڑھے شخص نمودار ہوئے، سپید مو، دراز ریش، ہر ایک پتلی کے برابر، سپید اون کی ایک چادر اوڑھے ایک ہاتھ سے اور کہا السلام علیکم ورحمة اللہ، حاضرین نے جواب دیا، اور نضلہ نے پوچھا اللہ تم پر رحم کرے تم کون ہو؟ میں ذریعہ بن برٹھا ہوں بندہ صالح عیسیٰ بن مریم میرا اسوہ و اولاد کا وحی ہوں انہوں نے میرے لئے دعا فرمائی تھی کہ میں ان کے نزول تک باقی رہوں (زاد فی الطریق الثانی) (دوسرے طریقہ میں یہ زائد ہے۔ ت) پھر ان سے پوچھا رسول اللہ ﷺ کہاں ہیں؟ کہا انتقال فرمایا۔ اس پر وہ بزرگ شدت روئے، پھر کہا ان کے جہر کون ہوا؟ کہا ابوبکر۔ وہ کہاں ہیں؟ کہا انتقال ہوا۔ کہا پھر کون بیٹھا؟ کہا عمر۔ کہا امیر

ل زاد الخطیب و هو البقاء لا مہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ۱۲ مہ (م)

ترجمہ خطیب نے ان پر دعا کیا، یہ امت محمدیہ کی بقا ہے اللہ ﷻ ۱۲

المؤمنین عمر سے میرا سلام کہو اور کہا کہ ثبات و مداوہ آسانی پر عمل رکھئے کہ وقت قریب آگیا ہے، پھر علامات قرب قیامت اور بہت کلمات و غلا و حکمت کہے اور غائب ہو گئے۔ جب امیر المؤمنین کو خبر پہنچی سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ کے نام فرمان جاری فرمایا کہ جو اس پہاڑ کے نیچے جائے (اور وہ ملیں تو انہیں میرا سلام کہئے رسول اللہ ﷺ نے ہمیں خبر دی تھی کہ عیسیٰ علیہ السلام کا ایک وحی عراق کے اس پہاڑ میں منزل گزین ہے) سعد رضی اللہ عنہ (چار ہزار مہاجرین و انصار کے ساتھ) اس پہاڑ کو گئے چالیس دن ٹھہرے، جنگا نہ اقامتیں کیں مگر جواب نہ ملا، آخر واپس آئے

شام کے نصرانی ختم نبوت کی شہادت دیتے ہیں:

طبرانی معجم کبیر میں سیدنا جبر بن مطعم رضی اللہ عنہ سے راوی، میں زمانہ جاہلیت میں ملک شام کو تجارت کے لئے گیا تھا ملک کے اسی کنارے پر اسی کتاب سے ایک شخص مجھے دعا پڑھنا کیا تمہارے یہاں کسی شخص نے نبوت کا دعویٰ کیا ہے؟ ہم نے کہا ہاں، کہا تم ان کی صورت دیکھو تو پہچان لو گے؟ میں نے کہا ہاں، وہ ہمیں ایک مکان میں لے گیا جس میں تصاویر تھیں، وہاں نبی ﷺ کی صورت کریمہ مجھے نظر نہ آئی، اتنے میں ایک اور کتابی آکر بولا: کس شغل میں ہو؟ ہم نے حال کہا، وہ ہمیں اپنے گھر لے گیا وہاں جاتے ہی حضور پر نور ﷺ کی تصویر میرے نظر آئی اور دیکھا کہ ایک شخص حضور کے پیچھے حضور کے قدم مبارک کو پکڑے ہوئے ہے، میں نے کہا یہ دوسرا کون ہے، وہ کتابی بولا: انہ لم یکن فی الاکان

ل دلائل النبوة ابو نعیم، عالم الکتاب بیروت، الجزء الاول ص ۲۸، ۲۵

دلائل النبوة للبیہقی، باب ماجاء فی قصة وحی عیسیٰ ابن مریم علیہ السلام، المکتبة الانبویہ، لاہور، ۲۵/۵ تا ۲۶/۵

بعدہ ہی الا هذا فانه لا نبی بعده وهذا الخليفة بعده۔ بیشک کوئی نبی ایسا نہ ہوا جس کے بعد نبی نہ ہو سوا اس نبی ﷺ کے کہ ان کے بعد کوئی نبی نہیں اور یہ دوسرا ان کے بعد خلیفہ ہے۔ اسے جو میں دیکھوں تو ابو بکر صدیق کی تصویر تھی۔
بادشاہ روم کے دربار میں ذکر مصطفیٰ ﷺ:

تذیل اول: ابن عساکر بطریق قاضی معانی بن زکریا حضرت عبادہ بن صامت اور تہذیبی والو نعیم بطریق حضرت ابوالامد باطلی حضرت ہشام بن عاص سے راوی رضی اللہ تعالیٰ عنہما
اجین، جب صدیق اکبر ﷺ نے ہمیں بادشاہ روم ہرقل کے پاس بھیجا اور ہم اس کے شرف نشین کے نزدیک پہنچے وہاں سواریاں بٹھائیں اور کہا لا الہ الا اللہ واللہ اکبر اللہ جوتا ہے یہ کہتے ہی اس کا شرف نشین ایسا ہلنے لگا جیسے ہوا کے جھوکے میں کھجور، اس نے ہلا بھیجا یہ تمہیں حق نہیں پہنچتا کہ شیروں میں اپنے دین کا اعلان کرو، پھر ہمیں بلایا ہم گئے دوسرے کپڑے پہنے سرخ مسند پر بیٹھا تھا اس پاس ہر چیز سرخ تھی اس کے اراکین دربار اس کے ساتھ تھے ہم نے سلام نہ کیا اور ایک گوشے میں بیٹھ گئے وہ اس کو بولا تم آپس میں جیسا ایک دوسرے کو سلام کرتے ہو مجھے کیوں نہ کیا؟ ہم نے کہا ہم تجھے اس سلام کے قابل نہیں سمجھتے اور جس بحر سے پر تو راشی ہوتا ہے وہ ہمیں روانہ نہیں کہ کسی کے لئے بچالائیں، پھر اس نے پوچھا سب سے بڑا کلمہ تمہارے یہاں کیا ہے؟ ہم نے کہا لا الہ الا اللہ واللہ اکبر، خدا گواہ ہے یہ کہتے ہی بادشاہ کے بدن پر لرزہ پڑ گیا پھر آنکھیں کھول کر غور سے ہمیں دیکھا اور کہا یہی وہ کلمہ ہے جو تم نے میرے شرف نشین کے نیچے اترتے وقت کہا تھا؟ ہم نے کہا ہاں، کہا جب اپنے گھروں میں اسے کہتے ہو تو کیا تمہاری چھتیں بھی اس صرح کا غنے لگتی ہیں؟ ہم نے

۱۔ المعجم الکبیر، حدیث ۱۵۳۷، المکتبۃ الفیصلیۃ بیروت، ۲/۴۵۱

دلائل النبوة، ابو نعیم، عالم الکتاب، بیروت، ۱/۹

کہا خدا کی قسم یہ تو ہم نے نہیں دیکھا اور اس میں خدا کی کوئی حکمت ہے، بولا کئی بات خوب ہوتی ہے سن لو خدا کی قسم مجھے آرزو تھی کہ کاش میرا آدھا ملک نکل جاتا اور تم یہ کلمہ جس چیز کے پاس کہتے وہ لرزے لگتی۔ ہم نے کہا یہ کیوں؟ کہا یوں ہوتا تو کام آسان تھا اور اس وقت لائق تھا کہ یہ زلزلہ شان نبوت سے نہ ہو بلکہ کوئی انسانی شعبہ ہوا (یعنی اللہ تعالیٰ ایسے معجزات ہر وقت ظاہر نہیں فرماتا بلکہ عالم اسباب میں شان نبوت کو بھی غالباً مجرائے عادت کے مطابق رکھتا ہے) ولو جعلنہ علیکما لجعلنہ رجلا وللبسنا علیہم ما یلبسون (القرآن المکریم ۶/۹) ترجمہ: اگر ہم فرشتے کو نبی بناتے تو مرد و بی بی بناتے اور اس کو وہی لباس پہناتے جو مرد و بی بی پہنتے ہیں۔ ولہذا انبیاء ہم بسو، و سلام کے جہادوں میں بھی جنگ وہ مرداروں کا مضمون رہتا ہے۔ الحوب بیننا و بینہم سجال بیننا و بیننا و قتال ہند۔
رواہ الشیخان عن ابی صہبہ رضی اللہ عنہ۔ (ہمارے اور ان کے درمیان جنگ کبھی وہ کامیاب اور کبھی ہم کامیاب ہوتے ہیں، اس کو شیخین نے ابوسفیان رضی اللہ عنہ سے روایت کیا۔ ت) لہذا جب ابوسفیان رضی اللہ عنہ نے ہرقل کو خبر دی کہ لڑائی میں کبھی ہم بھی ان پر غالب آتے ہیں ہرقل نے کہا ہذہ ایۃ النبوة یہ نبوت کی نشانی ہے رواہ البزار و ابو نعیم عن دحیۃ الکلبی رضی اللہ عنہ (۱) سے بزار اور ابو نعیم نے وحید کلبی رضی اللہ عنہ سے روایت کیا۔ ت)

۱۔ دلائل النبوة للسیفی، باب ما وجد من صورة لیسا محمد، دار لکتاب العلمیہ، بیروت، ۱/۸۷۶، ۳۸۶

جامع الاحادیث بحوالہ ابن عساکر عن المعالی عن عبادة بن الصامت، حدیث ۱۵۲۴۱

دار الفکر بیروت، ۲۰/۲۲

۲۔ صحیح البخاری، باب کیف کان بدلولی بقدری کتب خانہ گرامی، ۱/۱۰۱

۳۔ کشف الاستار عن زوائد البزار باب فیما کان عند اهل الکتاب من علامات نبوتہ،

موسسة الرسالہ، بیروت، ۱۱/۱۳۱

تصرف اولیاء اور مظلومیّت حسین

یہ بات یاد رکھنے کی ہے کہ بعض جہال ضعیف الایمان اس پر شک کرنے لگتے ہیں، اور اسی قبیل سے ہے جو مل و بابیل کا اعتراض کر اولیاء اگر اللہ تعالیٰ کی طرف سے کچھ قدرت رکھتے تو ہم حسین علیہ السلام کیوں ایسی مظلومی کے ساتھ شہید ہو جاتے، ایک اشارے میں یزید پلید کے لشکر کو کیوں نہ غارت فرما دیا۔ مگر یہ غیبا نہیں جانتے کہ ان کی قدرت جو انہیں ان کے رب نے عطا فرمائی رضا و تسلیم و عہدیت کے ساتھ ہے نہ کہ معاذ اللہ جبروتی و سرکشی و خود سری کے ساتھ مقتول ہوا۔ شاہ مصر نے حاطب بن ابی بلتعہ رضی اللہ عنہ سے امتحاناً پوچھا کہ جب تم انہیں نبی کہتے ہو تو انہوں نے دعا کر کے اپنی قوم کو کیوں نہ ہلاک فرما دیا جب انہوں نے ان کا شیر مکہ چھڑایا تھا، حاطب رضی اللہ عنہ نے فرمایا: کیا تو عیسیٰ علیہ السلام کو رسول نہیں مانتا انہوں نے دعا کر کے اپنی قوم کو کیوں نہ ہلاک کر دیا جب انہوں نے انہیں پکڑا اور سولی دینے کا ارادہ کیا تھا؟ مقتول بولا: انت حکیم جاء من عند حکیم لہ تم حکیم ہو کہ حکیم کا من اللہ کے پاس سے آئے، رواہ البیہقی عن حاطب رضی اللہ عنہ (اس کو بتائی نے حاطب رضی اللہ عنہ سے روایت کیا۔) خبر یہ تو فائدہ دلا کہ تھا، حدیث سابق کی طرف مود کریں۔

ہر قل کے پاس انبیاء کی قصا ویر:

پھر ہر قل نے ہمیں باعزاز و اکرام ایک مکان میں اتارا، دو ٹوں وقت عزت کی مہمانیاں بھیجی، ایک رات ہمیں پھر بلا بھیجا، ہم گئے اس وقت کیا بالکل تنہا بیٹھا تھا، ایک بڑا صندوق زر نگار منگا کر کھولا اس میں چھوٹے چھوٹے خانے تھے ہر خانے پر دروازہ لگا تھا، اس نے ایک خانہ کھول کر سیہ ریشم کا کپڑا اٹھایا ہوا نکالا اسے کھولا تو اس میں ایک سرخ

لہ دلائل النبوة للبیہقی باب ما جاء فی کتاب النبی ﷺ از قس دار الکتب العلمیہ، ج ۱/۳۹۶

تصویر تھی، مرد فراخ چشم بزرگ سرین کہ ایسے خوبصورت بدن میں ایسی لمبی مروں کبھی نہ دیکھی تھی سر کے بال نہایت کثیر (بے ریش دو گیسو غایت حسن و جمال میں) ہر قل بولا: انہیں پہچانتے ہو؟ ہم نے کہا: نہ، کہا: یہ آدم ہیں اللہ تعالیٰ پھر وہ تصویر رکھ کر دوسرا خانہ کھولا، اس میں سے ایک سیاہ ریشم کا کپڑا نکالا، اس میں خوب گورے رنگ کی تصویر تھی، مرد بسیار موئے سر مانند موئے قطریاں، فراخ چشم، کشادہ سینہ، بزرگ سر (آنکھیں سرخ، داڑھی خوبصورت) پوچھا: انہیں جانتے ہو؟ ہم نے کہا: نہ، کہا: یہ نوح ہیں اللہ تعالیٰ۔ پھر اسے رکھ کر اور خانہ کھولا، اس میں سے حریر ہنر کا ٹکڑا نکالا اس میں نہایت گورے رنگ کی ایک تصویر تھی، مرد خوب چہرہ، خوش چشم، دراز بینی (کشادہ پیشانی)، درخسارے سنٹے ہوئے، سر پر نشان پیری، ریشم مہرک سپید نورانی، تصویر کی یہ حالت ہے کہ گویا جان رکھتی ہے، سانس لے رہی ہے (مسکرا رہی ہے) کہا: ان سے واقف ہو؟ ہم نے کہا: نہ، کہا: یہ ابراہیم ہیں اللہ تعالیٰ۔ پھر اسے رکھ کر ایک اور خانہ کھولا، اس میں سے سبز ریشم کا پیرچہ نکالا، اسے جو ہم نظر کریں تو محمد ﷺ کی تصویر منیر تھی، بولا: انہیں پہچانتے ہو؟ ہم نے گئے اور کہا: یہ محمد رسول اللہ ﷺ ہیں، وہ بولا: تمہیں اپنے دین کی قسم یہ محمد (ﷺ) ہیں؟ ہم نے کہا: ہاں ہمیں اپنے دین کی قسم یہ حضور اکرم کی تصویر پاک ہے گویا ہم حضور کو حالت حیات دنیوی میں دیکھ رہے ہیں، اسے سننے ہی وہ اچھل پڑا بے حواس ہو گیا سیدھا کھڑا ہوا پھر بیٹھ گیا دیر تک دم بخور رہا پھر ہماری طرف نظر اٹھا کر بولا: اما انہ اخبر المیوت ولكنی فعجلتہ لا نظر ما عندکم، سنٹے ہو یہ خانہ سب خانوں کے بعد تھا مگر میں نے جلدی کر کے دکھایا کہ دیکھو تمہارے پاس اس باب میں کیا ہے، یعنی اگر ترتیب وار دکھاتا آتا تو احتمال تھا کہ تصویر حضرت مسیح کے بعد دکھانے پر

جامع الامور بحوالہ ابن مساکر عن معانی عن عبادۃ بن الصامت حدیث ۱۵۶۴، دار الفکر، ج ۲/۶۳

دلائل النبوة للبیہقی باب ما وجد فی صورة النبی ﷺ، دار الکتب العلمیہ، ج ۱/۳۸۸، ۳۸۸

تم خواہ مخواہ کہہ دو کہ یہ ہمارے نبی کی تصویر ہے اس لئے میں نے ترتیب قطع کر کے اسے پیش کیا کہ اگر یہ وہی نبی موعود ہیں تو ضرور پہچان لو گے، بحمد اللہ تعالیٰ ایسا ہی ہوا، اور یہی دیکھ کر اس حرماں نصیب کے دل میں درد اٹھا کہ حواس رہے انھا بیض آدم بخود رہا۔ واللہ متہم نوره ولو کفرہ الکفرون O (القرآن کریم ۸/۶۱) بحمدہ رب العلمین O (قرآن کریم ۱/۱) (اللہ تعالیٰ اپنے نور کو نام فرمایا اگرچہ کافر تہمت کریں سو الحمد للہ رب العلمین۔ ست)

ہر مطلب تو بحمد اللہ تعالیٰ ہمیں پورا ہو گیا کہ یہ خانہ سب خانوں کے بعد ہے۔ اس کے بعد حدیث میں اور انبیاء میں اسوۃ الاسلام کی تصاویر کریمہ کا ذکر ہے، حدیث ہائے منورہ پر اطلاع مسلمین کے لئے اس کا خلاصہ بھی مناسب، یہاں تک کہ دونوں حدیثیں متفق تھیں، ترجمہ مختصر حدیث عباد بن صامت رضی اللہ عنہ کا تھا، جو لفظ حدیث ہشام رضی اللہ عنہ سے بڑھائے خطوط ہلالی میں تھے، اب حدیث ہشام اتم وازید ہے کہ اس میں پانچ انبیاء لوط و اٹلق و یعقوب و اسماعیل و یوسف میں اسوۃ الاسلام کا ذکر شریف زائد ہے لہذا اسی سے اخذ کریں، اور جو مضمون حدیث عبادہ رضی اللہ عنہ میں زائد ہو اسے خطوط ہلالی میں بڑھائیں۔ فرماتے ہیں پھر اس نے ایک اور خانہ کھولا، حریر سیاہ پر ایک تصویر گندمی رنگ سمانولی نکالی (مگر حدیث عبادہ میں گورا رنگ ہے) مرد مرغول موخت گھوگر والے بال، آنکھیں جانب باطن مائل، نیز نظر، ترش رو دانت، باہم چڑھے جونٹ، سمنائیسے کوئی حالت غضب میں ہو۔ ہم سے کہا: انہیں پہچانتے ہو؟ یہ موسیٰ علیہ السلام ہیں اور ان کے پہلو میں ایک اور تصویر تھی، صورت ان سے ملتی مگر سر پر خوب تیل پڑا ہوا، پیشانی کشادہ، چہلیں جانب بنی مائل (سر مبارک مدور گول)، کہا: انہیں جانتے ہو؟ یہ ہارون رضی اللہ عنہ ہیں۔ پھر اور خانہ کھول کر حریر سپید پر ایک تصویر نکالی، مرد گندم گوں، سر کے بال سیدھے، قد میانہ، چہرے سے آثار غضب نمایاں، کہا: یہ لوط علیہ السلام ہیں، پھر حریر سپید پر ایک تصویر نکالی، گورا

رنگ جس میں سرخی جھلکتی، ناک اونچی، رخسار سے ہلکے، چہرہ خوبصورت، کہا: یہ اٹلق علیہ السلام ہیں، پھر حریر سپید پر ایک تصویر نکالی، صورت صورت اٹلق علیہ السلام کی مشابہ تھی مگر لب زیریں پر ایک تل تھا، کہا: یہ یعقوب علیہ السلام ہیں، پھر حریر سیاہ پر ایک تصویر نکالی، رنگ گورا، چہرہ حسین، ناک بلند، قامت خوبصورت، چہرے پر نور درخشاں اور اس میں آثار خشوع نمایاں، رنگ میں سرخی کی جھلک۔ تاہاں، کہا: یہ تمہارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے جد کریم اسماعیل علیہ السلام ہیں، پھر حریر سپید پر ایک تصویر نکالی کہ صورت آدم علیہ السلام سے مشابہ تھی، چہرہ گویا آفتاب تھا، کہا: یہ یوسف علیہ السلام ہیں، پھر حریر سپید پر ایک تصویر نکالی سرخ رنگ، باریک ساقیں، آنکھیں کم کھلی ہوئی ایسے کسی کو روشنی میں چوندھ گئے، پیٹ ابھرا ہوا، قد میانہ، تھوڑا تھلک، مگر حدیث عبادہ میں اس کے عوض یوں ہے حریر بنزریہ گوری تصویر جس کے عضو عضو سے نزاکت و دلکشی چلتی، ساق و سرین خوب گول، کہا: یہ داؤد علیہ السلام ہیں۔ پھر حریر سپید پر ایک تصویر نکالی، مٹریہ سرین، پاؤں میں طول، گھوڑے پر سوار (جس کے ہر طرف پر گئے تھے گردن دلی ہوئی، پشت کوتاہ، گورا رنگ) کہا: یہ سلیمان علیہ السلام ہیں (اور یہ پرواز گھوڑا جس کی ہر جانب پر ہیں ہوا ہے کہ انہیں اٹھاتے ہوئے ہے) پھر حریر سیاہ پر ایک گوری تصویر نکالی، مرد جوان، داڑھی نہایت سیاہ، سر کے بال کثیر، چہرہ خوبصورت (آنکھیں حسین، اعضاء متناسب) کہا: یہ عیسیٰ بن مریم علیہ السلام ہیں۔ ہم نے کہا: یہ تصویریں تیرے پاس کہاں سے آئیں۔ ہمیں یقین ہے کہ یہ ضرور نبی تصاویر ہیں کہ ہم نے اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی تصویر کریمہ کے مطابق پائی۔ کہا: آدم علیہ السلام نے اپنے رب صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کی تھی کہ میری اولاد کے انبیاء مجھے دکھا دے حق سبحانہ تعالیٰ نے فرما دیا: میں تجھے دکھاؤں گا جس کا خلاصہ انھار کے ساتھ حق تعالیٰ میں بیان ہوا بحمد اللہ تعالیٰ سب ہے امام حافظ والدین کا کثیر زادہ منہا تم انشاء اللہ تعالیٰ نے فرمایا خدا حدیث جدیدہ لائے دور چلے ثقت ۱۲۷ھ

ان پر تصاویر انبیاء اتاریں کہ مغرب شمس کے پاس خزانہ آدم علیہ السلام میں تھیں، ذوالقرنین نے وہاں سے نکال کر وانیل (علیہ السلام) کو دیں (انہوں نے پارچہ ہائے حریر پر اتاریں کہ یہ جینہا وہی چلی آتی ہیں) سن لو خدا کی قسم مجھے آرزو تھی کاش میرا شمس ترک سلطنت کو گوارا کرتا اور میں مرتے دم تک تم میں کسی ایسے کا بندہ بنتا جو غلاموں کے ساتھ نہایت سخت برتاؤ رکھتا (مگر کیا کروں نفس راضی نہیں ہوتا) پھر ہمیں عہد و جائزے دے کر رخصت کیا (اور ہمارے ساتھ آدمی کر کے سرحد اسلام تک پہنچا دیا) ہم نے آکر صدیق (علیہ السلام) سے حال عرض کیا، صدیق روئے اور فرمایا: مسکین اگر اللہ اس کا بھلا چاہتا وہ ایسا ہی کرتا، ہمیں رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) نے خبر دی کہ یہ اور یہودی اپنے یہاں محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کی نعت پاتے ہیں!

مقوقس کے دربار میں فرمان نبوی:

قذیبیل دوم: امام واقدی اور ابوالقاسم بن عبدالحکم فتوح مصر میں بطریق ابان بن صالح راوی جب حاطب بن ابی بلتعہ (علیہ السلام) فرمان اقدس (صلی اللہ علیہ وسلم) لے کر مقوقس نصرانی بادشاہ مصر و اسکندریہ کے پاس تشریف لے گئے، اس نے ان سے دریافت کیا کہ محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کس بات کی طرف بلاتے ہیں؟ انہوں نے فرمایا: توحید و نماز و حج کا نہ روزہ رمضان و حج و فائے عہد۔ پھر اس نے حضور کا حلیہ پوچھا، انہوں نے ہاتھ ر بیاں کیا، وہ بولا: قد بقیث اشیاء لم قد کرمھا فی عینہ حمرة قلت ما تفارقه و بین کشفہ خاتم النبوة الی ابھی اور باتیں باقی رہیں کہ تم نے نہ بیان کیں ان کے آنکھوں میں سرخ دھڑے ہیں کہ کم کسی وقت لا درملو وحوالہ ابی یعلی و ابن عساکر تحت آیه سبحن الذی منشورات مکتبة آية الله

العظمی، قم ایران، ۱۳۸۱/۲

المطالع 'العالیة بحوالہ ابی یعلی، حدیث ۳۲۹، دار الباز مکتبة المکرمة ۲۰۲/۳

جدا ہوتے ہوں اور ان کے دونوں شانوں کے بیچ مہر نبوت ہے۔ پھر حضور اقدس (صلی اللہ علیہ وسلم) کی اور صفات کریمہ بیان کر کے بولا: قد کنت اعلم ان نبیا قد بقی وقد کنت اظن مخرجہ بالشام، وہناک کانت تحریج الانبیاء قبلہ فاراد قد اخرج فی ارض العرب فی ارض جہد وبؤس والقبط لا تطاوعنی علی اتباعہ و سیظهر علی البلاد انی یقیناً معلوم تھا کہ ایک نبی باقی ہے اور مجھے گمان تھا کہ وہ شام میں ظاہر ہوگا کہ اگلے انبیاء نے وہاں ظہور کیا اب میں دیکھتا ہوں کہ انہوں نے عرب میں ظہور فرمایا، محنت میں مشقت کی زمین میں، اور قبلی ان کی پیروی میں میری نہ مانیں گے عقریب وہ ان شہروں پر غلبہ پائیں گے۔

تتمہ حدیث

ابوالقاسم نے بطریق ہشام بن الحق وغیرہ اور ابن سعد نے طبقات میں بطریق محمد بن عمر بن واقد ان کے شیوخ سے روایت کیا کہ مقوقس نے حضور اقدس (صلی اللہ علیہ وسلم) کو اسی مضمون کی عرضی لکھی کہ: قد علمت ان نبیا یقی و کنت اظن انه یخرج بالشام وقد اکرمک رسولک وبعث الیک بھدیه ترجمہ: مجھے یقین تھا کہ ایک نبی باقی ہے اور میرے گمان میں وہ شام سے ظہور کرتا اور میں نے حضور کے قاصد کا اعزاز کیا اور حضور کے لئے نذر حاضر کرتا ہوں۔

عبداللہ بن سلام کا واقعہ ایمان

قذیبیل سوم: تکلیفی دلائل میں حضرت عبداللہ بن سلام (علیہ السلام) سے راوی،

۱۔ طرح الزرقانی علی المولای بحوالہ واقدی وابن عبدالحکیم، المقصد الثانی، الفصل

الثالث، دار المعرفۃ، بیروت، ۳۵۰/۳

۲۔ الطیقات الکبری، ذکر بعثہ رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم)، دار صادر، بیروت، ۲۶۰/۱

جب میں نے رسول اللہ ﷺ کا چہ پانسا اور حضور کے صفت و نام و بیات اور جن جن باتوں کی ہم حضور کے لئے توقع کر رہے تھے سب پہچان لیں تو میں نے خاموشی کے ساتھ اسے دل میں رکھا یہاں تک کہ حضور اقدس ﷺ مدینہ طیبہ تشریف لائے مجھے خبر رونق افروزی پہنچی میں نے تکبیر کہی میری پھوپھی بولی: اگر تم موسیٰ بن عمران علیہ السلام کا آنا سنتے تو اس سے زیادہ کیا کرتے؟ میں نے کہا اے پھوپھی! خدا کی قسم وہ موسیٰ بن عمران کے بھائی ہیں جس بات پر موسیٰ جیسے گئے تھے اسی پر یہ بھی مبعوث ہوئے ہیں، وہ بولی: یا ابن اخی ابو النبی الذی کننا نخبوہ بہ انہ یبعث مع بعث الساعة، قلت لہا نعم! ترجمہ: اے میرے بھتیجے! کیا یہ وہ نبی ہیں جن کی ہم خبر دے جاتے تھے کہ وہ قیامت کے ساتھ مبعوث ہوں گے؟ میں کہا: نعم ہاں۔ (اللہ بیٹے) خلیب و ابن عسا کر حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے راوی رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں: انا احمد و محمد و الحاشی و المفقی و العاتکہ ترجمہ: میں احمد ہوں اور محمد اور تمام جہان کو خوش رویتے والا، اور سب انبیاء کے پیچھے آنے والا، اور نبوت شتم فرمانے والا ﷺ۔

ہجرت حضرت عباس:

ابو بکر بنی و طبری و شاشی و ابو نعیم فضائل الصحابہ میں اور ابن عساکر و ابن اثیر حضرت بل بن سعد رضی اللہ عنہ سے موصوفاً اور روایاتی و ابن عساکر محمد بن شہاب زہری سے مرسل راوی حضرت عباس بن عبدالمطلب رضی اللہ تعالیٰ عنہ، محمد نجی ﷺ نے حضور اقدس ﷺ کی بارگاہ میں (مدینہ منورہ سے) عرضی حاضر کی کہ مجھے اذن عطا ہو تو ہجرت کر کے (مدینہ طیبہ) حاضر

۱۔ دلائل النبوة للشیخ، باب ما جاء فی دخول عبد اللہ بن سلام علی رسول اللہ ﷺ

دار الکتب العلمیہ، بیروت، ۲۰/۴/۵۳۰

۲۔ تاریخ بغداد للخطیب، ترجمہ ۱۲۵۰ھ میں محمد اسحاقی، دار الکتب العربیہ، بیروت، ۵/۵/۹۹

ہوں۔ اس کے جواب میں حضور پر نور ﷺ نے یہ فرمان نافذ فرمایا: یا عمہ مکالک الذی انت فیہ، فان اللہ یختم بک الهجرة کما ختم بی النبوة! اے چچا! الطہینان سے رہو کہ تم ہجرت میں خاتم المہاجرین ہونے والے ہو جس طرح میں نبوت میں خاتم النبیین ہوں ﷺ۔

امام اجل فقیہ محدث ابواللیث سمرقندی "تنبیہ الغافلین" میں فرماتے ہیں:

حدثنا ابو بکر محمد بن احمد ثنا ابو عمران ثنا عبد الرحمن ثنا داؤد ثنا عباد بن الکثیر عن عبد خیر عن علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ ترجمہ: ہمیں ابو بکر محمد بن احمد ان کو ابو عمران ان کو عبد الرحمن ان کو داؤد ان کو عباد بن کثیر ان کو عبد خیر سے انہوں نے حضرت علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ سے بیان کیا۔ جب سورۃ اذا جاء نصر اللہ حضور اقدس ﷺ کے مرض وصال شریف میں نازل ہوئی حضور فوراً برآمد ہوئے ہنشنے کا دن تھا، منبر پر چلے فرمایا، ہلال ﷺ کو حکم دیا کہ مدینے میں ندا کر دو "لوگو! رسول اللہ ﷺ کی وصیت سننے چلو! یہاں آؤ سنو! یہی سب چھوٹے بڑے جمع ہوئے، گھروں کے دروازے ویسے ہی کھلے چھوڑ دیئے یہاں تک کہ کنواریاں پردوں سے باہر نکل آئیں، حد یہ کہ مسجد شریف حاضرین پر تنگ ہوئی، اور حضور اقدس ﷺ فرما رہے ہیں اور اپنے پیچھلوں کے لئے جگہ وسیع کرو، اپنے پیچھلوں کے لئے جگہ وسیع کرو۔ پھر حضور ﷺ منبر پر قیام فرما کر حمد و ثنائے الہی بجالائے انبیاء کرام، ہم اس وقت اسام پر درود بھیجی، پھر ارشاد ہوا: انا محمد بن عبد اللہ بن عبدالمطلب بن ہاشم العربی الحرمی المکی لا نبی بعدی! الحدیث، ہذا مختصر۔ میں محمد بن عبد اللہ بن عبدالمطلب بن ہاشم عربی صاحب حرم محترم و مکہ معظمہ ہوں، میرے بعد کوئی نبی نہیں، اللہ بیٹ، نبی مقرر۔

۱۔ تہذیب تاریخ دمشق للکثیر، ذکر عن السید عباس، دار احیاء التراث العربی، بیروت، ۵/۵/۳۵۱

۲۔ تنبیہ الغافلین، باب الوفق، دار الکتب العلمیہ، بیروت، ص ۳۷

مدینہ طیبہ میں حضور کی تشریف آوری:

اللہ اللہ ایک دم دن تھا کہ مدینہ طیبہ میں حضور پر نور ﷺ کی تشریف آوری کی وحوم ہے زمین و آسمان میں خیر مقدم کی صدائیں گونج رہی ہیں، خوشی و شادمانی ہے کہ درو دیوار سے لگی پڑتی ہے، مدینے کے ایک ایک بچے کا دمکا چہرہ اتار داتا ہو رہا ہے، ہاتھیں کھلی جاتی ہیں، دل ہیں کہ سینوں میں نہیں سماتے، سینوں پر جاسے نگ، جاموں میں قبائے گل کا رنگ، نور ہے کہ چھما چھم برس رہا ہے فرش سے فرش تک کا نور کا قلعہ بنا ہے، پردہ نشین کنوارے شوق دیدار محبوب کردگار میں گاتی گاتی باہر آئی ہیں کہ:

طلع البدر علينا من ثنيات الوداع
ہم پر چاند نکل آدوداع کی گھاٹیوں سے
وجوب الشکر علينا ما دعا الله داع
ہم پر خدا کا شکر واجب ہے جب تک دعا، لگنے والا دعا لگے
بنی النجار کی لڑکیاں کو پچے کو پچے خوفہ سرائی ہیں کہ:

لحن جوار من بنی النجار
ہم بنو نجار کی لڑکیاں ہیں
یا حیدامحمد من جابر
اے نجاریو! محمد ﷺ کیسا اچھا مسایہ ہے رت

ایک دن آج ہے کہ اس محبوب کی رخصت ہے، مجلس آخری وصیت ہے، مجمع تو

المواهب اللدنیة، الهجرة الى المدينة منی اللہ طلع البدر، المکتب الاسلامی، بیروت، ۱/۳۱۳

المواهب اللدنیة، الهجرة الى المدينة منی اللہ طلع البدر، المکتب الاسلامی، بیروت، ۱/۳۱۳

آج بھی وہی ہے، بچوں سے بوڑھوں تک، مردوں سے پردہ نشینوں تک سب کا ہجوم ہے، ندائے بدلتے سنتے ہی چھوٹے بڑے سینوں سے دل کی طرح بے تابانہ نکلے ہیں، شہر بھر نے مکانوں کے دروازے کھلے چھوڑ دیے ہیں، دل کھسائے چہرے مر جھائے دن کی روشنی ویشی پڑ گئی کہ آفتاب جہاں تاب کی وداع نزدیک ہے، آسمان پر مرد و، زمین افسردہ، جدھر دیکھو سنائے کا عالم اتنا اڑوہام اور ہوکا مقام، آخری نگاہیں اس محبوب کے روئے حق نما تک کس حسرت و یاس کے ساتھ جاتی اور صعب نومیدی سے ہکان ہو کر بنو دانہ قدموں پر گر جاتی ہیں، لفظ ادب سے لب بند گردل کے دھوکے سے یہ صدا بلند۔

(میں اپنے دیکھنے والوں کے لئے سیاد تھا پس اللہ کیا کیا آکھو دیکھنے والے کو، پس جو

كنت السواد لناظري فعمى عليك الناظر
من نساء بعدك فليمت فعليك كنت احاذر

چاہے آپ کے بعد ماروے، پس آپ پر ہی بھروسہ تھا کہ مجھے پی لیں گے۔ ت)

اللہ کا محبوب، امت کا داعی کس پیار کی نظر سے اپنی پالی ہوئی بکریوں کو دیکھتا اور محبت بھرے دل سے انہیں حافظہ حقیقی کے سپرد کر رہا ہے، شان رحمت کو ان کی جدائی کا غم بھی ہے اور فوج فوج امنڈتے ہوئے آنے کی خوشی بھی کہ محنت ٹھکانے لگی، جس خدمت کو ملک اعرش نے بھیجا تھا باحسن الوجہ انجام کو پہنچی۔

نوح کی ساڑھے نو سو برس وہ سخت مشقت اور صرف پچاس شخصوں کو ہدایت، یہاں بیس (۲۰) تیس (۳۰) ہی سال میں بھرا اللہ یہ روز افزوں کثرت، کنیز و غلام جوق جوق آرہے ہیں، جگہ بار بار تنگ ہو جاتی ہے دفعہ دفعہ ارشاد ہوتا ہے آنے والوں کو جگہ دو، آنے

المواهب اللدنیة المقصد العاشر، الفصل الاول (ولاء) المکتب الاسلامی، بیروت، ۵۵۴/۳

والوں کو تہذیب و اس عام دعوت پر جب یہ مجمع ہوا تو اس نے منبر اکرم پر قیام کیا ہے، بعد حمد و صلوات اپنے نسب و نام و قوم و مقام و فضائل عظام کا بیان ارشاد ہوا ہے، مسلمانو! خدا را پھر مجلس میلا اور کیا ہے، وہی دعوت عام، وہی مجمع تمام، وہی منبر و قیام، وہی بیان فضائل، سید الانام یہ، اگر اسلئے السلام مجلس میلا اور کس شے کا نام، مگر نجدی صاحبوں کو ذکر محبوب مٹانے سے کام و دینا الرحمن المستعان و بہ الاعتصام و علیہ التکلیان (ہمارا رب رحیم مددگار ہے اور اسی ذات سے مصلحتی اور اسی پر اعتماد ہے۔ ت)

چار پائے کلام کرتے ہیں:

ابن جہان و ابن عساکر حضرت ابو منظور اور ابو نعیم برحق آفر حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی، جب خیر فتح ہوا رسول اللہ ﷺ نے ایک دراز گوش سیاہ رنگ دیکھا اس سے کلام فرمایا، وہ چار نور بھی تکلم میں آیا ارشاد ہوا، تیرا کیا نام ہے؟ عرض کی: یزید بیٹا شہاب گا، اللہ تعالیٰ نے میرے دادا کی نسل سے ساٹھ دراز گوش پیدا کئے کلمہ لا یوکبہ الا نسی ان سب پر انبیاء سوار ہوا کئے و قد کنت اتوقعک ان ترکبہ، لم یبق من لسل جدی غیری ولا من الانبیاء غیرک مجھے یقینی توقع تھی کہ حضور مجھے اپنی سواری سے شرف فرمائیں گے کہ اب اس نسل میں سوا میرے اور انبیاء میں سوا حضور کے کوئی باقی نہیں، میں ایک یہودی کے پاس تھا اسے قصداً گرا دیا کرتا وہ مجھے جھوٹا رکھتا اور مارتا، حضور اقدس ﷺ نے اس کا نام منظور رکھا، جسے جانا چاہئے اسے بھیج دیتے پوکھٹ پر سوار تاجب صاحب خانہ باہر آتا اسے اشارے سے بتاتا کہ حضور اقدس ﷺ یہ فرماتے ہیں، جب حضور پر نور ﷺ نے انتقال فرمایا وہ مفارقت کی تاب نہ لایا ابوالہیثم بن اسحاق رضی اللہ عنہ کے کنوئیں میں گر کر مر گیا اھذا الامواہب اللدنیة بحوالہ ابن عساکر عن ابی منظور، مقصد رابع، فصل اول، المکتب الاسلامی بیروت ۵۵۲/۲

حدیث ابی منظور ونحوہ عن معاذ باختصار غیر انہ ذکر مکان الابیاء ثلثة اخوة واسمہ مکان یزید عمر وقال کلنا رکبنا الانبیاء انا اصغرهم وکنت لک اء الحدیث قلت ولا علیک من دندنة العلامة ابن الجوزی کعادتہ علیہ ولا من تحامل ابن دحیة علی حدیث الضب المار سابقا فلیس فیہما ما ینکر شرعا ولا فی سندہما کذاب ولا وضاغ ولا متہم بہ فانی یاتہما الوضع وهذا امام الشان العسقلانی قد اقتصر فی حدیث ابی منظور علی تضعیفہ ولہ شاهد من حدیث معاذ کما تری لا جرم ان قال الزرقانی لہایتہ الضعف لا الوضع ۲، وقال هو والقسطلانی فی حدیث الضب (معجزاتہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فیہا ما هو ابلغ من هذا ولبس فیہ ما ینکر شرعا خصوصا و قد رواہ الاثمة) الحافظ الکبار کابن عدی وتلمیذہ الحاکم و تلمیذہ البیہقی وهو لا یروی موضوعا والدارقطنی وناہیک بہ (فیہا یتہ الضعف لا الوضع) کما زعم کیف ولحدیث ابن عمر طریق آخر لبس فیہ السلمی رواہ ابو نعیم وورد مثله من حدیث عائشة وابی ہریرة عند غیر ہما ۳ قلت وقد اورد کلا الحدیثین الامام خاتم الحفاظ فی الخصائص

۱۔ دلائل النبوة لابی نعیم، الفصل الثانی والعشرون، عالم المکتب، بیروت، ص ۲۸
 ۲۔ شرح الزرقانی علی الامواہب اللدنیة مقصد رابع، فصل اول، حدیث الضب، دار المعرفۃ بیروت، ۱۳۸/۵
 ۳۔ الامواہب اللدنیة مقصد رابع، فصل اول، حدیث الضب، المکتب الاسلامی، بیروت، ۵۵۵/۲
 شرح الزرقانی علی الامواہب اللدنیة مقصد رابع، فصل اول، حدیث الضب، دار المعرفۃ بیروت، ۱۳۹. ۵۰/۵

الکبری وقد قال فی خطبہا نزلہ عن الاخبار الموطوعة وما يرد احوا
قلت وعزو الزرقانی حدیث الضب لابن عمر تبع فیہ الماتن اعنی الامام
القسطالانی صاحب المواهب وسبقہما الد میری فی حیوة الحیوان
الکبری لکن الذی رايت فی الخصائص الکبری والجامع الکبیر للامام
الجلیل الجلال السیوطی هو عزوه لامیر المؤمنین عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کما قدمت
وقد اوردہ فی الجامع فی مسند عمر قریباً لفظ الابن اما وقع سہوا
او یكون الحدیث من طریق ابن عمر عن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما فیصح العزو
الی کل وان کان الاولی ذکراً لمنتهی ویحتمل علی بعد عن کل منهما
فاذن ینکون مرویاً عن سبعة من الصحابة رضی اللہ تعالیٰ عنہم، واللہ تعالیٰ اعلم۔
ترجمہ: یہ ابو منظور کی حدیث ہے اور اسی کی مثل حضرت معاذ سے بطریق اختصار مروی ہے مگر
انہوں نے آباء کی جگہ تین بھائیوں کا اور یزید کی جگہ نام عمر ذکر کیا اور اس نے کہا ہم سب پر
انبیاء ہم السلام سوار ہوئے جبکہ میں سب سے چھوٹا ہوں اور میں آپ کے لئے ہوں،
اور یہ رقت (میں کہتا ہوں) علامہ ابن جوزی کا اعتراض جیسا کہ اس کی عدت ہے تجھے
مضر نہیں، اور نہ ہی ابن دجیہ کی سوہ سے متعلق غرضت حدیث پر جسارت تجھے مضر ہے، ان
دونوں حدیثوں میں شرعی طور پر کوئی قابل انکار چیز نہیں اور نہ ہی ان کی سندوں میں کوئی
کذاب اور ضاع اور متہم راوی ہے تو ان حدیثوں کا موضوع ہونا کہاں سے ہوا جبکہ امام
عسقلانی نے ابو منظور کی حدیث کو ضعیف کہنے پر اکتفا کیا حالانکہ اس حدیث کا شاہد حضرت
معاذ کی حدیث ہے جیسا کہ آپ دیکھ رہے ہیں اسی بنا پر علامہ زرقانی نے فرمایا زیادہ سے زیادہ
یہ ضعیف ہے موضوع نہیں ہے، اور انہوں نے اور امام قسطلانی نے بھی سوسار والی حدیث

۱۔ الخصائص الکبری، مقدمہ السیوطی، دار الکتب الحدیثیہ، بیروت، ۸/۱

کے متعلق فرمایا کہ حضور علیہ السلام کے معجزات میں تو اس سے بڑھ کر واقعات ہیں جبکہ
اس حدیث میں شرعی طور پر قابل انکار چیز بھی نہیں، خصوصاً جبکہ اس کو بڑے ائمہ حفاظ جیسے
ابن عدی، ابن کے شاگرد امام حاکم اور ان کے شاگرد امام بیہقی نے روایت کیا ہوا امام بیہقی تو
موضوع روایت ذکر نہیں کرتے، اس کو دارقطنی نے روایت کیا ان کی سند تو تجھے کافی ہے تو
زیادہ سے زیادہ یہ حدیث ضعیف ہو سکتی ہے موضوع نہیں ہے جیسا کہ بعض نے خیال کیا،
موضوع کیسے کہا جائے جبکہ ابن عمر کی حدیث دوسرے طریقے سے بھی مروی ہے جس میں
سلی مذکور نہیں اس طریق کو ابو نعیم نے روایت کیا اور حضرت عائشہ صدیقہ اور ابو ہریرہ رضی اللہ عنہما
سے اس کی مثل دونوں کے غیر سے وارد ہے اہ قلت (میں کہتا ہوں) ان دونوں حدیثوں کو
امام جلال الدین سیوطی نے خصائص الکبری میں ذکر فرمایا حالانکہ انہوں نے اس کتاب کے
خطبہ میں فرمایا ہے میں نے اس کتاب کو موضوع اور مردود روایات سے دور رکھا ہے اہ
قلت (میں کہتا ہوں) زرقانی کا سوسار والی حدیث کو ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی طرف منسوب
کرنا ماتن یعنی مصنف مواہب امام قسطلانی کی پیروی ہے جبکہ ان دونوں سے قبل علامہ
دمیری نے حیوة الحیوان میں اس کو ذکر کیا لیکن میں نے امام جلال الدین سیوطی کی
خصائص الکبری اور جامع کبیر میں دیکھا انہوں نے اس کو امیر المؤمنین عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی
طرف منسوب کیا ہے جیسا کہ میں پہلے ذکر کر چکا ہوں، انہوں نے اسے اپنی جامع میں
حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے مسند میں ذکر فرمایا، تو ”ابن“ کا لفظ سہوا لکھا گیا ہے یا پھر ابن عمر کے
ذریعے حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے لہذا دونوں حضرات کی طرف نسبت درست
ہے، اگرچہ منتہی راوی یعنی عمر رضی اللہ عنہ کی طرف منسوب کرنا اولی ہے اور بعید احتمال کے طور پر
دونوں حضرات سے مستقل روایت بھی ہو سکتی ہے تو یوں چھ صحابہ سے یہ حدیث مروی ہوگی۔

(اللہ تعالیٰ اعلم)۔ ست

میرے بعد کوئی نبی نہیں

سعید بن ابی منصور و امام احمد و ابن مردودہ حضرت ابو الطفیلؓ سے راوی رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں: لا نبوة بعدی الا المبشرات الرويا الصالحة ترجمہ: میرے بعد نبوت نہیں مگر بشارتیں ہیں اچھے خواب۔ احمد و خطیب اور بیہقی شعب الایمان میں اس کے قریب ام المؤمنین صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے راوی رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں: لا یبقی بعدی من النبوة شئی الا المبشرات الرويا الصالحة یراها العبد او تری لدی ترجمہ: میرے بعد نبوت سے کچھ باقی نہ رہے گا مگر بشارتیں، اچھے خواب کہ بندہ آپ دیکھے یا اس کے لئے دوسرے کو دکھایا جائے۔
تیسری کذاب:

ابو بکر ابن ابی شیبہ مصنف میں سعید بن عمرو لیشی اور طبرانی کبیر میں نعیم بن مسعود بنی اذعانہ سے راوی رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں: لا تقوم الساعة حتی یخرج للثون کذابا کلهم یزعم انه لیسی زاداً عبید قبل یوم القيامة ترجمہ: قیامت قئم نہ ہوگی یہاں تک کہ اس سے پہلے تیس کذاب نکلیں ہر ایک اپنے آپ کو نبی کہتا ہو۔ عبید نے اس پر "قبل یوم القيامة" کوڑا نہ کیا۔ اقول و انما اخرنا ہما الی التذلیل بخلاف

مسند امام احمد بن حنبل، حدیث ابی الطفیلؓ، دار الفکر بیروت، ۳۵۴/۵

مجمع الرواۃ، کتاب التبعیر، دار الکتاب بیروت، ۷/۳۱

۲ مستدرک امام احمد بن حنبل، حدیث سعید بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ، دار الفکر بیروت، ۱۲۵/۶

تاریخ بغداد و خطیب ترجمہ ۵۸۳۶ عبدالغالب بن جعفر دار الکتاب، العربی، بیروت، ۱۳۰/۱۵

۳ مصنف ابن ابی شیبہ، کتاب الفتن حدیث ۱۹۳۱۱، ادارۃ القرآن والعلوم الاسلامیہ، کراچی

۱۵۰/۱۵

عین اللفظ المتقدم فی الحديث الثانی والستین لان فی تتمه ان من قال فافعلوا به کذا وکذا وهذا العموم اما تم لا جل ختم النبوة اذ لو جاز ان یکون بعده صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نبی صادق لما ساع الامر المذكور بالعموم وان کان یأتی ایضاً للثون او الوف من الکذابين بل کان یجب اقسامة امارۃ تميزا الصادق من الکاذب والامر بالایقاع بمن هو کاذب منهم لا غیر کما لا یخفی والی اللہ المشتکی من ضعفنا فی هذه الزمان الكثير فجاءه القليل انصاره الغالب کفاره البین عواره وقد ظهر الان بعض هؤلاء الدجالین الکذابين فلو اراد الله باحدہم شیئاً یطیروا بالمسلم والمسلم انما حدث فاناً لله وانا الیہ راجعون لکن الاحتراس کان اسلم للمسلم والنقی للفساد فاحببنا الاقتصار علی القدر المراد والله المستعان وعلیه التکلان ولا حول ولا قوة الا بالله العلی العظیم۔ اقول (میں کہتا ہوں) ان دنوں حدیثوں کو ہم نے تذلیل کے آخر میں ذکر کیا برخلاف اس کے جو باسٹھویں حدیث میں پہلے گزرا میں لفظ اس کے کیونکہ اس کے آخر میں یوں ہے کہ جو بھی نبوت کا دعویٰ کرے اسے یہ یہ کرو۔ اور جو بھی ایسا دعویٰ کرے اس سے یوں کرو۔ یہ عموم ختم نبوت کے لئے ہی تام ہو سکتا ہے کیونکہ اگر آپ ﷺ کے بعد کسی نبی کا آنا جائز ہوتا تو پھر یہ عام حکم ایسے لوگ تین ہوں یا ہزاروں ہوں سب کو شامل نہ ہوتا بلکہ پھر سچے اور جھوٹے نبی کی تمیز میں کوئی امتیازی علامت بیان کر کے "یہ یہ کرنے" کا حکم ان میں سے صرف کاذبین کے لئے ہوتا ہر ایک کے لئے نہ ہوتا، جیسے کہ ظاہر ہے، اور اللہ تعالیٰ سے ہی اس زمانہ میں ہمیں اپنے کمزور ہونے کی شکایت ہے یہ زمانہ جس میں فجور کی کثرت، مددگاروں کی قلت، کافروں کا غلبہ اور کج روی عام ہے جبکہ اب بعض ایسے کذاب و دجال لوگ ظاہر ہوئے ہیں،

اگر ایسے دجالوں کو اللہ تعالیٰ کے ارادے سے کچھ ہو گیا تو اس کو مسلمانوں کی طرف منسوب کیا جائے گا کہ انہوں نے ایسی حدیث بیان کی جس پر یہ کچھ ہوا ہم اللہ تعالیٰ کی ملک ہیں اور اس کی طرف ہمارا لوٹنا ہے تاہم مسلمانوں کو اپنی مخالفت مناسب ہے اور فساد کو دفع کرنا زیادہ بہتر ہے تو اس لئے صرف مراد کو بیان کرنا ہی پسند کیا ہے اور اللہ تعالیٰ ہی سے مدد اور اسی پر توکل ہے لاحول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم۔ (ت)

علیٰ بن عمر لہ ہارون ہیں:

خطیب، حضرت امیر المؤمنین عمر فاروق اعظم ؓ سے راوی رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: انما علی بنی بمنزلۃ ہارون بن موسیٰ الا انہ لا نسی بعدی۔ ترجمہ: علی مجھ سے ایسا ہے جیسا موسیٰ سے ہارون (کہ علی بھی اور ناسب بھی) مگر میرے بعد کوئی نبی نہیں۔ امام احمد مناقب امیر المؤمنین علی میں مختصر، اور بغوی، بطرائف اپنی معاجیم، یادری معرفت، ابن عدی کامل، ابو احمد حاکم کئی میں بطریق امام بخاری، ابن عساکر تاریخ میں سب زید بن ابی اوفی ؓ سے حدیث طویل میں راوی و ہذا حدیث احمد (یہ حدیث احمد ہے۔ ت) جب حضور سید عالم ﷺ نے باہم صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم میں بھائی چارہ کیا امیر المؤمنین مولیٰ علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ نے عرض کی: میری جان نکل گئی اور پیٹھ ٹوٹ گئی، یہ دیکھ کر حضور ﷺ نے اصحاب کے ساتھ کیا جو میرے ساتھ نہ کیا یہ اگر مجھ سے کسی ناراضی کے سبب ہے تو حضور ہی کے لئے منانا اور عزت ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: والذی بعثنی بالحق ما احزنک الا لنفسی وانت منی بمنزلۃ ہارون بن موسیٰ غیر انہ لا نسی بعدی۔ ہم اس کی جس نے مجھے حق کے ساتھ بھیجا میں نے تمہیں خاص

۱ تاریخ بغداد للخطیب، ترجمہ ۲۳، ۴، الحسن بن یزید، دار الکتاب العربی، بیروت، ۱۴۳۳ھ

اپنے لئے رکھ چھوڑا ہے تم مجھ سے ایسے ہو جیسے ہارون موسیٰ سے مگر یہ کہ میرے بعد کوئی نبی نہیں تم میرے بھائی اور وارث ہو۔ امیر المؤمنین نے عرض کی: مجھے حضور سے کیا میراث ملے گی؟ فرمایا: جو اگلے انبیاء کو ملی۔ عرض کی: انہیں کیا ملی تھی؟ فرمایا: خدا کی کتاب اور نبی کی سنت، اور تم میرے ساتھ جنت میں میری صاحبزادی کے ساتھ میرے محل میں ہو گے اور تم میرے بھائی اور رفیق ہوں۔

ابن عساکر (۲) بطریق عبد اللہ بن محمد بن عقیل عن ابیہ عن جدہ عقیل بن ابی طالب ؓ راوی، حضور اقدس ﷺ نے حضرت عقیل ؓ سے فرمایا: خدا کی قسم میں تمہیں دو جہت سے دوست رکھتا ہوں، ایک تو قرابت، دوسرے یہ کہ ابو طالب کو تم سے محبت تھی، اے جعفر! تمہارے اخلاق میرے اخلاق کریمہ سے مشابہ ہیں، واھا انت یا علی فانت

۱ تاریخ دمشق لابن عساکر، ذکر من اسندہ مسلمان، ترجمہ مسلمان بن الاسلام القاری، دار احیاء التراث العربی، بیروت، ۳/۶

فضائل الصحابة لاحمد بن حنبل، حدیث ۱۰۸۵، مؤسسة الرسالة، بیروت، ۱۴۸۳ھ (۲) بحلی نسخة كنز العمال المطبوعة عن عبد الله بن عقیل عن ابیہ عن جدہ عقیل وهو خطباء وصوابہ عبد الله بن محمد بن عقیل، عبد الله تابعی صدوق من رجال الاربعة ما خلا التناهي قال الذهبي حديثه في ترجمة الحسن وابوه تابعی فقبول رجال ابن ماجه ۱۲ منہ (۳) كنز العمال کے مطبوعہ نسخ میں عبد اللہ بن عقیل اپنے والد ماجد اور ان کے والد عقیل سے راوی جبکہ یہ خطا ہے اور جگہ یہ ہے عبد اللہ بن محمد بن عقیل، عبد اللہ بنی تین اہمیت صادق تفسیر کے ماسوا سنن صحاح کے راویوں میں شمار ہیں، امام ذہبی نے فرمایا ان کی روایت سنن کے مرتبہ میں ہے اور ان کے والد بھی تابعی اور مقبول و انت صاحب کے راویوں میں شمار ہیں۔ (ت)

گھاس کا مٹھالیا اور نجات پا گئے، پھر بڑا جھوم آیا وہ سبز و زار میں رہنے والے تھے تو انہوں نے اللہ وانا الیہ راجعون اور اسے ابن زلّ اتم اچھی راہ پر چلتے رہو گے یہاں تک کہ مجھ سے ملو اور وہ سات زینے کا منبر جس کے درجہ اعلیٰ پر مجھے دیکھا یہ جہان ہے اس کی عمر سات ہزار برس کی ہے اور میں اخیر ہزار میں ہوں واما ناقة النبی وراستی اتباعہا فیہی الساعة علیہا تقوم لا نبی بعدی ولا امة بعد اُمّتی اور وہ ناقة جس کے پیچھے مجھے جاتا دیکھا قیامت ہے ہمارے ہی زمانے میں آئے گی، نہ میرے بعد کوئی نبی نہ میری امت کے بعد کوئی امت صلی اللہ تعالیٰ علیک وعلیٰ اجمعین وبارک وسلم و آخر دعوانا ان الحمد للہ رب العلمین۔

تہجیل جمیل

بمقام اللہ ہیں (۲۰) احادیث علویہ کے علاوہ خاص مقصود محمود شہادت پر یہ ایک سو ایک احادیثیں ہیں اور مع تہذیبیات ایک سو اٹھارہ ۱۱۸ جن میں نوے ۹۰ مرفوع ہیں اور ان کے رد اہل صاحب اکہتر اے۔

گیارہ تا بیسی صحابہ و تابعین جن میں صرف گیارہ تا بیسی:

- ۱۔ امام اجل محمد باقر
۲۔ سعد بن ثابت
۳۔ ابن شہاب زہری
۴۔ عاصم شعمی
۵۔ عبد اللہ بن ابی الہذیل
۶۔ علاء بن زیاد
۷۔ ابو قتادہ
۸۔ کعب احبار
۹۔ مجاہد مکی
۱۰۔ محمد بن کعب قرظی
۱۱۔ وجیب بن منہ

١- كنز العمال بحواله البيهقي بحديث ٢٠١٨، مؤسسة الرسالة، بيروت، ١٤١٥هـ/ ١٩٩٥م.
المعجم الكبير حديث ٨١٣٦، عن ابن زامل الجهني، المكتبة الفضلية، بيروت، ١٤٠٨/ ١٩٨٧م.

اکاون صحیحہ: ہفتی ساٹھ صحابی انراں جملہ اکاون صحابہ خاص اصول مرویات میں:

- | | |
|-------------------------|------------------------------|
| ۱۳۔ ابو امامہ باجلی | ۱۴۔ ابی بن کعب |
| ۱۵۔ اسماء بنت عمیس | ۱۵۔ انس بن مالک |
| ۱۶۔ ابوالفضل | ۱۶۔ براء بن عازب |
| ۱۷۔ جابر بن سمرہ | ۱۸۔ ثوبان مولى رسول اللہ ﷺ |
| ۲۱۔ جبیر بن مطعم | ۲۰۔ جابر بن عبد اللہ |
| ۲۳۔ حذیفہ بن اسید | ۲۲۔ حویش بن جنادہ |
| ۲۵۔ حسان بن ثابت | ۲۳۔ حذیفہ بن الیمان |
| ۴۷۔ ابو ذر | ۲۶۔ حویصہ بن مسعود |
| ۴۹۔ زیاد بن لیث | ۲۸۔ امین زکریا |
| ۳۱۔ زید بن ابی اوفی | ۳۰۔ زید بن ارقم |
| ۳۳۔ سعید بن زید | ۳۲۔ سعد بن ابی وقاص |
| ۳۵۔ سلمان فارسی | ۳۴۔ ابو سعید خدری |
| ۳۷۔ ام المؤمنین ام سلمہ | ۳۶۔ سہیل بن سعد |
| ۳۹۔ عامر بن ربیعہ | ۳۸۔ ابو الطفیل عامر بن ربیعہ |
| ۴۱۔ عبد اللہ بن عمر | ۴۰۔ عبد اللہ بن عباس |
| ۴۳۔ عدی بن ربیعہ | ۴۲۔ عبد الرحمن بن عوف |
| ۴۵۔ عصمہ بن مالک | ۴۴۔ عرابض بن ساریہ |
| ۴۷۔ عقیل بن ابی طالب | ۴۶۔ عقبہ بن عامر |
| ۴۹۔ امیر المؤمنین عمر | ۴۸۔ امیر المؤمنین علی |

۵۰۔ عوف بن مالک انجمی

۵۲۔ ام کرز

۵۳۔ مالک بن سنان والد ابی سعید خدری

۵۶۔ معاذ بن جبل

۵۸۔ مغیرہ بن شعبہ

۶۰۔ ابو منظور

۶۲۔ ابو ہریرہ

اور نوسو پہلی تہذیبات میں:

۶۳۔ حاطب بن ابی بلتعہ

۶۵۔ عبداللہ بن زبیر

۶۷۔ عبداللہ بن عمرو بن عاص

۶۹۔ عبید بن عمرو بنی

۷۰۔ ہشام بن عاص رضی اللہ تعالیٰ عنہما

ختم نبوت پر دیوبندی عقیدہ:

ان احادیث کثیرہ و افرہ شیعہ متواترہ میں صرف گیارہ حدیثیں وہ ہیں جن میں فقط نبوت کا انہیں الفاظ موجود قرآن عظیم سے ذکر ہے جن میں آج کل کے بعض شوال قاسمان کثرو متدال نے تحریف معنوی کی اور عازانہ حضور کے بعد اور نبوتوں کی بنیاد جہان کو خاتمیت بمعنی نبوت بالذات لی یعنی معنی خاتم النبیین صرف اس قدر ہیں کہ حضور اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نبی بالذات ہیں اور انبیاء نبی بالعرض باقی زمانے میں تمام انبیاء کے بعد ہونا حضور کے بعد اور کسی کو نبوت ملنی متنع ہونا یہ معنی ختم نبوت نہیں اور صاف لکھ دیا کہ حضور کے بعد بھی کسی کو

نبوت مل جائے تو ختم نبوت کے اصلاً منافی نہیں اس کے رسالہ ضلالت مقالہ کا خلاصہ عبارت یہ ہے:

قاسم نانوتوی کا عقیدہ:

عوام کے خیال میں تو رسول اللہ کا خاتم ہونا بایں معنی ہے کہ آپ سب میں آخر نبی ہیں مگر اہل فہم پر روشن کہ تقدیم یا تاخر زمانی میں بالذات کچھ فضیلت نہیں پھر مقام بدرج میں و لکن رسول اللہ و خاتم النبیین فرمانا کیونکر صحیح ہو سکتا بلکہ موصوف بالعرض کا قصہ موصوف بالذات پر ختم ہو جاتا ہے اسی طور پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خاتمیت کو تصور فرمائیے آپ موصوف بوصف نبوت بالذات ہیں اور نبی موصوف بالعرض ایں معنی جو میں نے عرض کیا آپ کا خاتم ہونا انبیاء کے گزشتہ ای کی نسبت خاص نہ ہوگا بلکہ بالفرض آپ کے زمانے میں بھی کہیں اور کوئی نبی ہو جب بھی آپ کا خاتم ہونا بدستور باقی رہتا ہے بلکہ اگر بالفرض بعد زمانہ نبوی بھی کوئی نبی پیدا ہو تو خاتمیت محمدی میں کچھ فرق نہ آئے گا چہ جائیکہ آپ کے معاصر کسی اور زمین میں یا اسی زمین میں کوئی اور نبی تجویز کیا جائے یہ ملتقطا

مسلمانوں کو دیکھا اس معین ناپاک شیطانی قول نے ختم نبوت کی کیسی بڑکات دی، خاتمیت محمدیہ صلی اللہ علیہ وسلم اسلئے کہ وہ تاویل گھڑی کہ خاتمیت خود ہی ختم کر دی صاف لکھ دیا کہ اگر حضور خاتم الانبیاء علیہ وسلم انفس الصلوٰۃ و الصلا کے زمانے میں بلکہ حضور کے بعد بھی کوئی نبی پیدا ہو تو ختم نبوت کے کچھ منافی نہیں اللہ اللہ جس کثر ملعون کے موجد کو خود قرآن عظیم کا و خاتم النبیین فرمانا نافع نہ ہوا کما قال تعالیٰ (جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ترجمہ):

وَنَزَّلَ مِنَ الْقُرْآنِ مَا هُوَ شِفَاءٌ وَرَحْمَةٌ لِّلْمُؤْمِنِينَ وَلَا يَزِيدُ الظَّالِمِينَ إِلَّا خُسَارًا (القرآن المکریم ۷۷/۸۰) اتار دے ہیں ہم اس قرآن سے وہ چیز کہ مسلمانوں کیلئے شفاء

البحریر الناس، مطبوعہ دار الاشاعت کراچی۔ ص ۲۳۱

ورحمۃ ہے اور نکالوں کو اس سے کچھ نہیں بڑھتا سوا زبان کے۔ اسے احادیث میں خاتم النبیین فرمانا کیا کام دے سکتا ہے فیما ی حدیث بعدہ یومنون القرآن کریم (۱۸:۵) قرآن کے بعد اور کون سی حدیث پر ایمان لائیں گے۔
صحابہ و کرام اور ختم نبوت:

فقیر غفرلہ فی اللہ نے ان احادیث کثیرہ میں صرف گیارہ حدیثیں ایسی لکھیں جن میں ختم نبوت کا ذکر ہے باقی نوے ۹۰ احادیث اور اکثر تہذیبات، ان پر علاوہ ۱۰۰ سے زائد حدیثیں وہی جمع کیں کہ بالتصريح حضور کا اسی معنی پر خاتم ہونا بتا رہی ہیں جسے وہ گمراہ ضال عوام کا خیال جانتا ہے اور اس میں نبی ﷺ کے لئے کوئی تعریف نہیں، نہ صحابہ کرام و تابعین عظام کے ارشادات کہ تہذیبوں میں گزرے، مثلاً:

۱۔ امیر المؤمنین عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کی کہ اللہ تعالیٰ نے حضور کو سب انبیاء کے بعد بھیجا۔

۲۔ انس رضی اللہ عنہ کا قول تھا ہمارے نبی آخر الانبیاء ہیں۔

۳۔ عبداللہ بن ابی اوفی رضی اللہ عنہ کا ارشاد کہ ان کے بعد کوئی نبی نہیں۔

۴۔ امام باقر رضی اللہ عنہ کا قول کہ وہ سب انبیاء کے بعد بھیجے گئے۔

انہیں تو یہ گمراہ کب سنے گا کہ وہ اسی وموسمۃ الخناس میں صاف یہ خود بھی بتایا گیا ہے کہ وہ سلف صالح کے خلاف چلا ہے اور اسکا عذر یوں پیش کیا کہ:

اگر بوجہ کم الثباتی بدوں کا فہم کسی مضمون تک نہ پہنچا تو ان کی شان میں کیا نقصان آگیا اور کسی طفل نادان نے کوئی ٹھکانے کی بات کہہ دی تو کیا وہ عظیم الشان ہو گیا۔

گمراہ کہیں کھول کر خود محمد رسول اللہ خاتم النبیین رضی اللہ عنہ کی متواتر حدیثیں دیکھنے کے:

۱۔ میں عاقب ہوں جس کے بعد کوئی نبی نہیں۔

۲۔ میں سب انبیاء میں آخر نبی ہوں۔

۳۔ میں تمام انبیاء کے بعد آیا۔

۴۔ ہمیں بچھے ہیں۔

۵۔ میں سب پیغمبروں کے بعد بھیجا گیا۔

۶۔ قمر نبوت میں جو ایک ایٹھ کی جگہ تھی مجھ سے کامل کی گئی۔

۷۔ میں آخر الانبیاء ہوں۔

۸۔ میرے بعد کوئی نبی نہیں۔

۹۔ رسالت و نبوت منقطع ہوگئی اب نہ کوئی رسول ہوگا نہ نبی۔

۱۰۔ نبوت میں سے اب کچھ نہ رہا سوا اچھے خواب کے۔

۱۱۔ میرے بعد کوئی نبی ہوتا تو عمر ہوتا۔

۱۲۔ میرے بعد خال کذا اب او عا کے نبوت کریں گے۔

۱۳۔ میں خاتم النبیین ہوں میرے بعد کوئی نبی نہیں۔

۱۴۔ نہ میری امت کے بعد کوئی امت۔

ادھر عمائے کتب سابقہ (۱) اللہ و رسل ﷺ علیہم السلام ارشادات سن سن کر شبادات ادا کریں گے کہ:

۱۔ احمد رضی اللہ عنہ خاتم النبیین ہوں گے ان کے بعد کوئی نبی نہیں۔

۲۔ اگلے سوا کوئی نبی باقی نہیں۔

(۲) ہر تہذیب میں ملوث کی دو حدیثیں گزریں کہ ایک نبی ہوتی تھے وہ عرب میں ظاہر ہوئے، ہر قس کی دو حدیثیں کہ یہ خانہ خرابیوں تھے عبداللہ بن سلام کی حدیث کہ وہ قیامت کے ساتھ مبعوث ہوئے، ایک صبر کا قول کہ وہ امت آخر کے نبی ہیں، جگہ جہر میں علیہ صلاۃ و سلام کی عرض کہ حضور سب پیغمبروں سے زمانے میں متاخر ہیں۔ (م)

۳۔ وہ آخر الانبیاء ہیں۔

اور ملائکہ و انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام کی صدا نہیں آ رہی ہیں کہ:

۴۔ وہ مسین بنفیراں ہیں۔

۵۔ وہ آخر مرسلان ہیں۔

نور و حضرت عزت عزت عزت سے ارشادات چاقوزا و نواز آ رہے ہیں کہ:

۶۔ محمد ہی اول و آخر ہے۔

۷۔ اس کی امت مرتبے میں سب سے اگلی اور زمانے میں سب سے پچھلی۔

۸۔ وہ سب انبیاء کے پیچھے آیا۔

۹۔ اے محبوب امیں نے تجھے آخر النبیین کیا۔

۱۰۔ اے محبوب امیں نے تجھے سب انبیاء سے پہلے بنایا اور سب کے بعد بھیجا۔

۱۱۔ محمد آخر الانبیاء ہے ﷺ۔

مگر یہ ضلّ مضلّ محرف قرآن مغیر ایمان ہے کہ نہ ملائکہ کی سنے نہ انبیاء کی نہ مصطفیٰ کی مانے نہ ان کے خدا کی۔ سب کی طرف سے ایک کان گونگا ایک بہرا، ایک دیدہ اندھا ایک چوٹا، اپنی ہی ہانک لگائے جاتا ہے کہ یہ سب نہ نبی کے اوہام و خیالات عوام ہیں، آخر الانبیاء ہونے میں فضیلت ہی کیا ہے انا للہ وانا الیہ راجعون ۵ کذلک بطیع اللہ علی کل متکبر جبار ۵ (قرآن کریم ۲۵/۴۰) و تَنَا لَا تَزُغْ قُلُوبَنَا بَعْدَ اِذْ هَدَيْتَنَا وَ هَبْ لَنَا مِنْ لَدُنْكَ رَحْمَةً اِنَّكَ اَنْتَ الْوَهَّابُ ۵ (قرآن کریم ۸/۲) اللہ یوحی مہر کر دیتا ہے متکبر سرکش کے دل پر۔ اے ہمارے رب! ہمارے دل ٹیڑھے نہ کر بعد اس کے کہ تو نے ہمیں ہدایت دی اور ہمیں اپنے پاس سے رحمت عطا کر بیشک تو ہی بڑا دینے والا۔

ہاں ان نوے ۹۰ حدیثوں میں تین حدیثیں صرف باطل خاتمیت بھی ہیں، دو

حدیث سید عالم ﷺ کہ اے چچا! جس طرح اللہ تعالیٰ نے مجھ پر نبوت ختم کی تم پر ہجرت کو ختم فرمائے گا، جیسے میں خاتم النبیین ہوں تم خاتم المہاجرین ہو گے۔ شاید وہ گمراہ یہاں بھی کہہ دے کہ تمام مہاجرین کرام مہاجر بالعرض تھے حضرت عباس مہاجر بالذات ہوئے۔ ایک اور حدیث الہی حل و علا کہ میں ان کی کتاب پر کتابوں کو ختم کروں گا اور ان کے دین و شریعت پر ادیان شرائع کو۔

اگر اہل اب یہاں بھی کہہ دے کہ اور دین دین بالعرض تھے یہ دین دین بالذات ہے تو ریت و انجیل و زبور اللہ تعالیٰ کے کلام بالعرض تھے قرآن کلام بالذات ہے مگر یہ یہ کہ: مَنْ لَمْ يَجْعَلِ اللَّهُ لَهُ نُورًا فَلَمْ يَلَمْ مِنْ نُورِ ۵ (قرآن کریم ۲۴/۴۰) نَسْأَلُ اللَّهَ الْعَلِيْمَ وَالْعَاقِبَةَ وَنَعُوْذُ بِهِ مِنَ الْحُوْرِ بَعْدَ الْكُوْرِ وَالْكَفْرِ بَعْدَ الْاِيْمَانِ وَالضَّلَالِ بَعْدَ الْهُدٰى وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْكَ عَلٰى سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ اَخِيْرِ الْمُرْسَلِيْنَ وَ خَاتَمِ النَّبِيِّنْ وَالْهٖ وَ صَحْبِهِ اَجْمَعِيْنَ، وَ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ۔ جس کے لئے اللہ تعالیٰ نور نہ بنائے تو اس کے لئے کوئی نور نہیں، ہم اللہ تعالیٰ سے معافی اور عافیت کے طلبگار ہیں، اور ہم سنور نے کے بعد گمراہی اور ایمان کے بعد کفر اور ہدایت کے بعد گمراہی سے اس کی پناہ کے طالب ہیں، حرکت اور طاقت نہیں مگر صرف اللہ تعالیٰ سے جو بلند و عظیم ہے، اللہ تعالیٰ کی صلواتیں ہمارے آقا و مولیٰ محمد ﷺ پر جو رسولوں کے آخری اور نبیوں کے آخری ہیں اور آپ کی سب آل و اصحاب پر، و الحمد لله رب العالمین۔ (ت)

و یو بندی اور شیعہ عقائد میں مماثلت:

الحمد لله کہ بیان اپنے ملتہی کو پہنچا اور حق کا وضوح ذرہ اعلیٰ کو۔ احادیث متواترہ سے اصل مقصد یعنی حضور اقدس ﷺ کا خاتم النبیین اور ہدایت کرام کا نبوت و رسالت سے

بے علاقہ ہوتا تو روبرو تو اتر قطعی خود ہی روشن و آشکارا ہوا اور اس کے ساتھ طاقت تالذہ وہیہ قاسمہ کو خاتم النبیین کو یہ معنی آخر النبیین نہ ماننا اور حضور اقدس ﷺ کے بعد اور نبی ہونے سے ختم نبوت میں نقصان نہ جاننا اس کے کفر فنی و نفاق علی کا بھی بفضلہ تعالیٰ خوب اظہار ہوا اور ساتھ لگے راہبوں کے چھوٹے بھائی حضرات تفضیلیہ کی بھی شامت آئی، اسد الغالب کی بارگاہ سے اسی ۸۰ کوروں کی سزا پائی، ان چھوٹے مبتدعوں کا رد یہاں محض سبھا و اسطر اذ مذکور ورنہ ان کے ابطال مشرب ضلال سے قرآن عظیم وادہیث مرفوعہ و اقوال البلیغ و صحابہ و ارشادات امیر المؤمنین علی مرتضیٰ و اولیائے کرام و علمائے اعلام و دلائل شرعیہ اصلہ و فرعیہ کے دفتر معمر جس کی تفصیل جلیل و تحقیق جریل فقیر غلام خانی کی کتاب "مطلع القمومین فی ابانۃ سبقة العمومین" ۱۲۹۷ھ میں مسطور ہے۔

منکران ختم نبوت پر علمائے اسلام کی گرفت:

اب بتوفیق تعالیٰ تکفیر منکران ختم نبوت میں بعض نصوص ائمہ کرام لکھ کر بتیہ سوال کی طرف عنان گردانی منظور۔

علامہ تورپشتی:

(نص ۱) امام علامہ شہاب الدین فضل اللہ بن حسین تورپشتی حنفی معتمد فی المعتضد میں فرماتے ہیں: بھرا اللہ اس مسئلہ در اسلامیان روشن تر از ان ست کہ آنرا بکشف و بیان حاجت نہ اقتدا، ایں مقدار از قرآن از ترس آل یا و کردیم کہ مبادا زندیقے جاہے را در شبعت اندازد و بسیر باشد کہ ظاہر نیارند کردن و بدیں طریقہ پائے در نہند کہ خدائے تعالیٰ بر ہمہ چیز قادرست کسے قدرت اورا منکر نیست اما چوں خدائے تعالیٰ از چیزے خبر دہد کہ جنیں خواہد بود یا نخواہد بودن جز چنان نباشد کہ خدائے تعالیٰ از ان خبر دہد و خدائے تعالیٰ خبر داد کہ بعد از وے نبی دیگر نباشد و منکر ایں مسئلہ کسے تواند بود کہ اصلا در نبوت او معتقد نباشد

شد کہ اگر رسالت او معترف بودے ویرا از ہر چہ از ان خبر دادے صادق دانستے و یہاں حجت پاکہ از طریق تواتر رسالت او پیش مابداں درست شدہ است ایں نیز درست شد کہ وے باز پس بنیبر ان ست در زمان او تہ قیامت بعد از وے بیج نبی نباشد و ہر کہ دریں بہ شک ست در آن نیز بہ شک ست و آنکس کہ گوید کہ بعد از وے نبی دیگر بود یا ہست یا خواہد بود و آنکس کہ گوید کہ امکان دارد کہ باشد کافرست ائیسٹ شرط درستی ایمان بخاتم النبیا محمد مصطفیٰ ﷺ بحمد اللہ تعالیٰ یہ مسئلہ مسلمانوں میں روشن تر ہے کہ اسے بیان و وضاحت کی حاجت کیا ہے لیکن قرآن سے کچھ اس لئے بیان کر رہے ہیں کہ کسی زندیق کے لئے کسی جاہل کو شبہ میں مبتلا کرنے کا خطرہ نہ رہے بسا اوقات کھلی بات کے بجائے یوں فریب دیتے ہیں کہ اللہ ہر چیز پر قادر ہے کوئی اس کی قدرت کا انکار نہیں کر سکتا لیکن جب اللہ تعالیٰ کسی چیز کے متعلق خبر دے دے کہ ایسے ہوگی یا نہ ہوگی، تو اس کا خلاف نہیں ہو سکتا کیونکہ اللہ تعالیٰ اسی سے خبر دیتا ہے اور اللہ تعالیٰ خبر دیتا ہے کہ اس کے بعد دوسرا نبی نہ ہوگا، اس بات کا منکرونی ہو سکتا ہے جو سرے سے نبوت کا منکر ہوگا جو شخص آپ کی رسالت کا معترف ہوگا وہ آپ ﷺ کی بیان کردہ ہر خبر کو سچ جانے کا جن دلائل سے آپ کی رسالت کا ثبوت بطریق تواتر ہمارے لئے درست ہے اسی طرح یہ بھی درست ثابت ہے کہ تمام انبیاء علیہم السلام کے بعد آپ کے زمانہ میں اور قیامت تک آپ کے بعد کوئی نبی نہ ہوگا جو آپ کی اس بات میں شک کرے گا وہ آپ کی رسالت میں شک کرے گا، جو شخص کہے آپ ﷺ کے بعد دوسرا نبی تھا یا ہے یا ہوگا اور جو شخص کہے کسی نبی کے آئے کا امکان ہے وہ کافر ہے یہی خاتم الانبیاء محمد ﷺ پر صحیح ایمان کی شرط ہے۔ (ت)

۱۔ معتمد فی المعتضد (فارسی)

امام ابن حجر مکی:

(نص ۳۰۲) امام ابن حجر مکی شافعی خیرات الحسان فی مناقب الامام الاعظم ابی حنیفۃ النعمان میں فرماتے ہیں: نبأ فی زمنہ رحمۃ اللہ علیہ رجل قال امهلونی حتی اتی بعلامة فقال من طلب منه علامة کفر لانه بطلبه ذلک مکذب لقول النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم لا نبی بعدی الامام اعظم رحمۃ اللہ علیہ کے زمانے میں ایک مدعی نبوت نے کہا مجھے مہلت دو کہ کوئی نشانی دکھاؤں، امام اعظم نے فرمایا جو اس سے نشانی مانگے گا کافر ہو جائے گا کہ وہ اس مانگنے کے سبب مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد قطعی و متواتر ضروری نبی کی تکذیب کرتا ہے کہ میرے بعد کوئی نبی نہیں۔

فتاویٰ ہندیہ (فتاویٰ مائتیریہ):

(نص ۳۰۳) فتاویٰ خداحصول عمادیہ و جامع المصنوعین و فتاویٰ ہندیہ وغیرہ میں ہیں: واللفظ للعمادی قال قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم لا نبی بعدی و قال بالفارسیۃ من پیغمبرم یزید بہ من پیغام می برم یکفر ولو انہ حین قال هذه المقالة طلب غیرہ من المعجزة فیل یکفر الطالب و المناخرون من المشائخ قالوا ان کان عرض الطالب تعجیزہ و افتضاحہ لا یکفر یعنی اگر کوئی شخص کہے میں اللہ کا رسول ہوں یا فارسی میں کہے میں پیغمبر ہوں کافر ہو جائے گا اگرچہ مراد یہ لے کہ میں کسی کا پیغام پہنچانے والا اپنی ہوں، اور اگر اس کہنے والے سے کوئی معجزہ مانگے تو کہا گیا یہ بھی مطلقاً کافر ہے، اور مشائخ متاخرین نے فرمایا اگر اسے عاجز و رسوا کرنے کی غرض سے معجزہ

۱۔ خیرات الحسان فی مناقب الامام الفصل الحادی والعشرون فی قراستہ: انج ائم سعید کہن،

کراچی ۱۹

۲۔ فتاویٰ ہندیہ بحوالہ الفصول العمادیۃ: الباب التاسع نورانی کتب خانہ پشاور ۲۰۱۲/۲۶۲

طلب کیا تو کافر نہ ہوگا ورنہ ختم نبوت میں شک لانے کے سبب یہ بھی کافر ہو جائے گا۔

اعلام بقواطع الاسلام:

(نص ۸) اعلام بقواطع الاسلام میں ہے: ووضح تکفیر مدعی النبوة و بظہر کفر من طلب منه معجزة لا نہ بطلبه لها منه مجوز تصدقه مع استحالة المعلومة من الدين بالضرورة نعم ان اراد بذلک تسفیہہ و بیان کذبہ فلا کفر مدعی نبوت کی تکفیر تو خود ہی روشن ہے اور جو اس سے معجزہ مانگے اس کا بھی کفر قطعی ہوتا ہے کہ وہ اس مانگنے میں اس مدعی کا صدق محتمل مان رہا ہے حالانکہ دین متین سے بالضرورة معلوم ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد دوسرا نبی ممکن نہیں، ہاں اگر اس طلب سے اسے الحق بنانا اس کا جھوٹ ظاہر کرنا مقصود ہو تو کفر نہیں۔

(نص ۱۰۰۹) اسی (اعلام بقواطع الاسلام) میں ہے: ومن ذلک (ای المکفورات) ایضا تکذیب نبی او نسبة تعدد کذب الیہ او محاربتہ اوسبہ او الاستخفاف ومثل ذلک کما قال الحلیمی مالو تمنی فی زمن لیسا او بعده ان لو کان نبیا فیکفر فی جمیع ذلک والظاهر انہ لافرق بین تمنی ذلک باللسان او القلب ۱۔ مختصراً بترجمہ انہیں باتوں میں جو معاذ اللہ آدمی کو کافر کر دیتی ہیں کسی نبی کو بھڑانا یا اس کی طرف تصدأ جھوٹ بولنے کی نسبت کرنا یا نبی سے لڑنا یا اسے برا کہنا اس کی شان میں گستاخی کا مرتکب ہونا اور بتصریح امام حلیمی انہیں کفریات کی مثل ہے ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں یا حضور کے بعد کسی شخص کا تمنا کرنا کہ کسی طرح سے نبی ہو جائے، ان صورتوں میں کافر ہو جائے گا اور ظاہر یہ ہے کہ اس میں کچھ فرق نہیں وہ

۱۔ اعلام بقواطع الاسلام مع سبل النجاة، مکتبة الحقیقة استنبول، ترکی، ص ۳۷۶

۲۔ اعلام بقواطع الاسلام مع سبل النجاة، مکتبة الحقیقة استنبول، ترکی، ص ۳۵۲

(نفس ۳۱۲) امام ابن حجر مکی شافعی خیرات الحسان فی مناقب الامام الاعظم ابی حذیفہ النعمان میں فرماتے ہیں: کنہا فی ذمہ علیہ السلام وجل قال امہلونی حتی اتی بعلامة فقال من طلب منه علامة کفر لانه یطلبه ذلک مکذب لقول النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم لا نبی بعدی الامام اعظم علیہ السلام کے زمانے میں ایک مدعی نبوت نے کہا مجھے مہدت دو کہ کوئی نشانی دکھاؤں، امام اعظم نے فرمایا جو اس سے نشانی مانگے گا کفر ہو جائے گا کہ وہ اس مانگنے کے سبب علیہ السلام کے ارشاد قطعی و متواتر ضروری کی تکذیب کرتا ہے کہ میرے بعد کوئی نبی نہیں۔

فتاویٰ ہندیہ (فتاویٰ عالمگیری) :

(نفس ۳۱۳) فتاویٰ خلاصہ و فصول عمادیہ و جامع الغصولین و فتاویٰ ہندیہ وغیرہ میں ہیں: واللفظ للعمادی قال قال انا رسول اللہ او قال بالفارسیۃ من پیغمبرم یرید بہ من پیغام می یرم یکفر ولوانہ حین قال ہذہ المقالة طلب غیرہ منہ المعجزة قبل یکفر الطالب والمتاحرون من المشائخ قالوا ان کان عرض الطالب تعجیزہ و افتضاحہ لا یکفر یعنی اگر کوئی شخص کہے میں اللہ کا رسول ہوں یا قاری میں کہے میں پیغمبر ہوں کافر ہو جائے گا اگرچہ مراد یہ ہے کہ میں کسی کا پیغام پہنچانے والا اچھی ہوں، اور اگر اس کہنے والے سے کوئی معجزہ مانگے تو کہا گیا یہ بھی مطلقاً کافر ہے، اور مشائخ متاخرین نے فرمایا اگر اسے عاجز و رسوا کرنے کی غرض سے معجزہ

غیبات الحسان فی مناقب الامام الفصل الحادی والعشرون فی فوائده، الحجیم سعید کتبی،

کراچی، ۱۱۹

۲ فتاویٰ ہندیہ بحوالہ الفصول العمادیۃ، الباب التاسع اورانی کتب خانہ، پشاور، ۲/۴۳۳

طلب کیا تو کفر نہ ہوگا ورنہ قسم نبوت میں شک لانے کے سبب یہ بھی کافر ہو جائے گا۔
اعلام بقواطع الاسلام :

(نفس ۸) اعلام بقواطع الاسلام میں ہے: واضح تکفیر مدعی النبوة و بظہر کفر من طلب منہ معجزة لا نہ یطلبہ لہا منہ مجوز لصدقہ مع استحالتہ المعلومۃ من الدین بالضرورة نعم ان اراد بذلک تسفیہہ و بیان کذبہ فلا کفر بمدعی نبوت کی تکفیر تو خود ہی روشن ہے اور جو اس سے معجزہ مانگے اس کا بھی کفر ظاہر ہوتا ہے کہ وہ اس مانگنے میں اس مدعی کا صدق محتمل مان رہا ہے حالانکہ دین متین سے بالضرورة معلوم ہے کہ نبی علیہ السلام کے بعد دوسرا نبی ممکن نہیں، ہاں اگر اس طلب سے اسے احمق بنانا اس کا جھوٹ ظاہر کرنا مقصود ہو تو کفر نہیں۔

(نفس ۱۰۹) اسی (اعلام بقواطع الاسلام) میں ہے: ومن ذلک (ای المکفورات) ایضا تکذیب نبی او نسبة تعدد کذب الیہ او محاربتہ اوسبہ او الاستخفاف ومثل ذلک کما قال الحلیمی مالو نمتی فی زمن نبیا او بعدہ ان لو کان نبیا فیکفر فی جمیع ذلک والظاهر انہ لافرق بین تمتی ذلک باللسان او القلب ۲ مختصراً ترجمہ: انہیں باتوں میں جو معاذ اللہ آدمی کو کافر کر دیتی ہیں کسی نبی کو جھٹلانا یا اس کی طرف قصد اچھوت ہونے کی نسبت کرنا یا نبی سے لڑنا یا اسے برا کہنا اس کی شان میں گستاخی کا مرتکب ہونا اور بترغ امام طہمی انہیں کفریات کی مثل ہے ہمارے نبی علیہ السلام کے زمانے میں یا حضور کے بعد کسی شخص کا تمنا کرنا کہ کسی طرح سے نبی ہو جائے، ان صورتوں میں کافر ہو جائے گا اور ظاہر یہ ہے کہ اس میں کچھ فرق نہیں وہ

۱ اعلام بقواطع الاسلام مع سبل النجاة، مکتبہ الحقیقۃ استنبول ترکی، ص ۳۷۶

۲ اعلام بقواطع الاسلام مع سبل النجاة، مکتبہ الحقیقۃ استنبول ترکی، ص ۳۵۲

تسا زبان سے یا صرف دل میں کرے اللہ مختصراً۔ سبحان اللہ! جب مجرمتنا پر کافر ہوتا ہے تو کسی کی نسبت اللہ کے ثبوت کس درجہ کا کفر خبیث ہوگا، واللہ اعلم بالصواب رب العالمین۔

(نص ۱۱ تا ۱۳) بحیثیہ الدہر پھر ہند یہ میں بعض ائمہ حنفیہ سے اور اشیاء والنظار وغیرہ میں ہے۔ واللہ اعلم بالصواب۔ ان محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم آخر الانبیاء فلیس بمسلم لانه من الضروریات اترجمہ۔ جب نہ پہچانے کہ نبی ﷺ تمام انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام سے بچنے نبی ہیں تو مسلمان نہیں کہ یہ ضروریات دین سے ہے۔ طائفہ قاسمیہ:

مولیٰ سبحانہ و تعالیٰ ہزار ہا ہزار ہائے خیر و کرم و رضوان اتم کرامت فرمائے ہمارے علمائے کرام کو ان سے کس نے کہہ دیا تھا کہ صد ہا برس بعد وہابیہ میں ایک طائفہ حائفہ قاسمیہ ہونے والا ہے کہ اگرچہ براہ اتفاق و فریب کہ عوام مسلمین بھڑک نہ جائیں بظاہر لفظ خاتم النبیین کا اقرار کرے گا مگر اس کے بعد معنی آخر الانبیاء ہونے سے صاف انکار کرے گا اس معنی کو خیال عوام و نا قابل مدح قرار دے گا، اسی دن کے لئے ان اجلہ کرام نے لفظ اشہر و اعرف و مکتوب فی المصحف اثنی خاتم النبیین کے عوض مسئلہ بفظ آخر الانبیاء تحریر فرمایا کہ جو حضور کو سب سے پہچان نبی نہ مانے مسلمان نہیں یعنی شتم نبوت اسی معنی پر داخل ضروریات دین ہے یہی مراد رب العالمین ہے، اسی ضروری دین و ارشاد الہ العالمین کو یہ گمراہ معاذ اللہ عامی خیال بتاتے ہیں۔ مہمل و محض ٹھہراتے ہیں قاللہم اللہ انی یوفکون (قرآن مجید ۴/۱۳) (اللہ انہیں مارے کہاں اوندھے جاتے ہیں۔ ت) بعد اللہ یہ کرامت علمائے کرام امت ہے فجوزاہم اللہ المثوبات الفاخرة و نفعنا بہم کاتھم فی الدنیا و الاخرة امین (اللہ تعالیٰ ان کو قائل فقر ثواب کی جزا دے اور ہمیں ان کی برکات سے دنیا و آخرت

الاشیاء والنظار، کتاب السیر باب الردۃ، ادارۃ القرآن والعلوم الاسلامیہ، کراچی، ۱/ ۲۹۶

میں نفع عطا فرمائے۔ آمین۔ ت)

فتاویٰ تاتار خانیہ:

تاتار خانیہ پھر عالمگیر یہ میں ہے: رجل قال لا خیر من فرشتہ لوام فی موضع کذا اعینک علی امرک فقد قیل اند لا یکفر و کذا اذا قال مطلقا انا ملک بخلاف ما اذا قال انا نبی۔ یعنی ایک نے دوسرے سے کہا میں تیرا فرشتہ ہوں فلاں جگہ تیرے کام میں مدد کروں گا اس پر تو بعض نے پیشک کہا کہ فرشتہ ہوگا یوں ہی اگر مطلقاً کہہ میں فرشتہ ہوں بخلاف دعویٰ نبوت کہ بلا امتناع کفر ہے۔ یہ حکم عام ہے کہ مدعی زمانہ اقدس میں پیشکش ابن صیاد و اسود خا بعد کما تقدم و مسیانی (جیسا کہ زرد اور آگے آئے گا۔ ت)

شفاء قاضی عیاض:

شفاء شریف امام قاضی عیاض مالکی اور اس کی شرح نسیم الریاض المعرومۃ الشہب الکفائی میں ہے۔ (و کذلک یکفر من ادعی نبوة احد مع نبینا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) ای فی زمانہ کمسیلمۃ الکذاب والاسود العنسی (او) ادعی نبوة احد بعده) فانه خاتم النبیین بنص القرآن والحديث فهذا تکذیب اللہ ورسولہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم (کالعیسویۃ) وهم طائفة (من الیہود) نسبوا لعیسیٰ بن اسحق الیہودی ادعی النبوة فی زمن مروان الحمار و تبعہ کثیر من الیہود وکان من مذهبہ تجویز حدوث النبوة بعد نبینا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم (وکاکثر الرافضة القائلین بمشارکة علی فی الرسالة للنبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم وبعده کالبیعیۃ والبیانیۃ عنہم) وهم اکفر من النصارى واشد ضررا

۱ فتاویٰ ہندیہ، الباب التاسع فی احکام المرتدین، المجلد الثانی، پشاور، ۳/ ۲۶۶

منہم لانیہم بحسب الصورة مسلمون ویلتیس امرہم علی العوام (فہو لاء) کلہم (کفار مکذوبون للہی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم لانیہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اخبر انہ خاتم النبیین وانہ ارسل کافۃ للناس واجمعت الامة علی ان ہذا الکلام علی ظاہرہ وان مفہومہ المراد منہ ذون تاویل ولا تخصیص فلا شک فی کفر ہؤلاء الطوائف کلہا قطعاً اجمالاً وسعاً) ۱۱۱ مختصراً۔

یعنی اسی طرح وہ بھی کافر ہے جو ہمارے نبی ﷺ کے زمانے میں کسی کی نبوت کا ادعا کرنے جیسے مسیلہ کذاب واسود عیسیٰ یا حضور کے بعد کسی کی نبوت مانے اس لئے کہ قرآن وحدیث میں حضور کے خاتم النبیین ہونے کی تصریح ہے تو یہ شخص اللہ و رسول کو چیلاتا ہے ﷺ و صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جیسے یہود کا ایک طائفہ عیسویہ کہ عیسیٰ بن اسحق یہودی کی طرف منسوب ہے، اس نے مروان النمر کے ذمہ میں ادعا کی نبوت کیا تھا اور بہت یہود اس کے تابع ہو گئے، اس کا مذہب تھا کہ ہمارے نبی ﷺ کے بعد نبی نبوت ممکن ہے اور جیسے بہت رافضی کہ مولیٰ علی کو رسالت میں نبی ﷺ کا شریک اور حضور کے بعد انہیں نبی کہتے ہیں اور جیسے رافضیوں کے دو فرقے بڑیغیہ دیلمیہ ان لوگوں کا کفر نصاریٰ سے بڑھ کر ہے اور ان سے زائد ان کا ضرر کہ یہ صورت میں مسلمان ہیں ان سے عوام دھوکے میں پڑ جاتے ہیں یہ سب کے سب کفار ہیں نبی ﷺ کی تکذیب کرنے والے اس لئے کہ حضور اقدس ﷺ نے خبر دی کہ حضور خاتم النبیین ہیں اور خبر دی کہ حضور کے بعد کوئی نبی نہیں اور اپنے رب ﷻ سے خبر دی کہ وہ حضور کو اکتاب الشفاء للقاظی عیاض، فصل فی بیان ما ہو من المقالات، مطبعة شرکۃ صحافیہ، ۲/۴۰، ۴۱/۲

نسیم الریاض شرح شفاء للقاظی عیاض، فصل فی بیان ما ہو من المقالات دار الفکر بیروت، ۳/۵۰۶ تا ۵۰۹

خاتم النبیین اور تمام جہان کی طرف رسول بنانا ہے اور امت نے اجماع کیا کہ یہ آیات و احادیث اپنے معنی ظاہر پر ہیں جو کچھ ان سے مفہوم ہوتا ہے خدا اور رسول کی یہی مراد ہے نہ ان میں کچھ تاویل ہے نہ تخصیص، تو کچھ شک نہیں کہ یہ سب طائفے یکجہا امت و یکجہا حدیث و آیت بالنبیین کافر ہیں۔

مگر ان ختم نبوت کے فرقے:

الحمد للہ اس کلام رشید نے ولید پلید و روافض بید و قاسمہ جدید و امیر یہ و طریقہ کسی مردود و عنید کا ختم نہ لگا واللہ الخیر السامیہ، یہ فقرے آب زر سے لکھنے کے ہیں کہ ان خبیثوں کا کفر یہود و نصاریٰ سے بدتر اور کھلے کافروں سے انکار زائد ضرر ہو العباد باللہ العزیز الامیر۔

مجمع الانہر:

وجہز امام کردی و مجمع الانہر شرح ملتی الامیر میں ہے: اما الایمان یسیدنا محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فیحجب بانہ رسولنا فی الحال وخاتم الانبیاء والرسل فاذا امن بانہ رسول ولم یؤمن بانہ خاتم الانبیاء لا یکون علی اعتقادہما: ہمارے مولانا ہمارے سردار محمد ﷺ پر یوں ایمان لانا فرض ہے کہ حضور اب بھی ہمارے رسول ہیں (شہید کہ (۱) اسی طرح طائفہ مرزائیہ معتقدان تمام احمد قادیانی کے سب سے تازہ ہے یہ بھی مرزا کو مرزا سے من اللہ کہتا ہے اور خود مرزا اپنے اوپر وہی اترنے کا مدعی ہے اپنے کلام کو کلام الہی و منزل من اللہ بتاتا ہے اور اس کے زمانہ "ایک لفظی کا دارال" سے ملوثوں کو اس میں مراہط اپنے آپ کو نبی بلکہ بہت انبیاء سے افضل لکھا ہے اس بارے میں ابھی چند روز ہوئے امرتسر سے سوال آیا تھا جس پر حضرت مصنف علامہ دہلوی نے مدلل و مفصل فتویٰ تحریر فرمایا جس کا حسن بیان دیکھنے سے تعلق رکھتا ہے جس کا نام اسود اللہ کتاب ہے۔ (واللہ الحمد، عفی عنہ مصحح)

۱۔ مجمع الانہر طبع ملتی الامیر باب العود، ثم ان الفاظ الکفر، انواع دار احیاء التراث العربی، بیروت، ۱/۱۹۱

معاذ اللہ بعد وصال شریف حضور رسول نہ رہے یا حضور کے بعد اب اور کوئی ہمارا رسول ہو گیا اور ایمان انا فرض ہے کہ حضور تمام انبیاء و مرسلین کے خاتم ہیں، اگر حضور کے رسول ہونے پر ایمان لایا اور خاتم الانبیاء ہونے پر ایمان نہ لایا تو مسلمان نہ ہوگا۔ یہاں رسالت پر ایمان مجازاً بنظر صورت بحسب ادعائے قائل بڑا گیا ورنہ جو ختم نبوت پر ایمان نہ لایا قطعاً حضور کی رسالت ہی پر ایمان نہ لایا کہ رسول جانتا تو حضور جو کچھ اپنے رب ﷻ کے پاس سے لائے سب پر ایمان لاتا۔ کما تقدم في كلام الامام التور پشتی رحمہ اللہ تعالیٰ (جیسا کہ امام تور پشتی کے کلام میں پہلے گزر چکا ہے۔ ت)

علامہ یوسف اردوبیلی:

امام علامہ یوسف اردوبیلی شافعی کتاب الانوار میں فرماتے ہیں: من ادعی النبوة في زماننا او صدق مدعيا لها او اعتقديها في زمانه صلى الله تعالى عليه وسلم اوقبله من لم يكن نبيا كافر الله ملخصا ترجمہ: جو ہمارے زمانے میں نبوت کا مدعی ہو یا دوسرے کسی مدعی کی تصدیق کرے یا حضور کے زمانے میں کسی کو نبی مانے یا حضور سے پہلے کسی غیر کو نبی جانے کا فر ہو جائے اللہ مخلصا۔

امام غزالی:

امام حجت الاسلام محمد محمد غزالی "کتاب الاقتصاد" میں فرماتے ہیں: ان الامت فهمت من هذا للفظ انه افهم عدم لبي بعده ايدا وعدم رسول بعده ايدا وانه ليس فيه تاويل ولا تخصيص ومن اوله يتخصيص فكلامه من انواع الهذيان لا يمنع الحكم بتكفيره لانه مكذب، لهذا النص الذي اجمعت

الانوار لا عمال لا نور

الامة على انه غير مؤول ولا مخصوص، یعنی تمام امت محمدیہ صحبہا وعلیہا الصلوة والسجدة لفظ خاتم النبیین سے یہی سمجھا کہ وہ جانتا ہے کہ نبی ﷺ کے بعد کبھی کوئی نبی نہ ہوگا حضور کے بعد کبھی کوئی رسول نہ ہوگا اور تمام امت نے یہی مانا کہ اس لفظ میں نہ کوئی تاویل ہے کہ آخر النبیین کے سوا خاتم النبیین کے کچھ اور معنی گھڑیئے نہ اس عموم میں کچھ تخصیص ہے کہ حضور کے ختم نبوت کو کسی زمانے یا زمین کے کسی طبقے سے خاص کیجئے اور جو اس میں تاویل و تخصیص کو راہ دے اس کی بات جنوں یا نشے یا سرسام میں پھٹکنے بڑانے پکٹنے کے قیل سے ہے اسے کافر کہنے سے کچھ ممانعت نہیں کہ وہ آیت قرآن کی تکذیب کر رہا ہے جس میں اصلاً تاویل و تخصیص نہ ہونے پر امت مرحومہ کا اجماع ہو چکا ہے۔

بجہ اللہ یہ عبارت بھی مثل عبارت شفاء و شیم تمام طوائف جدیدہ قاسیہ و امیریہ خذلہم اللہ تعالیٰ کے ہدایات کا رد جنیل و جلی ہے آٹھ آٹھ سو برس بعد آنے والے کافروں کا رد فرما گئے، یہ امر دین کی کرامت منجلی ہے۔

غنیۃ الطالبین:

غنیۃ الطالبین شریف میں عقائد ملعونہ غلاة ردافض کے بیان میں فرمایا: ادعت ايضا ان عليا نبي (الى قوله ﷺ) لعنهم الله وملنكتهم وسائر خلقه الى يوم الدين وقلع آثارهم واباد حضراءهم ولا جعل منهم في الارض ديار فانهم بالغوا في غلوهم ومروضوا على الكفر وتركوا الاسلام وفارقوا الايمان وجحدوا الاله والرسول والتزيب فتعوذ بالله ممن ذهب الى هذه المقالة ۲ یعنی عالی رافضیوں کا یہ دعویٰ بھی ہے کہ مولا علی نبی ہیں اللہ اور اس کے فرشتے اور تمام مخلوق

۱ الاقتصاد في الاعتقاد

۲ غنية الطالبين فصل علامات النبوة اذ بدعت کے بیان میں، مصنفی البہلی مصر، ۸/۸۸

قیامت تک ان رافضیوں پر لعنت کریں اللہ ان کے درخت کی جڑ اکھاڑ کر پھینک دے تباہ کر دے زمین پر ان میں کوئی نیسے والا نہ رکھے کہ انہوں نے اپنا غلوحد سے گزاردیا کفر پر جم گئے اسرام چھوڑ بیٹھے ایمان سے جدا ہوئے اللہ و رسول و قرآن سب کے منکر ہو گئے، ہم اللہ کی پناہ مانگتے ہیں اس سے جو ایسا مذہب رکھے۔ الحمد للہ اللہ ﷻ نے یہ دعائے کریم مستجاب فرمائی غرابیہ وغیرہ بالعون طوائف کا نشان نہ رہا اب جو اس دارالافتن ہند پر محن کی زمین میں فتنوں کی بو چھار کی گندہ بہار میں دو ایک حشرات الارض کہیں کہیں تازہ نکل پڑے وہ بھی بحمد اللہ تعالیٰ جلد جلد اپنے مقرر ستر کو پہنچ گئے ایک آدمی کہیں باقی ہو تو وہ بھی قہر الہی سے الم نہلک الاولین ۵ ثم لتبعهم الآخرین ۵ کذلک نفعل بالمجرمین (آخر آیت کریمہ ۱۶/۱۸) ترجمہ: کیا ہم نے ان لوگوں کو ہلاک نہ فرمایا پھر بچھڑاؤں کو ان کے پیچھے پہنچائیں گے مجرموں کے ساتھ ہم ایسا ہی کرتے ہیں۔ ت) کا منتظر ہے۔

تحد شرح منہاج:

تحد شرح منہاج میں ہے: او کذب رسولاً اولیاً او نقصه باى منقص کان صغر اسمه مریداً تحقیرہ او جوز نبوة احد بعد وجود نبینا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم و عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام نبی قبل فلا یورد یعنی کافر ہے جو کسی نبی کی تکذیب کرے یا کسی طرح اس کی شان گھٹائے، مثلاً بہ نیت توہین اس کا نام چھو کر کے لے یا ہرے نبی ﷺ کی تشریف آوری کے بعد کسی کی نبوت ممکن مانے اور عیسیٰ علیہ السلام سے اس وقت حضور کی تشریف آوری سے پہلے نبی ہو چکے ان سے اعتراض وارد نہ ہوگا۔

شرح فرامد:

عارف باللہ عامر عبدالحق نامی شرح القراءت میں فرماتے ہیں: فساد مذہبہم
المعتقد المنتقد بحوالہ شرح المنہاج مع المستند المعتمد، مکتبہ حلیہ، لاہور، ص ۸۷، ۸۸

غنی عن البیان بشهادة العیان، کیف وهو یؤدی الی تجویز مع نبینا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اوبعدہ، و ذلک يستلزم تکذیب القرآن اذ قد نص علی انہ خاتم النبیین و آخر المرسلین، و فی السنۃ انا العاقب لا نبی بعدی، و اجمعت الامۃ علی ابقاء هذا الکلام علی ظاہرہ و هذا احدی المسائل المشہورۃ الی کفرنا بها الفلاسفۃ لعنہم اللہ تعالیٰ اقلانس نے کہا تھا کہ نبوت کسب سے مل سکتی ہے آدمی ریاضتیں مجاہدے کرنے سے پاسکتا ہے اس کے رو میں فرماتے ہیں کہ ان کے مذہب کا بطلان محتاج بیان نہیں آکھوں دیکھ پاٹل ہے اور کیوں نہ ہو کہ اس کے پیچھے میں ہارے نبی ﷺ کے زمانے میں یا حضور کے بعد کسی نبی کا امکان نکلے گا اور یہ تکذیب قرآن و مستلزم ہے قرآن عظیم نص فرما چکا کہ حضور خاتم النبیین و آخر المرسلین ہیں اور حدیث میں ہے میں پچھلا نبی ہوں کہ میرے بعد کوئی نبی نہیں، اور امت کا اجماع ہے کہ یہ کلام اسی معنی پر ہے جو اس کے ظاہر سے سمجھ میں آتے ہیں، یہ ان مشہور مسئلوں میں سے ہے جن کے سبب ہم اہل اسلام نے فلاسفہ کو کفر کہا اللہ تعالیٰ ان پر لعنت کرے۔

نقل ہذین خاتم المحققین معین الحق المبین السیف المسلول
مولانا فضل الرسول قدس سرہ فی المعتقد المنتقد۔ ترجمہ: یہ مذکورہ دونوں عبارتیں خاتم المحققین، حق مبین کے معاون لگی تلواریں مولانا فضل رسول قدس سرہ نے اپنی کتاب المعتقد المنتقد میں نقل کی ہیں۔
مواہب شریف:

مواہب شریف آخر نوع ثالث، مقصد سادہ میں امام ابن حبان صاحب صحیح
المعتقد المنتقد بحوالہ شرح القرائد للایلسی مع المستند المعتمد، مکتبہ حلیہ، لاہور، ص ۱۵، ۱۶

مسمی بالانسان والوانواع سے نقل فرمایا: من ذهب الى ان النبوة مكسبة لا تنقطع او الى ان الاولی الفضل من النبی فهو یندب الى آخره ترجمہ: جو اس طرف جائے کہ نبوت سب سے مل سکتی ہے ختم نہ ہوگی، یا کسی ولی کو کسی نبی سے افضل بتائے وہ زندیق ہے بدین الحدود ہر یہ ہے۔

علامہ زرقانی نے اس کی دلیل میں فرمایا: لتکذب القرآن وخاتم النبیین علیہ شخص اس وجہ سے کافر ہوا کہ قرآن عظیم و ختم نبوت کی تکذیب کرتا ہے۔ امام نسفی:

بحر الکلام امام نسفی پھر تفسیر روح البیان میں ہے: صنف من الروا فض قالوا بان الارض لا تخلو عن النبی والنبوة صارت میراثا لعلی واولاده وقال اهل السنة والجماعة لا نبی بعد نبینا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم قال اللہ ولكن رسول اللہ وخاتم النبیین وقال النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم لا نبی بعدی ومن قال بعد نبینا نبی یکفر لانه الکبر النص وكذلك لو شک فيه ۳، ببعض اختصار۔ ترجمہ: دانشور کا ایک طائفہ کہتا ہے زمین نبی سے خالی نہیں ہوتی اور نبوت مولا علی اور ان کی اولاد کے لئے میراث ہوگئی ہے اور اہلسنت وجماعت نے فرمایا ہمارے نبی ﷺ کے بعد کوئی نبی نہیں کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے ہاں خدا کے رسول ہیں اور سب انبیاء میں پچھلے، اور حضور اقدس ﷺ فرماتے ہیں میرے بعد کوئی نبی نہیں، تو جو حضور کے بعد کسی کو نبی مانے کافر ہے کہ قرآن عظیم و نص صریح کا منکر ہے یوں ہی جسے ختم نبوت میں کچھ شک ہو وہ بھی کافر ہے۔

المواہب اللدنیہ، المقصد السادس، النوع الثالث، المکتب الاسلامی بیروت، ۱۴۳/۳

شرح الزرقانی علی المواہب اللدنیہ، المقصد السادس النوع الثالث، دارالمعرفة بیروت ۱۹۸۶ء
روح البیان، آية ما كان محمد اباح من رجالكم في مكة الاسلاميه وياض الشيخ، ۱۸۸/۷

تمہید ابو شکور سالمی:

تمہید ابو شکور سالمی میں ہے: قالت الروافض ان العالم لا يكون خاليا عن النبی قط وهذا کفر لان الله تعالی قال وخاتم النبیین ومن ادعی النبوة فی زماننا فانه یصیر کافرا ومن طلب منه المعجزات فانه یصیر کافرا لانه شک فی النص ویجب الاعتقاد بانه ما کان لاحد شریکة فی النبوة لمحمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بخلاف ما قالت الروافض ان علیا کان شریکا لمحمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فی النبوة وهذا منهم کفر ترجمہ: ان افس کہتے ہیں دنیا نبی سے خالی نہ ہوگی اور یہ کفر ہے کہ اللہ ﷻ فرماتا ہے وخاتم النبیین اب جو کوئی نبوت کرے کافر ہے اور جو اس سے معجزہ مانگے وہ بھی کافر کہ اسے ارشاد الہی میں شک پیدا ہوا جب تو معجزہ مانگا اور اس کا اعتقاد فرض ہے کہ کوئی شخص نبوت محمد ﷺ کا شریک نہ تھا بخلاف روافض کے کہ مولا علی کو حضور اقدس ﷺ کے شریک نبوت مانتے ہیں اور یہ ان کا کفر ہے۔

مولانا عبد العلی:

بحر العلوم ملک العلماء مولانا عبد العلی محمد شرح سلم میں فرماتے ہیں: محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم خاتم النبیین و ابو بکر ؓ الفضل الاصحاب والاولیاء وها تان القضیتان مما یطلب بالبرهان فی علم الکلام والیقین المتعلق بهما یقین ثابت ضروری باق الی الابد ولیس الحکم فیہما علی امر کلی یجوز العقل تناول هذا الحکم لغير هذین الشخصین

۱ التمهید فی بیان التوحید، الباب السابع فی المعرفة والایمان دارالعلوم حزب الاحناف لاہور، ص ۱۱۳، ۱۱۴

وانكار هذا مكابرة وكفر۔ محمد رسول اللہ ﷺ تم انہیں ہیں اور ابو بکر رضی اللہ عنہ تمام اولیاء سے افضل ہے اور ان دونوں باتوں پر دلیل قطعی علم عقائد میں مذکور ہے اور ان پر یقین وہ بجا ہوا ضروری یقین ہے جو اہل الابد تک باقی رہے گا اور یہ خاتم النبیین اور افضل الانبیاء ہوگا کسی امر کی کئے لئے ثابت نہیں کیا ہے کہ عقل ان دونوں ذات پاک کے واسطے اور کئے لئے اس کا ثبوت ممکن مانے اور اس کا انکار جہت دھرمی اور کفر ہے۔ فیہ لف ونشر بالقلب یعنی صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کے افضل الاولیاء ہونے سے انکار قرآن و سنت و اجماع امت کے ساتھ مکابرہ ہے اور سید عالم رضی اللہ عنہ کے خاتم الانبیاء ہونے سے انکار کفر و اعیاد ہائے رب العالمین۔

امام احمد قسطلانی:

امام احمد قسطلانی مواہب لدنیہ مقصد سابع فصل اول، پھر علامہ عبد الغنی ناہسی حدیثہ باب اول فصل ثانی میں فرماتے ہیں: العلم اللدنی نوعان لدنی و رحمانی ولدنی شیطانی والمحقق هو الوحی ولا وحی بعد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: وانما قصة موسى مع الخضر عليهما الصلوة والسلام فالتعلق بها في تجويز الاستغناء عن الوحی بالعلم اللدنی الحاد وكفر بخروج عن الاسلام موجب لاراقة الدم والقرف ان موسى عليه الصلوة والسلام لم يكن مبعوثا الى الخضر ولم يكن الخضر مأمورا بمنايعته ومحمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم الى جميع الثقلين فوسائله عامة للجن والانس في كل زمان، فمن ادعى انه مع محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم كاليخضر مع موسى عليهما الصلوة والسلام اوجوز ذلك لاحد من الامة فليجحد اسلامه (لكفره بهذه الدعوى) وليشهد لشرح من لم يجد العلى، بحث المصنفات آخر كتاب، مطبع مجبائی، دہلی، ص ۲۶۰

شهادة الحق (العود الى الاسلام) فانه مفارق لدين الاسلام بالكلية فضلا عن ان يكون من خاصة اولياء الله تعالى وانما هو من اولياء الشيطان وخلقائه ونوابه (في الضلال والاضلال) والعلم اللدنی الرحمانی هو ثمرۃ العبودية والمتابعة لهذا النبي الكريم عليه ازكى الصلوة والسلام وبه يحصل الفهم في الكتاب والسنة بامري يختص به صاحبه كما قال علي (امير المؤمنين) وقد سئل (كما في الصحيح وسنن النسائي) هل خصكم رسول الله صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بشئ دون الناس (كما تزعم الشيعة) فقال لا الا فيما يريه الله عبدا في كتابه اولا مختصراً مزيداً ما بين الهالين من شرح العلامة الزرقاني. رزقنا الله تعالى بمنه والاله بقضل رحمته باوليائه وصل وسلم على خاتم انبيائه محمد وآله وصحبه واحله انفس. یعنی ہم لدنی دو قسم ہے رحمانی اور شیطانی، اور ان کے پچھاننے کا معیار وحی ہے کہ جو اس کے مطابق ہے رحمانی ہے اور جو اس کے خلاف ہے شیطانی ہے اور رسول اللہ ﷺ کے بعد وحی نہیں کہ کوئی کہے کہ میرا یہ علم وحی جدید کے مطابق ہے، رہا خضر و موسیٰ علیہما الصلوة والسلام کا قصہ (کہ خضر کے پاس وہ علم لدنی تھا جو موسیٰ علیہما الصلوة والسلام کو معلوم نہ تھا، اسے یہاں دستاویز بنا کر ہم لدنی کے سبب وحی کی پر دانہ رکھنا زری ہے وہی و کفر ہے، اسلام سے نکال دینے والی بات ہے جس کے قتل کا قتل واجب، اور فرق یہ ہے کہ موسیٰ علیہما الصلوة والسلام حضرت خضر کی طرف مبعوث نہ تھے نہ خضر

المواہب الدنیة المقصد السابع، الفصل الاول علامات محیة الرسول، المکتب الاسلامی، بیروت، ۳/ ۴۶، ۴۷، ۴۸

شرح الزرقانی علی المواہب الدنیة، الفصل الاول علامات محیة الرسول، دار الفکر، بیروت، ۲/ ۱۱، ۱۲، ۳۱۰

کون کی پیروی کا حکم (کہ وہ تو خاص بنی اسرائیل کی طرف بھیجے گئے تھے کمان النبی بیعت الی قومہ خاصہ) اور محمد ﷺ تمام جن و انس (بلکہ تمام ماسوائے اللہ) کی طرف مبعوث ہیں (و ارسلت الی المخلوق کافۃ) تو حضور کی رسالت ہر زمانے میں سب جن و انس کو شامل ہے تو جو بدعتی ہو کہ وہ محمد ﷺ کے ساتھ ایسے تھے جیسے وہ نبی کے ساتھ حضور امت میں کسی کے لئے یہ مرتبہ ممکن ہونے سے دوسرے سے مسلمان ہو کہ اس قول کے باعث کافر ہو گیا مسلمان ہونے کے لئے نیک شہادت پڑھے کہ وہ دین اسلام سے یک نخت جدا ہو گیا چاہے کہ اللہ ﷻ کے خاص اولیاء سے ہو وہ تو شیطان کا ولی اور گمراہی و گمراہ گری میں الہی کا خلیفہ و نائب ہے ہم نے فی رحمانی ہدایت خدا و پیروی محمد ﷺ کا پھل ہے جس سے قرآن و حدیث میں ایک خاص سمجھ حاصل ہو جاتی ہے جس طرح صحیح بخاری و سنن نسائی میں ہے کہ امیر المؤمنین مولانا علی رحمہ اللہ نے اس سے سوال ہوا کہ تم اہل بیت کو نبی ﷺ نے کوئی خاص شے ایسی عطا فرمائی ہے جو اور لوگوں کو نہ دی جیسا کہ رافضی گمان کرتے ہیں؟ فرمایا: نہ مگر وہ سمجھو جو اللہ ﷻ نے اپنے بندوں کو قرآن عزیز میں عطا فرمائی اھ، مختصر ہالین میں شرح زرقانی کی عبارت قرائن لائی گئی ہے۔ اللہ تعالیٰ اپنی رحمت و فیض و احسان و نعمت ہمیں عطا فرمائے بوسیلہ اولیاء اللہ صلواتہ و اسام نازل فرمائے خاتم الانبیاء محمد ﷺ پر اور ان کی آل و اصحاب سب پر آمین۔

سید کفریہ عقیدہ نہیں رکھ سکتا

ولید بید خرم کوئی پلید ختم نبوت کا ہر مگر عید صراحتاً چاہے ہوا یا تاویل کا مر یہ مطلقاً نفی کرے یا تخصیص بعید امیری، قاضی، مشہدی مرید، رافضی غالی و ہانی شدید، سب صریحاً کفر مرتد طریقہ علیہم لعنة العزیز الحمید (ان پر اللہ ﷻ کی لعنت ہو) اور جو کافر ہو وہ قطعاً سید نہیں، اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: انه کيس من اهلک انه عمل غیو

صالح القرآن الحکم ۲۶/۱۱: تیرے گھر والوں میں نہیں دیکھ اس کے کام پڑے نا لائق ہیں۔ (ت) شہادے سید کہنا جائز۔

منافق کو سید نہ کہو

رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں: لا تقولوا للمنافق سید فانه ان یکن سیداً فقد استعظمتم ربکم ﷺ، رواہ ابو داؤد و الترمذی بسند صحیح عن بریدہ رحمہ اللہ ترجمہ: منافق کو سید نہ کہو کہ اگر وہ تمہارا سید ہو تو بیشک تم پر تمہارے رب ﷻ کا غضب ہو (اس کو ابو داؤد اور نسائی نے بسند صحیح حضرت بریدہ رحمہ اللہ سے روایت کیا) روایت حاکم کے لفظ یہ ہیں رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں: اذا قال الرجل للمنافق یا سید فقد اغضب رب ﷻ ترجمہ: جو کسی منافق کو "اے سید" کہے اس نے اپنے رب کا غضب اپنے اوپر لیا۔ والعباد بائع رب العینین۔

پھر یہی نہیں کہ یہاں صرف اطلاق لفظ سے ممانعت شرعی اور نسب سیادت کا انقائے سکھی ہو چاہا بلکہ واقع میں کافر اس نسل طیب و طہر سے تھا ہی نہیں اگرچہ سید بنما اور لوگوں میں براہ غلط سید کہلاتا ہو ائمہ دین اولیائے کاملین علمائے عالمین رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہم تشریح فرماتے ہیں کہ سادات کرام بحمد اللہ تعالیٰ خیانت کفر سے محفوظ و معصوم ہیں جو واقعی سید ہے اس سے کبھی کفر واقع نہ ہوگا، قال اللہ تعالیٰ: اما یزید اللہ لیلہب عنکم الرجس اهل البیت و بطہرکم تطہیراً (الزمر ۳۲-۳۳) ترجمہ: اللہ تعالیٰ چاہتا ہے کہ تم سے نجاست دور رکھے اے نبی کے گھر والو! اور تمہیں خوب پاک کر دے تمہارا گھر کے۔

۱۔ سنن ابی داؤد، کتاب الادب باب لا یقول المملوک ربی و ربی، آفتاب المذہب ۱۱/۲۲۲

۲۔ المستدرک للحاکم، کتاب الوفاق، دار الفکر بیروت، ۱/۳۱

تمام فوائد اور بزار و ابویعلیٰ مستدرک اور طبرانی کبیر اور حاکم باقادم صحیح مستدرک میں حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے راوی رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں: ان فاطمة احصت فرجھا فحرمھا للہ و ذریئھا علی النار ترجمہ: بیشک فاطمہ نے اپنی حرمت پر لگا رکھی تو اللہ ﷻ نے اسے اور اس کی ساری نسل کو آگ پر حرام کر دیا۔

اہل بیت سے کوئی بھی جہنمی نہیں

ابوالقاسم بن بشران اپنے اہل میں حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے راوی رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں: سالت ربی ان لا یدخل احدا من اہل بیٹی النار فاعطا نبھا ۲ ترجمہ: میں نے اپنے رب ﷻ سے سوال کیا کہ میرے اہلیت سے کسی کو دوزخ میں نہ ڈالے اس نے میری یہ مراد عطا فرمائی۔

اہل بیت عذاب سے بری ہیں:

طبرانی مستدرک افادہ الہیثمی فی الصواعق حیث قال جاء بسند رواہ ثقات اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم قال لفاطمة فذکرہ ۱۲ منہ صحیح حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے راوی رسول اللہ ﷺ نے حضرت بتول رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے فرمایا: ان اللہ تعالیٰ غیر معذک ولا ولدک ۳ ترجمہ: بیشک اللہ تعالیٰ نہ تجھے

۱ المستدرک للحاکم، کتاب معرفة الصحابة، دار الفکر بیروت، ۱۵۲/۳

۲ کنز العمال بحوالہ ابن بشران فی اعابہ عن عمران بن حصین حدیث ۳۳۱۳۹، موسسہ الرسالہ، بیروت، ۹۵/۱۳

۳ ثقی فی صواعق میں اس کا فائدہ یہاں انہوں نے کیا سند کے ساتھ مروی جس کے تو راوی اللہ ہیں کہ حضور علیہ السلام نے حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو فرمایا تو پھر اس حدیث کا ذکر کیا ۱۲ منہ (ت)

۴ التمعیم الکبیر عن ابن عباس حدیث ۱۱۲۸۵، المكتبة الفیصلیة، بیروت، ۲۹۳/۱۱

عذاب فرمائے گا نہ تیری اولاد کو۔

حضرت فاطمہ کی وجہ تسمیہ:

ابن عساکر حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے راوی رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں: لما سمیت فاطمة لان اللہ فطمھا و ذریئھا عن النار يوم القيامة ۱ ترجمہ: فاطمہ اس لئے نام ہوا کہ اللہ ﷻ نے اسے اور اس کی نسل کو روز قیامت آگ سے محفوظ فرما دیا۔

اہل بیت آگ میں نہیں جاسکتے:

قرطبی آیہ کریمہ ولسوف یعطیک ربک فترضیٰ کی تفسیر میں حضرت ترجمان القرآن رحمۃ اللہ علیہ سے نقل کیا کہ انہوں نے فرمایا: رضا محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ان لا یدخل احدا من اہل بیتہ النار ۲ یعنی اللہ ﷻ نے حضور اقدس ﷺ سے رضی کر دینے کا وعدہ فرمایا اور محمد ﷺ کی رضا اس میں ہے کہ ان کے اہل بیت سے کوئی دوزخ میں نہ جائے۔ بار دوم قسم کی ہے، تاہم تفسیر کہ مؤمن عاصی جس کا مستحق ہو اور تاہم خود کافر کے لئے ہے، اہل بیت کرام میں حضرت امیر المؤمنین مرتضیٰ و حضرت بتول زہرا و حضرت سیدہ جنتیہ و حضرت شہیدہ کربلا رضی اللہ تعالیٰ عنہا سیدہ مہم ہا کہ وہم تو بالقطع والیقین ہر قسم سے ہمیشہ ہمیشہ

۱ المناہب الندیہ، بحوالہ ابن عساکر، المصنف الثانی، الفصل الثانی، المكتبة الاسلامی، بیروت، ۹۳/۴

۲ تزییہ الشریعة بحوالہ ابن عساکر باب مناقب السبطین، الفصل الاول، دار الکتب العلمیہ، بیروت، ۳۱۳/۱

۳ الجامع الاکوام القرآن (تفسیر القرطبی) تحت آیة ولسوف یعطیک ربک، دار احیاء التراث العربی، بیروت، ۹۵/۲۸

محفوظ ہیں اس پر تو اجماع قائم اور نصوص متواترہ حاکم باقی نسل کریم تا قیام قیامت کے حق میں اگر بفضلہ تعالیٰ مطلق دخول سے محفوظ لیجئے اور یہی ظاہر لفظ سے متبادر اور اسی طرف کلمات اہل تحقیق ناظر، جب تو مراد بہت ظاہر اور منع غلو و مقصود حسب بھی لفظی کفر پر دلالت موجود۔

شرح المواہب للعالمات الزرقانی میں زیر حدیث مذکور: انما سمیت فاطمة ہی فلما هی وابناها فالمنع مطلق واما من عداہم فالمنع عنہم نار الخلود واما مارواد ابو نعیم والخطیب ان علیا الرضا بن موسی الکاظم ابن جعفر الصادق سنل عن حدیث ان فاطمة احصیت فقال خاص بالحسن و الحسن وما نقله الاخبار یون عنه من تو بیخه لایخه زید حین خرج علی المامون وقوله اغرک قوله صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ان فاطمة احصیت انہی ان هذا لمن خرج من بطنها لا لی ولا لک فهذا من باب التواضع وعدم الاعتزاز بالمناقب وان کثرت کما کان الصحابة المقطوع لہم بالجنة علی غایة من الخوف والمراقبة والا فللفظ ذریة لا یخص بمن خرج من بطنها فی لسان العرب ومن ذریته داؤد وسلیمن الایة وبنہم وبنہ قرون کثیرة فلا یرید ذلک مثل علی الرضا مع فصاحتہ ومعرفته لغة العرب علی ان التقليد بالطائع یبطل خصوصية ذریته وحبہا الا ان یقال للہ تعذیب الطائع فالخصوصية ان لا یعد بہ اکراما لہا ولہ اعلم انہ مختصرا وراہی کتب علی ہا مش قوله الا ان یقال ما نصہ۔ اقول ولا ل شرح الزرقانی المواہب اللدنیة: المقصد الثانی الفصل الثانی دار المعرفہ ج ۳ ص ۲۰۳

یجذی فان الوقوع ممنوع باجماع اہل السنۃ واما الامکان فتاہت عند من یقول بہ الی خلاف الممتنا المتأریدة رضی اللہ تعالیٰ عنہم فانہم یحیلونہ وقد تکلمت فی مسئلة علی ہامش فواتح الرحموت شرح مسلم التیوت لبحر العلوم بما یکفی ویشفی فانی اجدنی فیہا اذ کن واعیل الی قول مساندنا الاشعرية وحکمہم اللہ تعالیٰ ورحمتہم حبہ واللہ اعلم بالصواب فی کل باب۔ ترجمہ: یونیک فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا یہ نام ہے لیکن فاطمہ اور ان کے بیٹے تو ان پر مطلقاً جنم کی آگ ممنوع ہے لیکن ان کے ماسوا کے لئے جنم کا غلو ممنوع ہے۔ آپ پر اور ان پر اللہ تعالیٰ کا سلام ہو۔ اور لیکن جو ابو نعیم اور خطیب نے روایت کیا ہے کہ علی رضا بن موسی کاظم ابن جعفر الصادق سے ان حدیث کے بارے میں پوچھا گیا کہ فاطمہ نے اپنے حرم گاہ کو محفوظ رکھا تو انہوں نے جواب میں فرمایا یہ حسن اور حسین کے لئے خاص ہے اور وہ جو مورنین نے ان سے یہ نقل کیا کہ انہوں نے اپنے بھائی زید کو ڈانٹتے ہوئے فرمایا جب اس نے مامون پر خروج کیا اور کہا کیا تجھے حضور میرا والدہم کے اس فرمان نے غرور میں مبتلا کیا ہے کہ فاطمہ نے اپنی حرم گاہ کو محفوظ رکھا ہے۔ (الحدیث) اس پر انہوں نے فرمایا یہ میرے اور تیرے لئے خاص نہیں بلکہ جو آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے بطن سے پیدا ہوا ہے ان سب کے لئے ہے، تو یہ واضح اور مناقب کثیرہ کے باوجود غرور نہ کرنے کے باب سے ہے جیسے صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کے لئے جنت قطعی ہے اس کے باوجود وہ خوف و مراقبہ میں مبتلا تھے، ورنہ تو ذریعہ کا شغل عربی زبان میں ایک پیٹ کی اولاد کے لئے خاص نہیں، جیسے آپ کریمہ ومن ذریثہ داؤد سلیمان ہے، لاکہ ابراہیم علیہ السلام اور داؤد علیہ السلام میں ہذا نام کے باوجود درمیان کئی قرون کا فیصلہ ہے، لہذا علی رضا اپنی فصاحت اور عربی لغت کی معرفت کے باوجود یہ خاص مراد نہیں لے سکتے، علاوہ ازیں تا فرمان کی تقلید حضرت زہرا رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی اولاد کی

خصوصیت کو باطن کر دیتی ہے، مگر یوں کہا جاسکتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کو نافرمان کی تعذیب کا اختیار ہے لیکن حضرت زہرا رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے اکرام کے لئے اسے عذاب نہیں دیتا، اللہ تعالیٰ امر احکام مختصراً۔ میں نے زہرا رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے قول "الا ان بقال" پر حاشیہ لکھا ہے جس کی عبارت یہ ہے اقول (میں کہتا ہوں) ان کا یہ بیان مفید نہیں ہے عذاب کا وقوع تو باجماع السنن منوع ہے، باقی رہا امکان تو یہ اس قائل کے ہاں ثابت ہے جو ہمارے ائمہ باقریہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے خلاف ہے کیونکہ یہ ائمہ محال سمجھتے ہیں، میں نے اس مسئلہ پر کتاب مسلم الثبوت کی شرح بحر العلوم فوائد الرغوت پر حاشیہ میں کافی اور ثانی بحث کی ہے میں نے وہاں اپنے کوسادات اشعریہ رحمہم اللہ کے قول کی طرف مائل پایا، اللہ تعالیٰ ہم سب پر رحم فرمائے۔ واللہ اعلم

فتاویٰ حدیثیہ امام ابن حجر مکی میں ہے:

إذا تقرر ذلك فمن علمت نسبه إلى آل البيت النبوي والسر العلوي لا يخرج عنه ذلك عظيم جنايته ولا عدم ديانته وصيانته ومن ثم قال بعض المحققين ما مثال الشريف الزاوي أو الشارب أو السارق مثلاً إذا أقمنا عليه الحد إلا كماير أو سلطان تلطخت رجلاه بقدر فغسله عنهما بعض خدمه ولقدیر فی هذا المثال وحقق ولبتامل قول الناس فی امثالهم الولد العاق لا یحرم المیراث نعم الکفران فرض وقوعه لاحد من اهل البيت والعباد بالله تعالیٰ هو الذی یقطع النسبة بین من وقع منه وبين شرفه صلى الله تعالى عليه وسلم انما قلت ان فرض لا نسی اکادان اجزم ان حقیقة الکفر لا تقع ممن علم اتصال نسبه الصحيح بتلك البضعة الکریمة حاشا هم الله من ذلك وقد احال بعضهم وقوع نحو الزنا والمواط ممن

علم شرفه فما ظنک بالکفر اثر جمہ: تو جب یہ ثابت ہوا تو جس کی نسبت اہلبیت نبی اور علوی حضرات کی طرف معلوم ہے تو اس کی بڑی جنایت اور عدم دیانت وصیانت اس کو اس نسبت سے خارج نہ کرے گی، اس بات کی بناء پر بعض محققین نے فرمایا زانی یا شرابی یا پو رسید پر حد قائم کرنے کی مثال صرف یہی ہے جیسے امیر یا سلطان کا کوئی خادم اس کے پاؤں پر لگی نجاست کو صاف کرے، اس مثال کو غور سے سمجھا جائے اور لوگوں کی اس بات پر بھی غور کیا جائے کہ نافرمان اولاد وراثت سے محروم نہیں ہوتی، ہاں اگر ان حضرات سے کفر کا وقوع فرض کیا جائے، اسما: اللہ تعالیٰ اس سے وہ نسبت منقطع ہو جائے گی، میں نے صرف فرض کرنے کی بات اس لئے کی ہے کیونکہ مجھے جزم کی حد تک یقین ہے کہ جو صحیح النسب سیدہ اس سے حقیقی کفر کا وقوع نہیں ہو سکتا اللہ تعالیٰ ان کو اس سے بلند رکھے، بعض نے ان سے زنا اور لواطت جیسے افعال کو بھی محال کہا ہے بشرطیکہ ان کی نہی شرافت یقینی ہو تو پھر کفر کے متعلق تیرا کیا خیال ہے۔ (ت)

شیخ اکبر اور اہلبیت:

امام الطريقة لسان الحقیقة شیخ اکبر رحمہ اللہ فتوحات باب ۲۹ میں فرماتے ہیں: لما کان رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم عبداً مخلصاً قد طهره الله و اهل بيته تطهيراً و اذهب عنهم الرجس وهو كل ما يشينهم فهم المطهرون بل هم عين الطهارة فهذه الآية تدل على ان الله تعالى قد شرک اهل البيت مع رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم فی قوله تعالى لیغفر لى فتاویٰ حدیثیہ، طلب ما بالحكمة فی خصوص اولاد فاطمة بالمشرف، المطبعة الجسالية، مصر، ص ۱۲۲

لک الله ما تقدم من ذنبك وما تأخر، و اى وسع وقدر من الذنوب فظهور
 الله سبحانه نبيه صلى الله تعالى عليه وسلم بالمغفرة مما هو ذنب بالنسبة اليها قد دخل
 الشرفاء اولاد فاعلمة كلهم رضى الله عنهم الى يوم القيمة فى حكم هذه الآية
 من المغفران الى آخر ما افادوا جا دو لعه كلام طويل نفيس جليل فعليك
 به و رزقنا الله العسل بما يحبه ويرضاه امين ترجمہ: جب حضور مبراہ صلوٰۃ والسلام اللہ
 تعالیٰ کے خاص عہد ہیں کہ ان کو اور ان کے اہل بیت کو کامل طور پر پاک کر دیا ہے اور ناپاکی کو
 ان سے دور کر دیا ہے اور جس ہر ایسی چیز ہے جو ان حضرات کو داندہ کرے تو وہ پاکیزہ لوگ
 بلکہ وہ عین طہارت ہیں، تو اللہ تعالیٰ نے حضور مبراہ صلوٰۃ والسلام کے ساتھ اہل بیت کو طہارت
 میں شریک فرمایا ہے، جس پر آیہ کریمہ ہے ”لیغفر لک اللہ“ اللہ تعالیٰ نے آپ کے لئے
 پہلے اور پچھلے آپ کے خطایا معاف کر دئے یعنی گناہوں کی میل و قدر سے آپ کو پاک رکھا
 ہے جو ہماری نسبت سے گناہ ہو سکتے ہیں تو تمام سادات حضرات فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی اولاد
 اس حکم میں داخل ہے، یہ تک جو حضرت شیخ نے بہترین ذمہ مند کلام فرمایا یہاں آپ کا
 جمیل نفیس طویل کلام ہے تو آپ پر لازم ہے کہ اس کی طرف راجع ہوں اللہ تعالیٰ ہمیں اپنے
 پسندیدہ عمل کا حصہ عطا فرمائے، آمین ات
 بدعتیہ سید:

اگر کہے بعض کفر نچری بیشار شدہ غالی رافضی بہت بچے چھ جھوٹے صوفی کچھت
 خاتم شش مثل والے وہابی غرض بکثرت کفار کہ صراحۃً منکرین ضروریات دین ہیں سید
 کہلاتے میر فداں لکھے جاتے ہیں۔

اقول: کہلانے سے واقعت تک ہزاروں منزل ہیں نسب میں اگرچہ شہرت پر
 قناعت والناس امناء علی السابہم (لوگ اپنے نسبوں میں امین ہیں رست) مگر جب
 خلاف پر دلیل قائم ہو تو شہرت بے دلیل نامقبول و دلیل اور خود اس کے کفر سے بڑھ کر نفی
 سیادت پر اور کیا دلیل درکار، کافر نجس ہے قال تعالیٰ اما العشر کون نجس (القرآن
 المکریم ۹/۲۸) (اللہ تعالیٰ نے فرمایا: بے شک مشرک ترے ناپاک ہیں) اور سادات کرام طیب
 و طاهر قال اللہ تعالیٰ ویطہرکم تطہیرا (قرآن المکریم ۲۲/۳۳) (اللہ تعالیٰ نے فرمایا: اور
 تمہیں پاک کر کے خوب ستھرا کر دے) اور نجس و ظاہر باہم قیاس ہیں کہ ایک شئی پر معائن
 کا صدق محال، جب علمائے کرام تصریح فرما چکے کہ سید صحیح النسب سے کفر واقع نہ ہوگا اور یہ
 شخص صراحۃً کافر تو اس کا سید صحیح النسب نہ ہونا ضرورہ ظاہر، اب اگر اس نسب کریم سے
 انتساب پر کوئی سند معتمد نہ رکھتا ہو تو امر آسان ہے ہزاروں اپنی اغراض فاسدہ سے بڑا
 دعویٰ سید بن بیٹھے:

غلام تارزاں شود اسال سیدی شوم

» اس سال سید بنوں کا تار تار کراں میں آسانی ہو

رافضی سید:

رافضی صاحبوں کے یہاں تو یہ باتیں ہاتھ کا کھیل ہے، آج ایک روزیل سار ذیل
 دوسرے شہر میں جا کر نفس اختیار کرے کل میر صاحب کا تمغا پائے تو فلاں کافر سے کیا دور
 ہے کہ خود بن پیشا ہو یا اس کے باپ دادا میں کسی نے او عائے سیادت کیا اور جب سے یونہی
 مشہور چلا آتا ہو، اور اگر بالفرض کوئی سند بھی ہو تو اس پر کیا دلیل ہے کہ یہ اسی خاندان کا ہے
 جس کی نسبت یہ شہادت تامہ ہے، علامہ محمد بن علی صبان مصری اسعاف المواغبین فی
 سیرۃ المصطفیٰ و فضائل اہل بیت الطاہرین میں فرماتے ہیں: ومن این تحقیق

ذٰلِكَ لِقِيَامِ احْتِمَالِ زَوَالِ بَعْضِ النِّسَاءِ وَ كَذْبِ بَعْضِ الْاَصُولِ لِحِ الْاِنْتِصَابِ
ترجمہ یہ کیسے ثابت ہوا جبکہ بعض عورتوں کی غلط کاری اور سب ہانے میں بعض مردوں کے
تجسّات کا احتمال ہے۔

یہ وجہ ہیں ورنہ حاشائے جزائر حاشائے شطرنج پاک حضرت بتول زہرا علیہا السلام
معذ اللہ کفر و کافری کی گنجائش، وہ جسم اطہر سید عالم ﷺ کا کوئی یارہ کتنے ہی بعد پر عیاضاً اللہ
و توبہ نار کے لائق الحمد للہ یہ دو دلیل جلیں واجب التعمیل ہیں کہ کوئی عقیدہ کفریہ رکھنے والا
راستی و مابہی متوقف نہ چری ہر مسید صحیح النسب نہیں۔

تین قیاس پر مشتمل
دلیل اول:

- (۱) یہ شخص کا فر ہے اور ہر کا فر نجس۔ نتیجہ: یہ شخص نجس ہے۔
 (۲) ہر سید صحیح النسب طاہر ہے اور کوئی طاہر نجس نہیں، نتیجہ: کوئی سید صحیح النسب نجس نہیں۔
 (۳) اب یہ دونوں نتیجے ضم کیجئے یہی شخص نجس ہے اور کوئی سید صحیح النسب نجس نہیں۔
 نتیجہ: یہ شخص سید صحیح النسب نہیں۔

قیاس اول کا صغریٰ مفروض اور کبریٰ منصوص اور دوم کا صغریٰ منصوص اور کبریٰ بدیہی تو نتیجہ قطعہ۔

دیکل دوم:

قیاس مرکب، یہ بھی تین قیاسوں کو متضمن، یہ شخص کافر ہے اور ہر کافر مستحق نارہ۔ نتیجہ: یہ شخص مستحق نارہ ہے اور نبی ﷺ کے جسم اقدس کا کوئی پارہ مستحق نارہ نہیں۔

إسعاف الراغبين في سيرة الجصطفى وفصل عن البيت الطاهرين، محمد بن علي صبان مشوي

نتیجہ: یہ شخص نبی ﷺ کے جسم اقدس کا پارہ نہیں اور ہر سید صحیح النسب نبی ﷺ کے جسم اقدس کا پارہ ہے۔

نتیجہ: یہ شخص سید حق النسب نہیں۔

پہلا کبریٰ منصوص قرآن، اور دوسرے کا شاید ہر مومن کا ایمان، اور تیسرا اعتقاد و قلباً و افعالاً
البدیان۔

والحمد لله الكريم المنان والصلوة والسلام الاتمان الاكملان على سيدنا
ومولانا سيد الانس والجان خاتم النبيين بنص الفرقان وعلى الله وصحبه
وتابعيهم باحسان وعلينا معهم يا الله يا رحمن امين يا روف يا حنان
سبحانك اللهم وبحمدك اشهد ان لا اله الا انت استغفرک واتوب
اليک واللہ سبحانہ وتعالیٰ اعلم وعسہ حل مجده اتم واحکم۔ تمام تعریفیں احسان فرمانے
والے اللہ کریم کے لئے تام و کامل صلوٰۃ وسلام ہمارے آقا و مولے انسان و جن کے سرور اور
قرآنی نص سے خاتم النبیین اور آپ کی آل و اصحاب اور تابعین اور ان کے ساتھ اہم پر، یا
اللہ یا رحمان، آمین آمین، اے شہتقت و مہربانی فرمانے والے! تو پاک ہے اے اللہ اور
تیری ہی تعریفیں، گواہی دیتا ہوں کہ تیرے بغیر کوئی معبود ہر حق نہیں، تجھ سے بخشش کا طلب
ہوں اور تیری طرف ہی رجوع، اللہ ہے نہ تو ہی بڑے علم والا اور اسی، حل مجد، کا ختم نہایت تام
اور نہایت قطعی ہے۔

فیہ احمد بن عثمان قادری غفرلہ



تقریظ جناب مولانا شیخ احمد علی مدرس مکہ معظمہ دام مجده

الحمد لله الذي جعلنا من ذوى العقول و متحنا بالرضا والقبول
نسأله الصلوة والسلام كما ينبغي لجلال عظمة قدر نبينا و سيدنا
محمد ﷺ خاتم الانبياء وسيد كل رسول اشهد ان لا اله الا الله وحده لا
شريك له المنزه عن الكذب والاقول والصلوة والسلام على سيدنا
محمد خاتم انبيائه واشرف رسله المبعوث الى كافة الخلق والى الاسود
والاحمر هو الشافع المشفع فى المحشر على الله تعالى عليه وعلى آله واصحابه
المصاحح العزير وعلى الائمة المجتهدين الى يوم الدين اما بعد فقد نورت
جفنى بآئمه هذا الجواب فى اطرب من جواب اصاب لا ياتيه الباطل من بين
يديه ولا من خلفه بل هداية مهداة الى الحق والصواب وكيف لا وهو
للبحر الطمطمطام والخبير الفهم قدوة الفقهاء والمحدثين وزبدة الكملاء
والمفسرين رياض البلاء المتكلمين ومركز الفصحاء الماهرين جامع
المتون وشارح الفنون التقى النقى نعمان الزمان مولانا الحاج الحافظ
القارى الشيخ احمد رضا خان لا زالت شموع افاضته على العلمين
مشرقة ومصصام اجوبته لا غنى للملحدين قاطعة جزاه الله عنا وعن
المسلمين خيرا لجزاء وجمع الله شمله مع الاولاد والنبياء فلعمري ان
هذا الجواب لا يقبله الا ذو قلب سليم ولا يخوض فيه بالباطل الا الملحد
الزنديق الرحيم كما قيل۔

الحمد لله ان الحق قد ظهر
الا على اكمل لا يعرف القمرا
من فاضل نال من ابائه الشرفا
اروى سحاب نداء الجن والبشرا

والحق ان من يضل الله فلا هادى له ومن يهد الله فلا مضل له اللهم اجعلنا
متصفين بالافعال كما جعلنا واصفين بالاقوال وارضنا وارضا عنا بجاه
سيدنا محمد وآل واحفظنا عن زائل الزائغين ومن همزات الشياطين
واحر دعوانا ان الحمد لله رب العلمين نمثله بيناته الراجى غفر ربه الحق
البارى احمد المكي الجشنى الصابرى الامدادى المدرس بالمدرسة
الاحمدية الواقعة فى مكة المحمية ١٣١٥ھ۔

ترجمہ: تمام تقریریں اللہ تعالیٰ کے لئے جس نے ہمیں ذوالعقول بنایا اور رضا قبول کا تحفہ دیا،
اس سے ہم اپنے نبی و سردار محمد ﷺ کو انبیاء کے پچھلے اور تمام رسولوں کے سردار کی پُر جلال
عظمت قدر کے مناسب پر صلوٰۃ و سلام کا سوال کرتے ہیں، میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ وحدہ
لا شریک کے بغیر کوئی معبود برحق نہیں جو کذب اور بے جا بات سے پاک ہے، ہمارے
سردار، اللہ تعالیٰ کے انبیاء و رسولوں کے خاتم و اشرف، جو تمام مخلوق کی طرف مبعوث و محشر
کے روز شفاعت کرنے والے جن کی شفاعت مقبول ہے سیدنا محمد پر صلوٰۃ و سلام اور ان کی
آل و اصحاب پر جو قائل قدر چاہتے ہیں اور ائمہ مجتہدین پر قیامت تک، اما بعد میں نے اس
جواب کے سرمد اشہد سے اپنی پکوں کو منور کیا، کیا ہی خوشی ہے ایسے جواب باصواب سے کہ
باطل اس کے قریب نہیں چٹک سکتا، بلکہ یہ نری ہدایت ہے جو حق و صواب تک پہنچانے والی
ہے کیوں نہ ہو کہ ٹھانسیں مارتے ہوئے سمندر انتہائی فہم والے ماہر فقہاء اور محدثین کے

نعت

اور امام اہلسنت امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ کا فتویٰ مذکور ہے کہ عقیقہ نذرانی ہر عورت پر واجب ہے۔

سب سے اولیٰ داعلی ہمارا نبی ﷺ

سب سے بلاؤ والا ہمارا نبی ﷺ

اپنے مولیٰ کا پیرا ہمارا نبی ﷺ

دونوں عالم کا دوا ہمارا نبی ﷺ

ہرم آخر کا شیخ فروزاں ہوا

نور ازل کا جلوہ ہمارا نبی ﷺ

جس کو شایاں ہے عرش خدا پر جلوں

ہے وہ سلطان والا ہمارا نبی ﷺ

بجھ لگیں جس کے آگے سب ہی مشعلیں

شیخ وہ لے کر آیا ہمارا نبی ﷺ

جس کی دو ہند ہیں کوثر و سلیل

ہے وہ رحمت کا دریا ہمارا نبی ﷺ

کیا خبر کتنے تارے کھلے چھپ گئے

پر نہ ڈوبے نہ ڈوب ہمارا نبی ﷺ

غمزدوں کو رضا مژدہ دیجئے کہ ہے

بے کسوں کا سہارا ہمارا نبی ﷺ

مسئلہ

از امر تشریح کر رہا ہوں کہ کوچہ نذرانہ، ہر مسلمہ جناب مولانا مولوی محمد عبدالغنی صاحب داعی ۲۱ ربیع الآخر شریف ۱۳۳۰ھ

باسمہ سبحانہ، مستفتی نے ظاہر کیا کہ ایک شخص نے درانحالیکہ مسلمان تھا ایک مسلمہ سے نکاح کیا، زوجین ایک عرصہ تک باہم مباشرت کرتے رہے، اولاد بھی ہوئی، اب کسی قدر عرصہ سے شخص مذکور مرزا قادیانی کے مریدوں میں منسلک ہو کر صیغہ عقائد کفریہ، مرزا نیے سے مصطفیٰ ہو کر علی رضا، الاشباہ و ضروریات دین سے انکار کرتا رہتا ہے، وہ مطلوب عن الدہار یہ ہے کہ شخص مذکور شرعاً مرتد ہو چکا اور اس کی منکوحہ اس کی زوجیت سے علیحدہ ہو چکی اور منکوحہ مذکورہ کا کل مہر مغل، مناجل مرتد مذکور کے بعد ہے، اولاد و صغار اپنے والد مرتد کی ولایت سے نکل چکی یا نہ؟ لیتنوا لکونوا حُرّاً (جہان کر کے اجر حاصل کیجئے۔ ست) خلاصہ جوابات امر تشریح

(۱) شخص مذکور ہواٹھ آنکھ، ہم عقیدہ مرزا کا ہے جو با اتفاق علمائے دین کافر ہے، مرتد ہو چکا، منکوحہ زوجیت سے علیحدہ ہو چکی، کل مہر ہند مرتد واجب الادا ہو چکا، مرتد کو اپنی اولاد و صغیر پر ولایت نہیں۔

(۲) ابو محمد یہ غلام رسول انجلی اللہ کی علی حد

(۳) شک نہیں کہ مرزا قادیانی اپنے آپ کو رسول اللہ، نبی اللہ کہتا ہے اور اس کے مرید اس کو نبی مرسل جانتے ہیں، اور دعویٰ نبوت کا بعد رسول اللہ ﷺ کے بالاجماع کفر ہے، جب اس طائفے کا ارتداد ثابت ہوا، پس مسلمہ ایسے شخص کے نکاح سے خارج ہو گئی ہے عورت کو مہر مانا ضروری ہے، اور اولاد کی ولایت بھی اس کا حق ہے، عبد الجبار بن عبد اللہ الغزنوی۔

(۳) لا يشك في ارتداد عن نسب المسمريزم الذي هو من اقسام
السحر الى الانبياء عليهم السلام واهان روح الله عيسى بن مريم عليهما السلام
وادعى النبوة وغيرها من الكفريات كالمرزا فتكاح المسلمة لا شك في
فسخه لكن لها المهر والا ولاد الصغائر، ابو الحسن غلام مصطفی علی عد۔
ترجمہ: بیشک جو شخص چاروی قسم مسمریزم کو انبیاء علیہم السلام کی طرف منسوب کرے اور حضرت
روح اللہ عیسیٰ بن مریم علیہما السلام کی توہین کرے اور نبوت کا دعویٰ وغیرہ کفریات کا ارتکاب
کرے جیسے مرزا قادیانی، تو اس کے مرتد ہونے میں کیا شک ہے، تو مسلمان عورت کا اس
سے نکاح بلا شک فسخ ہو جائے گا لیکن اس مسلمان عورت کو مہر و اولاد کا استحقاق
ہے۔ (ابو الحسن غلام مصطفی علی عد۔)

(۴) شک نہیں کہ مرزا کے معتقدات کا معتقد مرتد ہے، نکاح ^{منقطع} ہوا، اولاد عورت کو دی
جائے گی، عورت کامل مہر لے سکتی ہے۔ (ابو محمد یوسف غلام محمد الدین علی عد۔)
(۵) انچے علمائے کرام از عرب و ہند و پنجاب در تفسیر مرزا قادیانی و معتقدان وے فتویٰ دادہ
اند ثابت و صحیح است قادیانی خود را نبی و مرسل پر دانی قرار میدہد، و توہین و تحقیر انبیاء علیہم السلام
و اسلام و انکار معجزات شیوہ اوست کہ از تحریراتش پر ظاہر است (نقل عبارات ازالہ رسائل
مرزا ست)۔

(احقر عباد اللہ العلی و اعظم محمد عبد الغنی)

علماء عرب و ہند و پنجاب نے مرزا قادیانی اور اس کے معتقدین کی تکفیر کا جو فتویٰ
دیا ہے وہ صحیح و ثابت ہے، مرزا قادیانی اپنے کو نبی و رسول پر دانی قرار دیتا ہے اور انبیاء علیہم
السلام و اسلام کی توہین و تحقیر کرنا اور معجزات کا انکار کرنا اس کا شیوہ ہے۔ جیسا کہ اس کی تحریروں
سے ظاہر ہے (یہ عبارات ازالہ اوہام میں منقول ہیں جو کہ مرزا کے رسائل میں سے ایک

رسالہ ہے) احقر عباد اللہ العلی و اعظم محمد عبد الغنی (ت)

(۶) احقر العباد خدائش امام مسجد شیخ خیر الدین۔

(۷) شک نہیں کہ مرزا قادیانی مدعی نبوت و رسالت ہے (نقل عبارات کثیرہ ازالہ وغیرہ
تحریرات مرزا) پس انیہ شخص کافر تو کیا میرا وجدان یہی کہتا ہے کہ اس کو خدا پر بھی ایمان
نہیں، ابو الوفا و ثناء اللہ کفادہ اللہ مصنف تفسیر ثنائی امرتسری۔

(۸) قادیانی کی کتابوں سے معلوم ہوتا ہے کہ اس کو ضروریات دین سے انکار ہے نیز دعویٰ
رسالت کا بھی چنانچہ (ایک تخطی کا ازالہ) میں اس نے صراحتاً لکھا ہے کہ میں رسول ہوں۔
لہذا غلام احمد اور اس کے معتقدین بھی کافر بلکہ کفر و کفر سے، مرتد کا نکاح ^{منقطع} ہو جاتا ہے، اولاد
صغار والد کے حق سے نکل جاتی ہے، پس مرزائی مرتد سے اولاد لے لینی چاہیے اور مہر معفی
اور مہر جل لے کر عورت کو اس سے عید و کرنا چاہیے۔ (ابو تراب محمد عبد الحق بازار
صاحب نیول)

(۹) مرزائی مرتد ہیں اور انبیاء علیہم السلام کے منکر معجزات کو مسمریزم تحریر کیا ہے، مرزا
کافر ہے، مرزا سے جو دوست ہو یا اس کے دوست سے دوستی کا فر مرتد ہے۔

(صاحبزادہ صاحب سید ظہور الحسن قادری فاضلی سجادہ نشین حضرات سادات جیلانی شاہ شریف)
(۱۰) آنحضرت ﷺ کے بعد نبوت و رسالت کا دعویٰ اور ضروریات دین کا انکار بیشک کفر و ارتداد
ہے ایسے شخص پر قادیانی ہو یا غیر مرتدوں کے احکام جاری ہوں گے۔ (نور احمد علی عد۔)

از جناب مولانا مولوی محمد عبد الغنی صاحب امرتسری

باسم سامی حضرت عالم اہلسنت دام ظلہم العالی

بخدمت شریف جناب فیض مآب قاضی قضاوت و بدعت دافع جہات و ضلالت

مفتی العلماء الحنفیہ قاطع اصول الفرقۃ الضالۃ التجید یہ مولانا مولوی محمد احمد رضا خاں صاحب رحمۃ اللہ علیہ تھکے تحیات و تسلیحات مسنونہ رسائیدہ مکشوف ضمیر مہر انجیل آنکھ چوں دریں ہاں و از مدت مدیدہ بہ ظہور و قیال کذا اب قادیانی فتور و فساد بر خاستہ است بموجب حکم آزادی کی پہلی صورتی در چنگ علما آں و ہری رہزن دین اسلام نمی آید انکوں میں واقعہ در خانہ یک شخص حنفی شد کہ نے مسلمہ در عقد شہسودہ آں مرد مرزائی گردید زن مذکورہ از دے این کفریات شنید و گریز نمود و خانہ پدر رسید الہذا برائے آں و برائے سدا یدیدہ و تنبیہ مرزائیاں فتویٰ بذات طبع کردہ آید امید کہ آں حضرت ہم ہمہ و دستخط شریف خود مرزائی فرمایند کہ باعث افتخار باشند غیر از ندوہ کد ام مولوی غلام محمد ہوشیار پوری وارد امرتسرا ز مدت دو ماہ شدہ است فتوائے ہذا نزد وے فرستادم مشار الیہ دستخط نمود و گفت اگر دریں فتویٰ دستخط کنم ندوہ از من چیز ارشود کش بدین، ازیں جہت مرزبان بلکہ رابسیا بدین فتویٰ در حق ندوہ می شود زیہ وہ چہ نوشتہ آید حراکم اللہ عن الاسلام و المسلمین۔ مکتبس بندہ کثیر المعاصی و اعظم محمد عبدالغنی از امرتسر کراہ گمر با گلہ کو چہ کذا اشارہ۔

بخدمت شریف جناب فیض مآب قاطع فساد و بدعات، جہالت و غمراہی کو دفع کرنے والے، حنفی علما، کا فخر، گمراہ نجدی فرقہ کے اصول کو مٹانے والے مولانا مولوی احمد رضا خاں صاحب رحمۃ اللہ تعالیٰ ہمیں اس کے علوم سے بہرہ ور فرمائے، سلام و تحیت مسنونہ پیش ہوں، ولی مراد واضح ہو کہ جب سے اس علاقہ میں قادیانی فتور و فساد برپا ہوا ہے قانونی آزادی کی وجہ سے اس بے دین اسلام کے ڈاکو پر علماء کی گرفت نہ ہو سکی ابھی ایک واقعہ حنفی شخص کے ہاں ہوا ہے کہ اس کے نکاح میں مسلمان عورت تھی وہ شخص مرزائی ہو گیا اس کی مذکورہ عورت نے اس کے کفریات سن کر اس سے علیحدگی اختیار کر کے اپنے والد کے گھر چلی گئی، الہذا اس واقعہ اور آئندہ سبب اب او، مرزائیوں کی تنبیہ کے لئے یہ فتویٰ طبع کرایا ہے

امید ہے کہ آپ بھی اپنی میر اور دستخط سے اس کو مزین فرمائیں گے جو کہ باعث افتخار ہوگا۔ ندوہ کا ایک نمائندہ مولوی غلام محمد ہوشیار پوری دو ماہ سے امرتسر میں آیا ہوا ہے میں نے یہ فتویٰ اس کے پاس بھیج دیا کہ وہ دستخط کر دے تو اس نے کہا اگر میں نے اس فتویٰ پر دستخط کئے تو ندوہ والے مجھ سے ہراس ہو جائیں گے اس کے منہ میں خاک ہو، اس کی اس بات کی وجہ سے شہر کے لوگ ندوہ والوں سے نہایت بدظن ہو گئے ہیں۔ مزید کیا لکھوں، اللہ تعالیٰ آپ کو اسلام اور مسلمانوں کی طرف سے جزا عطا فرمائے، مکتبس بندہ کثیر المعاصی و اعظم محمد عبدالغنی از امرتسر کراہ گمر با گلہ کو چہ کذا اشارہ۔ (ت)

الجواب

الحمد لله وحده والصلوة والسلام على من لا نبى بعده وعلى اله وصحبه المكرمين عنده رب اني اعوذ بك من همزات الشياطين واعوذ بك رب ان يحضروني۔ (تمام تعریفیں اللہ وحدہ لا شریک کے لئے ہیں، اور صلوة و سلام اس ذات پر جس کے بعد نمی نہیں ہے اور اس کی آل و اصحاب پر جو عزت و کرامت والے ہیں اسے رب امیں تیری پناہ چاہتا ہوں شیطان کی کھلی بدگوئیوں سے اور تیری پناہ چاہتا ہوں انکے حاضر ہونے سے۔ ت)

اللہ تعالیٰ دین حق پر استقامت عطا فرمائے اور ہر ضل و وبال و نکال سے بچائے، قادیانی مرزا کا اپنے آپ کو مسیح و مثل مسیح کہنا تو شہرہ آفاق ہے اور حکم آنکھ ع عیب مہ جملہ کفشی بنرش نیز گلو (شراب کے مقام میں جان کے کتاب اس کے جہنمی بیان کرتا)

فقیر کو بھی اس دعویٰ سے اللہ حق ہے، مرزا کے مسیح و مثل مسیح ہونے میں اصلاحات نہیں مگر اللہ نہ مسیح کلمۃ اللہ علیہ صلوة اللہ علیہ بلکہ مسیح و خیال علیہ نعوذ و انکان، پسے اس اعلانے کا آپ کی

نسبت سہا بن پور سے سوال آیا تھا جس کا ایک مبسوط جواب ولد اعز فاضل نوجوان مولوی حامد رضا خاں محمد حنفی نے لکھا اور بنام تاریخی "النصاوم الربانی علی اسراف القادیانی" مسنی کیا۔ یہ رسالہ حامی سنن، ملکی فتن، ہندوہ جنس، ہندووی قلن، مکرنا قاضی عبدالوحید صاحب حنفی فردوسی صہبن عن الحسن نے اپنے رسالہ مبارکہ تحفہ حنفیہ میں کہ عظیم آباو سے ماہوار شائع ہوتا ہے طبع فرمایا، بحمد اللہ تعالیٰ اس شہر میں مرزا کا قتل آ یا۔ اور اللہ قادر ہے کہ کبھی نہ لائے، اس کی تحریرات یہاں نہیں ہتیں، عجیب نظم نے جو اقوال ملعونہ اس کی کتابوں سے بہ نشان صفحات نقل کئے مثیل مسج ہونے کے ادعا کو شاعت و نجاست میں ان سے کچھ نسبت نہیں ان میں صاف صاف انکار ضروریات دین اور بوجہ کثیرہ کفر و ارتداد مبین ہے فقہ ان میں سے بعض کی اجمالی تفصیل کرے۔

کضر اول: مرزا کا ایک رسالہ ہے جس کا نام "ایک خطی کا ازالہ" ہے، اس میں لکھتا ہے: میں احمد ہوں جو آیت فُیْشُوا بِرَسُولِیاتی من بعدی اسمہ احمد میں مراد ہے آپ کریم کا مطلب یہ ہے کہ سیدنا مسیح ربانی عیسیٰ بن مریم روح اللہ علیہ السلام نے بنی اسرائیل سے فرمایا کہ مجھے اللہ نے تمہاری طرف رسول بنا کر بھیجا ہے تو ریت کی تصدیق کرتا اور اس رسول کی خوشخبری سنا تا جو میرے بعد تشریف لائے والا ہے جس کا نام پاک احمد ہے ﷺ۔ ازالہ کے قول ملعون مذکور میں صراحت اذاعا ہوا کہ وہ رسول پاک جن کی جلوہ افروزی کا مژدہ حضرت مسیح لائے معاذ اللہ مرزا قادیانی ہے۔

کضر دوم: توضیح الامرام طبع ثانی صفحہ ۹ پر لکھتا ہے کہ "میں محدث ہوں اور محدث۔۔۔ بھی

توضیح الامرام مطبوعہ پشاور، تہذیبیہ، ۱۹

لا اله الا الله لقد کذب عدو الله انما المسلمون (اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں، لیکن اللہ نے جھوٹ بولا اے مسلمانو!) سید احمد ثین عمر فروق اعظم علیہ السلام ہیں کہ انہیں کے دھمکے حدیث محدثین آئی۔ انہیں کے

ایک معنی سے نبی ہوتا ہے۔

کضر سوم: دافع البلاء مطبوعہ ریاض ہند صفحہ ۹ پر لکھتا ہے "سچا خدا وہی ہے جس نے قادیان میں اپنا رسول بھیجا۔"

کضر چہارم: عجیب تخم نے نقل کیا، ونیز میگوید کہ خدائے تعالیٰ نے براہین احمدیہ میں اس عاجز کا نام امتی بھی رکھا ہے اور نبی بھی، ان اقوال خبیثہ میں:

اولاً: کلام الہی کے معنی میں صریح تحریف کی کہ معاذ اللہ آپ کریم میں یہ شخص مراد ہے نہ کہ حضور ﷺ۔

حدیث میں ہم نے اس پر اطلاع دی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: قد کان فیما مضی قبلکم من الامم الناس محدثون فان یکن فی امتی منهم احد فانه عمر بن الخطاب رواہ احمد والبخاری عن ابی ہریرۃ واحمد ومسلم والترمذی والنسائی عن ام المؤمنین الصدیقة وحی اللہ تعالیٰ علیہا، انہی امتوں میں کچھ لوگ محدث ہوتے تھے جنی فراست صادق والہام حق والے، اگر میری امت میں ان میں سے کوئی ہوگا تو وہ ضرور عمر بن خطاب ہے (اے احمد اور بخاری نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے اور عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے) ام المؤمنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کیا۔

فادوق اعظم نے ثبوت کے کوئی معنی نہ پائے صرف ارشاد فرمایا: لو کان بعدی منی لکان عمر بن الخطاب رواہ احمد والترمذی والحاکم عن عقبہ بن عامر وانطونی فی الکبیر عن عیصہ بن مالک وحی اللہ تعالیٰ علیہا، ترجمہ: اگر میرے بعد کوئی نبی ہو سکتا تو عمر ہوتا، (اے احمد و ترمذی اور عیصہ بن عامر سے اور جرانی نے کبیر میں عیصہ بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کیا ہے)۔

مگر ہتاج کو محدث حادث کہ حدیث شریف ہے نہ محدث، یہ ضرور ایک معنی پر لپکا ہو گیا الا لعنة اللہ علی الکاذبین (خیر دارہ جہولوں پر خدا کی لعنت ہے۔۔۔ ابو العیاض ناقص العلمین۔)

توضیح الامرام مطبوعہ ریاض ہند، تہذیبیہ، ۱۹

دافع البلاء مطبوعہ ریاض ہند، اسلام آباد، ۲۱

ثانی: نبی اللہ و رسول اللہ و کلمۃ اللہ عیسیٰ روح اللہ علیہ الصلوٰۃ والسلام پر افتراء کیا اور اس کی بشارت دینے کو اپنا تشریف انا بیان فرماتے تھے۔

ثالث: اللہ جلّ جلالہ پر افتراء کیا کہ اس نے عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کو اس شخص کی بشارت دینے کے لئے بھیجا، اور اللہ جلّ جلالہ فرماتا ہے: **ان الدین یفترون علی اللہ الکذب لا یفلحون** (القرآن حکیم ۱۶/۱۶) بیشک جو لوگ اللہ جلّ جلالہ پر جھوٹ بہتان اٹھاتے ہیں فلاح نہ پائیں گے۔ اور فرماتا ہے: **انما یفتوی الکذب الذین لا یؤمنون** (القرآن حکیم ۱۶/۱۵) ایسے افتراء وہی باندھتے ہیں جو بے ایمان کافر ہیں۔

رابع: اپنی گھڑی ہوئی کتاب براہین غلامیہ کو اللہ جلّ جلالہ کا کلام ٹھہرایا کہ عدائے تعالیٰ نے براہین احمدیہ میں یوں فرمایا، اور اللہ جلّ جلالہ فرماتا ہے: **فویل للذین یکتبون الکتاب بایدبہم ثم یقولون ہذا من عند اللہ لیشتروا بہ ثمنًا قلیلًا فویل لہم مما کتبت ایدبہم وویل لہم مما یکسبون** (القرآن حکیم ۲/۹۷) خرابی ہے ان کے لئے جو اپنے ہاتھوں کتاب لکھیں پھر کہہ دیں یہ اللہ کے پاس سے ہے تاکہ اس کے بدلے کچھ واپس قیمت حاصل کریں، سو خرابی ہے ان کے لئے ان کے لکھے ہاتھوں سے اور خرابی ہے ان کے لئے اس سبب سے۔

ان سب سے قطع نظر ان کلمات ملعونہ میں صراحتہ اپنے لئے نبوت و رسالت کا ادعا کیجید ہے اور وہ باجماع قطعی کفر صریح ہے، فقیر نے رسالہ **جزاء اللہ عدوہ بابانہ ختم النبوة** ج ۱ ص ۳۱۷ خاص اسی مسئلے میں لکھا اور اس میں آیت قرآن عظیم اور ایک سو (۱۱۰) حدیثوں اور تیس (۳۰) نصوص کو جلوہ دیا اور ثابت کیا کہ محمد رسول اللہ ﷺ کو خاتم النبیین ہونا ان کے زمانہ میں خواہ ان کے بعد کسی نبی جدید کی بعثت کو یقیناً قطعاً محال و باطل جاننا فرض اجل و جزو ایمان

ہے ولکن رسول اللہ و خاتم النبیین (القرآن حکیم ۳۳/۳۴) (ہاں اللہ کے رسول ہیں اور سب نبیوں کے پچھلے۔ ت) نص قطعی قرآن ہے اس کا منکر نہ منکر بلکہ شک کرنے والا نہ شک کہ ادنیٰ ضعیف احتمال خفیف سے تو ہم خلاف رکھنے والا قطعاً اجماعاً کافر ملعون مقلد فی النیر ان ہے، نہ ایسا کہ وہی کافر ہو بلکہ جو اس کے اس عقیدہ ملعونہ پر مطلع ہو کر اسے کافر نہ جانے وہ بھی، کافر ہونے میں شک و تردد کو براہ دے وہ بھی کافر ہیں، الکفر جلی الکفر ان ہے، قول دوم و سوم میں شائد وہ یا اس کے اذنب آج کل کے بعض شیاطین سے کیجھ کر تاویل کی آریں کہ یہاں نبی و رسول سے معنی لغوی مراد ہیں یعنی خبردار یا خبر و ہندو اور فرستہ و مگر یہ محض ہوس ہے۔

اول: صریح لفظ میں تاویل نہیں سنی جاتی، فتاویٰ خلاصہ و فصول عمدیہ و جامع التصولین و فتاویٰ ہندیہ وغیرہا میں ہے: **واللفظ للعمادی لو قال انا رسول اللہ او قال بالفارسیۃ من پیغمبرم یرید بہ من پیغام مہ یوم یکفیر یعنی اگر کوئی اپنے آپ کو اللہ کا رسول کہے یا پڑبان فارسی کہے میں پیغمبر ہوں اور مراد یہ ہے کہ میں کسی کا پیغام پہنچانے والا اپنی ہوں کافر ہو جائے گا۔**

امام قاضی عیاض کتاب "الشفاء فی تعریف حقوق المصطفیٰ" میں فرماتے ہیں: **قال احمد بن ابی سلیمان صاحب سحنون رحمہما اللہ تعالیٰ فی رجل قبل لہ لا وحق رسول اللہ فقال فعل اللہ برسول اللہ کذا و ذکر کلاما فیبحا، فقلیل لہ ما تقول یا عدو اللہ فی حق رسول اللہ فقال لہ اشد من کلامہ الاول ثم قال انما اردت برسول اللہ العقر فقل ابن ابی سلیمان للیدی** (فتاویٰ ہندیہ الباب التاسع فی احکام المرتدین، نورانی کتب خانہ، پشاور ۲۰۱۲ء)

سأله اشهد عليه وأنا شريكك برید فی قتله و ثواب ذلك، قال حبيب بن الربیع لان ادعاء التاویل فی لفظ صراح لا یقبل یعنی امام احمد بن ابی سلیمان تمیز و رفیق امام بخون، ہمارا اللہ تعالیٰ سے ایک مردک کی نسبت کسی نے پوچھا کہ اس سے کہا گیا تھا رسول کے حق کی قسم اس نے کہا اللہ رسول اللہ کے ساتھ ایسا کیا کرے اور ایک بدگلم ذکر کیا کہا گیا اے دشمن خدا تو رسول اللہ کے بارے میں کیا کہتا ہے تو اس سے بھی سخت تر لفظ بکا پھر بولا میں نے تو رسول اللہ سے کچھ مراد لیا تھا۔ امام احمد بن ابی سلیمان نے مستثنیٰ سے فرمایا تم اس پر گواہ ہو جاؤ اور اسے سزائے موت دلانے اور اس پر جو ثواب ملے جو اس میں تمہارا شریک ہوں، (یعنی تم حاکم شرع کے حضور اس پر شہادت دو اور میں بھی سہمی کروں گا کہ ہم تم دونوں حکم حاکم اسے سزائے موت دلانے کا ثواب عظیم پائیں) امام حبيب بن ربيع نے فرمایا یہ اس لئے کہ کھلے لفظ میں تاویل کا دعویٰ مسوع نہیں ہوتا۔

مولانا علی قاری شرح شفاء میں فرماتے ہیں: ثم قال انما اردت برسول الله العقب فانه ارسل من عندا لحق وسلط على المخلوق تاويلا للمساللة العرفية بالارادة اللغوية وهو مردود عند القواعد الشرعية ۲ یعنی وہ جو اس مردک نے کہا کہ میں نے کچھ مراد لیا، اس طرح اس نے رسالت عرفی کو معنی لغوی کی طرف ڈھالا کہ کچھ کو بھی خدا ہی نے بھیجا اور خلق پر مسلط کیا ہے، اور ایسی تاویل تو بعد شرع کے نزدیک مردود ہے۔

۱- الشفاء فی تعريف حقوق المصطفى القسم الرابع الباب الاول، مطبع شركة صحافية فی بيروت، ۱۰۹/۲

۲- شرح الشفاء لعلی قاری مع نسیم الریاض الباب الاول دار الفکر بیروت ۳۳۳/۲

علامہ شہاب فضاہی نسیم الریاض میں فرماتے ہیں: هذا حقيقة معنی الارسل وهذا عما لا شک فی معناه وانكاره مكابرة لكنه لا یقبل من قائله و ادعاؤه انه مراده لبعده غاية البعد، وصرف اللفظ عن ظاهره لا یقبل كما لو قال انت طالق قال اردت محمولة غیر مربوطة لا یلتفت لمثله و بعد هذيانا ۱- ملنقطان یعنی یہ لغوی معنی جن کی طرف اس نے ڈھالا ضرور ہر شک حقیقی معنی ہیں اس کا انکار ہر دھری ہے ہاں ہمہ قائل کا ادعا مقبول نہیں کہ اس نے یہ معنی لغوی مراد لئے تھے، اس لئے کہ یہ تاویل نہایت دور از کار ہے اور لفظ کا اس کے معنی ظاہر سے پھیر ہمسوع نہیں ہوتا جیسے کوئی اپنی عورت کو کہے تو طالق ہے اور کہے میں نے تو یہ مراد لیا تھا کہ تو کھلی ہوئی ہے بندھی نہیں ہے (کہ لغت میں طالق کثرت و بکتے ہیں) تو ایسی تاویل کی صرف التفات نہ ہوگا اور اسے نہ بیان سمجھا جائے گا۔

ثانفيا: وہ ہاتھن ان اغاظ کو اپنے لئے مدح و فضل جانتا ہے، نہ ایک ایسی بات کہ

دندان تو جملہ درد ہا تند ہشمان تو زیر اہر و اند

(حیرت تمام، انت نہ میں میں تیری آگاہیں اہر کے نیچے ہیں است)

کوئی عقل بلکہ نیم پاگل بھی ایسی بات کو جو ہر انسان ہر عقلی ہمار بلکہ ہر جانور بلکہ ہر کافر مرتد میں موجود و محسوس مدح میں ذکر نہ کریگا نہ اس میں اپنے لئے افضل و شرف جانے گا بھلا کہیں براہین قاطعہ میں یہ بھی لکھا کہ سچا خدا وہی ہے جس نے مرزا کی ناک میں دو (۲) نشے رکھے، مرزا کے کان میں دو (۲) گھونٹے بنائے، یا خدا نے براہین احمدیہ میں لکھا ہے کہ اس عاجز کی ناک ہونٹوں سے اوپر اور بھوٹوں کے نیچے ہے، کیا ایسی بات لکھنے والا پورا جنتوں پکا پاگل نہ کہلایا جائے گا۔ اور شک نہیں کہ وہ معنی لغوی یعنی کسی چیز کی خبر رکھنا یا دینا یا بیہنا ہوا

۱- نسیم الریاض شرح الشفاء للقاضی عیاض الباب الاول دار الفکر بیروت ۳۳۳/۲

ہونا، ان مثالوں سے بھی زیادہ عام ہیں، بہت جانوروں کے ناک کان بھونیں اصلاً نہیں ہوتیں مگر خدا کے بھیجے ہوئے وہ بھی ہے، اللہ نے انہیں عدم سے وجود کی پیٹھ سے مادہ کے پیٹ سے دنیا کے میدان میں بھیجا جس طرح اس مروجہ غیبت نے تجھ کو رسول یعنی لغوی بنایا۔ مولوی معنوی تدریس، لغوی مشکوی شریف میں فرماتے ہیں:

۱۔ کل یوم طوفی شان، نحواں مروارید کا روپے لعلے ماں

(روزانہ اللہ تعالیٰ اپنی شان میں، پنہاں کو نکال دے، کس وقت نہ سمجھتے)

۲۔ کترین کاوشی کہ ہر روز است آں کورے شکر روان میکند

(اس کا معمول کام ہر روز یہ ہوتا ہے کہ روزانہ تین لکھ روپے فراہم کرتے)

۳۔ لشکرے از صلاب سوئے امہات بہر آں نادر رم روید نبات

(ایک لشکر پتوں سے امہات کی طرف، تاکہ نوروں کے جوں میں پیدا کیں ظاہر فرمائے)

۴۔ لشکرے از ارحام سوئے خاکدان تا زرمادہ پرگرد چہاں

(ایک لشکر، جس کے جوں سے زمین کی طرف، تاکہ زرمادہ سے جہاں کو نہ فرمائے)

۵۔ لشکرے از خاکداں سوئے اصل تا بہریند ہر کسے حسن عمل

(ایک لشکر، نیات سے ہوتی جانب تاکہ ہر ایک اپنے عمل کی جزا کو دیکھے)

حق ﷻ فرماتا ہے: فارسلنا علیہم الطوفان والجواند و القمل

و الضفادع والدم، (الترجمہ: ہم نے فرعونوں پر بھیجے طوفان اور نڈیاں

اور کونیں اور مینڈکیں اور خون۔)

کیا مرزا ایسی ہی رسالت پر فخر رکھتا ہے جسے نڈی اور مینڈک اور کون اور کتے

اور سب کو شامل مانے گا، ہر جانور بلکہ ہر حجر و شجر بہت سے عیون سے خبرداد ہے اور ایک

۱۔ اموی المعنوی تدریس کہ در بارے نبوت کلت لای نورانی کتب خانہ چہ در دفتر اول ص ۷۷

دوسرے کو خبر دینا بھی صحیح احادیث سے ثابت ہے

حضرت مولوی تدریس، المعنوی ان کی طرف سے فرماتے ہیں:

۱۔ سمیعہ و بصیرہ و خوشیم ہا نما حرماس مانا مشیم

(ہم آپس میں سنتے، دیکھتے، اے اور خوش ہیں ہم حرموں کے سامنے ہمارا مولیٰ ہیں۔)

اللہ ﷻ فرماتا ہے: وان من شئی الا بسبح بحمدہ ولكن لا نفقهون

تسبیحہم (الترجمہ: ۲۲/۱) ترجمہ: کوئی چیز ایسی نہیں جو اللہ کی حمد کے ساتھ اس کی تسبیح نہ کرتی

ہو مگر ان کی تسبیح تمہاری سمجھ میں نہیں آتی۔ حدیث میں ہے رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں: ہا من

شئی الا یعلم انی رسول اللہ الا کفرۃ او فسقۃ الجن والانس رواہ الطبرانی

فی الکبیر عن یعلی بن مرة ﷺ وصحاحہ خاتم الحفاظ۔ ترجمہ: کوئی چیز ایسی نہیں

جو مجھے اللہ کا رسول نہ جانتی ہو سوا کافر جن اور آدمیوں کے۔ (طبرانی نے کبیر میں یعلیٰ بن مرہ

سے روایت کیا اور خاتم الحفاظ نے اسے صحیح کہا۔) حق سبحانہ تعالیٰ فرماتا ہے: فمکث غیر

بعید فقال احطت بمعالم تحف بہ وجنتک من سیا نبأ یقین۔ (القرآن الکریم

۲۲/۱) ترجمہ: کچھ دیر ٹھہر کر بدہار گاہ سلیمانی میں حاضر ہوا اور عرض کی مجھے ایک بات وہ

معلوم ہوئی ہے جس پر حضور کو اطلاع نہیں اور میں خدمت عالی میں ملک سہا سے ایک یقینی خبر

لے کر حاضر ہوا ہوں۔ حدیث میں رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں: ہا من صبا ولا

۱۔ اموی المعنوی حکایت اور کبیر کے کراڑے انورہ، نورانی کتب خانہ چہ در دفتر سوم ص ۷۷

۲۔ المعجم الطبری حدیث ۶۷۳، المعجم المصنفیہ بیروت ۲۲/۲۲

المجامع الطبری حدیث ۸۰۲۸، دار لکتاب احادیث بیروت، الجزء الثانی ص ۳۹۲

رواح الاوبقاع الارض بنادی بعضہا بعضا، یا جارة، هل مریک الیوم عبد صالح صلی علیک او ذکر الله؟ فان قالت نعم رأت ان لها بذلك فضلا۔
رواد الطبرانی فی الاوسط وابونعیم فی الحلیۃ عن انس رضی اللہ عنہ۔ ترجمہ: کوئی صحیح اور شام ایسی نہیں ہوتی کہ زمین کے کٹڑے ایک دوسرے کو پکار کر نہ کہتے ہوں کہ اسے ہمسائے! آج تجھ پر کوئی ٹیک بند و بڑا جس نے تجھ پر نماز پڑھی یا ذکر الہی کیا، اگر وہ کھرا جواب دیتا ہے کہ ہاں تو وہ پوچھنے والا کھرا اعتقاد کرتا ہے کہ اسے تجھ پر فضیلت ہے۔ (اسے طبرانی نے اوسط میں اور ابونعیم نے حلیہ میں حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کیا۔)

تو خبر رکھنا، خبر دینا سب کچھ ثابت ہے۔ کیا مرزا ہر اینٹ پتھر، ہر بت پرست کافر، ہر بچہ بندہ، ہر کتے سؤ کو بھی اپنی طرح لپی و رسول کہے گا؟ ہرگز نہیں، تو صاف روشن ہوا کہ معنی لغوی ہرگز مراد نہیں بلکہ یقیناً وہی شرعی و عرفی رسالت و نبوت مقصود اور کفر و ارتداد یقیناً قطعی ہو جاتا۔

وبعبارة اخرى معنی کے چار ہی قسم ہیں، لغوی، شرعی، عرفی، عام یا خاص، یہاں عرف عام، مقبیہ وہی معنی شرعی ہے جس پر کفر قطعاً حاصل، اور ارادہ لغوی کا اوعاء یقیناً باطل، اب یہی رہا کہ فحریب وہی عوام کو یوں کہہ دے کہ میں نے اپنی خاص اصطلاح میں نبی و رسول کے معنی اور رکھے ہیں جن میں مجھے شک و شک سے امتیاز بھی ہے اور حضرات انبیاء علیہم السلام کے وصف نبوت میں اشتراک بھی نہیں، مگر حدیث لفظ ایسا باطل اوعاء، اصلاً شرعاً عقلاً عرفاً کسی طرح یا بیشتر سے زیادہ وقعت نہیں رکھتا، ایسی جگہ لغت و شرع و عرف عام سب سے الگ اپنی ہی اصطلاح کا مدعی ہونا قابل قبول ہو تو کبھی کسی کافر کی کسی سخت سے

سخت بات پر گرفت نہ ہو سکے کوئی مجرم کسی مظلوم کی کسی ہی شدید توہین کر کے مجرم نہ ٹھہر سکے کہ ہر ایک کو اختیار ہے اپنی کسی اصطلاح خاص کا دعویٰ کر دے جس میں کفر و توہین کچھ نہ ہو، کیا زیادہ کہہ سکتا ہے خدا وہ ہیں جب اس پر اعتراض ہو کہہ دے میری اصطلاح میں ایک کو دو کہتے ہیں، کیا عمرو جنگل میں سؤ کو بھی گناہ کیج کر کہہ سکتا ہے دو قادیانی بھاگا جاتا ہے، جب کوئی مرزائی گرفت چاہے کہہ دے میری مراد وہ نہیں جو آپ سمجھے میری اصطلاح میں ہر جھگڑے یا جنگلی کو قادیانی کہتے ہیں، اگر کہے کوئی منہ بہت بھی ہے تو جواب دے کہ اصطلاح میں مناسبت شرط نہیں لا مشاحۃ فی الاصطلاح (اصطلاح میں کوئی اعتراض نہیں) آخر سب جگہ منقول ہی ہوں، کیا ضرور لفظ مرثیٰ بھی ہوتا ہے جس میں معنی اول سے منہ بہت اصلاً منظور نہیں، معہذا قادی، بمعنی جلدی کنندہ ہے یا جنگل سے آنے والا۔ قاموس میں ہے: قادت قادیۃ جاء قوم قادم قادیۃ و الفرس قادیۃ اسرع۔ ترجمہ: قوم جلدی میں آئی، قادت قادیۃ کا ایک معنی قادت من البادیۃ یا قادت الفرس جنگل سے آیا، یا گھوڑے کو تیز کیا۔

تو دین اس کی جمع اور قادیانی اس کی طرف منسوب یعنی جلدی کرنے والوں یا جنگل سے آنے والوں کا ایک، اس منہ بہت سے میری اصطلاح میں ہر جھگڑے جنگلی کا نام قادیانی ہوا، کیا زید کی وہ تقریر کسی مسلمان یا عمرو کی یہ توجیہ کسی مرزائی کو مقبول ہو سکتی ہے، حاشا و کذا کوئی عاقل ایسی باتوں کو نہ مانے گا بلکہ اسی پر کیا موقوف، یوں اصطلاح خاص کا اوعاء مسوع ہو جائے تو دین و دنیا کے تمام کا رخاٹے درہم ہر ہم ہوں، غور تفسیر شوہروں کے پاس سے نکل کر جس سے چاہیں نکاح کر لیں کہ ہم نے تو ایسا بوجہ و قبول نہ کیا تھا، اجازت

لیتے وقت ہاتھ بٹھا، ہماری اصطلاح (ہاں) بمعنی (ہوں) یعنی کلمہ چڑھانے کا رہے لوگ بیچ نامے کلمہ مرد بٹھری کر اگر جائے ادویں چھین لیں کہ ہم نے تو بیچ نہ کی تھی چٹا کلمہ تھا، ہماری اصطلاح میں عاریت یا اجارے کو بیچنا کہتے ہیں الحی غیو ذلک من فسادات لا تحصى (ایسے بہت سے فسادات ہوں گے۔ ست) تو ایسی جھوٹی تاویل والا خود اپنے معاملات میں اسے نہ مانے گا، کیا مسلمانوں کو زن و ماں اللہ و رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) سے زیادہ پیارے ہیں کہ جو رو اور چاند اس کے ہپ میں تاویل میں اور اللہ و رسول کے معاملے میں ایسی ناپاک بناویں قبول کر لیں لا الہ الا اللہ مسلمان ہرگز ایسے مردود بہانوں پر التفات بھی نہ کریں گے انہیں اللہ و رسول اپنی جان اور تمام جہان سے زیادہ عزیز ہیں و اللہ الحمد جل جلالہ و صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نمودان کا رب جل و علا قرآن عظیم میں ایسے بیہودہ عذروں کا دربار عطا چکا ہے، فرماتا ہے: قُلْ لَا تَعْتَدُوا قَدْ كَفَرْتُمْ بَعْدَ اِيْمَانِكُمْ (انقرآن المزمع ۱۰/۵) ترجمہ: ان سے کہہ دو یہاں نے نہ بناؤ بیشک تم کافر ہو چکے ایمان کے بعد۔ والعداۃ باللہ تعالیٰ رب العالمین۔

مثلاً: کفر چہا دم میں امتی و ثنی کا مقابلہ صاف اسی معنی شرعی و عرفی کی تعیین کر رہا ہے۔

واجباً کفر اول میں تو کسی جہوئے اوعائے قبول کی بھی گنجائش نہیں، آیت میں قطعاً معنی شرعی ہی مراد ہیں نہ کہ لغوی، نہ اس شخص کی کوئی اصلاح خاص، اور اسی کو اس نے اپنے نفس کے لئے مانا تو قطعاً یقیناً بمعنی شرعی ہی اپنے نبی اللہ و رسول اللہ ہونے کا بدلی اور و لیکن رسول اللہ و خاتم النبیین (قرآن النہر ۲۳/۲۰) (ہاں اللہ کے رسول ہیں اور سب نبیوں میں پہلے سے) کا منکر اور باجماع قطعی جمع امت مرحومہ و کافر ہوا، سچ فرمایا ہے خدا کے سچے رسول سچے خاتم النبیین محمد مصطفیٰ ﷺ نے کہ عنقریب میرے بعد آئیں گے

لثُلُوفِ دَجَالُونَ كَذَّابُونَ كَلِمَةً يَزْعُمُ أَنَّهُ نَبِيٌّ تَمِيزُ (۳۰) دجال کذاب کہ ہر ایک اپنے کو نبی کہے گا وانا حاتم النبیین لا نبی بعدی (۱) حالانکہ میں خاتم النبیین ہوں میرے بعد کوئی نبی نہیں: امنت امنت صلی اللہ تعالیٰ علیک وسلم (ترجمہ: میں ایمان لایا میں ایمان لایا اللہ تعالیٰ آپ پر صلوٰۃ و سلام نازل فرمائے۔ ت) اسی لئے فقیر نے عرض کیا تھا کہ مرزا ضرور مثیلی مسیح ہے صدق بلکہ مسیح دجال کا کہ ایسے مدعیوں کو یہ لقب ضرور بارگاہِ رسالت سے عطا ہوا (۱) العباد باللہ ربہ العظیم۔

کفر و پنجم: دافع الہوا جس پر حضرت مسیح علیہ السلام سے اپنی برتری کا اظہار کیا ہے۔

کھڑو ششہم: اسی رسالے کے صفحہ ۷ پر لکھا ہے:

ابن مریم کے ذکر کو چھوڑو

اسی سے مجتہد غلام احمد ہے۔

کفر ہفتم: اشتہار معیار الاخیر میں لکھا ہے میں بعض نبیوں سے بھی افضل ہوں۔ یہ ادعا بھی باجماع قطعی کفر و ارتداد و یقینی ہیں، فقیر نے اپنے فتویٰ مستی بہ رد الرفضہ میں شفاء شریف امام قاضی عیاض و روضۃ امام نووی و ارشاد اسد ری امام قسطلانی و شرح عقائد نسفی و شرح مقاصد امام تفتازانی و اعلام امام ابن حجر مکی و منہج الروض علامہ قرمی و طریقہ محمدیہ علامہ برکوی وحدیقہ ندیہ مولیٰ نابلسی وغیرہا سب کثیر و کے نصوص سے ثابت کیا ہے کہ باجماع

۱۰ جامع ترمذی، ابواب الفتن، باب لا تقوم الساعة فی اثنین کئی کتاب خالد رشیدی، دہلی ۱۳۵۳ھ مسند احمد بن حنبل
۱۱ روافض، ۱/۲۹۶

في واقع الحياة الاجتماعية

۳۰۰ دافع ابداء ضیاء الہیہ ص ۳۰۰

مسلمین کوئی ولی کوئی غوث کوئی صدیق بھی کسی نبی سے افضل نہیں ہو سکتا، جو ایسا کہ قطعاً ایمان کا فطرہ ہے، ازاں جملہ شرح صحیح بخاری شریف میں ہے: النبی الفضل من الولی وهو امر مقطوع بہ والقاتل بخلافہ کافر کانه معلوم من الشرع بالضرورة (ترجمہ: یعنی ہر نبی ہر ولی سے افضل ہے اور یہ امر یقینی ہے اور اس کے خلاف کہنے والا کافر ہے کہ یہ ضروری بات دین سے ہے۔)

کفر و غم میں اسے ایک اعلیٰ دلیل کی گنجائش تھی کہ یہ لفظ (نبیوں) تکلمہ میں نہ ہوں نہیں بلکہ (نبیوں) پہ لفظ ہم با ہے یعنی بھگتی در کنار کہ خود ان کے تو لال گرو کا بھائی ہوں ان سے تو اخلل ہوا کی چاہوں میں تو بعض نبیوں سے بھی انقض ہوں کہ انہوں نے صرف آئے دال میں ڈنڈی ماری اور یہاں وہ اتھ بھیر کی شہیوں کا دین ہی اڑ گیا، مگر افسوس کہ دیگر تصریحات نے اس تاویل کی جہ نہ رکھی۔

کفر ہشتم: ازالہ صفحہ ۳۰ پر حضرت مسیحؑ پر اسناد و اسلام کے معجزات کو جن کا ذکر خداوند تعالیٰ بطور احسان فرماتا ہے مسمیٰ مکتبہ کرچہ ہے۔ اگر میں اس قسم کے معجزات کو مسمیٰ نہ جانتا تو ابن مریم سے کہہ نہ رہتا لیہ کفر متعدد کفروں کا ذخیرہ ہے معجزات کو مسمیٰ مکتبہ کہنا ایک کفر کہ اس شذیر پر وہ معجزہ نہ ہوئے بلکہ خدا ایک کسی کرشمے ٹھہرے، اگلے کافروں نے بھی ایسا ہی کیا تھا۔ اذ قال اللہ یا عیسیٰ بن مریم اذکر نعمتی علیک وعلی والدتک، اذ ایلدتک بروح القدس قد تکلم الناس فی المهد وکھلا ج واذ علمتک الکتاب والحکمۃ والنورۃ والانجیل ج واذ تخلق من الطین

۱. ازین راهی شریعت صحیح بخاری کتاب احکام باب ۱۰۰. و منتخب للعالمین فی مدار الکتاب العربی ج ۱ ص ۲۱۳.

ع ۱۲۱: ویا مہر پاشاں الہند امرتسر، بھارت، ص ۱۱۲

[illegible]

مفسر یزید بتایا جاو کہ، بات ایک ہی جہتی یعنی الہی معجزے نہیں کسی دھوکے
ہیں، ایسے ہی منکروں کے خیال ضلال کو حضرت مسیح کلمۃ اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے بار
بار بتا کید و فرمادیا تھا اپنے معجزات مذکورہ ارشاد کرنے سے پہلے فرمایا: انی قد جنتکم
بایۃ من ربکم انی اخلق لکم من الطین کھیمۃ الطیر الایۃ (قرآن کریم ۳۰/۲۷) میں
تمہارے پاس رب کی طرف سے معجزے لایا کہ میں مٹی سے پرند بناتا اور چوہ تک مار کر اسے
خیزاتا اور اندھے اور بدن بھڑے کو شفا دیتا اور خدا کے حکم سے مردے جیٹا اور جو کچھ گھر سے
کھا کر آؤ اور جو کچھ گھر میں اٹھا رکھو وہ سب تمہیں ہناتا ہوں۔ اور اس کے بعد فرمایا: ان فی
ذلک لآیۃ لکم ان کنتم من منین (قرآن کریم ۳۰/۲۸) ترجمہ: بیشک ان میں تمہارے
لئے بڑی نشانی ہے اگر تم ایمان لاؤ۔ پھر مکرر فرمایا: جنتکم بایۃ من ربکم فانفقوا اللہ

وَأَطِيعُوا (القرآن الكريم ۵۰/۲) ترجمہ: میں تمہارے رب کے پاس سے معجزہ لایا ہوں تو خدا سے! رو اور میرا حکم مانو۔

مگر جو حضرت عیسیٰ (علیہ السلام) کے رب کی نہ مانے وہ حضرت عیسیٰ (علیہ السلام) کی کیوں ماننے لگا، یہاں تو اسے صاف گنجائش ہے کہ اپنی بڑائی بھی کرتے ہیں
کس نہ گوید کہ دوزخ میں تڑش سنت
(کوئی نہیں کہتے کہ میرا جھوٹ تڑش ہے۔ ت)

پھر ان فقرات کو مکرر و جان دو سرا کفر یہ کہ کہ امت اگر اس بنا پر ہے کہ وہ فی نفسہ مذموم و کام تھے جب تو کفر ظاہر ہے قال اللہ تعالیٰ: تِلْكَ الرُّسُلُ فَضَّلْنَا بَعْضَهُمْ عَلَى بَعْضٍ (القرآن الكريم ۱۵۲/۲) ترجمہ: یہ رسول ہیں کہ ہم نے ان میں ایک کو دوسرے پر فضیلت دی۔ اور اسی فضیلت کے بیان میں ارشاد ہوا: وَأَنزَلْنَا عِيسَى ابْنَ مَرْيَمَ الْبَيْتِ وَأَنزَلْنَاهُ بَرُوحَ الْقُدُسِ (القرآن الكريم ۲/۵۳) ترجمہ: اور ہم نے عیسیٰ بن مریم کو معجزے دے اور جبریل سے اس کی تائید فرمائی۔

اور اگر اس بنا پر ہے کہ وہ کام اگرچہ فضیلت کے تھے مگر میرے منصب اعلیٰ کے لائق نہیں تو یہ بھی نئی پر اپنی تفصیل ہے ہر طرح کفر و ارتداد قطعی سے مفر نہیں، پھر ان کلمات شیطانیہ میں مسیح کلمت اللہ سے اللہ تعالیٰ علی سیدہ علیہ السلام کی تحقیر ٹھہرا کفر ہے اور ایسی ہی تحقیر اس کلام ملعون کفر ششم میں تھی اور سب سے بڑھ کر اس کفر نہم میں ہے کہ ازالہ صفحہ ۱۶۱ پر حضرت مسیح علیہ السلام کی نسبت لکھا: ”بوجہ مسریم کے عمل کرنے کے تنویر باطن اور توحید اور دینی استقامت میں کم درجے پر بلکہ قریب ناکام رہے اِنَّا لَنَاقِلُهُ وَآلَا الْبِدَاجِعُونَ، اَلَا لَعْنَةُ

اللہ علی اعداء النبیاء اللہ و علی اللہ تعالیٰ علی النبیاء و علیہم السلام۔ (ہم اللہ کی ملکیت اور ہم اس کی طرف ہی لوٹنے والے ہیں، انبیاء اللہ کے دشمنوں پر اللہ تعالیٰ کی لعنت، اللہ تعالیٰ کی رحمتیں اس کے انبیاء علیہم السلام پر اور برکتیں اور سلام۔ ت)

ہر نبی کی تحقیر مطلقاً کفر قطعی ہے جس کی تفصیل سے شفاء شریف و شریح شفاء و سیف مسؤل امام تقی الملک والدین سبکی دروضہ امام نووی و وجہ امام گردی و اعلام امام حجر مکی وغیرہ بالتصانیف امیر کرام کے دفتر گونج رہے ہیں نہ کہ نبی بھی کون نبی مرسل نہ کہ مرسل بھی کیسا مرسل اولوا العزم نہ کہ تحقیر بھی قطعی کہ مسریم کے سبب نور باطن نہ نور باطن بلکہ دینی استقامت نہ دینی استقامت بلکہ نفس توحید میں کم درجہ بلکہ ناکام رہے اس ملعون قول لعن اللہ قائلہ و قابلہ (اسے کہنے والے اور قبول کرنے والے پر اللہ کی لعنت) نے اولوا العزمی و رسالت و نبوت و رکنار اس عبداللہ و کلمۃ اللہ و روح اللہ علیہ وسلم و حجۃ اللہ کے نفس ایمان میں کلام کر دیا اس نکاح جواب ہمارے ہاتھ میں کیا ہے سو اس کے کہ: اِنَّ الدِّينَ يُلْذَنُ اللّٰهُ وَرَسُولُهُ لِعَنِيمِ اللّٰهِ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ وَاعْذِلْهُمْ عَذَابًا مُّهِينًا (القرآن الكريم ۵۵/۳۷) بیشک جو لوگ ایذا دیتے ہیں اللہ اور اس کے رسول کو ان پر اللہ نے لعنت کی دنیا و آخرت میں اور ان کے لئے تیار کر رکھا ہے ذلت کا عذاب۔

کھڑ دھم: ازالہ صفحہ ۲۲۹ پر لکھتا ہے: ایک زمانے میں چار سونیوں کی پیشگوئی تھیں کہ ہوتی اور وہ جھوٹے تھے یہ صراحت انبیاء علیہم السلام کی تکذیب ہے عام اقوام کفر لعنہم اللہ کا ۱۔ یہ اس کی پیش بندی ہے کہ یہ کتاب اپنی ہی میں ہمیشہ پیشگوئیاں باطل کرتا ہے اور نہایت الہی و آتے دن جھوٹی بنا کرتی ہیں تو یہاں یہ بتانا چاہتا ہے کہ پیشگوئی غلط پڑی کچھ شان نبوت کے خلاف نہیں محض اللہ کے انبیاء میں جی رہتا ہے۔ (انجم برہم)

کفر حضرت موسیٰ علیہ السلام نے یوں ہی تو بیان فرمایا: کذب قوم لوط بن المرسلین (القرآن ۱۵۵/۲۶) کذب عاتق بن المرسلین (القرآن ۱۲۲/۲۶) کذب ثمود المرسلین (القرآن ۱۲۱/۲۶) کذب قوم لوط بن المرسلین (القرآن ۱۲۰/۲۶) کذب اصحاب الایکھ المرسلین (القرآن ۱۱۶/۲۶) (لوط کی قوم نے پیغمبروں کو جھٹلایا، عاتق نے رسولوں کو جھٹلایا، ثمود نے رسولوں کو جھٹلایا، لوط کی قوم نے رسولوں کو جھٹلایا، بن والوں نے رسولوں کو جھٹلایا۔ ت)

اگر کرام فرماتے ہیں، جو نبی پر اس کی لائی ہوئی بات میں کذب جائز فرماتے اگرچہ وقوع نہ جانے یا جناح کفر ہے نہ کہ حافظ اللہ چار سو انبیاء کا اپنے اخبار باغیب میں کہ وہ ضرور اللہ ہی کی طرف سے ہوتا ہے۔ واقع میں چھوٹا بوجہ، شفا شریف میں ہیں۔ من دان بالوحدانية وصحة النبوة ولبوة بنينا صلى الله تعالى عليه وسلم ولكن جوز على الانبياء الكذب فيما اتوا به ادعى في ذلك المصلحة بزعمه اولم يدعها فهو كافر باجماع الترجمة: یعنی جو اللہ تعالیٰ کی وحدانیت نبوت کی حقانیت ہمارے نبی ﷺ کی نبوت کا اعتقاد رکھتا ہو یا نبی محمد ﷺ پر اسلام پر انکی باتوں میں کذب جائز مانے خواہ بزرگم خود اس میں کسی مصلحت کا ادعا کرے یا نہ کرے ہر طرح بالاتفاق کافر ہے۔

ظالم نے چار سو کہہ کر گمان کیا کہ اس نے باقی انبیاء کو تکذیب سے بچایا حالانکہ یہی آیتیں جو انہی تلاوت کی گئی ہیں شہادت دے رہی ہیں کہ اس نے آدم نبی اللہ سے محمد رسول اللہ تک تمام انبیاء کرام پر انہیں اسلام کو کاذب کہہ دیا کہ ایک رسول کی تکذیب

الشقاء بعريف حقوق المصطفى فصل في بيان ما هو من المفالات مكتبة شركة صحابه

في بلاد الهند ۲۹۹/۲

تمام مرسلین کی تکذیب ہے۔

دیکھو تو لوط و عاتق و لوط و شعيب علیہم السلام نے اپنے ایک ہی نبی کی تکذیب کی تھی مگر قرآن نے فرمایا: قوم لوط نے سب رسولوں کی تکذیب کی، عاتق نے کل پیغمبروں کو جھٹلایا، ثمود نے جمیع انبیاء کو کاذب کہا، قوم لوط نے تمام رسل کو جھٹلایا، ایک والوں نے سارے نبیوں کو دروغ کو کہا، یونسی و اذہاس قاتل نے نہ صرف چار سو بلکہ جمیع انبیاء و مرسلین کو کذاب مانا۔ فللعن الله من كذب احدا من انبيائه وصلى الله تعالى على انبيائه ورسوله والصلوة عليهم اجمعين، وجعلنا منهم وحشرنا فيهم وادخلنا معهم دارالعيم بجاههم علة وبرحمته بهم ورحمتهم بنا الله ارحم الراحمين وحمد لله رب العلمين، (اللہ تعالیٰ کے کسی نبی کو جھٹلانا کہنے والے پر اللہ تعالیٰ کی لعنت اور اللہ تعالیٰ اپنے انبیاء و رسولوں پر اور ان کے وسیلہ سے تمام مومنین پر رحمت فرمائے اور ہمیں ان میں بنائے، ان کے ساتھ حشر اور ان کے ساتھ جنت میں داخل فرمائے، ان کی اپنے ہاں و جنت اور ان پر اپنی رحمت اور انکی ہم پر رحمت کے سبب وہ برحق بزرگیم و رحمن ہے سب حمدیں اللہ تعالیٰ کے لئے جو سب جہانوں کا رب ہے۔ ت)

طبرانی معجم کبیر میں ویرحنی علیہ السلام سے راوی رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں: انی اشهد عدد تراب الدنيا ان مسيلمة كذاب ترجمہ: بیشک میں ذرہ ہائے خاک تمام دنیا کے برابر گواہیاں دیتا ہوں کہ مسیلمہ (جس نے زمانہ اقدس میں اوعانے نبوت کیا تھا) کذاب ہے۔

وانا اشهد معك يا رسول الله (یا رسول اللہ! میں بھی آپ کے ساتھ گواہی

المعجم الكبير حديث ۳۱۲ از ویرحنی مشہور الحنفی المکتبة الفیصلیہ بیروت ۱۵۲/۲۲

دیتا ہوں) اور محمد ﷺ کی بارگاہِ علم پناہ کا یہ ادنیٰ کتنا بعد و دور تھا ہے رجب و ستارہ ہائے آسمان گواہی دیتا ہے اور میرے ساتھ تمام ملائکہ، سنوت وارض و صامان عرش گواہ ہیں اور خود عرش عظیم کا مالک گواہ ہے و کفی باللہ شہیدا (قرآن المکریم ۲۸/۲۸) اور اللہ کافی ہے گواہ۔ (ت) کہ ان اقوال مذکورہ کا قائل یہ پاک کافر مرتد ناپاک ہے۔

آمر یہ اقوال مرزا کی تحریروں میں اسی طرح ہیں تو اللہ واللہ و یقیناً کافر اور جو اس کے ان اقوال یا ان کے امثال پر مطلع ہو کر اسے کافر نہ کہے وہ بھی کافر، منکر و مفسد اور اس کے اراکین کہ صرف طوطے کی طرح کلمہ گوئی پر مدار اسلام رکھتے اور تمام ہدیوں گمراہیوں کو حق پر جاننے، خدا کو سب سے یکساں راضی مانتے، سب مسلمانوں پر مذہب سے الادعوے دینا لازم کرتے ہیں جیسا کہ ندوہ کی روداد اول و دوم و رسالۃ اتفاق وغیرہ میں مصرح ہے ان اقوال پر بھی اپنا و حق قاعدہ ملعونہ مجرکہ کلمہ گوئی، پھریت کا اعلیٰ نمونہ جاری رکھیں اس کی تکفیر میں چون و چرا کریں تو وہ بھی کافر، دو اراکین بھی کفار، مرزا کے پیرو اگرچہ خود ان اقوال انجس الاول کے معتقد نہ بھی ہوں مگر جب کہ صریح کفر و کلمہ ارتداد دیکھتے سنتے پھر مرزا کو اہم و پیشوا و مقبول خدا کہتے ہیں قطعاً یقیناً سب مرتد ہیں سب مستحق نار و شفاء شریف میں ہے: نکفر من لم یکفر من ذان بغیر ملۃ المسلمین من الملل او وقف فیہم او شک۔ یعنی ہم ہر اس شخص کو کافر کہتے ہیں جو کافر کو کافر نہ کہے یا اسکی تکفیر میں توقف کرے یا شک رکھے۔ شفاء شریف نیز فتاویٰ بزازیہ و درود و غرور و فتاویٰ خیر یہ و درجہ و مجمع الانہر وغیرہ میں ہے: من شک فی کفرہ و عدلہ فقد کفر۔ ترجمہ: جو اس

۱۔ یہ اقوال دوسرے کے منقول تھے اس فتوے کے بعد مرزا کی محض کئی تحریروں خود نظر سے گزریں جن میں قطعی کفر بظہر ہے اور شیعہ یقیناً کافر مرتد ہے۔

۲۔ الشفاء بعریف حقوق المسلمین فی فصل فی بیان ما ہو من المتفلات مکتبہ شریکۃ صحابہ فی البلاد والعصالیہ ۲/۲۵

۳۔ درمختار باب لمرۃ، مطبعہ ممبئی، دہلی ۱/۳۵۶

کے کفر و عذاب میں شک کرے یقیناً خود کافر ہے۔ اور جو شخص باوصف کلمہ گوئی و ادعاۓ اسلام، کفر کرے وہ کافروں کی سب سے بدتر قسم مرتد کے حکم میں ہے، ہدایہ و درمختار و عالمگیری وغیرہ ملتقی الامم و مجمع الانہر وغیرہ میں ہے: صاحب الہوی ان کان یکفر فہو بمنزلۃ المرتد (بدعتی اگر کفر کرے تو وہ مرتد کے حکم میں ہے۔ ت) فتاویٰ ظہریہ و طریقہ محمدیہ و حدیقہ ندیہ و برجنی شرح نقایہ و فتاویٰ ہندیہ میں ہے: اهلواء القوم بخار جون عن ملۃ الاسلام واحکامہم احکام المرتدین۔ یہ لوگ دین اسلام سے خارج ہیں اور انکے احکام ایسے مرتدین کے احکام ہیں۔

اور شوہر کے کفر کرتے ہی عورت نکاح سے فوراً نکل جاتی ہے، اب اگر بے اسلام لائے اپنے اس قول و مذہب سے بغیر توبہ کے یا بعد اسلام و توبہ عورت سے بغیر نکاح جدید کئے اس سے قربت کرے زنائے محض ہو جو اولاد ہو یقیناً ولد الزنا ہو، یہ احکام سب ظاہر اور تمام کتب میں وارد و سائر ہیں۔ فی الدر المختار عن غنیۃ ذوی الاحکام مایکون کفراً اتفاقاً بیطل العمل والنکاح واولادہ اولاد زنا سل ودرمختار میں غنیۃ ذوالاحکام سے منقول ہے جو بالاتفاق کفر ہو وہ عمل، نکاح کو باطل کر دیتا ہے اسکی اولاد ولد الزنا ہے۔ اور عورت کا کل مہر اس کے ذمہ عائد ہونے میں بھی شک نہیں جب کہ خلوت صحیحہ ہو چکی ہو کہ ارتداد کسی دین و ساقط نہیں کرتا۔ فی التنبیہ وراثۃ کسب اسلامہ وراثۃ المسلم بعد قضاء دین اسلامہ و کسب ردۃ فی بعد قضاء دین ردۃ مع ترجمہ: تنویر میں ہے قرضہ کی ادائیگی کے بعد اس کے اسمائی وقت کی کمائی کا وارث مسلمان ہے اور اس کے ارتدادی دور کی کمائی بیت المال میں جمع ہوگی۔ اور مجمل تو فی الحال

۱۔ درمختار فی وصایا المذنب وغیرہ مطبعہ ممبئی، دہلی ۲/۳۳۳

۲۔ فتاویٰ ہندیہ باب التاسع فی احکام المرتدین، نورانی کتب خانہ پشاور ۲/۲۶۲

۳۔ درمختار باب لمرۃ، مطبعہ ممبئی، دہلی ۱/۳۵۶

۴۔ درمختار باب لمرۃ، مطبعہ ممبئی، دہلی ۱/۳۵۶

آپ ہی واجب الادا ہے، رہا مؤجل وہ ہنوز اپنی اجل پر رہے گا، مگر یہ کہ مرتد بحال ارتداد ہی مرجائے یا دارالحرب کو چلا جائے اور حاکم شرع حکم فرمادے کہ وہ دارالحرب سے ملحق ہو گیا اس وقت مؤجل بھی فی الحال واجب الادا ہو جائے گا اگرچہ اجل موجود میں ہی نہیں بریں باقی ہوں۔ فی الدر ان حکم القاضی بلحاظ حل دینہ الی رد المحتار لا ند بالذحاق صار من اهل الحرب وهم اموات فی حق احکام الاسلام فصار کالاموات، الا انه لا يستقر لحاقه الا بالقضاء لا بحتمال العود، واذا تقرر موته تثبت الاحکام المتعلقة به کما ذکر نھر ۲ (رد مختار میں ہے کہ اگر قاضی نے مرتد کو دارالحرب سے ملحق ہونے کا فیصلہ دے دیا تو اس کا دین لوگوں کو طال ہے، رد المحتار میں ہے کیونکہ دارالحرب سے لاحق ہونے پر حربی ہو گیا اور حربی اسلام کے احکام میں مژدوں کی طرح ہوتے ہیں مگر اس کا طوق قاضی کے فیصلہ پر دائمی قرار پائے گا کیونکہ قس ازین اس کے واپس دارالاسلام آنے کا احتمال ہے، تو جب اس کی موت ثابت ہوگئی تو موت سے متعلق تمام احکام نافذ ہو جائیں گے صبیحہ کہ نہر نے ذکر کیا۔ ت) (اداء وصغار ضرور اس کے قبضے سے نکال لی جائے گی، حلدرا علی دینہم الاتری انہم صرحوا بنزع الولد من الام الشفیعۃ المسلمۃ ان کانت فاسقۃ والولد یعقل ینحیی علیہ التخلیق بسیرھا الذمیمۃ فما ظنک بالاب المرتد والعبد باللہ تعالیٰ قال فی رد المحتار الفاجرة بمنزلة الکتابیۃ فان الولد ینحیی عنہا الی ان یعقل الادیان کما سیأتی خوفا علیہ من تعلمہ منہا ما نفعہ فکذا الفاجرة ۳ (و انت تعلم الولد لا یحضنہ الاب الا بعد ما بلغ سبعۃ او تسعۃ وذلک عصر العقل قطعاً فیحرم الدفع الیہ ویجب النزع منه وانما اخرجنا الی هذا لان

رد مختار باب المرتد، مؤجل، ص ۳۵۹

۲ رد مختار باب المرتد، دارالافتاء، التراث العربی بیروت ۲۰۰۱/۳

۳ رد مختار باب الفجریۃ، دارالافتاء، التراث العربی بیروت ۲۰۰۱/۲

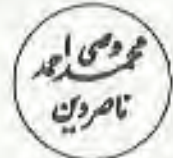
الملک لیس بید الاسلام والا فان سلطان ابن یقعی المرتد حتی یبحث عن حضانتہ الاتری الی قولہم لا حضانتہ لمرتدة لا لہا تضرب وتحبس کالیوم فانہ ینفرد للحضانتہ فاذا کان ہذا فی المحبوس فما ظنک بالمقتول ولكن ان الله والا الیہ راجعون ولا حول ولا قوة الا باللہ العلی العظیم۔ تاہم بچوں کے دین کے خطرے کی وجہ سے، کیا آپ نے نہ دیکھا کہ فقہاء نے مسلمان شفیق ماں اگر فاسقہ ہو تو اس سے بچے کو الگ کرنے کی تصریح کی ہے بچے کے کھدار ہونے پر اس کی ماں کے بڑے اخلاق سے متاثر ہونے کے خوف کی وجہ سے، تو مرتد باپ کے بارے میں تیرا کیا گمان ہوگا، والعیاذ باللہ تعالیٰ، رد المحتار میں فرمایا کہ فاجر عورت اہل کتاب عورت کے حکم میں ہے کہ اس کے پاس بچہ صرف اس وقت تک رہے گا جب تک دین بچھنے نہ پائے جیسا کہ بیان ہوگا، اس خوف سے کہ کہیں بچہ اس کے اثم سے متاثر نہ ہو جائے، تو فاجرہ عورت کا بھی یہی حکم ہے، اور تجھے علم ہے کہ والد بچے کو سات یا نو سال کے بعد ہی اپنی پرورش میں لیتا ہے اور یہ بچہ کی عمر ہے لہذا بچے کو اس کے سپرد کرنا حرام ہے اور اس سے الگ کر لینا ضروری ہے اور ہم نے یہ ضرورت اس لئے محسوس کی کہ یہ ملک مسلمان کے اختیار میں نہیں ورنہ اسلامی حکمران مرتد کو تب چھوڑے گا کہ مرتد کی پرورش کا مسئلہ زیر بحث آئے، آپ نے غور نہیں کیا کہ فقہاء کا ارشاد ہے کہ مرتد کو حق پرورش نہیں ہے کیونکہ وہ قید میں سزا یافتہ ہوگی جیسا کہ آج ہے لہذا وہ پرورش کرنے کی فرصت کہاں پاسکتی ہے تو یہ حکم قیدی کے متعلق ہے تو مقتول مرتد کے متعلق تیرا کیا گمان ہو سکتا ہے، لیکن ہم اللہ تعالیٰ کا مال اور ہم اسی کی طرف اٹھنے والے ہیں۔ ولا حول ولا قوة الا باللہ العلی العظیم۔ ت

غمران کے نفس یا مال میں بدعوے ولایت اس کے تصرفات موقوف رہیں گے اگر پھر اسلام لے آیا اور اس مذہب ملعون سے توبہ کی تو وہ تصرف سب صحیح ہو جائیں گے اور

۱ فان سلطان الاسلام مأمور بقتله لا يجوز له ابتلاؤه بعد ثلثة ايام ۱۲ منہ ترجمہ کیونکہ اسلامی حکمران کو مرتد کے قتل کا حکم ہے تو اسے چار دنوں کے بعد باقی رکھنے کا حق نہیں ہے۔

اگر مرتد ہی مر گیا یا دار الحرب کو چھو گیا تو باطل ہو جائیں گے، فی الدرائم مختار بیطل منه اتفاقاً ما يعتمد الملة وهي خمس النكاح والذبيحة والصيد والشهادة والارث ويتوقف منه اتفاقاً ما يعتمد المساواة وهو المفاوضة، او ولاية متعدية وهو التصرف على ولده الصغير، ان اسلم نفذ وان هلك اولحق بداء الحرب وحكم بلحقه بطلان اہ مختصراً نسال الله الثبات على الايمان وحسبنا الله ونعم الوكيل وعليه التكلان ولا حول ولا قوة الا بالله العلي العظيم وصلى الله تعالى على سيدنا ومولانا محمد وآله وصحبه اجمعين، آمين والله تعالى اعلم، (درمختار میں ہے مرتد کے وہ تمام امور بالاتفاق باطل ہیں جن کا تعلق دین سے ہو اور وہ پانچ امور ہیں: نکاح، ذبیحہ، شکار، گواہی اور وراثت، اور وہ امور بالاتفاق موقوف قرار پائیں گے جو مساوات عمل مثلاً لین دین اور کسی پروانیت اور یہ ناپالغ اولاد کے بارے میں تصرفات ہیں، اگر وہ دوبارہ مسلمان ہو گیا تو موقوف امور نافذ ہو جائیں گے، اور اگر وہ ارتداد میں مر گیا یا دار الحرب پہنچ گیا اور قاضی نے اس کے طوق کا فیصلہ دے دیا تو وہ امور باطل ہو جائیں گے، اہ مختصراً ہم اللہ تعالیٰ سے ایمان پر ثابت قدمی کے لئے دعا گو ہیں، ہمیں اللہ تعالیٰ کافی ہے اور وہ اچھا وکیل ہے اور اس پر ہی بھروسہ ہے، لاحول ولا قوة الا بالله العلي العظيم، وصلى الله تعالى على سيدنا ومولانا محمد وآله وصحبه اجمعين، آمين، والله تعالى اعلم۔ م)

قدیر احمد رضا قادری غفرلہ



پروفیسر، دارالافتاء، جامعہ اسلامیہ، علی گڑھ، ۲۰۱۷ء



قَهْرُ الدِّيَانِ عَلَى مُرْتَدِّ بَقَائِيَانِ

(سن ۱۴۲۳ھ / ۱۹۰۵ء)

تَصْنِيفُ لَطِيفُ

از: امام اہلسنت مجتہدین اہل سنت حضرت علامہ مولانا مفتی قاری عارف
امام احمد رضا عفتن، محدث قادری برکاتی، مفتی، بریلوی، علی گڑھ

نعت

از: امام اہلسنت امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ

مصطفیٰ (ﷺ) خیر الوری ہو	سرور ہر دوسرا ہو
سب سے اول سب سے آخر	ابتداء ہو انتہاء ہو
تھے ویلے سب نبی تم	اصل مقصود ہدی ہو
سب بشارت کی ازاں تھے	تم ازاں کا مدعا ہو
سب تمہاری ہی خبر تھے	تم مؤخر مبتداء ہو
قرب حق کی منزلیں تھے	تم سفر کا منتہی ہو
حق درودیں تم پہ بھیجے	تم مدام اس کو سرا ہو

کیوں رضا مشکل سے ڈریے
جب نبی (ﷺ) مشکل کشا ہو

الحمد لله وكفى، سمع الله لمن دعا، ليس وراء الله منتهى، ان ربي لطيف لما يشاء، صلوات العلى الاعلى، وتسليماته المنزهة عن الانتهاء، وبركاته التى تنمى وتنمى، على خاتم النبيين جميعا، فمن تنبأ بعده نائما او ناقصا فقد كفر وغوى، الله اكبر على من عاث وعثا، ومرد وعصى، وفي هوة هواه هوى، اللهم اجرنا من ان نذل ونخزى، او نزل ونشقى، ربنا وانصرنا بنصرك على من طغى وبغى، او حبل واصل عن سبيل الاهتداء، صل على المولى والى وصحبه ابدا ابدا، واشهد ان لا اله الا الله وحده لا شريك له احدا صمدا، وان محمدا عبده ورسوله بالحق ودين الهدى، صلى الله تعالى عليه وعلى اله وصحبه دائما سرمدا۔

ترجمہ: تمام تعریفیں اللہ تعالیٰ کے لئے، دعا کرنے والے کیلئے کفایت فرماتا اور منتہا ہے، اللہ تعالیٰ کے بغیر کو منتہی نہیں بیشک میرا رب جس پر چاہے اظہر فرماتا ہے، اللہ تعالیٰ کی صلواتیں، تسلیات اور برکتیں جو بڑھتی ہیں اور انتہا سے پاک ہیں تمام انبیاء کے خاتم پر، تو جو آپ کے بعد نام یا ناقص نبوت کا مدعی ہوا تو وہ کافر ہوا اور گمراہ، اللہ تعالیٰ ہر سرکش، باغی، کھلے نافرمان اور اپنی خواہش کے گڑھے میں گرنے والے پر غالب و بلند ہے، اے باری تعالیٰ! ہمیں ذلت، رسوائی، بھسلنے اور بدبختی سے محفوظ فرما۔ یا اللہ! ہماری اپنی خاص مدد فرما ہر باغی اور سرکش اور جو بھی گمراہ ہو اور گمراہ کرتا ہو سیدھے طریقے سے ان سب کے خلاف۔ اور رحمت نازل فرما ہمارے آقا پر اور ان کی آل و اصحاب پر ہمیشہ ہمیشہ اور میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی برحق معبود نہیں، وہ وحدہ لا شریک احد صمد ہے اور یہ کہ محمد (ﷺ) اس کے خاص بندے اور برحق رسول ہیں اور اس کا دین ہدایت ہے۔ اللہ تعالیٰ کی رحمت نازل ہو ان پر اور ان کے آل و اصحاب پر دائمی۔ ت

اللہ اکبر علی من عنا وتکبر

(اللہ تعالیٰ ہر سرکش اور تکبر پر غالب و بلند ہے۔)

مذہبے اس مشغولی تاخیر شد
مہلتے ہایست تاخول شیر شد

(اس مشغولی کو ایک مذہب تاخیر ہوئی، غول کے دودھ بننے کے لئے مدت چاہیے۔)

اللہ تعالیٰ اپنے دین کا ناصر، اپنے بندوں کا کفیل، وحسبنا اللہ ونعم الوکیل،
رسالہ ماہواری ترقی قادیانی کی ابتداء حکمت الہیہ نے اس وقت پر رکھی تھی کہ یہاں دو چار
جاہلان محض اس کے مرید ہو آئے، مسلمانوں نے حسب حکم شرع شریف ان سے میل جول،
ارتباط، سلام، کلام یک نخت ترک کر دیا۔ دین میں فساد، مسلمانوں میں فتنہ پیدا کرنے
والوں نے یہ العذاب الادنیٰ دون العذاب الاکبر (القرآن حکیم ۱۱/۳۲) (ترجمہ:
بڑے عذاب سے قس و دنیاوی چھوٹا عذاب چکھا) مسلمانوں پر حملے میں اپنی چستی میں کوئی کمی
نہ کی، بس نہ چلا تو متواتر عرضیاں دیں کہ ہر پانی بند ہے، ہم پر زندگی تلخ ہے، بیدار مغر
حکومت ایسی القویات کو کب سختی، ہر بار جواب ملا کہ مذہبی امور میں دست اندازی نہ ہوگی،
مسلمان آپ اپنا انتظام کریں، آخر بحکم آنگہ ع

دست بگیرد سر شمشیر تیز

(چیز کو ادا کرنا، تھم جی بھرا۔)

ایک بے قید پرچہ روہیل کھنڈ گزٹ میں اشتہار چھاپا کہ علماء شہر اگر علمائے طرفین سے
مناظرہ کرائیں اور وہ بھی اس شرط پر کہ دونوں طرف سے خود ہی منتظم رہیں تو ہمیں اطلاع
دیں کہ ہم بھی مرزائی ملاؤں کو بلا لیں اور اس میں علمائے اہلسنت کی شان میں کوئی دقیقہ بد
زبانی و اکاذیب بہتانی و کلمات شیطانی کا اٹھا نہ رکھا، یہ حرکت نہ فقط ان بے علم بے فہم
مرزائیوں بلکہ بعنوانہ تعالیٰ خود مرزا کے حق میں کمالا بحث عن حقیقہ بظلفہ (اس کی

طرح جوانی موت اپنے کھر سے کرید کر نکالے۔ ت) سے کم نہ تھی۔

مست بازو نیچل میکلہ
نیچر بامردا نہیں چنگل

(بر لایم و جاہل کو بھیرا) آہلی پہنچے والے مرد سے بچہ آزمائی کا۔ ت)

مرزا انجا کہ عسیٰ ان نکو ہوا شینا و هو خیر لکم (القرآن حکیم ۲۱۹/۲) قریب ہے
کہ تم بگوار کچھو گے بعض چیزیں اور وہ تمہارے لئے بہتر ہوں گی۔ ت)
ع خدا شریعے پر انگیز کہ خیر مآدراں باشد
(اللہ تعالیٰ ایسا شر لانا ہے جس میں ہماری خیر ہو۔ ت)

یہ ایک قیمتی تحریک خیر ہو گئی جس نے اس ارادہ رسالہ کی سلسلہ جنہائی فرمادی،
اشتہار کا جواب اشتہاروں سے دیا گیا۔ مناظرہ کے لئے ایک رافکہ مرزا قادیانی کو پیام دیا،
اس کے ہونا کہ اقوال اذیہ نے رسالت و نبوت و افضلیت مسن الانبیاء وغیرہ کافر و ضلال کا
خاکہ اڑایا، گالیوں کے جواب میں گالی سے قطعی احتراز کیا، صرف اتنا دھوا دیا کہ تمہاری آج
کی گالی نرالی نہیں، قادیانی تو ہمیشہ سے اللہ و رسول و انبیائے سابقین و ائمہ دین سب کو
گالیاں سناتا رہا ہے، ہر عبارت اس کی کتابوں سے بحوالہ صفحہ مذکور ہوئی، مضمون کثیر تھا،
متعدد پرچوں میں اشاعت منظور ہوئی، ہدایت نوری بجواب اطلاع ضروری، نام رکھ گیا،
اس میں دعوت مناظرہ، شرائط مناظرہ، طریق مناظرہ، مبادی مناظرہ سب کچھ موجود ہے۔

اس مختصر تحریر نے اپنی سک منیر میں متعدد سلاسل لئے، سلسلہ دشنام ہائے قادیانی
بر حضرت ربانی و رسولان ربانی و محبوبان یزدانی، سلسلہ کفریات و ضلالت قادیانی، سلسلہ
تناقضات و تباہات قادیانی، سلسلہ دجالی و تلبیسات قادیانی، سلسلہ جہالات و بھلائیات
قادیانی، سلسلہ تاحیلات، سلسلہ سوالات اور واقعیاتی ضروریات مختلف مضامین پر کلام کی

متفقہ ہوتی ہیں اور اس کے اکثر رسائل الٹ پھیر کر انہیں دھماکے کے تین پات کے حامل،
نہذا ہر رسالے کے جدا گانہ رو سے انہیں سلاسل کا انتظام احسن واولیٰ۔

اب بعونہ تعالیٰ اسی ہدایت نوری سے ابتدائے رسالہ ہے اور مولیٰ تعالیٰ مدد
فرمانے والا ہے، اس کے بعد وقتاً فوقتاً رسائل و مضامین میں حسب حاجت اندراج گزیریں
مناسب، کہ جو کلام جس سلسلے کے متعلق آتا جائے بہ شمار سلسلہ اسی کی سلک میں اسلاک
پائے جو نیا کلام اس سلاسل سے جدا شروع ہو اس کے لئے تازہ سلسلہ موضوع ہو۔
اعتراضات کے تازیانے نے جن کا شمار خدا جانے اول تا آخر ایک سلسلہ میں مضمون اور
براعتراض حاشیہ پر تازیانہ یا اس کی علامت "ت" لکھ کر چند اعداد اور۔

مسلمانوں سے تو بے قصہ تعالیٰ یقینی امید مدد و موافقت ہے، مرزائی بھی اگر
تعصب چھوڑ کر خوف خدا اور روز جزاء سامنے رکھ کر دیکھیں تو بعونہ تعالیٰ امید ہدایت ہے
وما توفیقی الا باللہ علیہ توکلت والیہ انیب و صلی اللہ تعالیٰ علی سیدنا
محمد والیہ و صحبہ اللہ ہو القریب المجیب۔

ہدایت نوری: بجواب اطلاع ضروری

بسم اللہ الرحمن الرحیم ط

نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم خاتم النبیین والہ و صحبہ اجمعین ط
اس میں قادیانی کو دعوت مناظرہ اور اس کے بعض سخت بولناک اقوال کا تذکرہ ہے۔
اللہ تعالیٰ مسلمانوں کو دین حق پر استقامت اور اعدائے دین پر فتح و نصرت بخشے، آمین!
رویکل کنڈ گزٹ مطبوعہ یکم جولائی ۱۹۰۵ء فقیر غفرلہ میں تصور حسین نیچہ ہند کے نام
سے ایک مضمون بعنوان "اطلاع ضروری" نظر سے گزرا جس میں اولاً علمائے اہلسنت

نصرہم اللہ تعالیٰ پر سخت زبان درازی و افتراء پروازی کی ہے، کوئی دقیقہ توہین کا باقی نہ
رکھا اور آخر میں عمائد شہر کوثر غیب دی ہے کہ علمائے طرفین میں مناظرہ کراویں کہ حق جس
طرف ہوگا ہر ہو جائے۔

ہر ذی عقل جاننا ہے کہ بچہ بند صاحب جیسے بے علم فاضل، کیا کلام و خطاب کے
قابل، بلکہ فوج کی اگاز آندھی کی پچھاڑی مشہور ہے، جس فوج کی یہ اگاڑی یہ ہراؤل،
اس کی پچھاڑی معلوم از اول، مگر اپنے دینی بھائیوں سے دفع فتنہ لازم، لہذا دونوں باتوں
کے جواب کو یہ ہدایت نوری دو عدد پر منقسم، آئندہ حسب حاجت اس کے شمار کا اللہ عالم
(پہلے عدد میں) ان گالیوں کا جواب مشین جو علمائے اہلسنت کو دی گئیں۔

پیارے بھائیو! عزیز مسلمانو! کیا یہ خیال کرتے ہو کہ ہم گالیوں کا جواب گالیاں
دیں؟ حاشا للہ! ہرگز نہیں بلکہ ان دل کے مریضوں اور ان کے ساختہ مسیح مرزا قادیانی کو گالی
کے جواب میں یہ دکھائیں گے، ان کی آنکھیں صرف اتنا دکھا کر کھولیں گے کہ سستہ و ہنوا
تمہاری گندی گالی تو آج کی نئی نرالی نہیں، قادیانی بہادر ہمیشہ سے علماء و ائمہ کو سڑی گالیاں
دینے کا دھنسی ہے، استغفر اللہ! علماء و ائمہ کی کیا گنتی، وہ کون سی شدید خبیثت ناپاک گالی ہے
جو اس نے اللہ کے محبوبوں، اللہ کے رسولوں بلکہ خود اللہ واحد قہار کی شان میں اٹھا رکھی ہے،
یہ اطلاع ضروری کی پہلی بات کا جواب ہوا۔

(دوسرے عدد) میں بعونہ تعالیٰ قادیانی مرزا کو دعوت مناظرہ ہے، اس میں
شرائط مناظرہ مندرج ہیں اور نیز اس کا طریق مذکور ہے جو نہایت متین و مہذب اور احتیاط
فتنہ سے یکسر دور ہے اس میں قادیانی کی طرح فریقین مقابل پر شرائط میں کوئی سختی نہ رکھی گئی
بلکہ قادیانی کی باگ و سیلی کی اور اس کی شنگی کھول دی گئی ہے اس میں بحولہ تعالیٰ شرائط
کے ساتھ مہادی بھی ہیں جو کمال تہذیب و متانت سے ضلالت ضال کے کاشف اور مناظرہ

حس کے ہادی بھی ہیں۔

ایک مدعی دئی گواہی کہ اپنے وحی کنندوں کو جو رات دن اس پر اترتے رہتے ہیں جمع کر رکھے اور اپنی حال کی اور پچھلی قوت سب حق کا وارہارنے کے لئے ملے۔ ہاں ہاں قادیانی کو تیار ہو رہا چاہیے اس سخت وقت کے لئے جب واحد قہار اپنی مدد مسلمانوں کے لئے نازل فرمائے گا اور جھوٹی مسکتی جھوٹی وحی کا سب جال بچھو بیٹھ جائے گا۔ وما ذلک علی اللہ بعزیز لقد عز نصر من قال وقوله الحق ان جندنا لہم الغلبون ولن یجعل اللہ للکفرین علی المؤمنین سبیلاً والحمد للہ رب العالمین۔ (اور یہ اللہ تعالیٰ پر گمراہ نہیں، اس ذات کی مدد غالب جس نے فرمایا اور اس کا فرمان برحق ہے کہ ہمارا تیار کرو لشکر ہی ان پر غالب رہے گا، اور اللہ تعالیٰ کا فردوں کو مومنوں پر ہرگز راہ نہ دے گا، الحمد للہ رب العالمین۔ ت) یہ دوسرا عدد بحولہ تعالیٰ اس کے متصل ہی آتا ہے، اب بعونہ تعالیٰ پہلے عدد کا آغاز ہوتا ہے۔ وما توفیقی الا باللہ علیہ توکلت والیہ الیب۔ (اور مجھے صرف اللہ تعالیٰ سے توفیق ہے اور اسی پر بھروسہ ہے اور اسی کی طرف میرا لوٹنا ہے۔ ت)

عددِ اوّل

اللہ کے محبوبوں، اللہ کے رسولوں

حتیٰ کے خود اللہ ﷻ پر قادیانی کی لچھے دار گالیاں

مسلمانو! اللہ تعالیٰ تمہارا مالک و مولیٰ تمہیں کفر و کافرین کے شر سے بچائے، قادیانی نے سب سے زیادہ اپنی گالیوں کا ٹھنڈا مشق رسول اللہ و کلمۃ اللہ و روح اللہ سیدنا عیسیٰ بن مریم علیہ الصلوٰۃ والسلام کو بنایا ہے اور واقعی اسے اس کی ضرورت بھی تھی، وہ مثلاً عیسیٰ بلکہ نزول عیسیٰ یا دوسرے لفظوں میں عیسیٰ کا اتار دینا ہے، عیسیٰ کے تمام اوصاف اپنے میں آتا

ہے اور حقیقت دیکھئے تو مسیح صادق کی جمیع اوصاف حمیدہ سے اپنے آپ کو خالی اور اپنے تمام شائع و سمیع سے اس پاک مبارک رسول و مہتر و پاتا ہے لہذا ضرور ہوا کہ ان کے فقرات، ان کے کلمات سے یک لخت انکار اور اپنی تمام شنیع خصلتوں، و سیم حالتوں کی ان پر بوجھ کرے جب تو اتار دینا ٹھیک اترے۔ میں یہاں اس کی گالیاں جمع کروں تو دفتر ہو لہذا اس کی خروار سے مشیت نمونہ پیش نظر ہو۔

فصلِ اوّل

رسول اللہ عیسیٰ بن مریم اور انکی ماں علیہا الصلوٰۃ والسلام پر قادیانی کی گالیاں

تاریخ ۱۳۳۳ھ

(۱) اعجاز احمدی ص ۱۳ پر صاف لکھ دیا کہ: ”یہودی عیسیٰ کے بارے میں ایسے قوی اعتراض رکھتے ہیں کہ ہم بھی جواب میں حیران ہیں، بغیر اس کے کہ یہ کہہ دیں کہ ضرور عیسیٰ نبی ہے کیونکہ قرآن نے اس کو نبی قرار دیا ہے اور کوئی دلیل ان کی نبوت پر قائم نہیں ہو سکتی بلکہ ابطال نبوت پر کئی دلائل قائم ہیں۔ یہاں عیسیٰ کے ساتھ قرآن عظیم پر بھی جڑی کہ وہ ایسی باطل بات بتا رہا ہے جس کے ابطال پر متعدد دلائل قائم ہیں۔“

ت ۴۰

(۲) ایضاً ص ۲۴: ”بھی آپ کو شیطان الہام بھی ہوتے تھے۔“

ایہ خود ان کا جتنا عقیدہ ہے بلکہ ہر جمل کے سر قیاس ہے، خود اسے اپنے یہاں حدیث سے ثابت مانتا ہے۔ اس کا بیان ان شاء اللہ آگے آتا ہے۔

(۳) ایضاً ص ۲۳: ”ان کی اکثر پیشگوئیاں غلطی سے پر ہیں۔“ یہ بھی صراحتاً نبوت عیسیٰ سے انکار ہے کیونکہ قادیانی خود اپنی ساختہ کشتی ص ۵ پر کہتا ہے: ”ممکن نہیں کہ نبیوں کی پیشین گوئیاں ٹل جائیں۔“

ت ۷:

نیز پیشگوئی لکھرام آخروافح الوساوس ص ۷ پر کہتا ہے: ”کسی انسان کا اپنی پیشگوئی میں جھوٹا ٹکنا تمام رسوائیوں سے بڑھ کر رسوائی ہے۔“

ت ۸:

ضمیمہ انجام آکھم ص ۲۷ پر کہا: ”کیا اس کے سوا کسی اور چیز کا نام ذات ہے کہ جو کچھ اس نے کہا وہ پورا نہ ہوا۔“

ت ۹:

اور کشتی ساختہ میں اپنی نسبت یوں لکھتا ہے ص ۶: ”اگر کوئی تلاش کرتا کرتا مر بھی جائے تو ایسی کوئی پیشگوئی جو میرے منہ سے نکلے ہو اسے نہیں ملے گی جس کی نسبت وہ کہہ سکتا ہو کہ خالی گئی۔“ تو مطلب یہ ہوا کہ اس کے لئے تو بھاری عزت ہے اور سیدنا عیسیٰ علیہ السلام کے لئے وہ خواری و ذات ہے جس سے بڑھ کر کوئی رسوائی نہیں۔ الا لعنة الله على الظالمين.

ت ۱۰ و ۱۱:

(۳) دافع الہواء تا تکمیل ص ۳: ”ہم مسیح کو بیشک راستہ باز آدمی

جانتے ہیں کہ اپنے زمانہ کے اکثر لوگوں سے الگ تھا، اللہ اعلم مگر وہ حقیقی منجی نہ تھا۔“ رسول اللہ اور وہ بھی ان پانچ سرسلین اولوالعزم سے کہ تمام رسولوں سے افضل ہیں یعنی ابراہیم و نوح و موسیٰ و عیسیٰ و محمد علیہم السلام اس کی صرف اتنی قدر ہے کہ ایک راستہ باز آدمی تھا جو ان کی خاک پا کے ادنیٰ غلاموں کا بھی پورا وصف نہیں تو بات کیا، وہی کہ عیسیٰ کی نبوت باطل ہے فقط ایک نیک شخص تھا وہ بھی نہ ایسا کہ دوسرے کو نجات ملنے کا واقعی سبب ہو سکے بلکہ حقیقی نجات دہندہ نبی ﷺ تھے، اور اب قادیانی ہے کہ اسی کے متصل کہتا ہے کہ ”حقیقی منجی وہ ہے جو تجار میں پیدا ہوا تھا اور اب آیا مگر بروز کے طور پر خاکسار غلام احمد از قادیان۔“

ت ۱۳:

(۵) پھر یہاں تک تو عیسیٰ کا ایک راستہ باز آدمی اور اپنے بہت اہل زمانہ سے اچھا ہونا یقینی تھا کہ بیشک اور الہوت کے ساتھ کہا، نوٹ میں چل کر دو یقین بھی زائل ہو گیا، اسی صفحہ پر کہا ”یہ ہمارا بیان بخش نیک نفی کے طور پر ہے ورنہ ممکن ہے کہ عیسیٰ کے وقت میں بعض راستہ باز اپنی راستہ بازی میں عیسیٰ سے بھی اعلیٰ ہوں۔“ اے سبطن اللہ! ایمان یقین شعار باید حسن ظن تو چکار آید

(بہت ایمان انسان کا شعار ہونا چاہیے صرف اچھا گمان میرے کیا کام آئے گا۔ ت)

ت ۱۴:

(۶) پھر ساتھ لگے خدا کی شریعت بھی ناقص وہ تمام ہو گئی، اسی کے

ص ۳ پر کہا ”عینی کوئی کامل شریعت نہ لائے تھے۔“

ت ۱۷۵:۱

(۷) عینی کی راستبازی پر شراب خوری اور انواع و اقسام کی بد اطواری کے داغ بھی لگ گئے، ایضاً ص ۳۔ مسیح کی راستبازی اپنے زمانے میں دوسرے راستبازوں سے بڑھ کر ثابت نہیں ہوتی بلکہ عینی کو اس پر ایک فشیات ہے کیونکہ وہ (یعنی عینی) شراب نہیں پیتا تھا اور کبھی نہ سنا کہ کسی فاحشہ عورت نے اپنی کمائی کے مال سے اس کے سر پر عطر ملا تھا یا ہاتھوں اور اپنے سر کے بالوں سے اس کے بدن کو چھوا تھا یا کوئی بے تعلقی جوان عورت اس کی خدمت کرتی تھی، اسی وجہ سے قرآن میں عینی کا نام حضور رکھا گیا مگر مسیح کا نہ رکھا کیونکہ اسے قصے اس نام کے رکھنے سے مانع تھے۔

ت ۱۸:۲۰

(۸) اسی ملعون قصے کو اپنے رسالہ ضخیمہ ”انجم آختم ص ۷ میں یوں لکھا: ”آپ کا کنجریوں سے میلان اور صحبت بھی شاید اسی وجہ سے ہو کہ جذبی مناسبت درمیان ہے (یعنی عینی بھی ایسوں سے ملتا تھا) اور نہ کوئی پرہیزگار انسان ایک جوان کنجری کو یہ موقع نہیں دے سکتا کہ وہ اس کے سر پر اپنے ناپاک ہاتھ لگا دے اور زنا کاری کی کمائی کا پلید عطر اس کے سر پر ملے اور اپنے بالوں کو اس کے پیروں پر ملے، سمجھنے والے سمجھ لیں کہ ایہ انسان کس چلن کا آدمی ہو سکتا ہے۔“

ت ۲۱:۳۶

اسی رسالہ ص ۳ سے ص ۸ تک منظرہ کی آڑ لے کر خوب ہی جملے دل کے پچھو لے پھوڑے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کے بچے مسیح عینی بن مریم کو نذالان اسرائیلی، شریر، مکار، بد عقل، زنا نے خیال والا، فحش گو، بد زبان، کللیں، جھوٹا، چور، علمی عملی قوت میں بہت کچا، غفل و دماغ والا، گندی گالیاں دینے والا، بد قسمت، نرافرمی، پیرو شیطان وغیرہ وغیرہ خطاب اس قادیانی دجال نے دیئے۔

ت ۳۷:

(۲۶) صاف لکھ دیا ص ۶ ”حق بات یہ ہے کہ آپ سے کوئی معجزہ نہ ہوا۔“

ت ۳۸:

(۲۷) ”اس زمانے میں ایک تالاب سے بڑے بڑے نشان ظاہر ہوتے تھے، آپ سے کوئی معجزہ نہ ہوا بھی ہو تو آپ کا نہیں اس تالاب کا ہے، آپ کے ہاتھ میں سوا کمر و فریب کے کچھ نہ تھا۔“

ت ۳۹:۳۰

(۲۸) انتہاء یہ کہ ص ۷ پر لکھا: آپ کا خاندان بھی نہایت پاک و مطہر ہے، تین وادیاں اور نائیاں آپ کی زنا کار اور کسی عورتیں ختم ہیں جن کے خون سے آپ کا وجود ہوا۔ انا للہ وانا الیہ راجعون، خدائے قہار کا علم کہ رسول اللہ کو خلیلہ دے چیلہ یہ ناپاک گالیاں دی جاتی ہیں اور آسمان نہیں پھٹتا۔ ان شدید ملعون گالیوں کے آگے ان لچھے دار شرافتوں کا کیا ذکر جو بچہ بند صاحب نے علماء اہلسنت کو دیں ان کا پیر

تو تانی دادی تک کی دے چکا۔ الا لعنة الله على الظالمين۔

ت ۳۳۵

(۲۹) وہ پاک کنواری مریم صدیقہ کا بیٹا کلمۃ اللہ جسے اللہ نے بے باپ کے پیدا کیا نشان سارے جہان کے لئے۔ قادیانی نے اس کے لئے دادیاں بھی گن دیں، اور ایک جگہ اس کا دادا بھی لکھا ہے اور اس کے حقیقی بھائی سگی بہنیں بھی لکھی ہیں، ظاہر ہے کہ دادا، دادی، حقیقی بہنیں، سگے بھائی اسی کے ہو سکتے ہیں جس کے لئے باپ ہو، جس کے نطفے سے وہ بنا ہو، پھر بے باپ کے پیدا ہونا کہاں رہا؟ یہ قرآن عظیم کی تکذیب اور طیبہ طاہرہ مریم کو سخت گالی ہے۔

ت ۳۵

کشتی ساختہ ص ۱۶ پر لکھا: ”مسح تو مسیح ہیں اس کے چاروں بھائیوں کی بھی عزت کرتے ہوں۔ مسیح کی دونوں ہمشیروں کو بھی مقدمہ سمجھتا ہوں“، اور خود ہی اس کے نوٹ میں لکھا ”یسوع مسیح کے چار بھائی اور دو بہنیں تھیں، یہ سب یسوع مسیح کے حقیقی بھائی اور حقیقی بہنیں تھیں یعنی یوسف اور مریم کی اولاد تھے۔“

ت ۳۶

دیکھو کیسے کھلے لفظوں میں یوسف بروہنی کو سیدنا عیسیٰ کلمۃ اللہ کا باپ بنا دیا اور اس صریح کفر میں صرف ایک پادری کے لکھ جانے پر اعتماد کیا۔ ہاں ہاں یقینن جالو آسمانی قہر سے واحد قہار سے سخت لعنت پائے گا اور جو ایک پادری کی بے معنی زُمل سے قرآن کو رد کرتا ہے۔

ت ۳۷

(۳۰) نیز اسی دافع ابلاء کے ص ۱۵ پر لکھا ”خدا ایسے شخص (یعنی عیسیٰ) کو کسی طرح دوبارہ دنیا میں نہیں لاسکتا جس کے پہلے فتنے نے ہی دنیا کو تباہ کر دیا۔“ یہ ان گالیوں کے لحاظ سے عیسیٰ علیہ السلام کو ایک اگلی سی گالی ہے کہ اس کے فتنے نے دنیا تباہ کر دی مگر اس میں دو شدید گالیاں اور ہیں کہ ان شاء اللہ تعالیٰ فصل سوم میں مذکور ہوں گی۔

ت ۳۸

(۳۱) اربعین نمبر ص ۱۳ پر لکھا ”کامل مہدی نہ ہوئی تھانہ عیسیٰ۔ ان مرسلین اولو العزم کا کامل ہادی ہوتا ہاں نے طاق، پورے مہدی بھی نہ ہوئے، اور کامل کون ہیں، چناب قادیانی۔“ دیکھو اسی کا ص ۱۲ اور ۱۳۔

ت ۳۹ و ۵۰

(۳۲) مواہب الرحمن پر صاف لکھ دیا کہ عیسیٰ یہودی تھا لہذا قدر اللہ رجوع عیسیٰ الیٰہو من الیہود لرجع العزۃ الیٰہو تلک الیوم (اگر اللہ تعالیٰ نے یہودی عیسیٰ کا دوبارہ آنا مقدر کیا تو عزت اس دن لوٹ آئے گی۔)

ت ۵۱

ظاہر ہے کہ یہودی مذہب کا نام ہے نہ کہ نسب کا، کیونکہ مرزا کا پارسیوں کی اولاد ہے بخوبی ہے۔

(۳۳) حد یہ کہ عیسیٰ علیہ السلام کی تکفیر کر دی۔ مسلمانوں! وہ اتنا احمق نہیں کہ صاف حرفوں میں لکھ دے عیسیٰ کافر تھا بلکہ اس کے مقدمات متفرق کر کے لکھے، یہ تو دشنام سوم میں سن چکے کہ عیسیٰ کی سخت رسوائیاں ہوئیں، اور کشتی ساختہ ص ۱۸ پر کہتا ہے "جو اپنے دلوں کو صاف کرتے ہیں ممکن نہیں کہ خدا ان کو رسوا کرے، کون خدا پر ایمان لایا صرف وہی جو ایسے ہیں" دیکھو کیسا صاف بتا دیا کہ جسے خدا پر ایمان ہے ممکن نہیں کہ اسے خدا رسوا کرے لیکن عیسیٰ کو رسوا کیا تو ضرور اسے خدا پر ایمان نہ تھا اور کیا کافر کہنے کے سر پر سنگ ہوتے

ہیں۔ لا لعنة الله على الكافرين۔

قصہ تھا کہ فصل اول یہیں ختم کی جائے کہ اتنے میں قادیانی کی "ازلیۃ الادہام" ملی، اس کی برہنہ گوئیاں بہت بے راگ اور قابل تماشا ہیں۔

ت: ۵۷۲۵۳

(۳۴) یہ جو مثیل مسیح بنا اور اس پر لوگوں نے مسیح کے معجزے مثلاً مردے جلائے اس سے طلب کئے تو صاف جواب دیتا ہے ص ۳ "احیاء جسمانی کچھ چیز نہیں، احیاء روحانی کے لئے یہ عاجز آیا ہے"۔ دیکھو وہ ظاہر باہرۃ ہر معجزہ جسے قرآن عظیم نے جا بجا کمال تعظیم کے ساتھ بیان فرمایا اور آیہ اللہ ٹھہرایا، قادیانی کیسے کھلے فطنوں میں اس کی تحقیر کرتا ہے کہ وہ کچھ نہیں، پھر اس کے متصل کہتا ہے

ص ۴، "ماسوائے اس کے اگر مسیح کے اصلی کاموں کو ان حواشی سے الگ کر کے دیکھا جائے جو محض افتراء یا غلط فہمی سے گھڑے ہیں تو کوئی الجوبہ نظر نہیں آتا بلکہ مسیح کے معجزات پر جس قدر اعتراض ہیں میں نہیں سمجھ سکتا کہ کسی اور نبی کے حواشی پر ایسے شہادت ہوں، کیا تالاب کا قصہ مسیحی معجزات کی روایت دور نہیں کرتا"۔

دیکھو "کوئی الجوبہ نظر نہیں آتا" کہہ کر ان کے تمام معجزات سے کیسا صاف انکار کیا اور تالاب کے قصے سے اور بھی پانی پھیر دیا اور آخر میں لکھا ص ۴ و ۵ "زیادہ تر تعجب یہ ہے کہ حضرت مسیح معجزہ نمائی سے صاف انکار کر کے کہتے ہیں کہ میں ہرگز کوئی معجزہ دکھانے نہیں سکتا مگر پھر بھی عوام الناس ایک انبار معجزات کا ان کی طرف منسوب کر رہے ہیں"۔

غرض اپنی مسیحیت قائم رکھنے کو نہایت کھلے طور پر تمام معجزات مسیح و تصریحات قرآن عظیم سے صاف منکر ہے اور پھر مہدی و نبی ہونے کا اڑھا، مسلمان تو مکذپ قرآن و مسلمان بھی نہیں کہہ سکتے، قطعاً کافر مرتد زندیق ہے دین ہے نہ کہ نبی و رسول بن کر اور کفر پر کفر چڑھے لا لعنة الله على الكافرين (خبردار! کافروں پر اللہ کی لعنت ہے۔ ت) اور اس کذاب کا کہنا کہ مسیح علیہ السلام خود اپنے معجزے سے منکر تھے، رسول اللہ پر محض افتراء اور قرآن عظیم کی صاف تکذیب ہے، قرآن عظیم تو مسیح صادق سے یہ نقل فرماتا ہے کہ: انی قد جئتکم بایۃ من ربکم انی اخلق لکم من الطین کھینۃ الطیر فانفخ فیہ فیکون طیرا باذن اللہ و ابری الاکھمہ والابرص و احی الموتی باذن اللہ و انیسکم بما تاكلون و ما تدخرون فی بیوتکم ان فی ذلک لآیۃ لکم ان کنتم مؤمنین (القرآن کریم ۳۰/۴۰) ترجمہ: بیشک میں تمہارے پاس تمہارے رب سے یہ معجزے لے کر آیا ہوں کہ میں تمہارے لئے مٹی سے پرند کی سی صورت

بنا کر اس میں پھونک مارتا ہوں، وہ خدا کے حکم سے پرند ہو جاتی ہے اور میں بحکم خدا مایہ اور زاد اندھے اور بدن بگڑے کو اچھا کرتا اور مردے زندہ کرتا ہوں، اور تمہیں خبر دیتا ہوں جو تم کھاتے اور جو گھروں میں اٹھار کھتے ہوں، بیشک اس میں تمہارے لئے بڑا معجزہ ہے اگر تم ایمان رکھتے ہو۔

پھر مکر فرمایا: **وَجَنَّتُكُمْ بَابِئِنَّ رَبِّكُمْ فَاتَّقُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا** (القرآن المکریم ۵۰/۳) ترجمہ: میں تمہارے پاس تمہارے رب کی طرف سے بڑے معجزات لے کر آیا تو اللہ سے ڈرو اور میرا حکم مانو اور یہ قرآن کا چٹھلانے والا ہے کہ انہیں اپنے معجزات سے انکار تھا۔
کیوں مسلمانو! قرآن سچا یا تو دیا ہی؟ ضرور قرآن سچا ہے اور تقویٰ کی کتاب
تھوڑا کیوں مسلمانو! جو قرآن کی تکذیب کرے وہ مسلمان ہے یا کافر؟ ضرور کافر ہے، ضرور کافر بخدا۔

ت ۱۵۹ و ۱۵۸

(۳۵) اسی مکر قرآنی کے ازالہ شیطانی میں آخر ص ۱۶۱ سے آخر ۱۶۲ تک نو نوٹ میں پیٹ بھر کر رسول اللہ و کلمۃ اللہ کو دو گالیاں دیں اور آیات اللہ و کلام اللہ سے وہ مسخریاں کہیں جن کی حد و نہایت نہیں، صاف لکھ دیا کہ جیسے عجب انہوں نے دکھائے عام لوگ کر لیتے تھے، اب بھی لوگ ویسی باتیں کر دکھاتے ہیں۔

ت ۶۰

(۳۶) بلکہ آجکل کے کرشمے ان سے زیادہ بے لاگ ہیں۔

ت ۶۲ و ۶۱

(۳۷) وہ معجزے نہ تھے، کل کا دور تھا عیسیٰ نے اپنے باپ بڑھی

کے ساتھ بڑھی کا کام کیا تھا، اس سے یہ کلیں بنانی آگئی تھیں۔

ت ۶۳

(۳۸) عیسیٰ کے سب کرشمے مسمریزم سے تھے۔

ت ۶۴

(۳۹) وہ جھوٹی جھک تھی۔

ت ۶۵

(۴۰) سب کھیل تھا، بہو و لعب تھا۔

ت ۶۶

(۴۱) سامری چادوگر کے گوسالے کے مانند تھا۔

ت ۶۷

(۴۲) بہت مکروہ و قابل نفرت کام تھے۔

ت ۶۸

(۴۳) اہل کمال کو ایسی باتوں سے پرہیز رہا ہے۔

ت ۶۹

(۴۴) عیسیٰ روحانی علاج میں بہت ضعیف اور کھٹا تھا۔

ت ۷۰

وہ ناپاک عبادات بروہہ التقاط یہ ہیں ص ۱۵۱: انبیاء کے معجزات دو قسم ہیں، ایک محض سادہ جس میں انسان کی تدبیر و عقل کو کچھ دخل نہیں جیسے شق التمر، دوسرے عقلی جو خارق عادت عقل کے ذریعہ سے ہوتے ہیں جو انہام سے ملتی ہے جیسے سلیمان کا معجزہ صروح مہرہ

بنا کر اس میں پھونک مارتا ہوں، وہ خدا کے حکم سے پرند ہو جاتی ہے اور میں بحکم خدا مایہ اور زاد اندھے اور بدن بگڑے کو اچھا کرتا اور مردے زندہ کرتا ہوں، اور تمہیں خبر دیتا ہوں جو تم کھاتے اور جو گھروں میں اٹھار کھتے ہوں، بیشک اس میں تمہارے لئے بڑا معجزہ ہے اگر تم ایمان رکھتے ہو۔

پھر مکر فرمایا: **وَجَنَّتُكُمْ بَابِئِنَّ رَبِّكُمْ فَاتَّقُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا** (القرآن المکریم ۵۰/۳) ترجمہ: میں تمہارے پاس تمہارے رب کی طرف سے بڑے معجزات لے کر آیا تو اللہ سے ڈرو اور میرا حکم مانو اور یہ قرآن کا چٹھلانے والا ہے کہ انہیں اپنے معجزات سے انکار تھا۔
کیوں مسلمانو! قرآن سچا یا تو دیا ہی؟ ضرور قرآن سچا ہے اور تقویٰ کی کتاب
تھوڑا کیوں مسلمانو! جو قرآن کی تکذیب کرے وہ مسلمان ہے یا کافر؟ ضرور کافر ہے، ضرور کافر بخدا۔

ت ۱۵۹ و ۱۵۸

(۳۵) اسی مکر قرآنی کے ازالہ شیطانی میں آخر ص ۱۶۱ سے آخر ۱۶۲ تک نو نوٹ میں پیٹ بھر کر رسول اللہ و کلمۃ اللہ کو دو گالیاں دیں اور آیات اللہ و کلام اللہ سے وہ مسخریاں کہیں جن کی حد و نہایت نہیں، صاف لکھ دیا کہ جیسے عجب انہوں نے دکھائے عام لوگ کر لیتے تھے، اب بھی لوگ ویسی باتیں کر دکھاتے ہیں۔

ت ۶۰

(۳۶) بلکہ آجکل کے کرشمے ان سے زیادہ بے لاگ ہیں۔

ت ۶۲ و ۶۱

(۳۷) وہ معجزے نہ تھے، کل کا دور تھا عیسیٰ نے اپنے باپ بڑھی

من قواہدہ (قرآن المکریم ۷۴/۱) (ششے جزا صحن ہے۔ ت)

بظاہر مسیح کا معجزہ سلیمان کی طرح عقلی تھا۔ تاریخ سے ثابت ہے کہ ان دونوں میں ایسے امور کی طرف لوگوں کے خیالات جھکے ہوئے تھے جو شعبہ ہائے باطنی اور دراصل بے سود اور عوام کو فریاد کرنے والے تھے، وہ لوگ جو سانپ بنا کر دکھا دیتے اور کئی قسم کے جانور تیار کر کے زندہ جانوروں کی طرح چلا دیتے، مسیح کے وقت میں عام طور پر ملکوں میں تھے سو کچھ تعجب نہیں کہ خدائے تعالیٰ نے مسیح کو عقلی طور سے ایسے طریق پر اطلاع دے دی ہو جو ایک مٹی کا کھلونا کسی کل کے دبانے یا پھونک مارنے پر ایسا پرواز کرنا ہو جیسے پرندہ یا بیروں سے چلتا ہو کیونکہ مسیح اپنے باپ ا یوسف کے ساتھ بائیس (۲۲) برس تک نگہبانی کرتے رہے ہیں اور ظاہر ہے کہ بروہی کا کام درحقیقت ایسا ہے جس میں ملکوں کے ایجنڈا میں عقل تیز ہو جاتی ہے پس کچھ تعجب نہیں کہ مسیح نے اپنے دادا سلیمان کی طرح یہ عقلی معجزہ دکھلایا ہو، ایسا معجزہ عقل سے بعید بھی نہیں، حال کے زمانہ میں اکثر صنائع ایسی چیزیاں بنا لیتے ہیں کہ بولتی بھی ہیں، ہلکتی بھی ہیں۔ دم بھی ہلاتی ہیں، اور میں نے سنا ہے کہ بعض چیزیاں گل کے ذریعہ سے پرواز بھی کرتی ہیں، بمبئی اور ٹھٹکے میں ایسے کھلونے بہت بنتے ہیں اور ہر سال نئے نئے نکلتے آتے ہیں ۳۱ ما سوا اس کے یہ قرین قیاس ہے کہ ایسے ایسے اعجاز عمل الترب یعنی مسریزی طریق سے بطور لہو و لعب نہ بطور حقیقت ظہور میں آسکیں کیونکہ مسریزم میں ایسے ایسے عجائبات ہیں، سو یقینی طور پر خیال کیا جاتا ہے کہ اس فن میں مشق والا مٹی کا پرند بنا کر پرواز کرنا دکھا دے تو کچھ بعید نہیں کیونکہ کچھ اندازہ کیا گیا کہ اس فن کی کہاں تک انتہا ہے ۳۲ سلب

۱۔ اس کا پ ۱۱ کیسے مسیح و مریم دونوں کو سخت گالی ہے۔

۲۔ اس کا ۱۱۱ کیسے مسیح و مریم دونوں کو گالی ہے۔

۳۔ یہاں تک تو مسیح کا معجزہ کل دہانے سے تھا اب دوسرا یہ بدلتا ہے کہ مسریزم تھا۔

۴۔ یہاں تک مسیح کا یہ اساتذہ اسلام کے پرند بنانے پر استہزاء تھا اب احمد علی اور کوٹھی کو چھانکرنے پر مٹھری کرنا ہے۔

امراض عمل الترب (مسریزم) کی شاخ ہے، ہر زمانے میں ایسے لوگ ہوتے رہے ہیں اور اب بھی ہیں جو اس عمل سے سلب امراض کرتے ہیں اور مفلوج مبروص ان کی توجہ سے اچھے ہوتے ہیں، بعض نقشبندی وغیرہ نے بھی ان کی طرف بہت توجہ کی تھی، محی الدین ابن عربی کو بھی اس میں خاص مشق تھی، کا مین ایسے عملوں سے پرہیز کرتے رہے ہیں، اور یقینی طور پر ثابت ہے کہ مسیح بحکم الہی اس عمل (مسریزم) میں کمال رکھتے تھے مگر یاد رکھنا چاہیے کہ یہ عمل ایسا قدر کے لائق نہیں جیسا کہ عوام ان اس کو خیال کرتے ہیں، اگر یہ عاجز اس عمل کو مکروہ اور قبیح نفرت نہ سمجھتا تو ان جو بہ نمایاں میں ابن مریم سے کم نہ رہتا، اس عمل کا ایک نہایت برا خاصہ یہ ہے کہ جو اپنے تئیں اس مشغولی میں ڈالے وہ روحانی تاثیروں میں جو روحانی بیماریوں کو دور کرتی ہیں، بہت ضعیف اور نکم ہو جاتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ کو مسیح جسمانی بیماریوں کو اس عمل (مسریزم) کے ذریعہ سے اچھا کرتے رہے مگر ہدایت و توحید اور دینی استقامتوں کے دلوں میں قائم کرنے میں ان کا نمبر ایسا کم رہا کہ قریب قریب ناکام رہے، جب یہ اعتقاد رکھا جائے کہ ان پرندوں میں صرف جھوٹی حیات جھوٹی بھٹک نمودار ہو جاتی تھی تو ہم اس کو تسلیم کر چکے ہیں، ممکن ہے کہ عمل الترب (مسریزم) کے ذریعہ سے پھونک میں وہی قوت ہو جائے جو اس دخان میں ہوتی ہے جس سے غبارہ اوپر کو چڑھتا ہے۔ مسیح جو جو کام اپنی قوم کو دکھلاتا تھا وہ دعا کے ذریعہ سے ہرگز نہ تھے بلکہ وہ ایسے کام افتداری طور پر دکھاتا تھا۔ خدا تعالیٰ نے صاف فرمادیا ہے کہ وہ ایک فطری طاقت تھی جو ہر فرد میں بشر ہے، مسیح کی کچھ خصوصیت نہیں، چنانچہ اس کا تجربہ اس زمانے میں ہو رہا ہے، مسیح کے معجزات تو اس تالاب کی وجہ سے بے رونق و بے قدر تھے جو مسیح کی ولادت سے پہلے مظہر عجائبات تھا جس میں ہر قسم کے بیمار اور تمام معذور مفلوج مبروص ایک ہی غوطہ مار کر اچھے ہو جاتے تھے لیکن بعض بعد کے زمانوں میں جو لوگوں نے اس قسم کے خوارق دکھائے، اس وقت تو کوئی

تالاب بھی نہ تھا، یہ بھی ممکن ہے کہ مسیح ایسے کام کے لئے اس تالاب کی مٹی لاتا تھا جس میں روح القدس کی تاثیر تھی، ہر حال یہ معجزہ صرف ایک کھیل تھا جیسے سامری کا گوسالہ۔

مسلمانوں کو دیکھا کہ اس دشمن اسلام نے اللہ تعالیٰ کے سچے رسول کو کیسی مغلطہ گالیاں دیں، کون سی ناحق تھی اس ناشدنی نے ان کے حق میں اٹھا رکھی، ان کے معجزوں کو کیسا صاف صاف کھیل، اور لہو و لب و شہدہ و حجر ٹھہرایا، ابراہیمؑ کو سر پر پڑھا لیا اور معجزہ پرند میں تین احتمال پیدا کئے، پڑھنی کی کل یا سر پریم یا کراماتی تالاب کا اثر، اور اسے صاف سامری کا ٹھنڈا بتا دیا بلکہ اس سے بدتر کہ سامری نے جو اپ جبریلؑ کی خاک سم اٹھائی وہ اسی کو نظر آئی دوسرے نے اطلاع نہ پائی، قال اللہ تعالیٰ: قال بصوت بما لم يبصروا به فقبضت قبضة من اثر الرسول فبذتها وكذلك سوت لى نفسى (القرآن الکریم ۱۰/۷۰) ترجمہ: سامری نے کہا میں نے وہ دیکھا جو انہیں نظر نہ آیا تو میں نے اپ رسول کی خاک قدم سے ایک مٹھی لے کر گوسالے میں ڈال دی کہ وہ بولنے لگا نفس اتارہ کی تعلیم سے مجھے پونہی بھلا معلوم ہوا۔ مگر مسیح کا کرتب ایک دست مال تھا جس سے دنیا جہان کو خبر تھی مسیح پیدا بھی نہ ہوئے تھے جب تالاب کی کرامات شہرہ آفاق تھیں، تو اللہ کا رسول یقیناً اس کافر جاوید سے بہت کم رہا اور مزید یہ ہے کہ مسیح کے وقت میں بھی ایسے شہدے تراشے بہت ہوتے تھے پھر معجزہ کدھر سے ہوا، اللہ اللہ رسولوں کو گالیاں، معجزات کے انکار قرآن کی تکذیبیں اور پھر اسلام باقی ہے

ج چوں وضوئے محکم بی بی تیزہ

(جیسے تیزہ بی بی کا وضوئے محکم ہو۔ ص ۱)

ایسے تیزہ پہلو ہے کہ حضرت مسیحؑ اس مٹی کے چندہ میں تالاب کی مٹی ڈال دیتے جس میں روح القدس کا اثر تھا اس کے زور سے حرکت کرتا جیسے سامری نے اپ روح القدس کے پاؤں تلے کی خاک چھڑے میں ڈال دی ہوئے گا۔

اس سے تعجب نہیں کہ ہر مرتبہ جواتے بڑے دعوے کر کے اٹھے اسے ایسے کفروں سے چارہ نہیں، اندھے تو وہ ہیں جو یہ کچھ دیکھتے ہیں پھراتے بڑے مکذب قرآن و دشمن انبیاء و وعدہ الرحمن و امام وقت مسیح و مہدی مان رہے ہیں۔ ع

گر مسیح ایں ست لعنت بر مسیح

(اگر یہی سببت ہے، یہی سببت پر لعنت ہو۔)

اور ان سے براہ کر اندھا وہ ہے جو شد بد پڑھ لکھ کر اس کے ان صریح کفروں کو دیکھ بھال کر کہے میں جناب امیر صاحب کو کافر نہیں کہتا خطا پر چانتا ہوں، ہاں شاید ایسوں کے نزدیک کافر وہ ہوگا جو انبیاء اللہ کی تعلیم کرے، کلام اللہ کی تصدیق و تکریم کرے ولا حول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم۔ کذلک بطیع اللہ علی کل قلب متکبر جبار (القرآن الکریم ۳۵/۴۰) ترجمہ: اللہ یوں ہی مہر کر دیتا ہے متکبر سرکش کے سارے دل پر۔

تغنیہ: ان عبارات ازالہ سے بحمد اللہ تعالیٰ اس جھوٹے عذر معمولی کا ازالہ بھی ہو گیا جو عبارات ضمیمہ انجام آتھم کی نسبت بعض مرزائی پوش کرتے ہیں کہ یہ تو عیسائیوں کے مقابلہ میں حضرت عیسیٰؑ پر اصولہ و اہم کو گالیاں دی ہیں۔

اولاً: ان عبارات کے علاوہ جو گالیاں اس کے اور رسائل مثلاً اعجاز احمدی و دافع البلاء و کشمی نوح و اربعین و مواہب الرحمن وغیرہ میں اپنی و گہلی پھر رہی ہیں، وہ کس عیسائی کے

الہوں کو شاید اپنی بھی خبر نہیں کہ جو غلبہ ضرور بات دین کو کافر نہ جانے خود کافر ہے۔ من شک فی کفرہ و عداہہ فقد کفر ترجمہ: جس نے اس کے کفر اور عذاب میں شک کیا وہ خود کافر ہے۔ (ت در عقد باب المرتد، مطبع مجاہدی دہلی ۱۳۵۶ھ) جب مکذب قرآن و سب دشمن انبیاء کریمؑ کو کفر و پھرے تو خدا نے آپؐ کو نور انصاریٰ سے اس سے بڑھ کر یہ جرم کیا ہے کہ وہ کفر و پھرے جائیں، یا شاید ایسوں کے دھرم میں تمام دنیا مسلمان ہے کافر کوئی قاتل ہے نہ دہریہ بھی معجزات مسیحؑ کی طرح قرآن کے بے اصل کفر و اسلام کا کفر و لا حول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم۔

مقابلہ میں ہیں، مثل مشہور ہے، لیکن کامن کالاً، مشاطہ کب تک ہاتھ دے رہے گی۔

ثانیاً: کس شریعت نے اجازت دی ہے کہ کسی بد مذہب کے مقابل اللہ کے رسولوں کو گالیاں دی جائیں؟

ثالثاً: مرزا کو اذاعا ہے کہ اگرچہ اس پر وہی آتی ہے مگر کوئی نیا حکم جو شریعت محمدیہ سے باہر ہو نہیں آ سکتا، ہم تو قرآن عظیم میں یہ حکم پاتے ہیں کہ: لا تسبوا الدین یدعون من دون اللہ فیسبوا اللہ عدوا بغیو علم (اعزان کبریٰ ۱۰۸/۴) ترجمہ: کافروں کے جھوٹے مجہودوں کو گالی نہ دو کہ وہ اس کے جواب میں بے جانے بوجھے دشمنی کی راہ سے اللہ تعالیٰ کی جناب میں گستاخی کریں گے۔

مرزا اپنی وہ دہی بتائے جس نے قرآن کے اس حکم کو منسوخ کر دیا۔

رابعاً: مرزا کو اذاعا ہے کہ وہ مصطفیٰ ﷺ کے قدم بقدم چل رہا ہے، التبلیغ ص ۲۸۳ پر لکھتا ہے: من ایات صدقی اللہ تعالیٰ وفقی باتباع رسولہ واقتداء نبیہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فما رأیت اثراً من آثار النبی الا ففوتہ۔ (میری سچائی کی نشانی یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے اپنے رسول کی اتباع اور نبی کی اقتداء پر توفیق دی میں نے نبی کا جو بھی نشان دیکھا اس پر قدم رکھا۔ ت)

بتائے تو کہ مصطفیٰ ﷺ نے کس دن عیسائیوں کے مقابل معاذ اللہ عیسیٰ علیہ السلام اور ان کی والدہ ماجدہ کو گالیاں دی ہیں۔

خاصاً: مرزا کے ازالہ نے مرزائیوں کی اس بکر لگر کا کامل ازالہ کر دیا، ازالہ کی یہ عبارتیں تو کسی عیسائی کے مقابل نہیں، ان میں وہ کون سی گالی ہے جو ضمیمہ انجام مضم سے کم ہے حتیٰ کہ چور اور ولد الزنا کا بھی اثبات ہے وہاں چوری کسی مل کی نہ بتائی تھی بلکہ علم کی، ضمیمہ انجام ص ۶، نہایت شرم کی یہ بات ہے کہ آپ نے پہاڑی تعلیم کو یہودیوں کی کتاب

ظالموں سے چرا کر لکھا ہے اور پھر ایسا ظاہر کیا کہ گویا یہ میری تعلیم ہے۔

ازالہ میں اس سے بدتر چوری معجزہ کی چوری مانی کہ تالاب کی مٹی لاکر بے پر کی اڑاتے اور اپنا معجزہ بٹھراتے، رسی ولادت نہ وہ اس نے اس بائبل محرف کے بھروسے پر لکھی، برائے نام کہہ سکتا تھا کہ عیسائیوں پر الزام پیش کی اگرچہ مرزا کی عملی کارروائی صراحتہ اس کی مذہب تھی کہ وہ اپنے رسائل میں بکثرت مسلمانوں کے مقابل اسی بائبل محرف کو نزول الیاس وغیرہ کے مسئلہ میں پیش کرتا ہے مگر ازالہ میں تو صاف تصریح کر دی کہ قرآن عظیم اسی بائبل محرف کی طرف رجوع کرنے اور اس سے علم سیکھنے کا حکم دیتا ہے، ازالہ ص ۳۰۸ آیت ہے فاسئلوا اهل الذکر ان یتعلمون یعنی تمہیں علم نہ ہو تو اہل کتاب کی طرف رجوع کرو، ان کی کتابوں پر نظر ڈالو، اصل حقیقت منکشف ہو، ہم نے موافق حکم اس آیت کے یہود و نصاریٰ کی کتابوں کی طرف رجوع کیا تو معلوم ہوا کہ مسیح کے فیصلے کا ہمارے ساتھ اتفاق ہے دیکھو کتاب سلطین و کتاب ملا کی نبی اور انجیل۔ تو ثابت ہوا کہ یہ قریت و انجیل بلکہ تمام بائبل موجودہ اس کے نزدیک سب حکم قرآن مستند ہیں تو جو کچھ اس سے لکھا ہرگز الزام نہ تھا بلکہ اس کے طور پر قرآن سے ثابت، اور خود اس کا عقیدہ تھا، اور اللہ تعالیٰ دنیا لوں کا پروردہ اپنی کھوت ہے والحمد للہ رب العالمین۔

(یہ رسالہ مکمل دستیاب ہے)



المُلبِّينَ خَيْرُ النَّبِيِّينَ

(سَنَ تَصْنِيفٍ ٧ / 1908 / ١٣٢٦ هـ)

تَصْنِيفُ لَطِيفٍ

از امام اہلسنت مجتہدین برائت حضرت علامہ مولانا مفتی قاری حروف
امام احمد رضا مفتی محمد تقی دوی ابرکاتی تہذیبی پربلادی مولانا علیہ

نعت

از: امام اہلسنت امام احمد رضا مفتی محمد شفیع دہلوی بریلوی مدظلہ العالی

زمین و زماں تمہارے لئے کلین و مکاں تمہارے لئے
چشیں و چناں تمہارے لئے بنے دو جہاں تمہارے لئے

دین میں زبان تمہارے لئے بدن میں ہے جاں تمہارے لئے
ہم آئے یہاں تمہارے لئے انہیں بھی وہاں تمہارے لئے

کلیم وحی مسیح و صنی خلیل و رضی رسول و نبی
عقیق و وصی غنی و صی ثناء کی زباں تمہارے لئے

اصالت کل، اہمیت کل، سیادت کل، امارت کل
حکومت کل، ولایت کل خدا کے یہاں تمہارے لئے

اشارے سے چاند چیر دیا چھپے ہوئے خور کو پھیر لیا
گئے ہوئے دن کو عصر کیا یہ تاب و توان تمہارے لئے

صبا وہ چلے کہ باغ پھلے وہ پھول کھلے کہ دن ہوں بھلے
لواء کے تھے ثناء میں کھلے رضا کی زباں تمہارے لئے

مسئلہ (۹۴۵۸۸)

از بہار شریف محلہ قلعہ مدرسہ فیض رسول مدرسہ مولوی ابو طاہر نبی بخش صاحب ۱۸ ربیع الاول
شریف ۱۳۲۶ھ

بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ حامداً و مصلياً و مسلماً

لنا بعد بست و ششم ۱۸ ربیع الاول ۱۳۲۶ھ شب سہ شنبہ کو مولوی مبارک حسین
صاحب مدرسین مدرسہ اسلامیہ بہار کے طلبہ تعلیم دادہ و عقد فرماتے تھے کہ خاتم النبیین
میں "النبیین" پر الف لام عہد خاری کا ہے، جب دوسرے روز مسجد چوک میں مولوی
ابراہیم صاحب نے (جو بالفعل مدرسہ فیض رسول میں پڑھتے ہیں) اثنائے وعظ میں آپ
کریم صلی اللہ علیہ وسلم (قرآن الکریم ۴۲/۴۰) (محمد تمھارے مردوں میں کسی کے باپ نہیں ہاں اللہ کے
رسول ہیں اور سب نبیوں میں پچھلے۔ ت) تلاوت کر کے بیان کیا کہ انبیائے میں جو لفظ
النبیین مضاف الیہ واقع ہوا ہے اس لفظ پر الف لام استغراق کا ہے بایں معنی کہ سوائے حضور
نور ﷺ کے کوئی نبی نہ آپ کے ذمہ میں ہوا اور نہ بعد آپ کے قیامت تک کوئی نبی ہو
نبوت آپ پر ختم ہوگئی۔ آپ گل نبیوں کے خاتم ہیں، بعد وعظ مولوی ابراہیم صاحب کے
راحت حسین طالب علم مدرسہ اسلامیہ بہار کے مجاور درگاہ نے باعانت بعض معاون روپوش
بڑے دعوے کے ساتھ مولوی ابراہیم صاحب کی تقریر مذکور کی تردید کی اور صاف لفظوں میں
کہا کہ لفظ "النبیین" پر الف لام استغراق کا نہیں ہے بلکہ عہد خاری کا ہے، چونکہ یہ مسئلہ
عقائد ہے لہذا اس کے متعلق چند مسائل نمبر وار لکھ کر ان حق سے گزارش ہے کہ بظہر احتیاط
حق ہر مسئلہ کا جواب باصواب، بحوالہ کتب تحریر فرمادیں تاکہ اہل اسلام گمراہی و بدعتیہ کی سے
بچیں:

(۱) راحت حسین مذکور کا کہنا کہ ”النبيين“ پر الف لام عہد خارجی کا ہے استغراق کا نہیں۔ یہ قول صحیح اور موافق مذہب منصور اہل سنت و جماعت کے ہے یا موافق فرقہ ضالہ زید کے؟

(۲) لئی استغراق سے آیہ کریمہ کا کیا مضمون ہوگا؟

(۳) بر تقدیر صحت لئی استغراق اس آیت سے اہل سنت کا عقیدہ کہ حضور پر نور ﷺ کل انبیاء کے خاتم ہیں، ثابت ہوتا ہے کہ نہیں اور اہلسنت اس آیت کو ثبوت خاتمیت کا ملہ سمجھتے ہیں یا نہیں؟

(۴) اگر آیت مثبت حکیت نہیں ہوگی تو پھر کس آیت سے کلیت ثابت ہوگی اور جب دوسری آیت مثبت کلیت نہیں تو اہلسنت کے اس عقیدے کا ثبوت دلیل قطعی سے ہرگز نہ ہوگا۔

(۵) جس کا عقیدہ ہو کہ حضور پر نور ﷺ کل انبیاء کے خاتم نہیں ہیں، اس کے پیچھے اہلسنت کو تراز پر صاف جاننا چاہیے یا نہیں؟

(۶) اس باطل عقیدے کے لوگوں کی تعظیم و توقیر کرنی اور ان کو سلام کرنا جائز ہوگا یا منسوع؟

(۷) کیا سنی حنفی کو جائز ہے کہ جو شخص حضور پر نور ﷺ کو کل انبیاء کے خاتم نہ سمجھے اس سے دینی رسوم پر دعویٰ یا اپنی اولاد کو علم دین پر مہنے کے واسطے ان کے پاس بھیجیں۔

(فتاویٰ اسلامی محمد مہدیان)

دلائل خارجیہ

دلیل اول: توشیح ص ۱۰۰ میں ہے: الاصل ای الراجح هو العهدا الخارجی لالہ حقیقۃ الصیین و کمال التمییز۔ اصل یعنی رائج عہد خارجی ہی کا ہے اس لئے عہد

پہلے خاتم النبیین میں الف لام عہد خارجی کے قائل ہیں لہذا خارجیہ کہنے گئے ہیں۔ ۱۳

۲. التوضیح والتلویح قولہ ومنہا الجمع المعروف باللام، ذراتی کتب خانہ پشاور ۱۳۶۱

خارجی حقیقت تعین اور کمال تیز ہے۔ پس جب عہد خارجی سے معنی درست ہو تو استغراق وغیرہ معتبر نہ ہوگا۔

دلیل دوم: نور الانوار صفحہ ۸۱ پر ہے: یسقط اعتبار الجمعۃ اذا دخلت علی الجمع۔ جب لام تعریف جمع پر داخل ہو تو اعتبار جمعیت ساقط ہو جاتا ہے۔ پس نبیین کو صیغہ جمع ہے، جب اس پر الف لام تعریف داخل ہو تو نبیین سے معنی جمعیت ساقط ہو گیا اور جب معنی جمعیت ساقط ہو گیا تو الف لام استغراق کا ماننا صحیح نہیں ہو سکتا۔

دلیل سوم: یہ امر مسلم ہے کہ مضاف، مضاف الیہ کا غیر ہوتا ہے، پس جب فرد واحد اس کل کے طرف مضاف ہو جس میں وہ داخل ہے، تو وہ کل من حیث ہو کل ہونے کے کل باقی نہ رہے گا، بلکہ کلیت اس کی ٹوٹ جائے گی، اور جب کلیت اس کی باقی نہ رہی تو بالخصیص ثابت ہو گئی اور یہی معنی ہے عہد کا، اور اگر اس فرد مضاف کو ہم اس کل کے شمول میں رکھیں تو تقدم المشی علی نفسه لازم آتا ہے اور یہ باطل ہے کیونکہ وجود مضاف الیہ مقدم ہوتا ہے وجود مضاف پر، پس ان دلائل سے ثابت ہوا کہ النبیین میں الف لام عہد خارجی کا ماننا چاہیے۔

الجواب

حضور پر نور خاتم النبیین سید المرسلین ﷺ کا خاتم یعنی بعثت میں آخر جمع انبیاء و مرسلین بلاتناویل و بلا تخصیص ہوا، ضروریات دین سے ہے جو ان کا منکر ہو اس میں ادنی شک و شبہ کو بھی راہ دے کا فر مرتد ملعون ہے، آیہ کریمہ: وَلَکِنْ دُسُّوْا اللّٰهَ وَخَاتَمَ النَّبِیِّیْنَ (الان انکم ۴۳: ۴۴) (لیکن آپ اللہ کے رسول اور انبیاء کے خاتم ہیں۔ ت) وحدیث متواتر لابیہ بعدی ۲ (میرے بعد کوئی نبی نہیں۔ ت) سے تمام امت مروجہ

نور الانوار بحث التعریف باللام والا حضانۃ ص ۱۱۱ میں ۸۱

۳. صحیح البخاری کتاب الانبیاء باب ما ذکر من نبی اسرائیل، قدیمی کتب خانہ کراچی ۴۴۱/۱

نے سلفاً و خلفاً یہی معنی سمجھے کہ حضور اقدس ﷺ کا اختصاص تمام انبیاء میں آخر نبی ہونے
حضور کے ساتھ یا حضور کے بعد قیام قیامت تک کسی کو نبوت ملنی محال ہے۔ فتاویٰ ہمدانیہ
الدرہ و اشباہ و النظائر و فتاویٰ عالمگیریہ وغیرہ میں ہے: اذالم یعرف الرجل ان محمدا
ﷺ آخر الانبیاء فلیس بمسلم لانہ من الضروریات فی فتاویٰ ہندیہ باب
احکام المرتدین، نورانی کتب خانہ پشاور ۲/۲۶۳ جو شخص یہ نہ جانے کہ محمد ﷺ تمام انبیاء
میں سب سے پہلے نبی ہیں وہ مسلمان نہیں کہ حضور کا آخر الانبیاء ہونا ضرورت دین سے
ہے۔ (ت) شفاء شریف امام قاضی عیاض رحمہ اللہ حلی علیہ میں ہے: کذلک (بکھڑو) من
ادعی نبوة احد مع لبنا ﷺ (اوبعدہ) (الی قولہ) فہو لا کلہم کفار مکلہون
للنبی ﷺ لانہ ﷺ اخبر انہ خاتم النبیین ولانہی بعدہ واخبر عن اللہ تعالیٰ
انہ خاتم النبیین والہ ارسل کافۃ للناس واجمعت الامۃ علی حمل ان ہذا
الکلام علی ظاہرہ وان مفہومہ المراد بہ دون تاویل ولا تخصیص فلا
شک فی کفر ہؤلاء الطوائف کلہا قطعاً اجماعاً و بمعانی یعنی جو ہمارے
نبی ﷺ کے زمانہ میں خواہ حضور کے بعد کسی کی نبوت کا ادعا کرے کافر ہے (اس قول تک)
یہ سب نبی ﷺ کی تکذیب کرنے والے ہیں کہ نبی ﷺ نے خبر دی کہ وہ خاتم النبیین ہیں اور
ان کے بعد کوئی نبی نہیں اور اللہ تعالیٰ کی جانب سے یہ خبر دی کہ حضور خاتم النبیین ہیں اور ان
کی رسالت تمام لوگوں کو عام ہے اور امت نے اجماع کیا ہے کہ یہ آیات و احادیث اپنے
ظاہر پر ہیں جو کچھ ان سے مفہوم ہوتا ہے وہی خدا و رسول کو مراد ہے نہ ان میں کوئی تاویل
ہے نہ کچھ تخصیص تو جو لوگ اس کا خلاف کریں وہ حکم اجماع امت و حکم قرآن و حدیث
محبیقیناً کافر ہیں۔

۱۔ الاشباہ والنظائر: باب الردۃ الذاریۃ القرآن والحدود الماسویۃ، کراچی ۲۵۶/۱

٢ الشفاء بتعريف حقوق المصطفى، فصل في تحقيق القول في اكثار المتولين شركت صحابه في البلد العلمانيه تركي ٢٤٠١/٢

امام حجتہ الاسلام غزالی نے اس رسالہ کی کتاب الاقتصاد میں فرماتے ہیں: ان الامۃ فہمت من هذا اللفظ انه افہم عدم نبی بعده ابدًا وعدم رسول بعده ابدًا وانہ لیس فیہ تاویل ولا تخصیص وامن اولہ بتخصیص فکلامہ من انواع الہدیان لا یمنع الحکم بتکفیرہ لانہ عکذب لہذا النص الذی اجمعت الامۃ علی انہ غیر مؤول ولا مخصص۔ یعنی تمام امت مرجموں نے لفظ خاتم النبیین سے یہی سمجھا ہے وہ بتاتا ہے کہ حضور اقدس ﷺ کے بعد کبھی کوئی نبی نہ ہوگا حضور اقدس ﷺ کے بعد کوئی رسول نہ ہوگا اور تمام امت نے یہی مانا ہے کہ اس میں اصلاً کوئی تاویل یا تخصیص نہیں تو جو شخص لفظ خاتم النبیین میں النبیین کو اپنے عموم واستغراق پر نہ مانے بلکہ اسے کسی تخصیص کی طرف پھیرے اس کی بات بھٹون کی ہک یا سرمای کی ہک ہے اسے کافر کہنے سے کچھ ممانعت نہیں کہ اس نے نص قرآنی کو جھٹلایا جس کے بارے میں امت کا اجماع ہے کہ اس میں نہ کوئی تاویل ہے نہ تخصیص۔

عارف باللہ سید محمد عبدالغنی نابلسی قدس سرہ قدس شریح الغرائد میں فرماتے ہیں:

تجویز فی مع نبینا ﷺ اوبعدہ یستلزم تکذیب القرآن اذ قد نص علی انہ
 خاتم النبیین و آخر المرسلین و فی السنۃ انا العاقب لا نبی بعدی و اجمعت
 الامۃ علی ابقاء هذا الکلام علی ظاہرہ و هذه احادی المسائل المشہورۃ
 الی کفر نابھا الفلاسفۃ لعنہم اللہ تعالیٰ مع ہمارے نبی ﷺ کے ساتھ یا بعد کسی کو

١- الاقتصاد في الاعتقاد: امام غزالي، المكتبة الادبية مصر، ع ١١٣

(١) المعتقد المتشدد بحال المطالب الوفيه شرح الفوائد السليه، تجويز نبى بعدة كفو، مكتبة الحقيقة (المجلد ٢٠ ص ١٥)

نبوت ملتی جائز ماننا تکذیب قرآن کو مستزیم ہے کہ قرآن عظیم تصریح فرما چکا ہے کہ حضور اقدس ﷺ خاتم النبیین و آخر المرسلین ہیں، اور حدیث میں فرمایا: میں پچھلا نبی ہوں میرے بعد کوئی نبی نہیں۔ اور تمام امت کا اجماع ہے کہ یہ کلام اپنے ظاہر پر ہے یعنی عموم و استغراق ہا تاویل و تخصیص، اور یہ ان مشہور مسئلوں سے ہے جن کے سبب ہم اہل اسلام نے کافر کہا فلا سفکو، اللہ تعالیٰ ان پر لعنت کرے۔

امام علامہ شہاب الدین فضل اللہ بن حسین توریشی حنفی کتاب "المعتمد فی المعتقد" میں فرماتے ہیں: بحمد اللہ تعالیٰ اس مسئلہ درمیان اسلامیان روشن تر از ازل است کہ آں را بکھف و بیان حاجت افتد، خداے تعالیٰ خبر دادر کہ بعد ازوے ﷺ نبی دیگر نہا شد و مگر ایں مسئلہ کسے قواعد بود کہ اصدا و نبوت او ﷺ معتقد باشند کہ اگر ہر رسالت او معترف بودے دے اور ہر چہ از اں خبر دادر، صدق دانستے و ہر ماں جہتہا کہ از طریق تو اتر رسالت او نبش، درست شدہ ایں نیز درست شد کہ وے ﷺ باز نہیں بخیر ان سست در زمان او دنا قیامت بعد ازوے بیچ نبی نہا شد و ہر کہ ورس پے شک سست وراں نیز پے شک سست و نہ آں کس کہ گوید کہ بعد ازوے نبی دیگر بود یا ہست یا خواہد بود آں کس نیز کہ گوید کہ امکان دارد کہ باشد کافر سست لہذا شرط دینی ایمان بخاتم انبیاء محمد مصطفیٰ ﷺ بحمد اللہ تعالیٰ یہ مسئلہ اہل اسلام کے ہاں اتنا واضح اور آشکار ہے کہ اسے بیان کرنے کی ضرورت ہی نہیں، اللہ تعالیٰ نے خود اطلاع فرمادی ہے کہ آپ ﷺ کے بعد کوئی نبی نہیں ہوگا، اگر کوئی شخص اس کا منکر ہے تو وہ تو اصلاً آپ کی نبوت کا معتقد نہیں کیونکہ اگر آپ کی رسالت کو تسلیم کرتا تو جو کچھ آپ نے بتایا ہے اس کو حق جانتا جس طرح آپ کی رسالت و نبوت تو اتر سے ثابت ہے اسی طرح یہ بھی تو اتر سے ثابت ہے کہ حضور تمام انبیاء کے آخر میں تشریف لائے ہیں

اور اب تا قیامت آپ کے بعد کوئی نبی نہیں آئے گا جس کو اس بارے میں شک ہے اسے پہلی بات کے بارے میں شک ہوگا، صرف وہی شخص کافر نہیں جو یہ کہے کہ آپ کے بعد نبی تھا یا ہے یا ہوگا بلکہ وہ بھی کافر ہے جو آپ کے بعد کسی نبی کی آمد کو ممکن تصور کرے، خاتم الانبیاء ﷺ پر ایمان درست ہونے کی شرط ہی یہ ہے (ت) یا لجلد آپ کریمہ ولیکن رسول اللہ وخاتم النبیین (قرآن کریم ۲۳/۶۶) مثل حدیث متواتر لانی بعدی قطعاً عام اور اس میں مراد استغراق تام اور اس میں کسی قسم کی تاویل و تخصیص نہ ہونے پر اجماع امت خیر الامام علیہ السلام اسلما، یہ ضروریات دین سے ہے اور ضروریات دین میں کوئی تاویل یا اس کے عموم میں کچھ قیل و قال اصلاً مسوع نہیں، جیسے آج کل رجاں قادیانی کہا رہا ہے کہ "خاتم النبیین" سے ختم نبوت شریعت جدیدہ مراد ہے اگر حضور کے بعد کوئی نبی اسی شریعت مطہرہ کا مروج و تابع ہو کر آئے کچھ خرچ نہیں" اور وہ خوبیت اس سے اپنی نبوت جمانا چاہتا ہے، یہ ایک اور دجال نے کہا تھا کہ تقدم (تجدد اناس ہا نوئی) تا خرزدانی میں کچھ فضیلت نہیں خاتم بمعنی آخر لہذا خیال جہاں ہے بلکہ خاتم النبیین بمعنی نبی بالذات ہے" اور اسی مضمون ملعون کو دجال اولی (مراتب ۱۲ ص ۱۰) نے یوں ادا کیا کہ "خاتم النبیین بمعنی افضل النبیین ہے" ایک اور مرتد نے لکھا "خاتم النبیین (مناظرہ احمدیہ ۱۲) ہونا حضرت رسالت ﷺ کا یہ نسبت اس سلسلہ محدودہ کے ہے نہ نسبت جمیع سلاسل عوالم کے، پس اور محفوقہ کا اور زمینوں میں نبی ہونا ہرگز منافی خاتم النبیین کے نہیں جموع مکملہ بالام امثال اس مقام پر مخصوص ہوتی ہیں، چند اور شیعوں نے لکھا کہ "الفام (مراتبین ۳ ص ۱۲) خاتم النبیین میں جائز ہے کہ عہد کے لئے ہو اور بر تقدیر تسلیم استغراق جائز ہے کہ استغراق عرفی کے لئے ہو اور بر تقدیر حقیقی جائز ہے کہ مخصوص البعض ہو اور بھی عام کے قطعی ہونے میں بڑا اختلاف

ہے کہ اکثر علماء نقلی ہونے کے قائل ہیں "ان شیاطین سے بڑھ کر اور بعض ایسوں نے لکھا کہ "اہل اسلام" (تخریجی روایت پر مبنی) کے بعض فرقے ختم نبوت کے ہی قائل نہیں اور بعض قائل ختم نبوت تقریبی گئے ہیں نہ مطلق نبوت کے "الی غیر ذلک من الکفریات الملعونة والارتدادات المشحونة بسجاسات ابلیس و فاذورات التذلیس لعن الله قائلها وقاتل الله قابليها۔ دیگر کفریات ملعونہ اور ارتدادات جو ابلیس کی نجاتوں اور نبوت کی پیدائش کو مستحکم ہے اللہ تعالیٰ کی اس کے قائل پر لعنت ہو اور اسے قبول کرنے والے کو اللہ تعالیٰ برباد فرمائے (ت)

یہ سب تاویل و تلمیح میں یا عموم و استغراق "الْمَلِئِينَ" میں تشبیہ و تشکیک سب کفر صریح و ارتداد قبیح، اللہ و رسول نے مطلقاً نبوت تازہ و فرامی، شریعت جدیدہ و غیرہ کی کوئی قید کہیں نہ لگائی اور صراحتاً خاتم معنی آخر بتایا، متواتر حدیثوں میں اس کا بیان آیا اور صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین سے اب تک تمام امت مرحومہ نے اسی معنی ظاہر و عموم و استغراق، حقیقی نام پر اجماع کیا اور اسی بنا پر سلف و خلف ائمہ مذہب نے نبی ﷺ کے بعد ہر مدعی نبوت کو کفر کہا، کتب احادیث و تفسیر و عقائد و فقہان کے بیانوں سے گونج رہی ہیں، فقیر لغز و لہجہ اللہ نے اپنی کتاب "جزاء الله عذوه باب انه ختم النبوة" میں اس مطلب ایمانی پر صحت و سنن و مسانید و معانیم و جوامع سے ایک سو بیس ۱۲۰ حدیثیں اور تفسیر مفسر کہ ارشادات ائمہ و تہائے قدیم و حدیث و کتب عقائد و اصول فقہ و حدیث سے تیس ۳۰ نصوص ذکر کئے۔ اللہ اللہ تو یہاں عموم و استغراق کا انکار خواہ کسی تاویل و تہلیل کا اظہار نہیں کر سکا مگر کھلا کفر، خدا کا دشمن، قرآن کا منکر، مردود و ملعون، نہ سب و خاصہ، نہ سب و خاصہ، نہ سب و خاصہ ایسی تشکیکیں تو وہ اشقیاء رب اعلمین میں بھی کر سکتے ہیں کہ جائز ہے لام عہد کے لئے ہو یا استغراق عرفی کے یا نام مخصوص منہ بعض یا علمین سے مراد عالمین زمانہ کتبہ تعالیٰ

"وَأَلَىٰ فَضْلُكُمْ عَلَى الْعَالَمِينَ" (القرآن ائمہ ۲۸/۲) ترجمہ: اور میں نے تم کو جہان والوں پر فضیلت دی۔ اور سب کچھ کسی پھر عام قطعی تو نہیں خدا کا پروردگار جمیع عالم ہونا یقینی کہاں مگر الحمد للہ مسلمان نہ ان ملعون ناپاک و سواس کورب العالمین میں نہیں نہ ان غیبیت گندے و سواس کو خاتم النبیین میں، لَا لَعْنَةُ اللَّهِ عَلَى الظَّالِمِينَ (القرآن ائمہ ۱۸/۱) (ارے خالموں پر خدا کی لعنت۔) إِنَّ الَّذِينَ يُؤْذُونَ اللَّهَ وَرَسُولَهُ لَعَنَهُمُ اللَّهُ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ وَأَعَدَّ لَهُمْ عَذَابًا مُّهِينًا (القرآن ائمہ ۵۷/۲۳) (ب شک جو ایذا دیتے ہیں اللہ اور اس کے رسول کو ان پر اللہ کی لعنت ہے دنیا اور آخرت میں اور اللہ نے ان کے لئے ذلت کا عذاب تیار کر رکھا ہے۔ ت)

یہ حالہ خاندانہ و رعبہ جن سے سوال ہے اگر معلوم ہو کہ حضور پُر نور خاتم الانبیاء و مرسلین ﷺ کے خاتم ہونے کو صرف بعض انبیاء سے مخصوص کرنا ہے حضور اقدس ﷺ کے روز بعثت سے جب یا اب یا کبھی کسی زمانے میں کوئی نبوت، اگرچہ ایک ہی، اگرچہ غیر تقریبی، اگرچہ کسی اور طبقہ زمین، یا کتب آسمان میں اگرچہ کسی اور نوع غیر انسانی میں واقع ہوتا، یا باوصف اعتقاد عدم وقوع، محض بطور احتمال شرعی و امکان و قوی جائز چلتا، یہ بھی کسی مگر جائز و محتمل ماننے والوں کو مسلمان کہنا یا طوائف ملعونہ مذکورہ، خواہ ان کے کبر یا نظر او کی تکفیر سے باز رہتا ہے، تو ان سب صورتوں میں یہ طائفہ خاندانہ و رعبہ بھی قطعاً یقیناً جماعاً ضرور و مثلاً طوائف مذکورہ قادیانیہ و قاسمیہ و امیریہ و نذیریہ و مثلاً ہم لعنہم اللہ تعالیٰ کا فرد و مرتد ملعون اہد ہے، فَأَلَهُمُ اللَّهُ أَنَّى يُؤْفَكُونَ (القرآن ائمہ ۲۸/۲) (اللہ انہیں مارے کہاں اوندھے جاتے ہیں۔ ت) کہ ضروریات دین کا جس طرح انکار کفر ہے یونہی ان میں شک و شبہ اور احتمال خلاف، ماننا بھی کفر ہے یونہی ان کے منکر یا ان میں شک کو مسلمان کہنا یا اسے کافر نہ جاننا بھی کفر ہے، بحر الکلام امام تسلی وغیرہ میں ہے: من قال بعد لبينا نبي

یہ کفر لافہ انکار النص و کذلک لو شک فیہ (جو شخص یہ کہے کہ ہمارے نبی کے بعد نبی آسکتا ہے وہ کافر ہے کیونکہ اس نے نص قطعی کا انکار کیا، اسی طرح وہ شخص جس نے اس کے بارے میں شک کیا۔ درمختار و بزاز یہ مجمع الاثر و غیرہ کتب میں ہے: من شک فی کفرہ و عذابہ فقد کفر) (جس نے اس کے کفر و عذاب میں شک کیا وہ بھی کافر ہے۔ ت)

ان علانی اقوال تجس ترازاہوال کے رد میں اور آخر صدی گزشتہ میں بکثرت رسائل و مسائل علمائے عرب و عجم طبع ہو چکے اور وہ ناپاک فتنے غارت گری میں گر کر قعر جہنم کو پہنچے والحدہ اللہ رب العالمین۔ اس طائفہ جدیدہ کو اگر طوائف طریقہ کی حمایت سونپے گی تو اللہ واحد قہار کا کفر جبار اسے بھی اس کی سزائے کردار پہنچائے گا موجود ہے۔ قال تعالیٰ "الم نهلک الاولین ۝ ثم لنسفعنہم الاخرین ۝ کذلک لفعل بالمجرمین ۝ ویل یومئذ للمکذبین ۝" (قرآن حکیم ص ۱۱۲/۱۱۳) اللہ تعالیٰ نے فرمایا: (کیا ہم نے انگوں کو ہلاک نہ فرمایا، پھر بچپوں کو ان کے پیچھے پہنچائیں گے، مجرموں کے ساتھ ہم ایسا ہی کرتے ہیں، اس دن کو جھٹلانے والوں کی خرابی ہے۔ ت)

اور اگر اس طائفہ جدیدہ کی نسبت وہ تجویز و احتمال نبوت یا عدم تکفیر مکران قسم نبوت، معصوم نہ بھی ہو، نہ اس کا خلاف ثابت ہو تو اس کا آیہ کریمہ میں افودہ استغراق سے انکار اور ارادہ بعض پر اصرار کیا اسے حکم کفر سے بچالے گا کہ وہ صراحۃً آیہ کریمہ کا اس تفسیر قطعی یقینی اجماعی ایمانی کا منکر و مبطل ہے جو خود حضور پر نور ﷺ نے ارشاد فرمائی اور جس پر تمام امت مرعوبہ نے اجماع کیا اور عقل متواتر ضروریات دین سے ہو کر ہم تک آئی،

نکر الکلام

مجمع الاثر شرح ملتقى الأئمہ فی احکام الحج و زیارۃ اعیانہ و اثرات العربیہ ص ۶۵۷

مثلاً کوئی شخص کہے کہ شراب کی حرمت قرآن عظیم سے ثابت نہیں ائمہ دین فرماتے ہیں وہ کافر ہو گیا اگرچہ اس کے کلام میں حرمت شراب کا انکار نہ تھا، نہ تحریم شراب کا ثبوت صرف قرآن عظیم پر موقوف کہ اس کی تحریم میں احادیث متواترہ بھی موجود، اور کچھ نہ ہو تو خود اس کی حرمت ضروریات دین سے ہے اور ضروریات دین خصوصاً نصوص کے محتاج نہیں رہتے، امام اجل ابو زکریا نووی کتاب الروضہ پھر امام ابن حجر کی اعلام بقواطع الاسلام میں فرماتے ہیں: اذا جحد مجمعا علیہ یعلم من دین الاسلام ضرورة سواء کان فیہ نص اولی فان جحدہ یکون کفرا ۱۱۱ ملقطاً۔ جب کسی نے ایسی بات کا انکار کیا جس کا ضروریات دین اسلام میں سے ہونا متفق علیہ معلوم ہے خواہ اس میں نص ہو یا نہ ہو تو اس کا انکار کفر ہے۔ (احملہ ملقطاً۔) بعینہ یہی حالت یہاں بھی ہے کہ اگرچہ بعثت محمد رسول ﷺ سے ہمیشہ کے لئے دروازہ نبوت بند ہو جانا اور اس وقت سے ہمیشہ تک، کبھی کسی وقت کسی جگہ کسی صنف میں کسی طرح کی نبوت نہ ہو سکتا کچھ اس آیہ کریمہ ہی پر موقوف نہیں بلکہ اس کے ثبوت میں قاہر و باہر متوافر و متظافر، منکاش و متواتر حدیثیں موجود اور کچھ نہ ہو تو بحمد اللہ تعالیٰ مسئلہ خود ضروریات دین سے ہے مگر آیت کے معنی متواتر، مجمع علیہ، قطعی ضروری کا انکار، اس پر کفر ثابت کرے گا اگرچہ اس کے کلام میں صراحۃً نفس مسئلہ کا انکار نہیں، منع الروض الاثر شرح فتاویٰ کبیر سیدنا امام العظیم ﷺ میں ہے: لو قال حرمة الخمر لا ثبت بالقرآن کفر ای لا نہ عارض نص القرآن والکفر تفسیر اهل القرآن ۱۱۲ (اگر کسی نے کہا شراب کی حرمت قرآن سے ثابت نہیں تو وہ کافر ہے کیونکہ اس نے نص قرآنی کے ساتھ معارضہ کیا اور اہل قرآن کی تفسیر کا انکار کیا۔ ت) فتاویٰ تہذیبیہ میں ہے: من انکر

۱. الاعلام بقواطع الاسلام مع سبل الحلال و ملقطاً لطیفہ استنباط ترکی ص ۳۵۴

۱۱۲. مجمع الروض الاثر شرح فتاویٰ کبیر سیدنا علی قاری فی التفسیر ص ۱۱۲ ملقطاً البانی مصر ص ۱۹۰

حرمة الخمر فی القرآن کفر (۱) جس نے قرآن کے حوالے سے حرمت شراب کا انکار کیا وہ کافر ہو گیا۔ (۲) اہل امام مکی میں ہمارے علماء سے کلمات کفریہ اتفاق میں نقل کیا: او قال لم تثبت حرمة الخمر فی القرآن (۳) (یا اس نے کہا قرآن میں حرمت شراب کا ثبوت نہیں ہے۔) پھر خود فرمایا: کفر (۴) اہم انه لانص فی القرآن علی تحريم الخمر ظاهر، لا نه معلوم لتكذيب القرآن الناص فی غیر ما اية علی تحريم الخمر فان قلت غایة ما فیہ انه کذب وهو لا يقتضی الکفر قلت ممنوع لا نه کذب يستلزم انکار النص المجموع علیه المعلوم من الدین بالضرورة۔ (۵) جس نے کہا تحریم شراب پر قرآن میں کوئی نص نہیں اس کا کفر ہونا نہایت ہی واضح ہے کیونکہ اس کا یہ قول قرآن کی تکذیب کر رہا ہے قرآن نے متعدد جگہ پر شراب کے حرام ہونے پر تصریح کی ہے، اگر یہ کہا جائے کہ یہ تو صرف اتفاقاً کہتا ہے کہ یہ جھوٹ ہو کفر کا تقاضا نہیں کرتا، میں کہوں گا یہ بات درست نہیں کیونکہ اس کا یہ قول اس نص قرآن کے انکار کو مستلزم ہے۔ جس سے ایسا حکم ثابت ہو رہا ہے جو متفق طور پر ضروریات دین میں سے ہے۔ (۶)

تو اگرچہ یہ طائفہ آپ کریمہ میں استغراق کے انکار سے ختم نام نبوت پر واپس قطعیت سے مسلمانوں کا ہر جھ خالی نہیں کر سکتا، مگر اپنا ہاتھ ایمان سے خالی کر گیا، ہاں اگر وہ اب طائفہ صراحۃ ایمان لائیں کہ حضور اقدس ﷺ کے زمانہ میں خواہ حضور کے بعد کبھی کسی جگہ کسی طرح کی کوئی نبوت کسی کو نہیں مل سکتی، حضور کے خاتم النبیین و آخر الانبیاء والمرسلین

۱۔ مجمع الروض ۱۱/۱۱۱ ہر بخاری ترمذی علی کاری فصل فی الکفر ص ۱۱۱/۱۱۱ م ۱۱۱

۲۔ اعلام بتواطع الاسلام مع علی النجاشی مکتبہ المصطفیٰ استنبول ترکی ۱۳۷۱

۳۔ اعلام بتواطع الاسلام مع علی النجاشی مکتبہ المصطفیٰ استنبول ترکی ۱۳۷۱

ہونے میں اصلاً کوئی تخصیص تاویل تنقید قبول نہیں اور ان تمام مطالب کو نصوص قطعیہ و اجماع قطعی و ضروریات دین، سے ثابت یقیناً مانیں اور ان تمام طوائف ملعونہ مذکورہ اور ان کے اکابر کو صاف صاف کافر مرتد کہیں، صرف بزرگ خود اپنی نحوی و منطقی جہالتوں، ہمتوں، کج فہمیوں کے باعث آپ کریمہ میں لامعہ میں اور استغراق: مستقیم سمجھیں تو اگرچہ بعد انکار تفسیر متواتر اجماعی قطعی اسلوب فقہی اس پر اب بھی لزوم کفر مانے مگر انہما کہ اس نے اعتقاد صحیح کی تصریح اور کبرائے مفکرین کی تکفیر صریح کر دی اس کی تکفیر سے زبان روکنے ہی مسلک تحقیق و اعتیاد ہوگا، اہم مکی بعد عبارت مذکورہ فرماتے ہیں: ومن ثم ینتجہ انه لو قال الخمر حرام ولیس فی القرآن نص علی تحريمه لم یکفر لا نه الان محض کذب وهو لا کفر به احداً اسی وجہ سے یہ توجہ کی جاتی ہے کہ اگر کوئی کہتا ہے شراب تو حرام ہے لیکن قرآن میں اس کی تحریم پر نص نہیں تو وہ کافر نہ ہوگا اس لئے کہ اب وہ محض جھوٹ بول رہا ہے اور اس سے وہ کافر نہ ہوگا (۱)۔ (۲) اقول والله التوفیق (۳) میں کہتا ہوں اور توفیق اللہ تعالیٰ سے ہے۔ (۴) اس تقدیر اخیر پر بھی اس شخص میں شک نہیں کہ یہ طائفہ خائفہ یار و معین، مرتدین و بازچہ کنندہ کلام رب العالمین، و مکتذب تفسیر حضور سید المرسلین و مخالف اجماع جمیع مسلمین و سخت بد عقل و گمراہ و بد دین ہے۔

اول تو تھا ہر ہی ہے کہ نفی استغراق و تجویز عہد میں یہ ان کفار کا ہمزبان ہوا بلکہ ان خبیثوں نے تو بطور اختمال ہی کہا تھا "ہاں ہے کہ عہد کے لئے ہو" اور اس نے بزرگ خود عہد کے لئے ہونا واجب مانا اور استغراق کو باطل و مردود چنا۔

دوم اس لئے کہ قرآن عظیم میں حضرات انبیاء نے کرام علیہم افضل اسلوا و سلام کا ذکر پاک بہت وجہ مختلفہ سے وارد (۱) فرما فرما خواہ، بصریح اسما یہ صرف چھبیس ۲۶ کے لئے ۱۱۱ اعلام بتواطع الاسلام مع علی النجاشی مکتبہ المصطفیٰ استنبول ترکی ۱۳۷۱

ہے: (۱) آدم (۲) اوریس (۳) نوح (۴) ہود (۵) صالح (۶) ابراہیم (۷) ائحق (۸) اسماعیل (۹) لوط (۱۰) یعقوب (۱۱) یوسف (۱۲) ایوب (۱۳) شعیب (۱۴) موسیٰ (۱۵) ہارون (۱۶) الیاس (۱۷) الیسع (۱۸) زکریا (۱۹) داؤد (۲۰) سلیمان (۲۱) عزیر (۲۲) یونس (۲۳) زکریا (۲۴) عیسیٰ (۲۵) محمد ﷺ، ہر ایک دوسرے پر سبیل ابھام
مثلاً قال لہم لپیہم (القرآن کریم ۲/۲۸۸) (شمویل) (انگوان کے نبی (شمویل) نے کہا
واذ قال لفقہ (القرآن کریم ۱۸/۶۵) (یوشع) (فوجدا عبد امن عبادنا خطیر علیہم
الصلوۃ والسلام اور جس وقت انہوں نے نوجوان (یوشع) سے کہا تو پاپا حضرت موسیٰ اور یوشع
نے ہمارے بندوں میں سے ایک بندہ حضرت خضرؑ پر اسود اور سلامت)

(۲) یا رب سبیل عموم و استغراق اور یہی اور فراختر ہے، مثلاً قولہ تعالیٰ تَقُولُوا آمَنَّا بِاللّٰهِ وَمَا أُنزِلَ إِلَيْنَا (الحی قولہ تعالیٰ) وَمَا أَوْفَىٰ النَّبِيُّونَ مِنْ رَّبِّهِمْ لَا نُفَرِّقُ بَيْنَ أَحَدٍ مِنْهُمْ (قرآن کریم ص ۱۳۶) یوں کہو کہ ہم ایمان لائے اللہ پر اور اس پر جو ہماری طرف اترا (ان قولہ تعالیٰ) اور جو عطا کئے گئے باقی انبیاء اپنے رب کے پاس سے ہم ان میں کسی پر ایمان میں فرق نہیں کرتے۔

وَقَالَ اللَّهُ تَعَالَى: وَلَكِنَّ الْبِرَّ مَنْ آمَنَ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ وَالْمَلَائِكَةِ وَالْكِتَابِ وَالنَّبِيِّينَ (القرآن ترجمہ: ۱۷۷) ہاں اصل یہی کہ یہ ایمان لائے اللہ اور قیامت اور فرشتوں اور کتاب اور پیغمبروں پر۔

وقال الله تعالى: **تِلْكَ الرُّسُلُ فَضَّلْنَا بَعْضَهُمْ عَلَى بَعْضٍ** (الزمر/ 33)

یہ رسول ہیں کہ ہم نے ان میں ایک کو دوسرے پر افضل کیا۔

وَقَالَ اللَّهُ تَعَالَى: كُلُّ امْنِ بِاللَّهِ وَمَلِكِهِ وَكُتُبِهِ وَرُسُلِهِ (القرآن الكريم: ٢٨٥)

سب نے مانا اللہ اور اس کے فرشتوں اور اس کی کتابوں اور اس کے رسولوں کو۔

وقال الله تعالى: لَا تَقْرُبْ بَيْنَ أَحَدٍ مِنْ رِئَاسِهِ (القرآن الكريم: ٢٥/٢٥)

ہم اس کے کسی رسول پر ایمان لانے میں فرق نہیں کرتے۔

وقال الله تعالى : وَمَا أَرْسَلْنَا مِنْ قَبْلِكَ مِنْ نَبِيٍّ إِلَّا أَنْزَلْنَا مَعَهُ الْقُرْآنَ وَالْحِكْمَ وَالزُّبُرَ وَأَنْزَلْنَا إِلَيْكَ الذِّكْرَ الْحَقَّ وَالْحُكْمَ الْمُسْتَقِيمَ (٨٢)

جو کچھ ملا موسیٰ اور عیسیٰ اور انبیاء کو ان کے رب سے ہم ان میں کسی پر ایمان
فرق نہیں کرتے۔

وَقَالَ اللَّهُ تَعَالَى : أُولَئِكَ مَعَ الَّذِينَ أَنْعَمَ اللَّهُ عَلَيْهِمْ مِنَ الصَّالِحِينَ وَالصَّالِحِينَ (القرآن الكريم - ۶۹) اے ان کے ساتھ ملے گا جن پر اللہ نے فضل کیا یعنی انبیاء اور صالحین۔

وَقَالَ اللَّهُ تَعَالَى : وَالَّذِينَ آمَنُوا بِرُسُلِهِ وَلَمْ يُقِرُّوْا بَيْنَ أَحَدٍ مِّنْهُمْ
أَوْ لَيْسَ مَوْفَقُ يُؤَيِّدُهُمْ (القرآن الكريم/ احزاب) اور وہ جو اللہ اور اس کے سب
رسولوں پر ایمان لائے اور ان میں سے کسی پر ایمان میں فرق نہ کیا انہیں مقررہ اللہ ان کے
ثواب دے گا۔

وقال الله تعالى: فَآمِنُوا بِاللَّهِ وَرَسُولِهِ (القرآن الكريم ١٦٣/٨)

تو ایمان، اللہ اور اس کے رسول پر۔

وَقَالَ اللَّهُ تَعَالَى : لَتَنَزِّلَنَّ الصَّلَاةَ وَاتَّبَعَتِ الزَّكَاةَ وَآمَنَتْ بِبُرْسِي
وَعَزَّتْ بِمُؤْتَمَرِهِمُ (القرآن الكريم: ٢٤١)

ضروراً ستم نماز قائم رکعتوں اور زکوٰۃ دواور میرے رسولوں پر ایمان لاؤ اور
ان کی تعظیم کرو۔

وقال الله تعالى: يَوْمَ يَجْمَعُ اللَّهُ الرُّسُلَ فَيَقُولُ مَاذَا أُجِبْتُمْ (الأنعام: ١٠٤)

جس دن اللہ جمع فرمائے گا رسولوں کو پھر فرمائے گا تمہیں کیا جواب ملا۔

وقال الله تعالى : وَمَا أَرْسَلْنَا مِنْكُمْ مِنْ نَبِيٍّ وَلَا مُبَشِّرٍ إِلَّا مُبَشِّرِينَ وَمُنْذِرِينَ (القرآن الكريم: ۲۵۸/۱)
اور ہم نہیں بھیجتے رسولوں کو مگر خوشی اور ڈر سنانے کے۔

وقال الله تعالى : فَلَنَسْأَلَنَّ الَّذِينَ أُرْسِلَ إِلَيْهِمْ وَلَنَسْأَلَنَّ الْمُرْسَلِينَ (القرآن الكريم: ۵۷/۲)
تو بیشک ضرور ہمیں پوچھنا ہے ان سے جن کے پاس رسول گئے اور بیشک ضرور ہمیں پوچھنا ہے رسولوں سے۔

وقال الله تعالى : عَنْ الْمُؤْمِنِينَ : لَقَدْ جَاءَتْهُمْ رُسُلُهُمْ بِالْحَقِّ (القرآن الكريم: ۲۴/۳)
اور اللہ تعالیٰ نے مؤمنین سے فرمایا: بیشک ہمارے رب کے رسول حق لائے۔

وقال الله تعالى : عَنْ الْكَافِرِينَ : لَقَدْ جَاءَتْهُمْ رُسُلُهُمْ بِالْحَقِّ قَبْلُ لَنَا مِنْ شَرِّعَاءَ (القرآن الكريم: ۵۷/۳)
اور اللہ نے کفار سے فرمایا: بیشک ہمارے رب کے رسول حق لائے تھے تو ہیں کوئی ہمارے سوا کسی جو ہماری شفاعت کریں۔

وقال الله تعالى : ثُمَّ نُنَجِّي رُسُلَنَا وَالَّذِينَ آمَنُوا (القرآن الكريم: ۱۰۳/۱۰)
پھر ہم اپنے رسولوں اور ایمان والوں کو نجات دیں گے۔

وقال الله تعالى : وَاتَّخِذْ أَيْمَانِي وَاذْكُرْ أَيْمَانِي وَرُسُلِي هَؤُلَاءِ (القرآن الكريم: ۱۰۶/۸)
اور میری آیتوں اور میرے رسولوں کی انسی ڈال۔

وقال الله تعالى : أُولَئِكَ الَّذِينَ أَنْعَمَ اللَّهُ عَلَيْهِمْ مِنَ النَّبِيِّينَ (القرآن الكريم: ۵۸/۱۹)
یہ ہیں جن پر اللہ نے احسان کیا غیب کی خبریں بتانے والوں میں سے۔

وقال الله تعالى : إِنِّي لَا يَخَافُ لَدَيَّ الْمُرْسَلُونَ (القرآن الكريم: ۱۰۶/۱۰)
بیشک میرے حضور رسولوں کو خوف نہیں ہوتا۔

وقال الله تعالى : إِنِّي لَا يَخَافُ لَدَيَّ الْمُرْسَلُونَ (القرآن الكريم: ۱۰۶/۱۰)
بیشک میرے حضور رسولوں کو خوف نہیں ہوتا۔

وقال الله تعالى : وَإِذْ أَخَذْنَا مِنَ النَّبِيِّينَ مِيثَاقَهُمْ وَمِنْكَ وَمِنْ نُوحٍ (القرآن الكريم: ۸/۲۳)
اور اسے محبوب یاد کرو جب ہم نے نبیوں سے عہد لیا اور تم سے اور نوح سے۔

وقال الله تعالى : هَذَا مَا وَعَدَ الرَّحْمَنُ وَصَدَقَ الْمُرْسَلُونَ (القرآن الكريم: ۵۲/۳۶)
یہ ہے وہ جس کا رحمن نے وعدہ دیا تھا۔

وقال الله تعالى : وَلَقَدْ سَبَقَتْ كَلِمَتُنَا لِعِبَادِنَا الْمُرْسَلِينَ (القرآن الكريم: ۱۵۱/۳)
اور پہلے ہم نے کلام گزرج کا ہے ہمارے بھیجے ہوئے بندوں کے لئے۔

وقال الله تعالى : وَسَلَّمَ عَلَى الْمُرْسَلِينَ (القرآن الكريم: ۱۵۱/۳)
اور سلام ہے پیغمبروں پر۔

وقال الله تعالى : وَجَاءَ بِالنَّبِيِّينَ وَالشُّهَدَاءِ (القرآن الكريم: ۶۶/۳۰)
اور لائے جائیں گے انبیاء اور یہ نبی اور اس کی امت کے ان پر گواہ ہوں گے۔

وقال الله تعالى : إِنَّا لَنَنْصُرُ رُسُلَنَا وَالَّذِينَ آمَنُوا (القرآن الكريم: ۵۱/۴۰)
بیشک ضرور ہم اپنے رسولوں کی مدد کریں گے اور ایمان والوں کی۔

وقال الله تعالى : الَّذِينَ آمَنُوا بِاللَّهِ وَرُسُلِهِ أُولَئِكَ هُمُ الصَّادِقُونَ (القرآن الكريم: ۱۹/۵۵)
اور وہ جو اللہ اور اس کے سب رسولوں پر ایمان لائیں وہی ہیں کاش گئے۔

وقال الله تعالى : أَعِدْتُ لِلَّذِينَ آمَنُوا بِاللَّهِ وَرُسُلِهِ (القرآن الكريم: ۲۱/۵۴)
تیار ہوئی ہے ان کے لئے جو اللہ اور اس کے سب رسولوں پر ایمان لائے۔

وقال الله تعالى : لَقَدْ أَرْسَلْنَا رُسُلَنَا بِالْبَيِّنَاتِ (القرآن الكريم: ۲۵/۵۳)
بیشک ہم نے اپنے رسولوں کو دلیلوں کے ساتھ بھیجا۔

وقال الله تعالى : كَتَبَ اللَّهُ لَكُمْ فِي الْقُرْآنِ أَنْ تَتَذَكَّرُوا (القرآن الكريم: ۲۱/۵۸)
اللہ نے تم کو یاد دلانے کے لئے ضرور میں غالب آؤں گا اور میرے رسول۔

وقال الله تعالى : وَإِذَا الرُّسُلُ أَقْبَتْ لَا إِلَهَ إِلَّا يَوْمَ أُجِّلَتْ (القرآن الكريم ۲۵/۲۵) وغير ذلك

اور جب رسول کا وقت آئے کس دن کے لئے ٹھہرائے گئے تھے۔
الی غیر ذلك من آیات کثیرة، اسی طرح دیگر کثیر آیات ہیں۔ ت
(۳) بطور وصف قبلیت یعنی انبیائے سابقین علی نبینا صلی اللہ علیہ وسلم مثل قول تعالیٰ :
وَمَا أَرْسَلْنَا مِنْ قَبْلِكَ إِلَّا رِجَالًا نُوْحِيْ اِلَيْهِمْ مِنْ اَهْلِ الْقُرَى (القرآن الكريم ۱۰۸/۱۰۸) اور ہم نے تم سے پہلے جتنے رسول بھیجے سب مرد ہی تھے جنہیں ہم وحی کرتے اور سب
شہر کے ساکن تھے۔

وقال تعالى : وَمَا أَرْسَلْنَا مِنْ قَبْلِكَ مِنَ الْمُرْسَلِينَ إِلَّا اِنَّهُمْ لَيَأْكُلُونَ الطَّعَامَ
(القرآن الكريم ۲۵/۲۵)

اور ہم نے تم سے پہلے جتنے رسول بھیجے سب ایسے ہی تھے کھا، کھاتے۔

وقال تعالى : سَنَنْتَ اللَّهُ فِي الَّذِينَ خَلَوْا مِنْ قَبْلِكَ وَكَانَ أَمْرُ اللَّهِ قَدَرًا مَّقْدُورًا
بِالَّذِينَ يُبْلَغُونَ رِسَالَتَهُ (القرآن الكريم ۳۹/۳۹)

اللہ کا دستور چلا آ رہا ہے ان میں جو پہلے گزر چکے اور اللہ کا کام مقرر تقدیر ہے
وہ جو اللہ کے پیغام پہنچاتے۔

وقال تعالى : وَلَقَدْ أَوْحَى اِلَيْكَ وَالَّذِينَ مِنْ قَبْلِكَ (القرآن الكريم ۱۵/۱۵)
اور بیشک وحی کی گئی تمہاری طرف اور تم سے انگوں کی طرف۔

وقال تعالى : مَا يَنْفَالُ لَكَ إِلَّا مَا قَدْ قِيلَ لِلرُّسُلِ مِنْ قَبْلِكَ (القرآن الكريم ۲۱/۲۱)
تم سے نہ فرمایا جائے گا مگر وہی جو تم سے اگے رسولوں کو فرمایا گیا۔

وقال تعالى : كَذَلِكَ يُؤْحَى اِلَيْكَ وَالَّذِينَ مِنْ قَبْلِكَ اللَّهُ
الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ (القرآن الكريم ۲۱/۲۱)

یونہی وحی فرماتا ہے تمہاری طرف اور تم سے اگلوں کی طرف اور اللہ عزت و حکمت والا۔

وقال تعالى : وَشَلَّ مِنْ أَرْسَلْنَا مِنْ قَبْلِكَ مِنْ رُسُلِنَا (القرآن الكريم ۲۵/۲۵) وغير ذلك

اور ان سے پوچھو جو ہم نے تم سے پہلے رسول بھیجے۔ وغیرہ ذلك۔

(۴) یا پھر عیسٰی معنی جنسی شامل فرو متبع ہے لفظ خاص خصوص و شمول مثل قول تعالیٰ :
مَنْ كَانَ عَدُوًّا لِلَّهِ وَمَلَائِكَتِهِ وَرُسُلِهِ (القرآن الكريم ۸۱/۸۱) جو کوئی دشمن ہو اللہ اور اس کے
فرشتوں اور اس کے رسولوں کا۔

وقوله تعالى : إِنَّ الَّذِينَ يَكْفُرُونَ بِآيَاتِ اللَّهِ وَيَقْتُلُونَ النَّبِيِّينَ بِغَيْرِ حَقٍّ وَيَقْتُلُونَ
الَّذِينَ يَأْمُرُونَ بِالْقِسْطِ مِنَ النَّاسِ فَبَشِّرْهُمْ بِعَذَابٍ أَلِيمٍ (القرآن الكريم ۱۱/۱۱) وہ جو
اللہ کی آیتوں سے منکر ہوتے اور پیغمبروں کو ناحق شہید کرتے اور انصاف کا حکم کرنے والوں
کو قتل کرتے ہیں انہیں خوشخبری دو دردناک عذاب کی۔

وقوله تعالى : وَلَا يَأْمُرُكُمْ أَنْ تَتَّخِذُوا الْمَلَائِكَةَ وَالنَّبِيِّينَ أَوْلِيَاءَ (القرآن الكريم ۸۰/۸۰) اور تمہیں یہ حکم دے گا کہ فرشتوں اور پیغمبروں کو خدا ٹھہراؤ۔

وقوله تعالى : وَمَنْ يَكْفُرْ بِاللَّهِ وَمَلَائِكَتِهِ وَكُتُبِهِ وَرُسُلِهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ فَقَدْ ضَلَّ
ضَلَالًا مُبِينًا (القرآن الكريم ۱۳۱/۱۳۱) اور جو نہ مانے اللہ اور اس کے فرشتوں اور کتابوں اور
رسولوں اور قیامت کو تو ضرور دور کی گمراہی میں پڑا۔

وقوله تعالى : إِنَّ الَّذِينَ يَكْفُرُونَ بِاللَّهِ وَرُسُلِهِ وَيُرِيدُونَ أَنْ يُفَرِّقُوا بَيْنَ اللَّهِ
وَرُسُلِهِ (القرآن الكريم ۱۵۰/۱۵۰) الی قولہ تعالیٰ : أُولَئِكَ هُمُ الْكَافِرُونَ حَقًّا وَغَيْرُهَا
(القرآن الكريم ۱۵۱/۱۵۱) وہ جو اللہ اور اس کے رسولوں کو نفی مانتے اور چاہتے ہیں کہ اللہ سے اس
کے رسولوں کو جدا کر دیں (الی قولہ تعالیٰ) یہی ہیں ٹھیک ٹھیک کافر وغیرہ۔

(۵) یا خاص خاص جماعت خواہ اس کا خصوص کسی وصف یا اضافت یا اور وجود

بیان سے نفس کلام میں مذکور اور اس سے مستفاد ہو،

مثلاً نور تعالیٰ: وَلَقَدْ آتَيْنَا مُوسَى الْكِتَابَ وَفَقَّمْنَا مِنْهُ بَعْدَهُ بِالرُّسُلِ (القرآن الكريم ۴۲/۵) اور پیشک ہم نے موسیٰ کو کتاب عطا کی اور اس کے بعد پے درپے رسول بھیجے۔

وقال تعالى في بني اسرائيل: وَلَقَدْ جَاءَهُمْ رَسُولُنَا بِالْبَيِّنَاتِ (الفرقان: ٢٠/٢١)
اور اللہ تعالیٰ نے بنی اسرائیل کے بارے میں فرمایا: اور بیشک ان کے پاس ہمارے رسول
روشن دلیلوں کے ساتھ آئے۔

وقال تعالى في التوراة: يَحْكُمُ بِهَا النَّبِيُّونَ الَّذِينَ أَسْلَمُوا لِلَّذِينَ هَادُوا وَالْقُرآنُ
الکریم (۲۴۳-۲۴۲) اور اللہ تعالیٰ نے توراۃ میں فرمایا: اس کے مطابق یہود کو حکم دیتے تھے ہمارے
فرمان پر وارثی۔

وقال تعالى ما ذكر لو حالهم رسولاً محمداً: ثُمَّ أَرْسَلْنَا رُسُلَنَا تَتْرًا ﴿١٢٠﴾ القرآن کریمہ ۲۵/۱۲ اور اللہ تعالیٰ نے نوح علیہ السلام پر ایک اور رسول کے ذکر کے بعد فرمایا پھر ہم نے اپنے رسول بھیجے ایک پیچھے دوسرے۔

ثم قال ثم ارسلنا موسى، (القرآن الكريم ٢٣/٢٤) فكلّم فرمايا: فكلّمهم في موسى كوجيها۔

وقال تعالى: إِنَّا أَوْحَيْنَا إِلَيْكَ كَمَا أَوْحَيْنَا إِلَى نُوحٍ وَالنَّبِيِّينَ مِنْ بَعْدِهِ (القرآن
اکرم ۱۶/۴) بیشک اے محبوب ہم نے تمہاری طرف وحی بھیجی جیسے وحی نوح اور اس کے بعد
پیغمبروں کو بھیجی۔

قالمراد من بین ہود و موسیٰ علیہم الصلوٰۃ والسلام: وَقَالَ تَعَالَى: فَعَلَّ أَنْذَرْتُكُمْ صَاعِقَةً مِثْلَ صَاعِقَةِ عَادٍ وَكُمُودٍ، إِذْجَاءَ لَهُمُ الرُّسُلُ مِنْ بَيْنِ أَيْدِيهِمْ وَمِنْ خَلْفِهِمْ (القرآن المکرّم ۱۰۱/۱۰۲) ان سے ہود اور موسیٰ کے درمیان والے نبی جنہم اسلواۃ والسلام مراد ہیں اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا: تو تم فرماؤ کہ میں تمہیں ڈراتا ہوں ایک کُرُک سے جیسی

کڑک مارو، سو پر آئی تھی جب رسول ان کے آگے پیچھے پھرتے تھے۔

وقال تعالى: بعد ذكر نوح وإبراهيم: ثُمَّ قَفَّيْنَا عَلَىٰ آلِهِم بِرُسُلِنَا (الفرقان: ٢٥) اور اللہ تعالیٰ نے نوح اور ابراہیم کے ذکر کے بعد فرمایا: پھر ہم نے ان کے پیچھے اسی راہ پر اپنے اور رسول بھیجے (ت)

(۶) یا ہوجہ عہد حضورؐ میں تو کہے تھے: اَللّٰہُ یَقُولُ تَعَالٰی: اِنّٰی اَتَّبِعُوْهُمُ الْمُؤْمِنِیْنَ (قرآن کریم ۲/۱۷۷) پورا اسے میری قوم پیچھے، دونوں کی پیروی کرو (ت)

(۷) یاد رکھیے کہ اللہ تعالیٰ نے قوم نوح و ہود و صالح و لوط و شعیب کے بعد عا ذکر ہم علیہم الصلوٰۃ والسلام، تِلْكَ الْقُرَىٰ نَقُصُّ عَلَيْكَ مِنْ أَنْبَاءِهَا وَلَقَدْ جَاءَتْهُمْ رُسُلُهُمْ بِالْبَيِّنَاتِ (القرآن المکریم ۱۰۱) نوح و ہود و صالح و لوط اور شعیب علیہم الصلوٰۃ والسلام کی قوم کا ذکر کرنے کے بعد یہ کہتیاں ہیں جنکے احوال ہم تمہیں سناتے ہیں اور شک ان کے پاس ان کے رسول روشن الیہیں لے کر آئے (ت)

یا علی مثل قولہ تعالیٰ: وَاصْبِرْ لِحُكْمِ رَبِّكَ ۚ إِنَّكَ أَهْلُهَا
لُمُوسِلُونَ (احقرآن ہریمہ ۱۰۷/۱۰۸) (اور ان سے نشانیاں بیان کرو اس شہر والوں کی جب ان
کے پاس فرستادے آئے۔

وَقَالَ تَعَالَى: سَتَكُنُّبُ مَا قَالُوا وَقَتْلُهُمُ الْأَنْبِيَاءَ بِغَيْرِ حَقٍّ (قرآن امر ۱۸/۲) کو غیر
 ذلک۔ اب ہم لکھ رہیں گے ان کا کہا اور انبیاء کو ان کا ناحق شہید کرنا۔ وغیرہ تک
 اب اوّل:

اب اگر آیہ کریمہ **وَلَيَكُنْ لِلَّهِ وَحْدَتُهُمُ النَّبِيُّ** (القرآن المکرّم ۴۲/۴۳) (اور ہاں اللہ کے رسول ہیں اور سب نبیوں میں پیچھے۔ ت) میں لام عہد خارجی کئے لئے ہو

جیسا کہ یہ طائفہ خارجیہ گمان کرتا ہے اور وہ یہاں نہیں ضروری، اور ذکر و ذکر کر کے اسے
وجہ مختلف پر ہے اور ان میں صرف ایک وجہ ہے جو بدلتا کلام کریم میں مراد ہونے کی
صلاحیت نہیں رکھتی، یعنی وجہ سوم کہ جب انبیاء موصوف بوصف قبلیت و مفید بقید سبقت لے
گئے یعنی وہ انبیاء جو حضور القدس ﷺ سے پہلے ہیں تو اب حضور کو ان کا خاتم ان کا آخر ان
سے زمانے میں متاخر کہنا محض الفو و فضول و کلام مہمل و معطل و معقول ہوگا جس حاصل حمل
اولے بدیہی مثل زید زید سے زائد نہ ہوگا کہ جب ان کو حضور سے اگلا کہہ دیا حضور کا ان سے
پچھلا ہونا آپ ہی معلوم ہوا اسے بالخصوص مقصود بلا قاعدہ رکھنا قرآن عظیم تو قرآن عظیم اصل
کسی عاقل انسان کے کلام کے لائق نہیں، نہ کہ وہ بھی مقام مدح میں کہ ۔

پشیمان تو زیر ابو اند

دندان تو بملہ در دہاند

(تمہاری آنکھیں زیر ابرو ہیں اور تمام دانت منہ کے اندر ہیں)

سے بھی بدتر حالت میں ہے کہ شعر نے کسی اللہ کی عیث تکرار نہ کی اور بات جو کہی وہ بھی
واقع تعریف کی تھی، احسن تقویم (القرآن لبرہ ۱/۴۷) (اچھی صورت۔ ت) سے بعض
اوضاع کا بیان ہے اسے مقام مدح میں یوں مہمل جا گیا ہے، کہ ایک عام مشترک بات کا
ذکر کیا ہے، بخلاف اس معنی کے کہ اس میں صراحت عیث موجود اور معنی مدح بھی مفقود اور پھر
عموم و اشتراک بھی تقدیر وقت کے ہر شے اپنے اگلے سے پچھلی ہوتی ہے، غرض یہ وجہ تو یوں
منفع ہو جائے گی کہ اصلاً محض الفاظ دو صالح ارادہ نہیں، اور اس طائفہ خارجیہ کے طور پر وجہ
دوم کو بھی نا محتمل مان لیجئے پھر بھی اس پر چارم و پنجم سب محتمل رہیں گی اور پنجم میں خود وجہ
کثیر ہے، کہیں من بعد موسیٰ، کہیں من بعد نوح، کہیں انبیائے بنی اسرائیل، کہیں

من بعد ہود و موسیٰ، کہیں صرف انبیائے ہاد و ہود، کہیں انبیائے قوم نوح و عاد و ہود،
کہیں من بعد ابراہیم قوم لوط و مدین و غیر ذلک، ہر حال ذکر وجہ کثیر و مختلف
پر آیا ہے اور یہاں کوئی قرینہ دینے نہیں کہ ان میں ایک وجہ کی تعیین کرے تو معلوم نہیں ہو سکتا
کہ کون سے مذکور کی طرف اشارہ ہوا، پھر عہد کہاں رہا، سرے سے عہد کا معنی ہی کہ تعیین
ہے منہدم ہو گیا کہ اختلاف و تنوع مطلقاً منافی تعیین نہ کہ اتنا کثیر، پھر عہد بیت کیونکر ممکن۔

ثانیاً:

جب کہ کراتی وجہ کثیر و محتمل اور قرآن عظیم نے کوئی وجہ بیان نہ فرمائی، حدیث کا
بیان صحیح تو وہی عموم و استغراق ہے کہ لا ینبی بعدی! (میرے بعد کوئی نبی نہیں۔ ت)
کما سیاق، اس تقدیر پر جب اشارہ ذکر استغراق کی طرف ٹھہرا عہد و استغراق کا حاصل ایک
ہو گیا اور وہی احاطہ تامہ کہ معتقد اہل اسلام تھا ظہر ہوا مگر یہ اس طائفے کو منظور نہیں، اہرم
آیت کہ بر تقدیر عہد بیت مجمل تھی بے بیان رہی اور وہی منقطع ہو کر نقش بہات سے ہو گئی،
اب رسول اللہ ﷺ کو خاتم النبیین کہنا محض اقرار لفظ بے فہم معنی رہ گیا جس کی مراد کچھ معلوم
نہیں، کوئی کافر خود مانا اقدس حضور نور ﷺ میں کتنے ہی انبیاء، مانے حضور کے بعد ہر قرن
و طبقہ و شہر و قریہ میں ہزار ہزار اشخاص کو نبی جانتے خود اپنے آپ کو رسول اللہ کہے، اپنے
استاذوں کو مرسمین الواعزم بتائے، آئے کریم اس کا بال بیکا نہیں کر سکتی کہ آیت کے معنی ہی
معلوم نہیں جس سے حجت قائم ہو سکے، کیا کوئی مسلمان ایسا خیال کرے گا، عا شاہد!

ثالثاً:

میں کثیر و تراجم معانی پر کیوں نہ کروں، سوائے استغراق کوئی معنی لے لیجئے سب

صحیح البخاری باب ما ذکر فیہ من سرایس قدیمی تب خانہ، کراچی ۱۳۹۰ھ

پر پہلی آتش در کا سر رہے گی کہ کچھلی بھوئی کا لہ لہو نہ نبوتوں کا در آیت بند نہ کر سکے گی۔ معنی اول یعنی افراد مخصوص معین مراد لئے تو نبی ﷺ انہیں محدود انہیں ہمہ اسلام و اسلام کے خاتم ٹھہرے جن کا نام مذکور معین علی وجہ الالبہام قرآن مجید میں آگیا ہے جن کا شمار میں چالیس نبی تک بھی نہ پہنچے گا، یونہی بر تقدیر معنی پنجم یعنی جماعات خاصہ خاص انہی جماعت کے خاتم ٹھہریں گے، باقی جماعات صادق سابقہ کے لئے بھی خاتمیت ثابت نہ ہوگی، چہ جائے جماعات کا لہ لہ اسناد اور معنی سوم میں صاف تخصیص انبیائے سابقین کی ہو جائے گی کہ جو نبی پہلے گزار چکے ان کے خاتم ہیں تو کچھلوں کی کیا بندش ہوئی بلکہ پیچھے اور آئے تو وہ اسکے بھی خاتم ہوں گے، رہے معنی چہارم جنسی اس میں جمیع مراد لین اس طائفہ کو منظور نہیں ورنہ وہی خصم الشیء فلسفہ لازم آئے، لاجرم مطلقاً کسی ایک فرد کے انقضاء سے بھی خاتمیت صادق مانے کا کہ صدق علی الکس کے لئے ایک فرد پر صدق کا ہے تو یہ سب معانی سے اخص وارڈل ہوا اور حاصل وہی ٹھہر آ کہ آیت بہر حج فتا ایک دو یا چند یا کل گزشتہ پیغمبروں کی نہایت صرف اتنا تاریخی واقعہ بتاتی ہے کہ ان کا زمانہ ان کے زمانے سے پہلے تھا، اس سے زیادہ آئندہ نبوتوں کا وہ کچھ نہیں بگاڑ سکتی مگر ان سے اصلاً بحث کرتی ہے، طوائف ملعونہ مہدویہ و قادیانیہ و امیریہ و نذیریہ و نانوئیہ و امثالہم لعنہم اللہ تعالیٰ کا یہی تو مقصود تھا، وہ اس طائفہ خارجہ نے جی کھول کر امنایہ کر لیا، و سب علم الذین ظلموا ای منقلب بنقلبہون (القرآن ۸۲/۲۱) (اور اب جانا چاہتے ہے ظالم کہ کس کروٹ پر پلٹا کھائیں گے۔ ت) اصل بات یہ ہے کہ معانی قطعہ جو تمام مسلمین میں ضروریات دین سے ہوں جب ان پر نصوص قطعیہ پیش نہ کئے جائیں تو مسلمانوں کو احمق بنادینا اور معتقدات اسلام کو خلیات (دیکھو تھذیر الناس) عوام ٹھہرا دینا ایسے خبیثہ کے بائیں ہاتھ کا کھیل ہے اور نصوص میں احادیث پر نہ عام لوگوں کی نظر نہ ان کے جمع طرق و ادراک تو اثر پر دسترس، وہاں ایک نش میں کام نکل

جاتا ہے کہ یہ باب عقائد ہے اس میں بخاری و مسلم (دیکھو براہین قاطعہ لنگوی) کی بھی صحیح احادیثیں سرور ہیں، ہاں ایسی جگہ ان سے کئے اندھوں کی کچھ کور دیتی ہے تو قرآن عظیم سے کہ بغرض تلمیذ عوام برائے (دیکھو تھذیر الناس) برائے نام اسلام کا اودھ ہو کر، قرآن پر صراحتہ انکار کا ٹٹو غرور گل ہے، لہذا وہاں تحریف معنوی کے چال چلتے اور کلام اللہ کو اٹتے بدلتے ہیں کہ جب آیت سے مسلمانوں کو ہاتھ خالی کر میں پھر گوشت وائی شیطانی کا راستہ کھل جائے گا واللہ متم نورہ و لیکوہ الکافرون (القرآن ۸/۶) (اور اللہ کو اپنا نور پورا کرنا ہے اگر چہ نہ مانے کا فرست)

سوم یعنی اس طائفہ کا مذہب تفسیر حضور سید المرسلین ﷺ، ہونا وہ ہر ادنیٰ خادم حدیث پر روشن، یہاں اجمالی و حرف ذکر کریں، صحیح مسلم شریف و مسند امام احمد و سنن ابو داؤد و جامع ترمذی و سنن ابن ماجہ و غیر ہا میں ثوبان رضی اللہ عنہ سے رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں: اللہ سبکون فی امتی کذابون ثلاثون کلہم یزعم انہ نبی و انا خاتم النبیین لانیسی بعدی ۱۔ بے شک میری امت دعوت میں یا میری امت کے زمانے میں تمیں کذاب ہوں گے کہ ہر ایک اپنے آپ کو نبی کہے گا اور خاتم النبیین ہوں کہ میرے بعد کوئی نبی نہیں۔ امام احمد مسند و طبرانی معجم کبیر اور ضیاء مقدسی سے صحیح مختارہ میں حدیفہ رضی اللہ عنہ سے راوی رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں: یکون فی امتی کذابون و دجالون سبعة و عشرون منهم اربع نسوة و انی خاتم النبیین لانیسی بعدی ۲۔ میری امت دعوت میں ستائیس دجال کذاب ہوں گے

۱۔ جامع ترمذی ابواب النبی باب ۱۰، اتوم سامعہ سے یخرج کذابون میں تثنی دہلی ۲۵/۲
۲۔ معجم الکبیر للطبرانی ترجمہ حدیفہ رضی اللہ عنہ حدیث ۳۰۲۶ مکتبہ فیصلہ بیروت ۳/۷۷

ان میں چار عورتیں ہوں گی حالانکہ بے شک میں خاتم النبیین ہوں کہ میرے بعد کوئی نبی نہیں۔

صحیح بخاری و صحیح مسلم و سنن ترمذی و تفسیر ابن حاتم و تفسیر ابن مردودہ میں جابر سے ہے رسول اللہ فرماتے ہیں امثلی و مثل الانبیاء کمثل رجل ابنتی داراً فاکملہا واحسنہا الا موضع لبنۃ فکان من دخلہا ونظر الیہا قال ما احسنہا الا موضع الا لبنۃ فانما موضع البنۃ فختم بہی الانبیاء۔ میری اور نبیوں کی مثال ایسی ہے جیسے کسی شخص نے ایک مکان پورا کامل اور خوبصورت بنایا مگر ایک اینٹ کی جگہ خالی تھی تو جو اس گھر میں جا کر دیکھتا کہتا یہ مکان کس قدر خوب ہے مگر ایک اینٹ کی جگہ کہ وہ خالی ہے تو اس اینٹ کی جگہ میں ہوا مجھ سے انبیاء ختم کر دیئے گئے۔ صحیح مسلم و مسند احمد میں ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے ہے، رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں: مثلی و مثل النبیین من قبلی کمثل رجل بنی داراً فاکتمہا الا لبنۃ واحدة فحنت انا فاکتمت ذلک اللبنۃ۔ ترجمہ: میری اور سابقہ انبیاء کی مثال اس شخص کی مانند ہے جس نے سارا مکان پورا بنایا سوا ایک اینٹ کے، تو میں تشریف فرما ہوا اور وہ اینٹ میں نے پوری کی۔ مسند احمد و صحیح ترمذی میں ہذا صحیح ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے ہے۔ رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں: مثلی فی النبیین کمثل رجل بنی داراً فاحسنہا واکملہا واجملہا وترک فیہا موضع لبنۃ لم یضعہا فجعل الناس یطوفون بالبنیان ویعجبون منہ ویقولون لو تم موضع هذه اللبنۃ فانما فی النبیین

۱۔ صحیح مسلم کتاب المغنم باب ذکر کون نبی ﷺ خاتم النبیین قدیمی کتب تذکرہ ص ۱۳۸
صحیح بخاری کتاب المناقب باب خاتم النبیین ﷺ تم انھیں قدیمی کتب خاتمہ ص ۵۰۱/۱
مسند امام احمد حدیث ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ ودار الفکر بیروت ص ۳/۶

موضع ذلک اللبنۃ۔ ۱۔ ترجمہ: پیغمبروں میں میری مثال ایسی ہے کہ کسی نے ایک مکان خوبصورت و کامل و خوشنم بنایا اور ایک اینٹ کی جگہ چھوڑ دی وہ نہ رکھی لوگ اس عمارت کے گرد پھرتے اور اس کی خوبی و خوشنمائی سے تعجب کرتے اور تمنا کرتے کسی طرح اس اینٹ کی جگہ پوری ہو جاتی تو انبیاء میں اس اینٹ کی جگہ میں ہوں۔ صحیح بخاری و صحیح مسلم و سنن نسائی و تفسیر ابن مردودہ میں ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے ہے، رسول اللہ ﷺ نے یہی مثنی بیان کر کے ارشاد فرمایا: فانما اللبنۃ وانا خاتم النبیین۔ ۲۔ ترجمہ: تو میں وہ اینٹ ہوں اور میں خاتم النبیین ہوں ﷺ وایما ۱۰۰ من وایک ہجر۔

چہارم کا بیان اوپر گزرا، پنجم سے اس طائفہ کی گمراہی بھی واضح ہو چکی کہ تفسیر رسول اللہ ﷺ کا رد کرنا بولا اجماعی قطعی امت مرحومہ کا خلاف کرنے والا اسوائے گمراہ و بددین کے کون ہوگا۔ نولہ ما تولى ونصله جہنم وساءت مصیر القرآن کثرہ (۱۵/۳) ہم اسے اس کے حال پر چھوڑ دیں گے اور اسے دوزخ میں داخل کریں گے اور کیا ہی بُری جگہ ہے پٹنے کی۔ (ت)

دہی بدعتی وہ اس کے ان شبہات و ابیات، خرافات، طرغفات کی ایک ایک ادا سے ٹیک رہی ہے جو اس نے اثبات ادعائے باطل "عہد خارجی" کے لئے پیش کئے اہل علم کے سامنے ایسے مہملات کیا قابل التفات، مگر حفظ عوام و ازالہ ابہام کے لئے چند حروف مجمل کا ذکر مناسب واللہ الہادی و ولی الایادی (اور اللہ تعالیٰ ہی ہدایت دینے والا اور طاقتوں کا مالک ہے۔ (ت)

خُب اولیٰ میں اس طائفہ نے عبارت توضیح کی طرف محض غلط نہایت کی حالانکہ

۱۔ جامع ترمذی الباب المناقب باب ما جاء فیہ من نبی ﷺ آقاب علم پریس لاہور ص ۳۰۱/۲
۲۔ صحیح مسلم کتاب المغنم باب ذکر کون نبی ﷺ خاتم النبیین قدیمی کتب خاتمہ ص ۵۰۱/۲

توضیح میں اس عبارت کا نشان نہیں بلکہ وہ اس کے حاشیہ تلویح کی ہے۔

اولاً: قول ائمہ سید عیان عقل اسی اپنی نقل کی ہوئی عبارت کو سمجھتے اور قرآن عظیم میں انبیاء و مرسلین کے وجود ذکر کو دیکھتے تو یقین کرتے کہ یہ آیت کریمہ ولکن رسول اللہ و خاتم النبیین (قرآن المکریم ۳۳/۵۶) (اور لیکن آپ اللہ کے رسول اور انبیاء میں سے آخری ہیں۔ ت) میں لام عید خارجی کے لئے ہونا محال ہے کہ بوجہ تنوع وجود ذکر و عدم الاولیت و ترجیح جس کا بیان مشرحاً گزرا، کمال تمیز جدا سرے سے کسی وجہ معین کا امتیاز ہی نہ رہا تو یہی عبارت شاہد ہے کہ یہاں ”عید خارجی“ ناممکن کاش مکر کیلئے بھی کچھ عقل ہوتی تو اس کی جگہ توضیح ہی کی گویا عبارت العہد ہو الاصل ثم الاستغراق ثم تعریف الطبیعیۃ (عید اصلی ہے پھر استغراق اور پھر جنس۔ ت) کی نقل ہوتی کہ خود نفس عبارت تو ان کی جہالت و سفاهت پر شہادت نہ دیتی اگرچہ اس سے دو ہی سطر پہلے اسی توضیح میں متن تنقیح کی عبارت ولا بعض الافراد لعدم الاولیۃ ترجمہ: اور نہ بعض افراد کیونکہ اولی نہیں۔ اس کی صراحتی کویں ہوتی مگر یہ کیونکر کھٹکا کہ طائفہ ائمہ کو دوست و دشمن میں تمیز نہیں صریحاً مضروک نافع سمجھتے ہے لہذا نام تو یہ توضیح کا اور براہ بد قسمتی عبارت نقل کر دی تلویح کی، جس میں صاف صریحاً ان عقلاً کی تسفیہ اور ان کے وہم کا سد کی تیغ تھی۔ ولا حول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم۔

ثانیاً: توضیح کا مطلب سمجھنا تو بڑی بات، خود اپنا ہی لکھا سمجھا کہ جب عید خارجی سے معنی درست ہو تو استغراق وغیرہ معتبر نہ ہوگا۔ ہم اوپر واضح کر آئے کہ عید خارجی موعوم طائفہ خارجیہ سے معنی درست نہیں ہو سکتے، آپ کریمہ قطعاً آئندہ نبوتوں کا دروازہ بند فرماتی ہے،

۱۔ توضیح علی التلخیص الفاظ عامہ الجمع معربہ باللام

۲۔ توضیح علی التلخیص الفاظ عامہ الجمع معربہ باللام

رسول اللہ ﷺ نے یہی معنی اس کے بیان فرمائے، تمام امت نے سلفاً و خلفاً اس کی یہی معنی سمجھے اور اس عید خارجی پر آیت کو اس سے کچھ مٹ نہیں رہتا تو واجب ہے کہ استغراق مراد ہو، اسی تلویح میں اسی عبارت منقولہ طائفہ کے متصل ہے ائمہ الاستغراقی الی ان قال فالاستغراق هو المفهوم من الاطلاق حيث لا عهد فی الخارج خصوصاً فی الجمع الی قوله هذا ما علیہ المحققون (۱) (پھر استغراق (ت) اطلاق سے استغراق مفہوم ہوتا ہے جہاں عید خارجی نہ ہو خصوصاً جمع میں (۲) محققین کی یہی رائے ہے۔ ت)

ثالثاً: بہت اچھا اگر فرض کریں کہ لام عید خارجی کے لئے ہے تو اس سے قطعاً یقیناً استغراق ہی ثابت ہوگا کہ وجہ خمسہ سے اول و سوم و پنجم کا بطلان تو دلائل قاطعہ سے اوپر ثابت ہو گیا اور واضح ہو چکا کہ خود جن سے کلام الہی کا اول و اصالۃ خطاب تھا یعنی حضور پر نور سیدہ موعوم الموعود ﷺ انہوں نے ہرگز اس آیت سے صرف بعض افراد معینہ یا کسی جماعت خاصہ کو نہ سمجھا اب نہ ہیں، مگر وجہ دوم و چہارم یعنی وہ جو قرآن عظیم میں ہر وجہ اکثر و اوپر ذکر انبیاء علیہم السلام ہر وجہ موعوم و استغراق تام ہے اسی وجہ معبود کی طرف لام النبیین مشیر ہے تو اس عید کا حاصل بحمد اللہ تعالیٰ وہی استغراق کامل جو مسلمانوں کا عقیدہ ایمانیہ ہے یا ذکر جنسی کی طرف اشارہ ہے اور ختم کا حاصل نفی معیت و بعدیت ہے جیسے اولویت یعنی نفی معیت و قیامت تعریفات علامہ سید شریف تدریس الشریف میں ہے: الاول فرد لا یكون غیرہ من جنسہ سابقاً علیہ ولا مقدار لہ ۲ اول فرد ہے کیونکہ اس کا کوئی ہم جنس اس سے پہلے نہیں اور نہ اس کے ساتھ متصل ہے۔ حدیث شریف میں ہے: انت الاول

۱۔ توضیح علی التلخیص الفاظ عامہ الجمع معربہ باللام

۲۔ تعریفات باب اللہ انتخارت نامہ فرمودہ بران میں ۱۷

فلیس قبلک شیئی وانت الآخر فلیس بعد شیئی ازواه مسلم فی صحیحہ
و الترمذی و احمد و ابن ابی شیبہ و غیرہم عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ عن النبی
صلی اللہ علیہ وسلم و للبیہقی فی الاسماء والصفات عن ام سلمہ رضی اللہ عنہا عن
النبی صلی اللہ علیہ وسلم انه کان یدعو بہؤلاء الکلمات الہم انت الاول فلا شیئی قبلک
وانت الآخر فلا شیئی بعدک ۲ (تو اول ہے تجھ سے پہلے کوئی شے نہیں، اور تو آخر میں
ہے تیرے بعد کوئی شے نہیں۔ اسے مسلم نے ایضاً صحیح میں، ترمذی، امام احمد اور ابن ابی شیبہ
وغیرہم نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہے، امام
تائمی نے الاسماء والصفات میں حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم ان کلمات کے
ساتھ دعا فرمایا کرتے، اے اللہ! تو اول ہے تجھ سے پہلے کوئی شے نہیں اور تو آخر ہے تیرے
بعد کوئی شے نہیں۔ ت) تو خاتم النبیین کا حاصل ہمارے حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ اور بعد
جنس نبی کی نفی ہوئی اور جنس کی نفی عربیہ و شرعیہ جملہ افراد ہی سے ہوئی ہے و لہذا الایہ نفی
جنس صحیح عموم سے ہے جیسے لا رجل فی الدار و لہذا الا اللہ الا اللہ ہر غیر خدا سے نفی
الوہیت کرتا ہے، یوں بھی استغراق ہی ثابت ہوا۔۔۔۔۔ واللہ اعلم۔

فقیر احمد رضا قادری خفرو



۱۔ صحیح مسلم کتاب الاکراد و ما باب اللہ و خدا و اللہ مقدم کتب خانہ کراچی ۲/۲۲۸

۲۔ مختلف اثن الی شیبہ کتاب اللہ و ما باب اللہ ۲۳۲، ۲۳۳، ۲۳۴، ۲۳۵، ۲۳۶، ۲۳۷، ۲۳۸، ۲۳۹، ۲۴۰، ۲۴۱، ۲۴۲، ۲۴۳، ۲۴۴، ۲۴۵، ۲۴۶، ۲۴۷، ۲۴۸، ۲۴۹، ۲۵۰، ۲۵۱، ۲۵۲، ۲۵۳، ۲۵۴، ۲۵۵، ۲۵۶، ۲۵۷، ۲۵۸، ۲۵۹، ۲۶۰، ۲۶۱، ۲۶۲، ۲۶۳، ۲۶۴، ۲۶۵، ۲۶۶، ۲۶۷، ۲۶۸، ۲۶۹، ۲۷۰، ۲۷۱، ۲۷۲، ۲۷۳، ۲۷۴، ۲۷۵، ۲۷۶، ۲۷۷، ۲۷۸، ۲۷۹، ۲۸۰، ۲۸۱، ۲۸۲، ۲۸۳، ۲۸۴، ۲۸۵، ۲۸۶، ۲۸۷، ۲۸۸، ۲۸۹، ۲۹۰، ۲۹۱، ۲۹۲، ۲۹۳، ۲۹۴، ۲۹۵، ۲۹۶، ۲۹۷، ۲۹۸، ۲۹۹، ۳۰۰، ۳۰۱، ۳۰۲، ۳۰۳، ۳۰۴، ۳۰۵، ۳۰۶، ۳۰۷، ۳۰۸، ۳۰۹، ۳۱۰، ۳۱۱، ۳۱۲، ۳۱۳، ۳۱۴، ۳۱۵، ۳۱۶، ۳۱۷، ۳۱۸، ۳۱۹، ۳۲۰، ۳۲۱، ۳۲۲، ۳۲۳، ۳۲۴، ۳۲۵، ۳۲۶، ۳۲۷، ۳۲۸، ۳۲۹، ۳۳۰، ۳۳۱، ۳۳۲، ۳۳۳، ۳۳۴، ۳۳۵، ۳۳۶، ۳۳۷، ۳۳۸، ۳۳۹، ۳۴۰، ۳۴۱، ۳۴۲، ۳۴۳، ۳۴۴، ۳۴۵، ۳۴۶، ۳۴۷، ۳۴۸، ۳۴۹، ۳۵۰، ۳۵۱، ۳۵۲، ۳۵۳، ۳۵۴، ۳۵۵، ۳۵۶، ۳۵۷، ۳۵۸، ۳۵۹، ۳۶۰، ۳۶۱، ۳۶۲، ۳۶۳، ۳۶۴، ۳۶۵، ۳۶۶، ۳۶۷، ۳۶۸، ۳۶۹، ۳۷۰، ۳۷۱، ۳۷۲، ۳۷۳، ۳۷۴، ۳۷۵، ۳۷۶، ۳۷۷، ۳۷۸، ۳۷۹، ۳۸۰، ۳۸۱، ۳۸۲، ۳۸۳، ۳۸۴، ۳۸۵، ۳۸۶، ۳۸۷، ۳۸۸، ۳۸۹، ۳۹۰، ۳۹۱، ۳۹۲، ۳۹۳، ۳۹۴، ۳۹۵، ۳۹۶، ۳۹۷، ۳۹۸، ۳۹۹، ۴۰۰، ۴۰۱، ۴۰۲، ۴۰۳، ۴۰۴، ۴۰۵، ۴۰۶، ۴۰۷، ۴۰۸، ۴۰۹، ۴۱۰، ۴۱۱، ۴۱۲، ۴۱۳، ۴۱۴، ۴۱۵، ۴۱۶، ۴۱۷، ۴۱۸، ۴۱۹، ۴۲۰، ۴۲۱، ۴۲۲، ۴۲۳، ۴۲۴، ۴۲۵، ۴۲۶، ۴۲۷، ۴۲۸، ۴۲۹، ۴۳۰، ۴۳۱، ۴۳۲، ۴۳۳، ۴۳۴، ۴۳۵، ۴۳۶، ۴۳۷، ۴۳۸، ۴۳۹، ۴۴۰، ۴۴۱، ۴۴۲، ۴۴۳، ۴۴۴، ۴۴۵، ۴۴۶، ۴۴۷، ۴۴۸، ۴۴۹، ۴۵۰، ۴۵۱، ۴۵۲، ۴۵۳، ۴۵۴، ۴۵۵، ۴۵۶، ۴۵۷، ۴۵۸، ۴۵۹، ۴۶۰، ۴۶۱، ۴۶۲، ۴۶۳، ۴۶۴، ۴۶۵، ۴۶۶، ۴۶۷، ۴۶۸، ۴۶۹، ۴۷۰، ۴۷۱، ۴۷۲، ۴۷۳، ۴۷۴، ۴۷۵، ۴۷۶، ۴۷۷، ۴۷۸، ۴۷۹، ۴۸۰، ۴۸۱، ۴۸۲، ۴۸۳، ۴۸۴، ۴۸۵، ۴۸۶، ۴۸۷، ۴۸۸، ۴۸۹، ۴۹۰، ۴۹۱، ۴۹۲، ۴۹۳، ۴۹۴، ۴۹۵، ۴۹۶، ۴۹۷، ۴۹۸، ۴۹۹، ۵۰۰، ۵۰۱، ۵۰۲، ۵۰۳، ۵۰۴، ۵۰۵، ۵۰۶، ۵۰۷، ۵۰۸، ۵۰۹، ۵۱۰، ۵۱۱، ۵۱۲، ۵۱۳، ۵۱۴، ۵۱۵، ۵۱۶، ۵۱۷، ۵۱۸، ۵۱۹، ۵۲۰، ۵۲۱، ۵۲۲، ۵۲۳، ۵۲۴، ۵۲۵، ۵۲۶، ۵۲۷، ۵۲۸، ۵۲۹، ۵۳۰، ۵۳۱، ۵۳۲، ۵۳۳، ۵۳۴، ۵۳۵، ۵۳۶، ۵۳۷، ۵۳۸، ۵۳۹، ۵۴۰، ۵۴۱، ۵۴۲، ۵۴۳، ۵۴۴، ۵۴۵، ۵۴۶، ۵۴۷، ۵۴۸، ۵۴۹، ۵۵۰، ۵۵۱، ۵۵۲، ۵۵۳، ۵۵۴، ۵۵۵، ۵۵۶، ۵۵۷، ۵۵۸، ۵۵۹، ۵۶۰، ۵۶۱، ۵۶۲، ۵۶۳، ۵۶۴، ۵۶۵، ۵۶۶، ۵۶۷، ۵۶۸، ۵۶۹، ۵۷۰، ۵۷۱، ۵۷۲، ۵۷۳، ۵۷۴، ۵۷۵، ۵۷۶، ۵۷۷، ۵۷۸، ۵۷۹، ۵۸۰، ۵۸۱، ۵۸۲، ۵۸۳، ۵۸۴، ۵۸۵، ۵۸۶، ۵۸۷، ۵۸۸، ۵۸۹، ۵۹۰، ۵۹۱، ۵۹۲، ۵۹۳، ۵۹۴، ۵۹۵، ۵۹۶، ۵۹۷، ۵۹۸، ۵۹۹، ۶۰۰، ۶۰۱، ۶۰۲، ۶۰۳، ۶۰۴، ۶۰۵، ۶۰۶، ۶۰۷، ۶۰۸، ۶۰۹، ۶۱۰، ۶۱۱، ۶۱۲، ۶۱۳، ۶۱۴، ۶۱۵، ۶۱۶، ۶۱۷، ۶۱۸، ۶۱۹، ۶۲۰، ۶۲۱، ۶۲۲، ۶۲۳، ۶۲۴، ۶۲۵، ۶۲۶، ۶۲۷، ۶۲۸، ۶۲۹، ۶۳۰، ۶۳۱، ۶۳۲، ۶۳۳، ۶۳۴، ۶۳۵، ۶۳۶، ۶۳۷، ۶۳۸، ۶۳۹، ۶۴۰، ۶۴۱، ۶۴۲، ۶۴۳، ۶۴۴، ۶۴۵، ۶۴۶، ۶۴۷، ۶۴۸، ۶۴۹، ۶۵۰، ۶۵۱، ۶۵۲، ۶۵۳، ۶۵۴، ۶۵۵، ۶۵۶، ۶۵۷، ۶۵۸، ۶۵۹، ۶۶۰، ۶۶۱، ۶۶۲، ۶۶۳، ۶۶۴، ۶۶۵، ۶۶۶، ۶۶۷، ۶۶۸، ۶۶۹، ۶۷۰، ۶۷۱، ۶۷۲، ۶۷۳، ۶۷۴، ۶۷۵، ۶۷۶، ۶۷۷، ۶۷۸، ۶۷۹، ۶۸۰، ۶۸۱، ۶۸۲، ۶۸۳، ۶۸۴، ۶۸۵، ۶۸۶، ۶۸۷، ۶۸۸، ۶۸۹، ۶۹۰، ۶۹۱، ۶۹۲، ۶۹۳، ۶۹۴، ۶۹۵، ۶۹۶، ۶۹۷، ۶۹۸، ۶۹۹، ۷۰۰، ۷۰۱، ۷۰۲، ۷۰۳، ۷۰۴، ۷۰۵، ۷۰۶، ۷۰۷، ۷۰۸، ۷۰۹، ۷۱۰، ۷۱۱، ۷۱۲، ۷۱۳، ۷۱۴، ۷۱۵، ۷۱۶، ۷۱۷، ۷۱۸، ۷۱۹، ۷۲۰، ۷۲۱، ۷۲۲، ۷۲۳، ۷۲۴، ۷۲۵، ۷۲۶، ۷۲۷، ۷۲۸، ۷۲۹، ۷۳۰، ۷۳۱، ۷۳۲، ۷۳۳، ۷۳۴، ۷۳۵، ۷۳۶، ۷۳۷، ۷۳۸، ۷۳۹، ۷۴۰، ۷۴۱، ۷۴۲، ۷۴۳، ۷۴۴، ۷۴۵، ۷۴۶، ۷۴۷، ۷۴۸، ۷۴۹، ۷۵۰، ۷۵۱، ۷۵۲، ۷۵۳، ۷۵۴، ۷۵۵، ۷۵۶، ۷۵۷، ۷۵۸، ۷۵۹، ۷۶۰، ۷۶۱، ۷۶۲، ۷۶۳، ۷۶۴، ۷۶۵، ۷۶۶، ۷۶۷، ۷۶۸، ۷۶۹، ۷۷۰، ۷۷۱، ۷۷۲، ۷۷۳، ۷۷۴، ۷۷۵، ۷۷۶، ۷۷۷، ۷۷۸، ۷۷۹، ۷۸۰، ۷۸۱، ۷۸۲، ۷۸۳، ۷۸۴، ۷۸۵، ۷۸۶، ۷۸۷، ۷۸۸، ۷۸۹، ۷۹۰، ۷۹۱، ۷۹۲، ۷۹۳، ۷۹۴، ۷۹۵، ۷۹۶، ۷۹۷، ۷۹۸، ۷۹۹، ۸۰۰، ۸۰۱، ۸۰۲، ۸۰۳، ۸۰۴، ۸۰۵، ۸۰۶، ۸۰۷، ۸۰۸، ۸۰۹، ۸۱۰، ۸۱۱، ۸۱۲، ۸۱۳، ۸۱۴، ۸۱۵، ۸۱۶، ۸۱۷، ۸۱۸، ۸۱۹، ۸۲۰، ۸۲۱، ۸۲۲، ۸۲۳، ۸۲۴، ۸۲۵، ۸۲۶، ۸۲۷، ۸۲۸، ۸۲۹، ۸۳۰، ۸۳۱، ۸۳۲، ۸۳۳، ۸۳۴، ۸۳۵، ۸۳۶، ۸۳۷، ۸۳۸، ۸۳۹، ۸۴۰، ۸۴۱، ۸۴۲، ۸۴۳، ۸۴۴، ۸۴۵، ۸۴۶، ۸۴۷، ۸۴۸، ۸۴۹، ۸۵۰، ۸۵۱، ۸۵۲، ۸۵۳، ۸۵۴، ۸۵۵، ۸۵۶، ۸۵۷، ۸۵۸، ۸۵۹، ۸۶۰، ۸۶۱، ۸۶۲، ۸۶۳، ۸۶۴، ۸۶۵، ۸۶۶، ۸۶۷، ۸۶۸، ۸۶۹، ۸۷۰، ۸۷۱، ۸۷۲، ۸۷۳، ۸۷۴، ۸۷۵، ۸۷۶، ۸۷۷، ۸۷۸، ۸۷۹، ۸۸۰، ۸۸۱، ۸۸۲، ۸۸۳، ۸۸۴، ۸۸۵، ۸۸۶، ۸۸۷، ۸۸۸، ۸۸۹، ۸۹۰، ۸۹۱، ۸۹۲، ۸۹۳، ۸۹۴، ۸۹۵، ۸۹۶، ۸۹۷، ۸۹۸، ۸۹۹، ۹۰۰، ۹۰۱، ۹۰۲، ۹۰۳، ۹۰۴، ۹۰۵، ۹۰۶، ۹۰۷، ۹۰۸، ۹۰۹، ۹۱۰، ۹۱۱، ۹۱۲، ۹۱۳، ۹۱۴، ۹۱۵، ۹۱۶، ۹۱۷، ۹۱۸، ۹۱۹، ۹۲۰، ۹۲۱، ۹۲۲، ۹۲۳، ۹۲۴، ۹۲۵، ۹۲۶، ۹۲۷، ۹۲۸، ۹۲۹، ۹۳۰، ۹۳۱، ۹۳۲، ۹۳۳، ۹۳۴، ۹۳۵، ۹۳۶، ۹۳۷، ۹۳۸، ۹۳۹، ۹۴۰، ۹۴۱، ۹۴۲، ۹۴۳، ۹۴۴، ۹۴۵، ۹۴۶، ۹۴۷، ۹۴۸، ۹۴۹، ۹۵۰، ۹۵۱، ۹۵۲، ۹۵۳، ۹۵۴، ۹۵۵، ۹۵۶، ۹۵۷، ۹۵۸، ۹۵۹، ۹۶۰، ۹۶۱، ۹۶۲، ۹۶۳، ۹۶۴، ۹۶۵، ۹۶۶، ۹۶۷، ۹۶۸، ۹۶۹، ۹۷۰، ۹۷۱، ۹۷۲، ۹۷۳، ۹۷۴، ۹۷۵، ۹۷۶، ۹۷۷، ۹۷۸، ۹۷۹، ۹۸۰، ۹۸۱، ۹۸۲، ۹۸۳، ۹۸۴، ۹۸۵، ۹۸۶، ۹۸۷، ۹۸۸، ۹۸۹، ۹۹۰، ۹۹۱، ۹۹۲، ۹۹۳، ۹۹۴، ۹۹۵، ۹۹۶، ۹۹۷، ۹۹۸، ۹۹۹، ۱۰۰۰، ۱۰۰۱، ۱۰۰۲، ۱۰۰۳، ۱۰۰۴، ۱۰۰۵، ۱۰۰۶، ۱۰۰۷، ۱۰۰۸، ۱۰۰۹، ۱۰۱۰، ۱۰۱۱، ۱۰۱۲، ۱۰۱۳، ۱۰۱۴، ۱۰۱۵، ۱۰۱۶، ۱۰۱۷، ۱۰۱۸، ۱۰۱۹، ۱۰۲۰، ۱۰۲۱، ۱۰۲۲، ۱۰۲۳، ۱۰۲۴، ۱۰۲۵، ۱۰۲۶، ۱۰۲۷، ۱۰۲۸، ۱۰۲۹، ۱۰۳۰، ۱۰۳۱، ۱۰۳۲، ۱۰۳۳، ۱۰۳۴، ۱۰۳۵، ۱۰۳۶، ۱۰۳۷، ۱۰۳۸، ۱۰۳۹، ۱۰۴۰، ۱۰۴۱، ۱۰۴۲، ۱۰۴۳، ۱۰۴۴، ۱۰۴۵، ۱۰۴۶، ۱۰۴۷، ۱۰۴۸، ۱۰۴۹، ۱۰۵۰، ۱۰۵۱، ۱۰۵۲، ۱۰۵۳، ۱۰۵۴، ۱۰۵۵، ۱۰۵۶، ۱۰۵۷، ۱۰۵۸، ۱۰۵۹، ۱۰۶۰، ۱۰۶۱، ۱۰۶۲، ۱۰۶۳، ۱۰۶۴، ۱۰۶۵، ۱۰۶۶، ۱۰۶۷، ۱۰۶۸، ۱۰۶۹، ۱۰۷۰، ۱۰۷۱، ۱۰۷۲، ۱۰۷۳، ۱۰۷۴، ۱۰۷۵، ۱۰۷۶، ۱۰۷۷، ۱۰۷۸، ۱۰۷۹، ۱۰۸۰، ۱۰۸۱، ۱۰۸۲، ۱۰۸۳، ۱۰۸۴، ۱۰۸۵، ۱۰۸۶، ۱۰۸۷، ۱۰۸۸، ۱۰۸۹، ۱۰۹۰، ۱۰۹۱، ۱۰۹۲، ۱۰۹۳، ۱۰۹۴، ۱۰۹۵، ۱۰۹۶، ۱۰۹۷، ۱۰۹۸، ۱۰۹۹، ۱۱۰۰، ۱۱۰۱، ۱۱۰۲، ۱۱۰۳، ۱۱۰۴، ۱۱۰۵، ۱۱۰۶، ۱۱۰۷، ۱۱۰۸، ۱۱۰۹، ۱۱۱۰، ۱۱۱۱، ۱۱۱۲، ۱۱۱۳، ۱۱۱۴، ۱۱۱۵، ۱۱۱۶، ۱۱۱۷، ۱۱۱۸، ۱۱۱۹، ۱۱۲۰، ۱۱۲۱، ۱۱۲۲، ۱۱۲۳، ۱۱۲۴، ۱۱۲۵، ۱۱۲۶، ۱۱۲۷، ۱۱۲۸، ۱۱۲۹، ۱۱۳۰، ۱۱۳۱، ۱۱۳۲، ۱۱۳۳، ۱۱۳۴، ۱۱۳۵، ۱۱۳۶، ۱۱۳۷، ۱۱۳۸، ۱۱۳۹، ۱۱۴۰، ۱۱۴۱، ۱۱۴۲، ۱۱۴۳، ۱۱۴۴، ۱۱۴۵، ۱۱۴۶، ۱۱۴۷، ۱۱۴۸، ۱۱۴۹، ۱۱۵۰، ۱۱۵۱، ۱۱۵۲، ۱۱۵۳، ۱۱۵۴، ۱۱۵۵، ۱۱۵۶، ۱۱۵۷، ۱۱۵۸، ۱۱۵۹، ۱۱۶۰، ۱۱۶۱، ۱۱۶۲، ۱۱۶۳، ۱۱۶۴، ۱۱۶۵، ۱۱۶۶، ۱۱۶۷، ۱۱۶۸، ۱۱۶۹، ۱۱۷۰، ۱۱۷۱، ۱۱۷۲، ۱۱۷۳، ۱۱۷۴، ۱۱۷۵، ۱۱۷۶، ۱۱۷۷، ۱۱۷۸، ۱۱۷۹، ۱۱۸۰، ۱۱۸۱، ۱۱۸۲، ۱۱۸۳، ۱۱۸۴، ۱۱۸۵، ۱۱۸۶، ۱۱۸۷، ۱۱۸۸، ۱۱۸۹، ۱۱۹۰، ۱۱۹۱، ۱۱۹۲، ۱۱۹۳، ۱۱۹۴، ۱۱۹۵، ۱۱۹۶، ۱۱۹۷، ۱۱۹۸، ۱۱۹۹، ۱۲۰۰، ۱۲۰۱، ۱۲۰۲، ۱۲۰۳، ۱۲۰۴، ۱۲۰۵، ۱۲۰۶، ۱۲۰۷، ۱۲۰۸، ۱۲۰۹، ۱۲۱۰، ۱۲۱۱، ۱۲۱۲، ۱۲۱۳، ۱۲۱۴، ۱۲۱۵، ۱۲۱۶، ۱۲۱۷، ۱۲۱۸، ۱۲۱۹، ۱۲۲۰، ۱۲۲۱، ۱۲۲۲، ۱۲۲۳، ۱۲۲۴، ۱۲۲۵، ۱۲۲۶، ۱۲۲۷، ۱۲۲۸، ۱۲۲۹، ۱۲۳۰، ۱۲۳۱، ۱۲۳۲، ۱۲۳۳، ۱۲۳۴، ۱۲۳۵، ۱۲۳۶، ۱۲۳۷، ۱۲۳۸، ۱۲۳۹، ۱۲۴۰، ۱۲۴۱، ۱۲۴۲، ۱۲۴۳، ۱۲۴۴، ۱۲۴۵، ۱۲۴۶، ۱۲۴۷، ۱۲۴۸، ۱۲۴۹، ۱۲۵۰، ۱۲۵۱، ۱۲۵۲، ۱۲۵۳، ۱۲۵۴، ۱۲۵۵، ۱۲۵۶، ۱۲۵۷، ۱۲۵۸، ۱۲۵۹، ۱۲۶۰، ۱۲۶۱، ۱۲۶۲، ۱۲۶۳، ۱۲۶۴، ۱۲۶۵، ۱۲۶۶، ۱۲۶۷، ۱۲۶۸، ۱۲۶۹، ۱۲۷۰، ۱۲۷۱، ۱۲۷۲، ۱۲۷۳، ۱۲۷۴، ۱۲۷۵، ۱۲۷۶، ۱۲۷۷، ۱۲۷۸، ۱۲۷۹، ۱۲۸۰، ۱۲۸۱، ۱۲۸۲، ۱۲۸۳، ۱۲۸۴، ۱۲۸۵، ۱۲۸۶، ۱۲۸۷، ۱۲۸۸، ۱۲۸۹، ۱۲۹۰، ۱۲۹۱، ۱۲۹۲، ۱۲۹۳، ۱۲۹۴، ۱۲۹۵، ۱۲۹۶، ۱۲۹۷، ۱۲۹۸، ۱۲۹۹، ۱۳۰۰، ۱۳۰۱، ۱۳۰۲، ۱۳۰۳، ۱۳۰۴، ۱۳۰۵، ۱۳۰۶، ۱۳۰۷، ۱۳۰۸، ۱۳۰۹، ۱۳۱۰، ۱۳۱۱، ۱۳۱۲، ۱۳۱۳، ۱۳۱۴، ۱۳۱۵، ۱۳۱۶، ۱۳۱۷، ۱۳۱۸، ۱۳۱۹، ۱۳۲۰، ۱۳۲۱، ۱۳۲۲، ۱۳۲۳، ۱۳۲۴، ۱۳۲۵، ۱۳۲۶، ۱۳۲۷، ۱۳۲۸، ۱۳۲۹، ۱۳۳۰، ۱۳۳۱، ۱۳۳۲، ۱۳۳۳، ۱۳۳۴، ۱۳۳۵، ۱۳۳۶، ۱۳۳۷، ۱۳۳۸، ۱۳۳۹، ۱۳۴۰، ۱۳۴۱، ۱۳۴۲، ۱۳۴۳، ۱۳۴۴، ۱۳۴۵، ۱۳۴۶، ۱۳۴۷، ۱۳۴۸، ۱۳۴۹، ۱۳۵۰، ۱۳۵۱، ۱۳۵۲، ۱۳۵۳، ۱۳۵۴، ۱۳۵۵، ۱۳۵۶، ۱۳۵۷، ۱۳۵۸، ۱۳۵۹، ۱۳۶۰، ۱۳۶۱، ۱۳۶۲، ۱۳۶۳، ۱۳۶۴، ۱۳۶۵، ۱۳۶۶، ۱۳۶۷، ۱۳۶۸، ۱۳۶۹، ۱۳۷۰، ۱۳۷۱، ۱۳۷۲، ۱۳۷۳، ۱۳۷۴، ۱۳۷۵، ۱۳۷۶، ۱۳۷۷، ۱۳۷۸، ۱۳۷۹، ۱۳۸۰، ۱۳۸۱، ۱۳۸۲، ۱۳۸۳، ۱۳۸۴، ۱۳۸۵، ۱۳۸۶، ۱۳۸۷، ۱۳۸۸، ۱۳۸۹، ۱۳۹۰، ۱۳۹۱، ۱۳۹۲، ۱۳۹۳، ۱۳۹۴، ۱۳۹۵، ۱۳۹۶، ۱۳۹۷، ۱۳۹۸، ۱۳۹۹، ۱۴۰۰، ۱۴۰۱، ۱۴۰۲، ۱۴۰۳، ۱۴۰۴، ۱۴۰۵، ۱۴۰۶، ۱۴۰۷، ۱۴۰۸، ۱۴۰۹، ۱۴۱۰، ۱۴۱۱، ۱۴۱۲، ۱۴۱۳، ۱۴۱۴، ۱۴۱۵، ۱۴۱۶، ۱۴۱۷، ۱۴۱۸، ۱۴۱۹، ۱۴۲۰، ۱۴۲۱، ۱۴۲۲، ۱۴۲۳، ۱۴۲۴، ۱۴۲۵، ۱۴۲۶، ۱۴۲۷، ۱۴۲۸، ۱۴۲۹، ۱۴۳۰، ۱۴۳۱، ۱۴۳۲، ۱۴۳۳، ۱۴۳۴، ۱۴۳۵، ۱۴۳۶، ۱۴۳۷، ۱۴۳۸، ۱۴۳۹، ۱۴۴۰، ۱۴۴۱، ۱۴۴۲، ۱۴۴۳، ۱۴۴۴، ۱۴۴۵، ۱۴۴۶، ۱۴۴۷، ۱۴۴۸، ۱۴۴۹، ۱۴۵۰، ۱۴۵۱، ۱۴۵۲، ۱۴۵۳، ۱۴۵۴، ۱۴۵۵، ۱۴۵۶، ۱۴۵۷، ۱۴۵۸، ۱۴۵۹، ۱۴۶۰، ۱۴۶۱، ۱۴۶۲، ۱۴۶۳، ۱۴۶۴، ۱۴۶۵، ۱۴۶۶، ۱۴۶۷، ۱۴۶۸، ۱۴۶۹، ۱۴۷۰، ۱۴۷۱، ۱۴۷۲، ۱۴۷۳، ۱۴۷۴، ۱۴۷۵، ۱۴۷۶، ۱۴۷۷، ۱۴۷۸، ۱۴۷۹، ۱۴۸۰، ۱۴۸۱، ۱۴۸۲، ۱۴۸۳، ۱۴۸۴، ۱۴۸۵، ۱۴۸۶، ۱۴۸۷، ۱۴۸۸، ۱۴۸۹، ۱۴۹۰، ۱۴۹۱، ۱۴۹۲، ۱۴۹۳، ۱۴۹۴، ۱۴۹۵، ۱۴۹۶، ۱۴۹۷، ۱۴۹۸، ۱۴۹۹، ۱۵۰۰، ۱۵۰۱، ۱۵۰۲، ۱۵۰۳، ۱۵۰۴، ۱۵۰۵، ۱۵۰۶، ۱۵۰۷، ۱۵۰۸، ۱۵۰۹، ۱۵۱۰، ۱۵۱۱، ۱۵۱۲، ۱۵۱۳، ۱۵۱۴، ۱۵۱۵، ۱۵۱۶، ۱۵۱۷، ۱۵۱۸، ۱۵۱۹، ۱۵۲۰، ۱۵۲۱، ۱۵۲۲، ۱۵۲۳، ۱۵۲۴، ۱۵۲۵، ۱۵۲۶، ۱۵۲۷، ۱۵۲۸، ۱۵۲۹، ۱۵۳۰، ۱۵۳۱، ۱۵۳۲، ۱۵۳۳، ۱۵۳۴، ۱۵۳۵، ۱۵۳۶، ۱۵۳۷، ۱۵۳۸، ۱۵۳۹، ۱۵۴۰، ۱۵۴۱، ۱۵۴۲، ۱

مسئلہ: ۱۰

نعت

از: امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ

زہے عزت و اعتدائے محمد ﷺ
مکان عرش ان کا فلک فرش ان کا
خدا کی رضا چاہتے ہیں دو عالم
عجب کیا اگر رحم فرمائے ہم پر
عصائے کلیم اڑدے غضب تھا
اجابت نے جھک کر گلے سے لگایا
اجابت کا سہرا عنایت کا جوا
کہ ہے عرش حق زیرِ پائے محمد ﷺ
ملکِ خادمانِ مرائے محمد ﷺ
خدا چاہتا ہے رضاے محمد ﷺ
خداے محمد برائے محمد ﷺ
گروں کا سہارا عصائے محمد ﷺ
بڑھی باز سے جب دعائے محمد ﷺ
دلہن بن کے نکلی دعائے محمد ﷺ

رضائیل سے اب و جد کرتے گزریئے
کہ ہے ربّ سلّم صدائے محمد ﷺ

ماقولکم دام طولکم فی
رجل یسمی اشرف علی کتب
الیہ بعض محبہ انہ رأی فی المنام
انہ یقرأ الکلمۃ الطیبۃ لکن یدکر
فیہا اسمکم (ای اسم اشرف
علی) مکان محمد (ﷺ) ثم
تذکر انہ اخطا فاعاد فلم یمخرج
من لسانہ الا "اشرف علی" رسول
اللہ مکان محمد رسول اللہ (ﷺ)
هو دار ان هذا غیر صحیح لکن
لا یطلق اللسان الابھدا من غیر
اختیار قال فلما تکرر هذا راہتکم
تجاہی فخرت علی الارض و
صحت صیاحا شدیداً و خلعت ان
لم یبق فی باطنی قوۃ ثم استیقظت
بیدان الغیۃ عن الحس و اثر عدم
الطافۃ کما هو، لکن لم یکن فی
المنام ولا فی الیقظۃ الا تصورکم،

تمہاری (اللہ تعالیٰ تمہیں
طویل عمر عطا فرمائے) اشرف علی نامی
شخص کے بارے میں کیا رائے ہے جس
کی طرف اس کے کسی چاہنے والے نے
لکھا کہ اس نے خواب میں گلہ طیبہ پڑھا
لیکن حضور ﷺ کے اسم گرامی محمد کی جگہ
تیرا نام (اشرف علی) پڑھا اس کے بعد خیال
آیا یہ تو غلط ہے دوبارہ کلمہ پڑھا تو زبان
سے محمد رسول اللہ (ﷺ) کی جگہ "اشرف علی
رسول اللہ" نکلتا ہے میں نے فوراً یہ یوگیج
نہیں لیکن زبان سے بے اختیار یہی
نکلتا ہے، جب بار بار ایسا ہوا تو میں نے
تمہیں سامنے دیکھا میں زمین پر گر پڑا اور
سخت چیخ و پکار کی اور مجھے خیال آتا ہے کہ
میرے اندر باطنی قوت ختم ہو گئی ہے پھر
میں جاگ کر حس کا غائب ہونا اور نا طاقی
پہلے کی طرح ہی تھی مگر نیند اور بیداری میں
صرف تمہارا ہی تصور تھا، بیداری کی

تاملت فی البقطة ماوقع من الغلط
فی الكلمة الطيبة فارذت ان ادفع
هذا الخيال عن القلب فجلست
ثم اضطجعت علی الجنب الاخر
لندارك الغلط الواقع فی الكلمة
الشريفة اردت الصلوة النبویة ﷺ
فلا اقول الا اللهم صل علی
سیدنا ولینا ومولانا اشرف علی،
مع انی الان یفتان غیرو سان
ولکن خارج عن الاختیار لیس لی
علی اللسان اقتدار حتی یقیت
هكذا طول النهار وبکیث من العد
بالاکثار وسوی هذه وجوه كثيرة
اوجبت لی محبتکم (اھ ما کتب
الرجل) فکتب الیہ اشرف علی ان
فی هذه الواقعة تسلیة لکم ان
الذی ترجعون الیہ هو متبع السنة
اھ، وقد طبع هذا کله واشاعه
اشرف علی نفسه فی جريدة
شہریہ تسمى "الامداد متہجاً"

حالت میں میں نے غور کیا کہ کلمہ طیبہ میں
غلطی ہوگی تو میں نے اس خیال کو دل سے
ٹکانے کی کوشش کی میں بیٹھ گیا پھر میں
دوسری کروٹ لیٹ گیا، کلمہ طیبہ میں واقع
غلطی کے تذکرے کے لئے میں حضور نبی
اکرم ﷺ کی ذات اقدس پر درود شریف
پڑھتا ہوں لیکن پھر بھی یہ کہتا ہوں "اللہم
صلی علی سیدنا ولینا ومولانا
اشرف علی" حالانکہ میں اب بیداری
میں تھا نہ کہ حالت غفلت و نیند میں، لیکن
یہ معاملہ بے اختیار ہی میں تھا، زبان پر میرا
کنٹرول ختم ہو چکا تھا حتیٰ کہ یہی عمل سارا
دن رہا، دوسرے روز بہت رویا ہوں، ان
وجود کے علاوہ دیگر کئی وجود نے بھی مجھے
آپ کی محبت عطا کی ہے کہاں تک عرض
کروں، اس شخص کا مکتوب ختم ہوا۔

اشرف علی نے اس کے جواب میں لکھا اس
واقعہ میں تمہارے لئے اس بات کی تسلی
ہے کہ جس کی طرف تم رجوع کر رہے ہو
وہ سنت کا متبع ہے اھ اور یہ تمام واقعہ

بہ علی روس الا شہاد۔ بل داعیہ
مریدیہ الی مثله من الغلاة فی
تعظیمہ وابتار فضلہ، فان هذا
هو مقصد الجریدة ان یحسبوا
فی ارشادہم رشیدہ، فما حکم
الشريعة الغراء فیہما و اشرف
علی هذا هو الذی کتب فی رسیدۃ
لہ لا تزید علی ثلاث وریقات فی
ابطال نسبة علم الغیب الی محمد
ﷺ، انه ان اریدہ کل العلوم
بحیث لا یثبٹ منها شیء فبطلانه
ظاہر عقلا و نقلا و ان ارید
البعض فای خصوصیۃ فیہ لہ فان
مثل هذا حاصل لزید و عمرو بل
لکل صبی و مجنون بل لکل
بہیمۃ و حیوان و قد حکم علیہ
بقولہ هذا اکابر علماء الحرمین
المکرمین انه کفر و ارتد و من
شک فی کفر فقد کفر کما هو
مفصل فی "حسام الحرمین"

اشرف علی نے خود اپنے ماہنامہ رسالہ
"الامداد" میں اعلائیہ شائع کیا
خوشیوں مناتے ہوئے بلکہ مردین کو اپنی
تعظیم اور بزرگی کی ترجیح میں شوکی طرف
دراستے ہوئے، اس لئے کہ رسالہ کا مقصود
ای یہ ہے کہ مریدین اسے اپنی ہدایت میں
راہ راست پر جانیں تو شریعت مبارکہ کا
ان دونوں اشخاص کے بارے میں کیا حکم
ہے؟ اور یہ وہی اشرف علی ہے جس نے
اپنے ایک رسالہ (جو تین چھوٹے چھوٹے
اوراق پر مشتمل ہے) میں نبی اکرم ﷺ کی
طرف علم غیب کی نسبت کو باطل قرار دیتے
ہوئے کہا ہے اگر اس علم غیب سے مراد اس
طرح کے تمام علوم ہیں کہ اس سے کوئی شی
خارج نہیں تو اس کا باطل ہونا عقلا و نقلا
باطل ہے اور اگر مراد بعض علوم غیبیہ ہیں تو
اس میں آپ ﷺ کی کیا خصوصیت ہے
کیونکہ یہ تو زید و عمرو بلکہ ہر بچے، ہر گل بلکہ
ہر چوپائے اور حیوان کو حاصل ہے۔ اس
کی اس عبارت پر علماء الحرمین شریفین نے

افیدونا اجزل اللہ تعالیٰ یہ حکم جاری کیا کہ یہ شخص کافر مرتد ہے
ثوابکم آمین اور جو اس کے کفر میں شک کرے وہ بھی
کافر ہے، جیسا کہ "احسام الحرمین" میں تفصیلاً موجود ہے ہمیں اس کے جواب سے مطلع
فرمائیں اللہ تعالیٰ آپ کو اجر جزیل عطا فرمائے آمین

الجواب

اللهم لك الحمد : صل على اے اللہ! حمد تیرے لئے ہے۔ اپنے نبی
نبیک نبی الحمد والہ و صحبہ محمد پر، ان کی آل و اصحاب جو دین کے
العمد رب انی اعوذ بک من ستون ہیں پر رحمتوں کا نزول فرما۔ اے
همزت الشیاطین. و اعوذ بک میرے رب! میں شیطان کے حملوں سے
رب ان یحضرؤن. النمة الدین لم تیری پناہ میں آتا ہوں اور میں تیری پناہ
یقبلوا زلل اللسان فی الکفر والا لیتے ہوں اس سے کہ مجھ پر وہ حملہ آور ہو۔
لا جتر اکل حیث القلب ان یجھر ائمہ دین کسی کفر میں زبان کا پھسل جانا
بسب اللہ و سب رسولہ ﷺ و قبول نہیں کرتے، ورنہ یہ ہوتا کہ جو حیثیت
یقول زلت لسانی قال الامام انقلاب ہو وہ اعلائی اللہ تعالیٰ اور اس کے
القاضی عیاض فی الشفاء حبیب ﷺ کو سب و شتم کر کے کہہ دے
الشریف "لا یعدراحد فی الکفر میری زبان پھسل گئی۔ امام قاضی عیاض
بدعوی زلل اللسان اہ و فیہ ایضاً شفاء شریف میں فرماتے ہیں کسی آدمی

الشفاء بتعریف حقوق المصطفیٰ (ﷺ) فصل قال القاضی تقدم الکلام المطبعة الشریکة
النصافیہ ترکی ۲۲۳/۲

عن ابی محمد بن ابی زید کے کفر کے ارتکاب پر اس کا یہ عذر مقبول
"لا یعدراحد بدعوی زلل لسان نہ ہوگا کہ میری زبان پھسل گئی اہ اس میں
فی مثل هذا" اہ و فیہ ایضاً اہتی یہ بھی ہے امام ابو محمد بن ابی زید نے فرمایا
ابوالحسن القاسمی فیمن شتم ایسی صورت میں کسی کا یہ عذر مقبول نہیں کہ
النبی ﷺ فی سکرہ بقتل لانه یظن زبان قابو میں نہ رہی اہ اس میں یہ بھی
به انه یعتقد هذا و یقعده فی ہے امام ابو الحسن القاسمی نے اس شخص کے
صحوہ" ۴ اہ ثم انزل انکان العا نقل کا فتویٰ جاری فرمایا جس نے شرک
یکون بحرف او حرفین لا ان نزل حالت میں رسول اللہ ﷺ کو سب و شتم
اللسان طول النهار وهذا غیر کیا، کیونکہ اس سے متعلق خیال یہی ہے
مقبول ولا معقول قال فی جامع کہ وہ یہ اعتقاد رکھتا ہے اور وہ حالت ہوش
الفصولین الفصل الثامن والثلاثین میں بھی ایسا کہا کرتا ہے اہ پھر زبان کا
ابنلی بمصیبات متنوعة ففال پھسلنا ہو تو ایک حرف یا دو حرفوں میں ہو،
اخذت مالی وولدی و اخذت یہ تو نہیں ہوگا کہ سارا ان زبان قابو میں نہ
کذا وکذا فما ذاتفعل ایضا وماذا رہے، ایسا ہونا غیر مقبول و غیر محقول ہے،
بقی لم تفعله وما اشبهه من جامع الفصولین کی از تیسویں فصل میں
الالفاظ کفر کذا حکمی عن ہے ایک شخص مختلف مصائب میں مبتلا ہوا

الشفاء بتعریف حقوق المصطفیٰ (ﷺ) فصل قال القاضی تقدم الکلام المطبعة الشریکة
النصافیہ ترکی ۲۲۳/۲
الشفاء بتعریف حقوق المصطفیٰ (ﷺ) فصل قال القاضی تقدم الکلام المطبعة الشریکة
النصافیہ ترکی ۲۲۳/۲

عبدالکریم فقيل له اريت لوان
المریض قاله وجری علی لسانه
بلا قصد لشدة مرضه قال الحرف
الواحد یجری و نحوه قد یجری
علی اللسان بلا قصد اشار الی انه
یحکم بکفره ولا یصدق اه فان
لم یصدق فی نصف سطر کیف
یصدق فیما کمره منا ما و یقظة
طول النهار بل هو قطعاً مسرف
کذاب الم تر ان الله تعالی جعل
الجسد تحت ارادة القلب قال
نبینا الحق المبین ﷺ "الا وان فی
الجسد مضغة اذا صلحت صلح
الجسد کله واذا فسدت فسد
الجسد کله الا وهی القلب" ۲ فما
فسد قلبه ولسانه الا وقد فسد
قلبه قلبه وجانته وهذا یدعی ان
لسانه فی فیہ حیوان مستقل

۱ جامع فصولین فصل ۳۸ فی مسائل کلمات الذکوة سلامی کتب خانہ کچی ۳۱۰/۲

۲ صحیح البخاری کتاب ایمان باب فضل من استبرأ لنبیہ

بارادته غیر تابع للقلب کفرس
جموح بشدیده الجموح تحت
راکب ضعیف قوی الضعف یرید
الیمن والفرس لا تنعطف الا
للشمال حتی کلما ازاد ردھا
للیمن لم تاخذ الا ذات الشمال
حتی ننازع القلب واللسان حول
النهار فلم یک الغلبة الا للسان
هذا غیر معقول ولا مسموع
فلا شک انه محکوم علیہ بالکفر
حکماً غیر مدخوع وهل سمعتم
بأحد یدعی الاسلام و یقول طول
النهار فلان رسول الله مکان
محمد رسول الله او یقول لایبہ
یا کلب ابن الکلب یا خنزیر ابن
الخنزیر و یمکوره من الصباح الی
المساء لم یقول انما کنتم اقول یا
ایت یاسیدی فینزعنی اللسان و
یذهب من الالب والسید الی الکلب
والخنزیر حاش لله ما کان هذا

نہیں اللہ تعالیٰ نے جسم کو ارادہ دل کے
تابع بنا رکھا ہے حق واضح فرمانے والے
ہمارے نبی ﷺ کا ارشاد گرامی ہے اسنو
جسم میں ایک گوشت کا ٹکڑا ہے جب وہ
درست رہے تو تمام جسم درست رہتا ہے
اگر وہ بگڑ جائے تو تمام جسم بگڑ جاتا ہے سن
اودوں ہے۔ زبان کا قول اس وقت ہی
فاسد ہوگا جب اس سے پہلے دل فاسد
ہوگا۔ مذکور شخص کا دعویٰ یہ ہے کہ اس کے
منہ میں زبان ایسا حیوان ہے جو اپنے
ارادہ میں مستقل ہے دل کے تابع نہیں
جیسے کوئی تخت سرکش گھوڑا نہایت ہی کمزور
سوار کے تحت ہووے اس گھوڑے کو دائیں
طرف لے جانا چاہیے مگر وہ بے پروا ہو کر
بائیں طرف چل پڑے جب بھی اسے وہ
دائیں جانب لانے کی کوشش کرے وہ
بائیں ہی کو جائے حتیٰ کہ سارا دل اور
زبان میں جکڑ رہا اور زبان کو غلبہ حاصل
ہو گیا یہ بات و دعویٰ نہایت غیر معقول ہے
اور ہرگز قابل سماعت و توجہ نہیں اس پر

ولا يكون ولن يقبله احد الا معجون
هذا حكم ذالك القائل اماما كتب
اليه اشرف على في الجواب
فاستحسن منه لد لك الكفر و
استحسن الكفر كفو بلا ارباب
وما هو الا لما راى فيه من تعظيم نفسه
وصفه بانه رسول الله ذي القوة
والصلاة اليه استقلالا بدل النبي
ﷺ و مدحه بالنبوة فايتهج واجاز
كل ذلك وجعله تسليية لذلك
الهايك ارايت لوسيه واه واه
احد طول النهار ثم قال انما كنت
اريد بمدحك فلم يقطع اللسان
في الخطاب وبقيت تسبك
واباك وامك من الصباح حتى
توارت بالحجاب هل كان
اشرف على او احد من اراذل الناس
ولو خصافا او زبالا او اراذل منهم
يقبل هذه المعاذير و يقول له ان
في هذا التسليية لكم ان الذي
بلا شريك كفر كما اياكم هم بي صادر هو كما جئتكم
سكتا كما اتم في سكتا في شخص اسلام
كاد عوى كرتا هو اور سارا دن محمد رسول الله كي
بجائے فلاں رسول الله كرتا ہے يا اپنے
والد کو اسے كئے، كئے كے بیٹے یا خنزیر بن
خنزیر كرتا ہے اور صبح تا شام اس كي زبان
پر بكي جاری رہے، پھر كہے میں توبہ
كہن چاہتا تھا اسے میرے ابا جان اسے
میرے سردار، مجھ سے میری زبان
جھگڑ پڑی اور اس نے اب اور سردار كي
جگہ كلب اور خنزیر كہہ دیا۔ اللہ كي قسم یہ
بات اس نقطہ ہے، ایسی بات كو دوانے كے
علاوہ كوئی قبول نہیں كرسے گا، یہ تو اس قائل
كاحكم ہے، رہا معاملہ اشرف علی كا جو اس
نے جواب میں كہا تو اس میں اس كے كفر
كي تعريف كي ہے اور بلاشبہ كفر كو اچھا كہنا
اور كھنا بھی كفر ہوتا ہے كيونكہ حبيب نے
اس میں اپنی ذات كي تعظيم وصف كو
سمجھا ہے كہ وہ اللہ كا رسول صاحب قوت
ہے اور حضور ﷺ كے بجائے اس پر درود

تحيونه وتسبونه انه لمن ضلطني
الخنزير، كلاب يحرق غبطا و
يموت غنطا او يفعل به ما قدر عليه
حتى القتل ان وجد سبيلا اليه
فالتسليية، ههنا ليس الا
لاستخفافه ب محمد ﷺ و بحروية
النبوة والرسالة و ختم النبوة
الاعظم، واستحسان نسبتها الى
نفسه الامارة بالسوء كثيرا، لقد
استكبروا في انفسهم وعوتوا
كثيرا، فلا ريب ان اشرف على و
مريده المذكور كلاهما كافران
بالرب الغيور، غرتهم الاماني و
غرهما بالله الغرور بل اشرف على
اشد كفرا واعظم وزرا فان المريد
زعم ان ما يقوله غلط صريح و
باطل قبيح وهذا لم يفتح القول
ولا ويح قائله بل استحسنه وجعله
تسليية له، ولكن لا غرو فان من

القرآن الكريم 11/10

سب رسول الله محمد صلى الله تعالى
عنه وسلم بتلك السببة الفاحشة
المنورة في السؤال عنه
المحكوم عليه لا جليها بالكفر
والارتداد من اسبابنا علماء
الحرمين الكريمين فباي كفر
يتعجب منه واذ كان عنده مثل علم
محمد صلى الله تعالى عنه وسلم بالغيب
حاصل لكل صبي ومجنون وبهيمة
ولا شك انه اعلم عنده من هؤلاء
الاحياء الذميمة فكان يزعمه
اعلم واكرم من محمد صلى الله تعالى
عليه وسلم فحق له ان يدعى النبوة
والرسالة لنفسه لا لمحمد صلى الله
تعالى عنه وسلم كذلك بطبع الله
على كل قلب متكبر جبار ولكن
والله ان رب محمد لبالمرصاد
ولمن شاقه عذاب النار والله اعلم
بما يوعون و سيعلم الذين ظلموا
اي مقلب ينقلبون والله سبحانه

تو یہاں تسلی دینا فقط رسول اللہ ﷺ کی
توجین اور مرتبہ نبوت و رسالت اور ختم
الانبیاء ﷺ کی ہے اپنی اور تحقیر پر ہے اور
اپنے نفس امارہ جو بکثرت اسے برائی کا حکم
دیتا ہے کی طرف نبوت و رسالت کی
نسبت کرنے کو پسند کیا۔ بیشک ان لوگوں
نے تکبر کیا اور اللہ کے بہت بڑے باغی
قرار پائے بلاشبہ اشرف علی اور اس کا
مذکور مرید دونوں رب غیور کے ساتھ
کفر کرتے والے ہیں انہیں ان کی
خواہشات نے فریب دیا اور شیطان
دھوکہ باز نے انہیں اللہ سے دھوکے میں
ڈالا، بلکہ اشرف علی کفر اور جھوٹ کے
اعتبار سے اشد واقف ہے کیونکہ مرید نے
خیال کیا جو کچھ وہ کہہ رہا ہے وہ واضح طور
پر غلط اور نہایت ہی قبیح و بدتر ہے لیکن یہ
اشرف علی نہ تو اس قول کو برا کہہ رہا ہے
اور نہ اس کے قائل کو جھڑک رہا ہے بلکہ
اسے اچھا جان رہا ہے اور اس کو اس کے
نئے تسلی قرار دے رہا ہے مگر اس پر کچھ

وتعالى اعلم.
تجب نہیں جس نے واضح طور پر نبی اکرم
ﷺ کو وہ سب و قسم کیا ہے جس کا تذکرہ
سوال میں ہے جس پر علماء حریمین کریمین نے اسے کافر اور مرتد قرار دیا تو اس سے کس کفر
کا تعجب کیا جائے جبکہ اس کے نزدیک تو حضور ﷺ کی طرح علم غیب پر نیچے، مجنون اور
چوپائے کو حاصل ہے حالانکہ بلاشبہ اس کا اپنا علم ان بڑے خسیسوں سے زیادہ ہوا تو گویا اس
کا گمان یہ ہے کہ وہ حضرت محمد ﷺ سے اعلم و اکرم ہے لہذا اس نے حضور ﷺ کے بھانے
اپنے لئے نبوت و رسالت کا دعویٰ حق جانا، اللہ تعالیٰ ایسے متکبر سرکش لوگوں کے دلوں پر مہر
لگا دیتا ہے، اللہ کی قسم رب محمد بھی ان کی گھات میں ہے اور جس نے آپ ﷺ کی مخالفت کی
اس کے لئے دوزخ کا عذاب ہے، اللہ تعالیٰ جانتا ہے جو یہ ذہن میں رکھتے ہیں، غفیر
جان لیں گے ظالم یہ کہاں پہنچ جائے والے ہیں۔ واللہ تعالیٰ اعلم (ت)

فقیر احمد رضا قادری غفرلہ





الجزء الثاني على أثر اللقاء

(تصنيف: 1921 / 1340 هـ)

تصنيف لطيف

از امام اہلسنت مجتہدین ہجرت حضرت علامہ مولانا مفتی قادی عارف
امام احمد رضا محقق مجدد قادی بنگالی مفتی بریلوی رحمہ اللہ علیہ

نعت

اذا نام الفلک امام احمد رضا مفتی دہلوی کا تعلق دہلوی ۵۵ شادی

مردہ کہوں کہ مالک و مولیٰ کہوں تجھے
بارغ غلیل کا گل زریا کہوں تجھے

اللہ رے تیرے جسم مؤثر کی تھامیں
اے جانِ جاں میں جانِ تنہی کہوں تجھے

مجرم ہوں اپنے غلو کا سماں کروں شہا
یعنی شیعہ روزہ جزا کا کہوں تجھے

تیرے تو ضعف عیب تنہی سے ہیں بری
حیراں ہوں میرے شہ میں کیا کیا کہوں تجھے

کہہ لے گی سب کچھ ان کے ٹڈنوں کی خامشی
چپ ہو رہا ہے کہہ کے میں کیا کیا کہوں تجھے

لیکن رضا نے ختم سخن اس پر کر دیا
خالق کا بندہ خلق کا آقا کہوں تجھے

بسم الله الرحمن الرحيم

مسئلہ ۷۹۔۸۰

از پبلی سیمت مسئلہ شاہ میر خاں قادری رضوی ۳ محرم ۱۳۴۰ھ

اعلیٰ حضرت مدظلکم العالی، السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ اس میں شک نہیں آپ کی
خدمت میں بہت سے جواب طلب خطوط موجود ہوں گے لیکن عریضہ ہذا رسالت اشہ
ضرورت ارسال خدمت ہے امید کہ بوالہسی جواب سے شرف بخشا جائے۔

(۱) آیت کریمہ: والذین یدعون من دون اللہ لایخلقون شیئا و ہم یخلقون
اموات غیر احیاء و ما یشعرون ایاں یبعثون (القرآن المکریم ۲۱/۲۰) اور اللہ کے
سوا جن کی عبادت کرتے ہیں وہ کچھ بھی نہیں بناتے اور وہ خود بنائے ہوئے ہیں، مردے
پس زندہ نہیں، اور انہیں خبر نہیں لوگ کب اٹھائے جائیں گے۔

یہ ظاہر کرتی ہے کہ ماسوا اللہ تعالیٰ کے جس کسی کو خدا کہا جاتا ہے وہ خالق نہ ہوئے اور مخلوق
ہونے کے علاوہ مردہ ہے زندہ نہیں۔

مناہرین عیسیٰ علیہ السلام کو بھی جبکہ نصاریٰ خدا کہتے ہیں تو کیوں نہ ان کو مردہ تسلیم
کیا جائے اور کیوں ان کو آسمان پر زندہ مانا جائے؟

(۲) صاحب بنی بر وایت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا ارقا مفرماتے ہیں۔ (مفتی از مشارق انوار)
عنہا: لعن اللہ البہوؤذ و النصاری اتخذوا قبور انبیائہم فمسجد اترجمہ اللہ
تعالیٰ یہود و نصاریٰ پر لعنت فرماتے انہوں نے اپنے انبیاء کی قبروں کو مسجدیں بنا لیں۔ اس
سے ظاہر ہے کہ نبی یہود و حضرت موسیٰ و نبی نصاریٰ حضرت عیسیٰ علی نبی علیہ السلام کی قبریں

الحج نقاری کتاب الجنازات باب ما یکرہ من اتخاذ المسجدا علی القبر و قد فی کتاب مناقب اہل بیت

پوچھی جاتی تھیں۔

حسب ارشاد باری تعالیٰ عزاسمہ، فَإِنْ تَنَادَّعْتُمْ فِي شَيْءٍ فَرُدُّوهُ إِلَى اللَّهِ وَالرَّسُولِ (قرآن مجید ۱۹۱) پھر اگر تم میں کسی بات کا جھگڑا اٹھے تو اسے اللہ و رسول کے حضور رجوع کرو۔ (ت)

آیات البیہ، احادیث نبویہ و مسمات علی (علیہ السلام) میں موجود ہوتے ہوئے کیونکر ان کو زندہ مان لیا جائے؟

میں ہوں حضور کا ادنیٰ خادم

شاہ میر خاں قدوری رضوی عقلہ ربہ ساکن پٹنہ بھیت

۳ محرم الحرام ۱۳۳۹ھ

الجواب

نَحْمَدُہٗ وَنُصَلِّيْ عَلٰی رَسُوْلِہِ الْکَرِیْمِ ط

(۱) قلیل جواب ایک امر ضروری کہ اس سوال و جواب سے ہزار درجہ اہم ہے، معلوم کرنا لازم ہے دینوں کی بڑی راہ قرار یہ ہے کہ انکار کریں ضروریات دین کا، اور بحث چاہیں کسی جگہ مسئلے میں جس میں کچھ غمخوش دست و پا زدن ہو۔

قادیانی صدا درجہ سے منکر ضروریات دین تھا اور اس کے پس ماندے حیات و وفات سیدنا عیسیٰ رسول اللہ علی سنا الکرم و علیہ صلوٰۃ اللہ و تسلیمات اللہ کی بحث چھیڑتے ہیں، جو ایک فرعی مسئلہ خود مسلمانوں میں ایک نوع کا اختلافی مسئلہ ہے جس کا اقرار یا انکار کفر تو درکنار ضال بھی نہیں (فائدہ نمبر ۳) میں آئے گا کہ نزول حضرت عیسیٰ علیہ السلام اہلسنت کا اجماعی عقیدہ ہے کہ ہرگز وفات مسیح ان مرتدین کو مشید فرض کر دہم کہ رب تعالیٰ نے ان کو اس وقت وفات ہی دی، پھر اس سے انکار اولیٰ کیونکر ممکن ہو گیا؟ انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام کی موت

محض ایک آن کو تصدیق وعدۃ البیہ کے لئے ہوتی ہے، پھر وہ ویسے ہی حیات حقیقی دنیاوی و جسمانی سے زندہ ہوتے ہیں جیسے اس سے پہلے تھے، زندہ کا دوبارہ تشریف لانا کیا دشوار؟ رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں: اَلَا نَبِیَّاءُ اَحْیَاءٌ فِیْ قُبُوْرِهِمْ یُصَلُّوْنَ لِتَرْجَمَ: انبیاء زندہ ہیں اپنی قبروں میں نماز پڑھتے ہیں۔

(۲) معاذ اللہ کوئی گمراہ بد دین یہی مانے کہ ان کی وفات اور ان کی طرح ہے جب بھی ان کا دوبارہ تشریف لانا کیوں محال ہو گیا؟ وعدہ و حرام علی قریبہ اھلکھنہا اَنْہُمْ لَا یُوجَعُوْنَ (القرآن المکرّم ۱۱/۹۵) (اور حرام ہے اس ہستی پر جسے ہم نے ہلاک کر دیا کہ پھر لوٹ کر آئیں۔ ت)

ایک شہر کے لئے ہے، بعض افراد کا بعد موت دنیا میں پھر آنا خود قرآن کریم سے ثابت ہے جیسے سیدنا عزیر علیہ الصلوٰۃ والسلام قال اللہ تعالیٰ: یَا مَعْزَنُ اللّٰہُ مَا لَکَ عَلَیْکَ ثُمَّ یَعْلَمُ (القرآن المکرّم ۱۵/۹۲) (تو اللہ نے اسے مردہ رکھ سوبرس، پھر زندہ کر دیا۔ ت)

چاروں طائران غلیل علیہ الصلوٰۃ والسلام قال اللہ تعالیٰ: ثُمَّ اجْعَلْ عَلَیْکَ جَبَلٍ مِنْھُنَّ جُزْءٌ اَنْتُمْ اِذْ عُنْھُنَّ یَاۡتِیْکَ سَعِیًا (قرآن المکرّم ۲۹/۱۲) (پھر ان کا ایک ایک کمر ابر پہاڑ پر رکھ دے، پھر انہیں بلا، وہ تیرے پاس چلے آئیں گے دوڑتے ہوئے۔ ت)

ہاں مشرکین ملاوۃ منکرین بحث اسے محال جانتے ہیں اور دوبارہ مسیح علیہ الصلوٰۃ والسلام قادیانی بھی اس کا درمطلب عہد ہاں کو معاذ اللہ صراحتہ عاجز ماننا اور دفع البلاء کے صفحہ ۳۳ پر یوں کفر بکتا ہے: خدا ایسے شخص کو پھر دنیا میں نہیں لاسکتا جس کے پہلے فتنے ہی نے دنیا کو تباہ کر دیا ہے۔

مشرک و قادیانی دونوں کے رو میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: اَفَعِیْبُنَا بِاِلْحٰقِیْ الْاَوَّلِ

۱۔ مستند ابوعلی مروی از انس رضی اللہ عنہ حدیث ۳۳۱۲، موسر علوم القرآن ج ۱، ص ۲۷/۳

بَلْ هُمْ فِي لَبْسٍ مِّنْ خَلْقٍ جَدِيدٍ (القرآن حکیم ۱۵/۵۰) (تو کیا ہم پہلی بار بنا کر تھک گئے بلکہ وئے بننے سے غلط میں ہیں۔ ت)

جب صادق و مصدوق ﷺ نے ان کے نزول کی خبر دی اور وہ اپنی حقیقت پر ممکن و داخل و برقد رت و جائزہ و انکار نہ کرے گا مگر گمراہ۔

(۳) اگر وہ حکم افراد کو بھی عام مانا جائے تو موت بعد استیقا کے اجل کے لئے ہے اس سے پہلے اگر کسی وجہ خاص سے امانت ہو تو مانع اعادت نہیں بلکہ استیقا کے اجل کے لئے ضرور اور ہزاروں کے لئے ثابت ہے، قال اللہ تعالیٰ اَلَمْ تَرَ اِلَى الَّذِيْنَ خَرَجُوْا مِنْ دِيَارِهِمْ وَهُمْ اَلُوْفٌ فَخَرُّوا الْعُقُوْبَ فَقَالَ لَهُمُ اللّٰهُ مَوْتُوا ثُمَّ اَحْيَا لَهُمُ (القرآن حکیم ۲/۲۴۳) (اے محبوب! کیا تم نے نہ دیکھا انہیں جو اپنے گھروں سے نکلے اور وہ ہزاروں تھے موت کے ڈر سے، تو اللہ نے ان سے فرمایا مری جاؤ، پھر انہیں زندہ فرمادیا۔ ت) قتادہ نے کہا: اَمَّا تَهُمْ فَخَفُوْبَةٌ ثُمَّ بَعُثُوْا لِيَتَوَفَّوْا مَلٰٓئِكَةً اِجَا لَهُمْ وَ لَوْ جَاءَتْ اِجَا لَهُمْ مَا بَعُثُوْا (معنا) (اللہ تعالیٰ نے ان کو سرا کے طور پر موت دی پھر زندہ کر دیئے گئے تاکہ اپنی مقررہ عمر کو پورا کریں، اگر ان کی مقررہ عمر پوری ہو جاتی تو دوبارہ زندہ نہ کرتے۔ ت)

(۴) اس وقت حیات و وفات حضرت مسیح علیہ السلام و اللہ کا مسئلہ قدیم سے مختلف چلا آتا ہے مگر آخر زمانے میں ان کے تشریف لانے اور جہاں لعین کو قتل فرمے گا کسی کو کلام نہیں، یہ بلاشبہ اسنت کا اجماعی عقیدہ ہے تو وفات مسیح نے قدیانی کو کیا فائدہ دیا اور مغل چپہ عیسیٰ رسول اللہ ہے باپ سے پیدا ابن مریم کیونکر ہو سکا؟ قدیانی اس اختلاف کو قوت کرتے ہیں، کہیں اس کا بھی ثبوت رکھتے ہیں کہ اس پنجابی کے ابتداع فی الدین سے ابھڑا ہوا (کثیر ابن جریر طبری) اقول فی توفی قول تعالیٰ اَلَمْ تَرَ اِلَى الَّذِيْنَ اَلَمَّا مَضٰى عَلَيْهِمُ الْمَوْتُ مَضٰى

پہلے مسلمانوں کا یہ اعتقاد تھا کہ عیسیٰ آپ تو نہ اتریں گے کوئی ان کا مثیل پیدا ہوگا، اسے نزول عیسیٰ فرمایا گیا اور اس کو ابن مریم کہا گیا؟ اور جب یہ عالم مسلمانوں کے عقیدے کے خلاف ہے تو آیہ: يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَتَّبِعُوْا هٰٓؤُلَآئِیْ سَبِيْلَ الْمُؤْمِنِيْنَ فَاُولٰٓئِیْ مَا قَوْلُوْا وَاَصْلُهُمْ جَهَنَّمَ وَاَسَاءَتْ مَصٰوِيْرُ (القرآن حکیم ۱۱/۱۰۷) (مسلمانوں کی راہ سے جدا راہ چلے ہم اسے اس کے حال پر چھوڑ دیں گے اور اسے دوزخ میں داخل کر چکے اور کیا ہی بُری جگہ پٹنے کی۔ ت) کا حکم صاف ہے۔

(۵) مسیح سے مثیل مسیح مراد یسنا تحریف نصوص ہے کہ عادت یہود ہے، بے دینی کی بڑی ڈھال یہی ہے کہ نصوص کے معنی بدل دیں یُحَوِّلُوْنَ الْكَلِمَ عَنْ مَوَاضِعِهِ (القرآن حکیم ۱۶/۱۰۵) (اللہ کی باتوں کو ان کے ٹھکانوں سے بدل دیتے ہیں۔ ت) ایسی تاویل گھڑنی نصوص شریعت سے استہزاء اور احکام و ارشادات کو درہم برہم کر دینا ہے، جس جگہ جس شی کا ذکر آیا، کہہ سکتے ہیں وہ شی خود مراد نہیں اس کا مثیل مقصود ہے، کی یہ اس کی نظیر نہیں جو با حید نمونہ کہا کرتے ہیں کہ نماز و روزہ فرض ہے نہ شراب و زنا حرام بلکہ وہ کچھ اچھے لوگوں کے نام ہیں جن سے محبت کا ہمیں حکم دیا گیا اور یہ کچھ بدوں کے جن سے بدولت کا۔

(۶) بغرض، حضرات علم پر علم پھر اس سے قادیان کا مرتد رسول اللہ کا مثیل کیونکر بن بیٹھا؟ کیا اس کے کفر اس کے مذہب، اس کی وقتیں، اس کی فضیلتیں، اس کی خواہشیں، اس کی ناپاکیاں، اس کی بیباکیاں کہ عالم آشکار ہیں، چھپ سکیں گی؟ اور جہان میں کوئی عقل ورین والا ایسے کو جبریل کا مثیل مان لے گا؟ اس کے فروغ ہزار ہا کفریات سے نکلنے نمونہ، رسائل "السوء والعقاب علی المسیح الکذاب" و "افہر الدیان علی مرتد بقادیان" و "نور الفرقان و باب العقائد والکلام" وغیرہا میں، حنہ

ہوں کہ یہ نبیوں کی علامتیں تھیں کہ ان کے پاس یہ رسوخوں کو نقش گاہیاں دینے والا، یہ قرآن مجید کو طرح طرح سے رد کرنے والا، مسلمان بھی ہونا محال، نہ کہ رسول اللہ کی مثال، قادیانوں کی چالاک کی کہ اپنے مسئلہ کے نام مسلم ہونے سے یوں گریز کرتے اور اس کے ان صریح ملعون کلموں کی بکثرت چھوڑ کر حیات و وفات مسیح کا مسئلہ جھپٹتے ہیں۔

(۱) مسیح رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مشہور اوصاف جلیلہ اور وہ کہ قرآن عظیم نے بیان کئے، یہ تھے کہ اللہ تعالیٰ نے ان کو بے باپ کے کنواری بیٹوں کے پیٹ سے پیدا کیا لثانی سارے جہان کے لئے، قَالَتْ اِنِّیْ یُکُوْنُ لِیْ غُلَامٌ وَکَمْ یَفْسَسُیْ بَشَرًا وَلَمْ اَکْ بِغَیْثٍ اَنْ تَخْذِلْکِ قَالَ رَبُّکَ هُوَ عَلٰی هَیْئٍ مَا وَیَسْجَعْلُهٗ اِنَّہٗ لَیْلَنَا مِنْ وَرَحْمَۃٍ مِّنَّا وَکَانَ اَمْرًا مُّقْضٰیًا۔ (القرآن کریم ۱۹/۲۱) (بولی میرے لڑکا کہاں سے ہوگا، مجھے تو کسی آدمی نے ہاتھ نہ لگایا، نہ میں بدکار ہوں، کہا یونہی ہے، تیرے رب نے فرمایا ہے کہ یہ مجھے آسمان ہے اور اس لئے کہ ہم اسے لوگوں کے واسطے نشانی کریں اور اپنی طرف سے ایک رحمت اور یہ امر غمیر چکا ہے۔ ت) انہوں نے پیدا ہوتے ہی کلام فرمایا: فَنَادٰہَا مِنْ تَحْتِہَا اَلَا تَحْزَنٰی قَدْ جَعَلَ رَبُّکَ تَحْتِکَ سَرِیًّا۔ (القرآن کریم ۱۹/۲۲) تو اس کے نیچے والے نے اسے آواز دی کہ تو غم نہ کر، تیرے رب نے تیرے نیچے شہر بہا دی ہے۔ علی قراءۃ من تحتہا بالفتح فیہما وتفسیرہ بالمسیح علیہ الصلوۃ والسلام (معنا) ترجمہ: اس قرأت پر جس میں من کی میم مفتوح اور تَحْتِہَا کی دوسری تاء مفتوح ہے اور اس کی تفسیر حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے کی گئی ہے۔

انہوں نے گہوارے میں لوگوں کو ہدایت فرمائی۔ یَکَلِمُ النَّاسَ فِی الْمَہْدِ

۱۔ ج ۱۶ بیان (تفسیر ابن جریر طبری) القول فی غارہا قولہ تعالیٰ فَنَادٰہَا مِنْ تَحْتِہَا اَلَا تَحْزَنٰی

و کھلا (القرآن کریم ۱۹/۲۳) (لوگوں سے باتیں کرے گا یا لٹے میں اور بچی عمر میں۔ ت) انہیں ماں کے پیٹ یا گود میں کتاب عطا ہوئی، نبوت دی گئی، قال انی عبد اللہ انی المکتب وجعلنی نبیا (القرآن کریم ۱۹/۲۴) ترجمہ: بچہ نے فرمایا میں ہوں اللہ کا بندہ، اس نے مجھے کتاب دی اور مجھے غیب کی خبریں بتانے والا (نبی) کیا۔

وہ جہاں تشریف لے جائیں برکتیں ان کے قدم کے ساتھ رکھی گئیں۔ وجعلنی مبارکاً ابن ہارکنت (القرآن کریم ۱۹/۲۵) (اس نے مجھے مبارک کیا میں کہیں ہوں۔ ت) برحق کفر طاعیہ قادیان کہتا ہے جس کے پہلے نئے ہی نے دنیا کو تباہ کر دیا۔

انہیں اپنے نبیوں پر مسلط کیا، علم الغیب فلا یرکب علی غیبہ احدہما الا من اوتی من رسول۔ (القرآن کریم ۲۱/۲۲) (غیب کا جاننے والا تو اپنے غیب پر کسی کو مسلط نہیں کرتا سوائے اپنے پسندیدہ رسولوں کے۔ ت) جس کا ایک نمونہ یہ تھا کہ لوگ جو کچھ حاتے اگرچہ سات گونڈیوں میں بچھ کر، اور جو کچھ گھروں میں ذخیرہ رکھتے اگرچہ سات تدخافوں کے اندر، وہ سب ان پر آئینہ تھا۔ والبکم بما تاتون و ما تدخرون فی بیوتکم (القرآن کریم ۲۵/۲۶) (اور تمہیں بتاتا ہوں جو تم کھاتے ہو اور جو اپنے گھروں میں جمع کر رکھتے ہو۔ ت)

انہیں تورات مقدس کے بعض احکام کا ناخ کیا، ومصدقاً لما بین یدی من التورۃ ولاحل لکم بعض الذی حرم علیکم (القرآن کریم ۲۵/۲۷) (اور تصدیق کرتا آیا ہوں اپنے سے پہلی کتاب تورات کی اور اس لئے کہ حلال کروں تمہارے لئے کچھ وہ چیزیں جو تم پر حرام تھیں۔ ت)

انہیں قدرت دی کہ مادر زاد اندھے اور لاعلاج برص کو شفا دیتے، وتبرئ

الاکمہ والاہوص باذنی (القرآن کریم ۵/۱۱۰) اور توہ ورزا ادا دے اور سفید داغ والے کو میرے حکم سے شفا دینا۔

انہیں قدرت دی کہ مردے زندہ کرتے، واذا تخرج الموتی باذنی (القرآن کریم ۵/۱۱۰) واحی الموتی باذن اللہ (القرآن کریم ۲/۲۵) اور جب تو مردوں کو میرے حکم سے زندہ دے گا۔ اور میں مردے جلاتا ہوں اللہ کے حکم سے۔

ان پر اپنے منصب خالقیت کا پرتو الاکرمی سے پرندگی صورت خلق فرماتے اور اپنا پھونک سے اس میں جان ڈالتے کہ اذنا جلا جاتا، واذا تخلق من الطین کھینچنے الطیر باذنی فتطبخ فیہا فتکون طیراً باذنی (القرآن کریم ۵/۱۱۰) اور جب تو مٹی سے پرندگی کی صورت میرے حکم سے بناتا پھر اس میں پھونک مارتا تو وہ میرے حکم سے اڑنے لگتا۔

ظاہر ہے کہ قادیانی میں ان میں سے کچھ نہ تھا پھر وہ کیونکر مثیل مسیح ہو گیا؟

انہر کی چار یعنی مادر ادا دے اور ابرص کو شفاء دینا، مردے جلاتا، مٹی کی صورت میں پھونک سے جان ڈال دینا، یہ قادیانی کے دل میں بھی کھلے کہ اگر کوئی پوچھ بیٹھا کہ تو مثیل مسیح بننا ہے ان میں سے کچھ کرو کھا اور وہ اپنا حال خوب جانتا تھا کہ تخت جھوٹا ملوم ہے اور الہی برکات سے پورا محروم، لہذا اس کی یوں پیش بندی کی کہ قرآن عظیم کو ہمیں پشت پھینک کر رسول اللہ کے روشن معجزوں کو پاؤں تلے ل کر صاف کہہ دیا کہ معجزے نہ تھے مسمریزم کے شعبہ تھے، میں ایسی باتیں کرو نہ جانتا تو گردھانا، وہی ملاحہ مشرکین کا طریقہ اپنے معجزوں پر دہانا کہ لو لشاء لقلنا مثل هذا (القرآن کریم ۸/۳۱) ترجمہ: اگر ہم چاہتے تو ایسا کام کہتے۔ ہم چاہتے تو اس قرآن کا مثل تصنیف کر دیتے، ہم خود ہی ایسا نہیں کرتے، والا لعنة الله على الکفرین۔

قادیانی خذ لہ اللہ کے ازالہ اوہام ص ۳۳، ۵۰، ۵۱، ۵۲، ۵۳، ۵۴، ۵۵، ۵۶، ۵۷، ۵۸، ۵۹، ۶۰، ۶۱، ۶۲ ملاحظہ ہوں جہاں اس نے پیٹ بھر کر یہ کفر کے ہیں یا ان کی تلخیص رسالہ قہر اندیاں ص ۱۰، ۱۱، ۱۲، ۱۳، ۱۴، ۱۵، ۱۶، ۱۷، ۱۸، ۱۹، ۲۰، ۲۱، ۲۲، ۲۳، ۲۴، ۲۵، ۲۶، ۲۷، ۲۸، ۲۹، ۳۰، ۳۱، ۳۲، ۳۳، ۳۴، ۳۵، ۳۶، ۳۷، ۳۸، ۳۹، ۴۰، ۴۱، ۴۲، ۴۳، ۴۴، ۴۵، ۴۶، ۴۷، ۴۸، ۴۹، ۵۰، ۵۱، ۵۲، ۵۳، ۵۴، ۵۵، ۵۶، ۵۷، ۵۸، ۵۹، ۶۰، ۶۱، ۶۲، ۶۳، ۶۴، ۶۵، ۶۶، ۶۷، ۶۸، ۶۹، ۷۰، ۷۱، ۷۲، ۷۳، ۷۴، ۷۵، ۷۶، ۷۷، ۷۸، ۷۹، ۸۰، ۸۱، ۸۲، ۸۳، ۸۴، ۸۵، ۸۶، ۸۷، ۸۸، ۸۹، ۹۰، ۹۱، ۹۲، ۹۳، ۹۴، ۹۵، ۹۶، ۹۷، ۹۸، ۹۹، ۱۰۰، ۱۰۱، ۱۰۲، ۱۰۳، ۱۰۴، ۱۰۵، ۱۰۶، ۱۰۷، ۱۰۸، ۱۰۹، ۱۱۰، ۱۱۱، ۱۱۲، ۱۱۳، ۱۱۴، ۱۱۵، ۱۱۶، ۱۱۷، ۱۱۸، ۱۱۹، ۱۲۰، ۱۲۱، ۱۲۲، ۱۲۳، ۱۲۴، ۱۲۵، ۱۲۶، ۱۲۷، ۱۲۸، ۱۲۹، ۱۳۰، ۱۳۱، ۱۳۲، ۱۳۳، ۱۳۴، ۱۳۵، ۱۳۶، ۱۳۷، ۱۳۸، ۱۳۹، ۱۴۰، ۱۴۱، ۱۴۲، ۱۴۳، ۱۴۴، ۱۴۵، ۱۴۶، ۱۴۷، ۱۴۸، ۱۴۹، ۱۵۰، ۱۵۱، ۱۵۲، ۱۵۳، ۱۵۴، ۱۵۵، ۱۵۶، ۱۵۷، ۱۵۸، ۱۵۹، ۱۶۰، ۱۶۱، ۱۶۲، ۱۶۳، ۱۶۴، ۱۶۵، ۱۶۶، ۱۶۷، ۱۶۸، ۱۶۹، ۱۷۰، ۱۷۱، ۱۷۲، ۱۷۳، ۱۷۴، ۱۷۵، ۱۷۶، ۱۷۷، ۱۷۸، ۱۷۹، ۱۸۰، ۱۸۱، ۱۸۲، ۱۸۳، ۱۸۴، ۱۸۵، ۱۸۶، ۱۸۷، ۱۸۸، ۱۸۹، ۱۹۰، ۱۹۱، ۱۹۲، ۱۹۳، ۱۹۴، ۱۹۵، ۱۹۶، ۱۹۷، ۱۹۸، ۱۹۹، ۲۰۰، ۲۰۱، ۲۰۲، ۲۰۳، ۲۰۴، ۲۰۵، ۲۰۶، ۲۰۷، ۲۰۸، ۲۰۹، ۲۱۰، ۲۱۱، ۲۱۲، ۲۱۳، ۲۱۴، ۲۱۵، ۲۱۶، ۲۱۷، ۲۱۸، ۲۱۹، ۲۲۰، ۲۲۱، ۲۲۲، ۲۲۳، ۲۲۴، ۲۲۵، ۲۲۶، ۲۲۷، ۲۲۸، ۲۲۹، ۲۳۰، ۲۳۱، ۲۳۲، ۲۳۳، ۲۳۴، ۲۳۵، ۲۳۶، ۲۳۷، ۲۳۸، ۲۳۹، ۲۴۰، ۲۴۱، ۲۴۲، ۲۴۳، ۲۴۴، ۲۴۵، ۲۴۶، ۲۴۷، ۲۴۸، ۲۴۹، ۲۵۰، ۲۵۱، ۲۵۲، ۲۵۳، ۲۵۴، ۲۵۵، ۲۵۶، ۲۵۷، ۲۵۸، ۲۵۹، ۲۶۰، ۲۶۱، ۲۶۲، ۲۶۳، ۲۶۴، ۲۶۵، ۲۶۶، ۲۶۷، ۲۶۸، ۲۶۹، ۲۷۰، ۲۷۱، ۲۷۲، ۲۷۳، ۲۷۴، ۲۷۵، ۲۷۶، ۲۷۷، ۲۷۸، ۲۷۹، ۲۸۰، ۲۸۱، ۲۸۲، ۲۸۳، ۲۸۴، ۲۸۵، ۲۸۶، ۲۸۷، ۲۸۸، ۲۸۹، ۲۹۰، ۲۹۱، ۲۹۲، ۲۹۳، ۲۹۴، ۲۹۵، ۲۹۶، ۲۹۷، ۲۹۸، ۲۹۹، ۳۰۰، ۳۰۱، ۳۰۲، ۳۰۳، ۳۰۴، ۳۰۵، ۳۰۶، ۳۰۷، ۳۰۸، ۳۰۹، ۳۱۰، ۳۱۱، ۳۱۲، ۳۱۳، ۳۱۴، ۳۱۵، ۳۱۶، ۳۱۷، ۳۱۸، ۳۱۹، ۳۲۰، ۳۲۱، ۳۲۲، ۳۲۳، ۳۲۴، ۳۲۵، ۳۲۶، ۳۲۷، ۳۲۸، ۳۲۹، ۳۳۰، ۳۳۱، ۳۳۲، ۳۳۳، ۳۳۴، ۳۳۵، ۳۳۶، ۳۳۷، ۳۳۸، ۳۳۹، ۳۴۰، ۳۴۱، ۳۴۲، ۳۴۳، ۳۴۴، ۳۴۵، ۳۴۶، ۳۴۷، ۳۴۸، ۳۴۹، ۳۵۰، ۳۵۱، ۳۵۲، ۳۵۳، ۳۵۴، ۳۵۵، ۳۵۶، ۳۵۷، ۳۵۸، ۳۵۹، ۳۶۰، ۳۶۱، ۳۶۲، ۳۶۳، ۳۶۴، ۳۶۵، ۳۶۶، ۳۶۷، ۳۶۸، ۳۶۹، ۳۷۰، ۳۷۱، ۳۷۲، ۳۷۳، ۳۷۴، ۳۷۵، ۳۷۶، ۳۷۷، ۳۷۸، ۳۷۹، ۳۸۰، ۳۸۱، ۳۸۲، ۳۸۳، ۳۸۴، ۳۸۵، ۳۸۶، ۳۸۷، ۳۸۸، ۳۸۹، ۳۹۰، ۳۹۱، ۳۹۲، ۳۹۳، ۳۹۴، ۳۹۵، ۳۹۶، ۳۹۷، ۳۹۸، ۳۹۹، ۴۰۰، ۴۰۱، ۴۰۲، ۴۰۳، ۴۰۴، ۴۰۵، ۴۰۶، ۴۰۷، ۴۰۸، ۴۰۹، ۴۱۰، ۴۱۱، ۴۱۲، ۴۱۳، ۴۱۴، ۴۱۵، ۴۱۶، ۴۱۷، ۴۱۸، ۴۱۹، ۴۲۰، ۴۲۱، ۴۲۲، ۴۲۳، ۴۲۴، ۴۲۵، ۴۲۶، ۴۲۷، ۴۲۸، ۴۲۹، ۴۳۰، ۴۳۱، ۴۳۲، ۴۳۳، ۴۳۴، ۴۳۵، ۴۳۶، ۴۳۷، ۴۳۸، ۴۳۹، ۴۴۰، ۴۴۱، ۴۴۲، ۴۴۳، ۴۴۴، ۴۴۵، ۴۴۶، ۴۴۷، ۴۴۸، ۴۴۹، ۴۵۰، ۴۵۱، ۴۵۲، ۴۵۳، ۴۵۴، ۴۵۵، ۴۵۶، ۴۵۷، ۴۵۸، ۴۵۹، ۴۶۰، ۴۶۱، ۴۶۲، ۴۶۳، ۴۶۴، ۴۶۵، ۴۶۶، ۴۶۷، ۴۶۸، ۴۶۹، ۴۷۰، ۴۷۱، ۴۷۲، ۴۷۳، ۴۷۴، ۴۷۵، ۴۷۶، ۴۷۷، ۴۷۸، ۴۷۹، ۴۸۰، ۴۸۱، ۴۸۲، ۴۸۳، ۴۸۴، ۴۸۵، ۴۸۶، ۴۸۷، ۴۸۸، ۴۸۹، ۴۹۰، ۴۹۱، ۴۹۲، ۴۹۳، ۴۹۴، ۴۹۵، ۴۹۶، ۴۹۷، ۴۹۸، ۴۹۹، ۵۰۰، ۵۰۱، ۵۰۲، ۵۰۳، ۵۰۴، ۵۰۵، ۵۰۶، ۵۰۷، ۵۰۸، ۵۰۹، ۵۱۰، ۵۱۱، ۵۱۲، ۵۱۳، ۵۱۴، ۵۱۵، ۵۱۶، ۵۱۷، ۵۱۸، ۵۱۹، ۵۲۰، ۵۲۱، ۵۲۲، ۵۲۳، ۵۲۴، ۵۲۵، ۵۲۶، ۵۲۷، ۵۲۸، ۵۲۹، ۵۳۰، ۵۳۱، ۵۳۲، ۵۳۳، ۵۳۴، ۵۳۵، ۵۳۶، ۵۳۷، ۵۳۸، ۵۳۹، ۵۴۰، ۵۴۱، ۵۴۲، ۵۴۳، ۵۴۴، ۵۴۵، ۵۴۶، ۵۴۷، ۵۴۸، ۵۴۹، ۵۵۰، ۵۵۱، ۵۵۲، ۵۵۳، ۵۵۴، ۵۵۵، ۵۵۶، ۵۵۷، ۵۵۸، ۵۵۹، ۵۶۰، ۵۶۱، ۵۶۲، ۵۶۳، ۵۶۴، ۵۶۵، ۵۶۶، ۵۶۷، ۵۶۸، ۵۶۹، ۵۷۰، ۵۷۱، ۵۷۲، ۵۷۳، ۵۷۴، ۵۷۵، ۵۷۶، ۵۷۷، ۵۷۸، ۵۷۹، ۵۸۰، ۵۸۱، ۵۸۲، ۵۸۳، ۵۸۴، ۵۸۵، ۵۸۶، ۵۸۷، ۵۸۸، ۵۸۹، ۵۹۰، ۵۹۱، ۵۹۲، ۵۹۳، ۵۹۴، ۵۹۵، ۵۹۶، ۵۹۷، ۵۹۸، ۵۹۹، ۶۰۰، ۶۰۱، ۶۰۲، ۶۰۳، ۶۰۴، ۶۰۵، ۶۰۶، ۶۰۷، ۶۰۸، ۶۰۹، ۶۱۰، ۶۱۱، ۶۱۲، ۶۱۳، ۶۱۴، ۶۱۵، ۶۱۶، ۶۱۷، ۶۱۸، ۶۱۹، ۶۲۰، ۶۲۱، ۶۲۲، ۶۲۳، ۶۲۴، ۶۲۵، ۶۲۶، ۶۲۷، ۶۲۸، ۶۲۹، ۶۳۰، ۶۳۱، ۶۳۲، ۶۳۳، ۶۳۴، ۶۳۵، ۶۳۶، ۶۳۷، ۶۳۸، ۶۳۹، ۶۴۰، ۶۴۱، ۶۴۲، ۶۴۳، ۶۴۴، ۶۴۵، ۶۴۶، ۶۴۷، ۶۴۸، ۶۴۹، ۶۵۰، ۶۵۱، ۶۵۲، ۶۵۳، ۶۵۴، ۶۵۵، ۶۵۶، ۶۵۷، ۶۵۸، ۶۵۹، ۶۶۰، ۶۶۱، ۶۶۲، ۶۶۳، ۶۶۴، ۶۶۵، ۶۶۶، ۶۶۷، ۶۶۸، ۶۶۹، ۶۷۰، ۶۷۱، ۶۷۲، ۶۷۳، ۶۷۴، ۶۷۵، ۶۷۶، ۶۷۷، ۶۷۸، ۶۷۹، ۶۸۰، ۶۸۱، ۶۸۲، ۶۸۳، ۶۸۴، ۶۸۵، ۶۸۶، ۶۸۷، ۶۸۸، ۶۸۹، ۶۹۰، ۶۹۱، ۶۹۲، ۶۹۳، ۶۹۴، ۶۹۵، ۶۹۶، ۶۹۷، ۶۹۸، ۶۹۹، ۷۰۰، ۷۰۱، ۷۰۲، ۷۰۳، ۷۰۴، ۷۰۵، ۷۰۶، ۷۰۷، ۷۰۸، ۷۰۹، ۷۱۰، ۷۱۱، ۷۱۲، ۷۱۳، ۷۱۴، ۷۱۵، ۷۱۶، ۷۱۷، ۷۱۸، ۷۱۹، ۷۲۰، ۷۲۱، ۷۲۲، ۷۲۳، ۷۲۴، ۷۲۵، ۷۲۶، ۷۲۷، ۷۲۸، ۷۲۹، ۷۳۰، ۷۳۱، ۷۳۲، ۷۳۳، ۷۳۴، ۷۳۵، ۷۳۶، ۷۳۷، ۷۳۸، ۷۳۹، ۷۴۰، ۷۴۱، ۷۴۲، ۷۴۳، ۷۴۴، ۷۴۵، ۷۴۶، ۷۴۷، ۷۴۸، ۷۴۹، ۷۵۰، ۷۵۱، ۷۵۲، ۷۵۳، ۷۵۴، ۷۵۵، ۷۵۶، ۷۵۷، ۷۵۸، ۷۵۹، ۷۶۰، ۷۶۱، ۷۶۲، ۷۶۳، ۷۶۴، ۷۶۵، ۷۶۶، ۷۶۷، ۷۶۸، ۷۶۹، ۷۷۰، ۷۷۱، ۷۷۲، ۷۷۳، ۷۷۴، ۷۷۵، ۷۷۶، ۷۷۷، ۷۷۸، ۷۷۹، ۷۸۰، ۷۸۱، ۷۸۲، ۷۸۳، ۷۸۴، ۷۸۵، ۷۸۶، ۷۸۷، ۷۸۸، ۷۸۹، ۷۹۰، ۷۹۱، ۷۹۲، ۷۹۳، ۷۹۴، ۷۹۵، ۷۹۶، ۷۹۷، ۷۹۸، ۷۹۹، ۸۰۰، ۸۰۱، ۸۰۲، ۸۰۳، ۸۰۴، ۸۰۵، ۸۰۶، ۸۰۷، ۸۰۸، ۸۰۹، ۸۱۰، ۸۱۱، ۸۱۲، ۸۱۳، ۸۱۴، ۸۱۵، ۸۱۶، ۸۱۷، ۸۱۸، ۸۱۹، ۸۲۰، ۸۲۱، ۸۲۲، ۸۲۳، ۸۲۴، ۸۲۵، ۸۲۶، ۸۲۷، ۸۲۸، ۸۲۹، ۸۳۰، ۸۳۱، ۸۳۲، ۸۳۳، ۸۳۴، ۸۳۵، ۸۳۶، ۸۳۷، ۸۳۸، ۸۳۹، ۸۴۰، ۸۴۱، ۸۴۲، ۸۴۳، ۸۴۴، ۸۴۵، ۸۴۶، ۸۴۷، ۸۴۸، ۸۴۹، ۸۵۰، ۸۵۱، ۸۵۲، ۸۵۳، ۸۵۴، ۸۵۵، ۸۵۶، ۸۵۷، ۸۵۸، ۸۵۹، ۸۶۰، ۸۶۱، ۸۶۲، ۸۶۳، ۸۶۴، ۸۶۵، ۸۶۶، ۸۶۷، ۸۶۸، ۸۶۹، ۸۷۰، ۸۷۱، ۸۷۲، ۸۷۳، ۸۷۴، ۸۷۵، ۸۷۶، ۸۷۷، ۸۷۸، ۸۷۹، ۸۸۰، ۸۸۱، ۸۸۲، ۸۸۳، ۸۸۴، ۸۸۵، ۸۸۶، ۸۸۷، ۸۸۸، ۸۸۹، ۸۹۰، ۸۹۱، ۸۹۲، ۸۹۳، ۸۹۴، ۸۹۵، ۸۹۶، ۸۹۷، ۸۹۸، ۸۹۹، ۹۰۰، ۹۰۱، ۹۰۲، ۹۰۳، ۹۰۴، ۹۰۵، ۹۰۶، ۹۰۷، ۹۰۸، ۹۰۹، ۹۱۰، ۹۱۱، ۹۱۲، ۹۱۳، ۹۱۴، ۹۱۵، ۹۱۶، ۹۱۷، ۹۱۸، ۹۱۹، ۹۲۰، ۹۲۱، ۹۲۲، ۹۲۳، ۹۲۴، ۹۲۵، ۹۲۶، ۹۲۷، ۹۲۸، ۹۲۹، ۹۳۰، ۹۳۱، ۹۳۲، ۹۳۳، ۹۳۴، ۹۳۵، ۹۳۶، ۹۳۷، ۹۳۸، ۹۳۹، ۹۴۰، ۹۴۱، ۹۴۲، ۹۴۳، ۹۴۴، ۹۴۵، ۹۴۶، ۹۴۷، ۹۴۸، ۹۴۹، ۹۵۰، ۹۵۱، ۹۵۲، ۹۵۳، ۹۵۴، ۹۵۵، ۹۵۶، ۹۵۷، ۹۵۸، ۹۵۹، ۹۶۰، ۹۶۱، ۹۶۲، ۹۶۳، ۹۶۴، ۹۶۵، ۹۶۶، ۹۶۷، ۹۶۸، ۹۶۹، ۹۷۰، ۹۷۱، ۹۷۲، ۹۷۳، ۹۷۴، ۹۷۵، ۹۷۶، ۹۷۷، ۹۷۸، ۹۷۹، ۹۸۰، ۹۸۱، ۹۸۲، ۹۸۳، ۹۸۴، ۹۸۵، ۹۸۶، ۹۸۷، ۹۸۸، ۹۸۹، ۹۹۰، ۹۹۱، ۹۹۲، ۹۹۳، ۹۹۴، ۹۹۵، ۹۹۶، ۹۹۷، ۹۹۸، ۹۹۹، ۱۰۰۰، ۱۰۰۱، ۱۰۰۲، ۱۰۰۳، ۱۰۰۴، ۱۰۰۵، ۱۰۰۶، ۱۰۰۷، ۱۰۰۸، ۱۰۰۹، ۱۰۱۰، ۱۰۱۱، ۱۰۱۲، ۱۰۱۳، ۱۰۱۴، ۱۰۱۵، ۱۰۱۶، ۱۰۱۷، ۱۰۱۸، ۱۰۱۹، ۱۰۲۰، ۱۰۲۱، ۱۰۲۲، ۱۰۲۳، ۱۰۲۴، ۱۰۲۵، ۱۰۲۶، ۱۰۲۷، ۱۰۲۸، ۱۰۲۹، ۱۰۳۰، ۱۰۳۱، ۱۰۳۲، ۱۰۳۳، ۱۰۳۴، ۱۰۳۵، ۱۰۳۶، ۱۰۳۷، ۱۰۳۸، ۱۰۳۹، ۱۰۴۰، ۱۰۴۱، ۱۰۴۲، ۱۰۴۳، ۱۰۴۴، ۱۰۴۵، ۱۰۴۶، ۱۰۴۷، ۱۰۴۸، ۱۰۴۹، ۱۰۵۰، ۱۰۵۱، ۱۰۵۲، ۱۰۵۳، ۱۰۵۴، ۱۰۵۵، ۱۰۵۶، ۱۰۵۷، ۱۰۵۸، ۱۰۵۹، ۱۰۶۰، ۱۰۶۱، ۱۰۶۲، ۱۰۶۳، ۱۰۶۴، ۱۰۶۵، ۱۰۶۶، ۱۰۶۷، ۱۰۶۸، ۱۰۶۹، ۱۰۷۰، ۱۰۷۱، ۱۰۷۲، ۱۰۷۳، ۱۰۷۴، ۱۰۷۵، ۱۰۷۶، ۱۰۷۷، ۱۰۷۸، ۱۰۷۹، ۱۰۸۰، ۱۰۸۱، ۱۰۸۲، ۱۰۸۳، ۱۰۸۴، ۱۰۸۵، ۱۰۸۶، ۱۰۸۷، ۱۰۸۸، ۱۰۸۹، ۱۰۹۰، ۱۰۹۱، ۱۰۹۲، ۱۰۹۳، ۱۰۹۴، ۱۰۹۵، ۱۰۹۶، ۱۰۹۷، ۱۰۹۸، ۱۰۹۹، ۱۱۰۰، ۱۱۰۱، ۱۱۰۲، ۱۱۰۳، ۱۱۰۴، ۱۱۰۵، ۱۱۰۶، ۱۱۰۷، ۱۱۰۸، ۱۱۰۹، ۱۱۱۰، ۱۱۱۱، ۱۱۱۲، ۱۱۱۳، ۱۱۱۴، ۱۱۱۵، ۱۱۱۶، ۱۱۱۷، ۱۱۱۸، ۱۱۱۹، ۱۱۲۰، ۱۱۲۱، ۱۱۲۲، ۱۱۲۳، ۱۱۲۴، ۱۱۲۵، ۱۱۲۶، ۱۱۲۷، ۱۱۲۸، ۱۱۲۹، ۱۱۳۰، ۱۱۳۱، ۱۱۳۲، ۱۱۳۳، ۱۱۳۴، ۱۱۳۵، ۱۱۳۶، ۱۱۳۷، ۱۱۳۸، ۱۱۳۹، ۱۱۴۰، ۱۱۴۱، ۱۱۴۲، ۱۱۴۳، ۱۱۴۴، ۱۱۴۵، ۱۱۴۶، ۱۱۴۷، ۱۱۴۸، ۱۱۴۹، ۱۱۵۰، ۱۱۵۱، ۱۱۵۲، ۱۱۵۳، ۱۱۵۴، ۱۱۵۵، ۱۱۵۶، ۱۱۵۷، ۱۱۵۸، ۱۱۵۹، ۱۱۶۰، ۱۱۶۱، ۱۱۶۲، ۱۱۶۳، ۱۱۶۴، ۱۱۶۵، ۱۱۶۶، ۱۱۶۷، ۱۱۶۸، ۱۱۶۹، ۱۱۷۰، ۱۱۷۱، ۱۱۷۲، ۱۱۷۳، ۱۱۷۴، ۱۱۷۵، ۱۱۷۶، ۱۱۷۷، ۱۱۷۸، ۱۱۷۹، ۱۱۸۰، ۱۱۸۱، ۱۱۸۲، ۱۱۸۳، ۱۱۸۴، ۱۱۸۵، ۱۱۸۶، ۱۱۸۷، ۱۱۸۸، ۱۱۸۹، ۱۱۹۰، ۱۱۹۱، ۱۱۹۲، ۱۱۹۳، ۱۱۹۴، ۱۱۹۵، ۱۱۹۶، ۱۱۹۷، ۱۱۹۸، ۱۱۹۹، ۱۲۰۰، ۱۲۰۱، ۱۲۰۲، ۱۲۰۳، ۱۲۰۴، ۱۲۰۵، ۱۲۰۶، ۱۲۰۷، ۱۲۰۸، ۱۲۰۹، ۱۲۱۰، ۱۲۱۱، ۱۲۱۲، ۱۲۱۳، ۱۲۱۴، ۱۲۱۵، ۱۲۱۶، ۱۲۱۷، ۱۲۱۸، ۱۲۱۹، ۱۲۲۰، ۱۲۲۱، ۱۲۲۲، ۱۲۲۳، ۱۲۲۴، ۱۲۲۵، ۱۲۲۶، ۱۲۲۷، ۱۲۲۸، ۱۲۲۹، ۱۲۳۰، ۱۲۳۱، ۱۲۳۲، ۱۲۳۳، ۱۲۳۴، ۱۲۳۵، ۱۲۳۶، ۱۲۳۷، ۱۲۳۸، ۱۲۳۹، ۱۲۴۰، ۱۲۴۱، ۱۲۴۲، ۱۲۴۳، ۱۲۴۴، ۱۲۴۵، ۱۲۴۶، ۱۲۴۷، ۱۲۴۸، ۱۲۴۹، ۱۲۵۰، ۱۲۵۱، ۱۲۵۲، ۱۲۵۳، ۱۲۵۴، ۱۲۵۵، ۱۲۵۶، ۱۲۵۷، ۱۲۵۸، ۱۲۵۹، ۱۲۶۰، ۱۲۶۱، ۱۲۶۲، ۱۲۶۳، ۱۲۶۴، ۱۲۶۵، ۱۲۶۶، ۱۲۶۷، ۱۲۶۸، ۱۲۶۹، ۱۲۷۰، ۱۲۷۱، ۱۲۷۲، ۱۲۷۳، ۱۲۷۴، ۱۲۷۵، ۱۲۷۶، ۱۲۷۷، ۱۲۷۸، ۱۲۷۹، ۱۲۸۰، ۱۲۸۱، ۱۲۸۲، ۱۲۸۳، ۱۲۸۴، ۱۲۸۵، ۱۲۸۶، ۱۲۸۷، ۱۲۸۸، ۱۲۸۹، ۱۲۹۰، ۱۲۹۱، ۱۲۹۲، ۱۲۹۳، ۱۲۹۴، ۱۲۹۵، ۱۲۹۶، ۱۲۹۷، ۱۲۹۸، ۱۲۹۹، ۱۳۰۰، ۱۳۰۱، ۱۳۰۲، ۱۳۰۳، ۱۳۰۴، ۱۳۰۵، ۱۳۰۶، ۱۳۰۷، ۱۳۰۸، ۱۳۰۹، ۱۳۱۰، ۱۳۱۱، ۱۳۱۲، ۱۳۱۳، ۱۳۱۴، ۱۳۱۵، ۱۳۱۶، ۱۳۱۷، ۱۳۱۸، ۱۳۱۹، ۱۳۲۰، ۱۳۲۱، ۱۳۲۲، ۱۳۲۳، ۱۳۲۴، ۱۳۲۵، ۱۳۲۶، ۱۳۲۷، ۱۳۲۸، ۱۳۲۹، ۱۳۳۰، ۱۳۳۱، ۱۳۳۲، ۱۳۳۳، ۱۳۳۴، ۱۳۳۵، ۱۳۳۶، ۱۳۳۷، ۱۳۳۸، ۱۳۳۹، ۱۳۴۰، ۱۳۴۱، ۱۳۴۲، ۱۳۴۳، ۱۳۴۴، ۱۳۴۵، ۱۳۴۶، ۱۳۴۷، ۱۳۴۸، ۱۳۴۹، ۱۳۵۰، ۱۳۵۱، ۱۳۵۲، ۱۳۵۳، ۱۳۵۴، ۱۳۵۵، ۱۳۵۶، ۱۳۵۷، ۱۳۵۸، ۱۳۵۹، ۱۳۶۰،

وہ کوئی کلمہ یہ ہے جو آیہ قرآن کی مذکورہ جملوں میں تینتیس (۳۳) کفر ہیں۔
بہر حال یہ قیامت ہو کہ یہ مرتد مثیل مسیح نہیں، مسلمانوں کے نزدیک یوں کہ وہ
نبی مرسل اولوا العزم صاحب معجزات و آیات و نبأت، اور یہ مردود و مطرود و مرتد و مورد
آفت، اور خود اس کے نزدیک یوں کہ معاذ اللہ وہ شعبہ ہار بھانسی مسریدی تھے،
روحانی تاثیروں میں ضعیف تھے اور یہ ذال کاٹھا مقدس مہذب برگزیدہ پادری، الالعدۃ
اللہ علی الظالمین (خبرہ رانگاہوں پر خدا کی آفت۔ ت)

ہاں ایک صورت ہے، اس نے اپنے زعم و معون میں مسیح کے یہ اوصاف گئے،
دافع ابداء ص ۴۸: مسیح کی راستبازی اپنے زہ نے بین دوسروں سے بڑھ کر ثابت نہیں ہوئی
بلکہ بجائے اس پر ایک قضیات ہے کیونکہ وہ (بجی) شراب نہ پیتا تھا، کبھی نہ نہ کسی فاحشہ
نے اپنی کمائی کے مال سے اس کے سر پر عطر ملایا ہاتھوں اور اپنے سر کے بالوں سے اس کے
بدن کو چھو یا کوئی بے تعلق جوان عورت اس کی خدمت کرتی، اسی وجہ سے خدا نے بجائے کا نام
حضور رکھا مسیح نہ رکھا کہ ایسے قصے اس نام کے رکھنے سے مانع تھے۔

ضمیمہ انجام ۴: آپ (یعنی عیسیٰ) کا کبھی یوں سے میان اور صحبت بھی
شاید اسی وجہ سے ہو کہ جدی منہ بہت درمیان ہے (یعنی عیسیٰ بھی ایسوں ہی کی اولاد تھے)
ورنہ کوئی پرہیزگار ایک جوان کبھی کو یہ موقع نہیں دے سکتا کہ وہ اس کے سر پر اپنے ناپاک
ہاتھ لگائے، نہ نہ کاری کی کمائی کا چھید عطر اس کے سر پر ملے، اپنے ہاں اس کے پیروں پر ملے،
بھٹنے والے سمجھ لیں کہ ایسا انسان کس چین کا آدمی ہو سکتا ہے۔

ص ۶: حق یہ ہے کہ آپ سے کوئی معجزہ نہ ہوا۔ ص ۷: آپ کے ہاتھ میں سوا
کرو فریب کے کچھ نہ تھا، آپ کا خاندان بھی نہایت ناپاک ہے، تین دادیاں اور نہ نیاں

۱۔ دفع ابداء، مطلع نیا، اسلام، قہ پانچ ص ۶۔ ۵

آپ کی زنا کار اور کسی عورتیں تھیں جن کے خون سے آپ کا وجود ہوا۔ یہ بچا کس کفر ہوئے۔
نیز اسی رسالہ معونہ میں ص ۳ سے ۸ تک تھیلہ باطلہ مناظرہ خود ہی طے دل کے
چھپوٹے پھوڑے، اللہ تعالیٰ کے سچے رسول مسیح عیسیٰ بن مریم کو، دان، شریر، مکار، بد عقل،
زنا نے خیال والا، فحش گو، ہڈ بان، کلبیں، جھوٹا، چور، ملی عملی قوت میں، بہت کچا، ضل و مارغ
والا، گندی گائیاں دینے والا، بد قسمت، نرا فریبی، بیروشیطان وغیرہ وغیرہ خطاب اس
قادیانی دجال نے دیئے اور اس کے تین کفر اور پرگز رے کہ اللہ مسیح کو دوبارہ نہیں لاسکتا، مسیح
قوت تھا، مسیح کے قتل نے تباہ کر دیا۔ یہ سب ستر کفر ہوئے اور ہزاروں ستر کی گنتی کیا، غرض میں
سے اوپر اوصاف اس دجال مرتد نے اپنے مزموم مسیح میں بتائے، اگر قادیانی خود اپنے لئے
ان میں سے دس وصف بھی قبول کرے کہ یہ شخص یعنی قادیانی بد چلن، بد عاقل، فریبی،
مکار، زنا نے خیال والا، کلبیں بھی جھوٹا، چور، گندی گالوں والا، اٹیس کا چیلہ، کبھی یوں کی
اولاد، کبھیوں کا جنا ہے، زنا کے خون سے بنا ہے، تو ہم بھی اس کی مان میں گے کہ یہ ضرور
مثیل مسیح ہے مگر کون سے مسیح کا؟ اسی مسیح قبیح کا جو اس کا موبوم و مزموم ہے، الالعدۃ اللہ
علی الظالمین۔

مسلمانو! یہ سات فائدے محفوظ رکھئے، کیسا آفتاب سے زیادہ روشن ہوا کہ
تو یہ نبیوں کا مسئلہ وفات و حیات مسیح، چھڑنا کیسا ابلیسی مکر، کبھی عیث بحث، کبھی تصبیح وقت،
کیسا قادیانی کے صریح کفروں کی بحث سے جان چھڑنا اور فضول زرق زرق میں وقت گوانا
ہے!

اس کے بعد ہمیں حق تھا کہ ان ناپاک و بے اصل و پاؤں ہوا شیہوں کی طرف
انتقانت بھی نہ کرتے جو انہوں نے حیات رسول علیہ السلام پر پیش کئے، ایسی مہمل
عنیاریوں کیا دیوں کا بہتر جواب یہی تھا کہ ہشت۔ پہلے قادیانی کے کفر اٹھا دیا اسے کافر مان

کر تو یہ کہہ، اسلام لاؤ، اس کے بعد یہ قرعی مسئلہ بھی پوچھ لیتا مگر ہم ان مرتدین سے قطع نظر کر کے اپنے دوست سبائل شئی المذہب سے جو آپ شبہات گزارش کرتے ہیں، وہ باللہ التوفیقی۔

شبه اول: آیہ کریمہ والذین یدعون من ذون اللہ الیہ۔

اقول اولاً: یہ شبہ مرتد ان حال نے کافران، ضی سے ترکہ میں پایا ہے، جب آیہ کریمہ انکم وما تعبدون من ذون اللہ حصص جہنم انتم لہا وارثون (قرآن کریم ۱۸/۲۱) نازل ہوئی کہ بیشک تم اور جو کچھ تم اللہ کے سوا پوجتے ہو سب دونوں کے ایسے ہیں جو تمہیں اس میں جانا ہے۔ مشرکین نے کہا کہ ملائکہ اور نبی اور غریب بھی تو اللہ کے سوا پوجے جاتے ہیں، اس پر رب ظہر نے ان بھٹکالوں کو قرون کو قرآن کریم کی سراوتائی کہ آیت بتوں کے حق میں ہے۔ ان الذین سبقت لہم منا الحسنیٰ اولئک عنہا فیدعون لا یسمعون حسبتہا۔ (قرآن کریم ۱۰۲/۱۱۱) ترجمہ: بیشک وہ جن کے لئے ہمارا بھلائی کا وعدہ ہو چکا وہ جہنم سے دور رکھے گئے ہیں وہ اس کی بھنک تک نہ سنیں گے۔ قرآن کریم نے خود اپنا محاورہ بتایا جب بھی مرتدوں نے وہی راگ گایا۔ ابوداؤد کتاب النسخ والسنخ میں اور فریابی عبد بن حمید وابن جریر وابن ابی حاتم وجرانی وابن مردودہ اور حاکم مع صحیح مستدرک میں حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے راوی لقا نزول انکم وما تعبدون من ذون اللہ حصص جہنم انتم لہا وارثون فقال المشرکون المثلثۃ وعیسیٰ وعزیر یعبدون من ذون اللہ فنزلت ان الذین سبقت لہم منا الحسنیٰ اولئک عنہا فیدعون اوجب یہ آیت نازل ہوئی۔ انکم وما تعبدون (الایہ) تو مشرکین نے کہا ملائکہ، حضرت عیسیٰ اور حضرت عزیر کو بھی اللہ تعالیٰ

۱۔ اہل بیت کے کتاب الشیخ فیہ سورۃ انبیاء، دار الفکر، بیروت ۲۸۵/۲

کے سوا پوجے جاتے تو یہ آیت نازل ہوئی ان الذین سبقت (الایہ) بیشک وہ جن کے لئے ہمارا وعدہ بھلائی کا ہو چکا وہ جہنم سے دور رکھے گئے ہیں۔

ثانیاً: یدعون من ذون اللہ بھلائی کا ہو چکا وہ جہنم سے دور رکھے گئے ہیں۔

ثالثاً: یدعون من ذون اللہ بھلائی کا ہو چکا وہ جہنم سے دور رکھے گئے ہیں۔

چوتھا: ان کے احکام ان سے جدا رکھے، ان کی عورتوں سے نکاح بھی ہے مشرک سے باطل، ان کا ذبیحہ حلال ہو جائے گا، ان کا مردانہ قال اللہ تعالیٰ: لم یکن الذین کفروا من اهل الکتاب والمشرکین متفکین حتیٰ تاتیہم البیتۃ (قرآن کریم ۱/۹۸) (کتابی کافر اور مشرک اپنا دین چھوڑنے کو نہ تھے جب تک ان کے پاس دلیل نہ آئے۔ ت) وقال اللہ تعالیٰ: ان الذین کفروا من اهل الکتاب والمشرکین فی تار جہنم خللین فیہا اولئک ہم شر الیریۃ (قرآن کریم ۶/۹۸) ترجمہ: بیشک جتنے کافر ہیں کتابی اور مشرک سب جہنم کی آگ میں ہیں، بیشک اس میں رہیں گے، وہی تمام مخلوق سے بدتر ہیں۔ وقال اللہ تعالیٰ: ما یؤذ الذین کفروا من اهل الکتاب ولا المشرکین ان ینزل علیکم من خیر من ربکم (قرآن کریم ۱۰۵/۲) (وہ جو کافر ہیں کتابی یا مشرک، وہ نہیں چاہتے کہ تم پر کوئی بھلائی اترے تمہارے رب کے پاس سے۔ ت) وقال اللہ تعالیٰ: لنجدن اشد الناس عداوة للذین امنوا الیہود والذین اشرکوا ولنجدن اقریبهم عداۃ للذین امنوا الذین قالوا انا نصاریٰ (قرآن کریم ۸۰/۵) ترجمہ: ضرور تم مسلمانوں کا سب سے بڑھ کر دشمن یہودیوں اور مشرکوں کو پاؤ گے اور ضرور تم مسلمانوں کی دوستی میں سب سے زیادہ قریب ان کو پاؤ گے جنہوں نے کہا کہ بیشک ہم نصاریٰ ہیں۔ وقال اللہ تعالیٰ: الیوم احل لکم الطیبات وطعام الذین اتوا الکتاب حل لکم وطعامکم حل لہم والمحصنات المؤمنات والمحصنات من الذین اتوا الکتاب حل لکم (قرآن کریم ۵/۵)

(آج تمہارے لئے پاک چیزیں حلال ہوئیں اور کتابوں کا کھانا تمہارے لئے حلال ہے اور تمہارا کھانا ان کے لئے حلال ہے اور پادرسا عورتیں مسلمان اور پادرسا عورتیں ان میں سے جن کو تم سے پہلے کتاب ملی۔ ت) وَلَا تَنْكحُوا الْمُشْرِكِ حَتَّىٰ يُؤْمِنُ (الزَّوْجُ الْاُولٰٓئِي ۲۸/۱) (اور شرک والی عورتوں سے نکاح نہ کرو جب تک مسلمان نہ ہو جائیں۔ ت)

جب قرآن عظیم یَذْعُوْنَ مِنْ دُونِ اللّٰهِ میں نصاریٰ کو داخل نہیں فرماتا اس الْاٰلِیْنَ میں مسیح علیہ السلام کیونکر داخل ہو سکتی ہے؟

ثالثاً: سورت مکیہ ہے اور سوائے عاصم، قرآن سید کی قرأت تَذْعُوْنَ بتائے خطاب تو بُسْت پرست ہی مراد ہیں اور الْاٰلِیْنَ یَذْعُوْنَ اَصْنَافٌ (جنہیں وہ پوجتے ہیں وہ بُسْت ہیں۔ ت)

واجباً: خود آیہ کریمہ طرح طرح دلیل تاحق کہ حضرات انبیاء علیہم السلام، عموماً اور حضرت مسیح علیہ السلام، خصوصاً مراد نہیں، جہاں فرمایا اَمْوَاتٌ غَیْرُ اَحْیَاءٍ (القرآن الکریم ۲۱/۱۹) (مردے ہیں زندہ نہیں۔ ت) اموات سے متبادریہ ہوتا ہے کہ پہلے زندہ تھے پھر موت لاحق ہوئی لہذا ارشاد ہوا غَیْرُ اَحْیَاءٍ یہ وہ مردے ہیں کہ نہ اب تک زندہ ہیں نہ کبھی تھے جو بے جہاد ہیں، یہ بتوں ہی پر صادق ہے، تغییر ارشاد عقل السیم میں ہے: حِیْثُ كَانَ بَعْضُ الْاَمْوَاتِ مِمَّا یَعْتَرِبُهُ الْحَیَآةُ سَابِقًا اَوْ لَا حَقًّا كَا جَسَادِ الْحَیْوََانِ وَالنَّطْفِ النَّحِیْ یَنْشَبُهَا اللّٰهُ تَعَالٰی حَیْوََانًا اَحْتَرَزُ عَنْ ذٰلِكَ لِطَقِیْلِ غَیْرِ اَحْیَاءٍ اِی لَا یَعْتَرِبُهَا الْحَیْوَۃُ اَصْلًا لِّهٰی اَمْوَاتٌ عَلٰی الْاِطْلَاقِ اترجمہ: بعض اموات دو سٹے جنہیں زندگی حاصل تھی جیسے مردہ حیوان کا جسم، اور بعض وہ ہیں جنہیں زندگی منے والی ہے مثلاً نافس جسے اللہ تعالیٰ مستقبل میں حیوان بنائے گا اس لئے ایسے اموات سے احتراز کیا اور فرمایا غیر اَحْیَاءٍ لے ارشاد اَمْوَاتٌ عَلٰی الْاِطْلَاقِ (تفسیر فی السعد) آیہ ۱۶/۱۳ اور انبیاء، الترات امر لی یہ دت ۱۰۶/۵

یعنی یہ وہ اموات ہیں جنہیں زندگی (ماضی یا مستقبل میں) بالکل حاصل نہیں لہذا یہ علی الاطلاق اموات ہیں۔

خاصاً: رَبِّ الْعَالَمِینَ فرماتا ہے: وَلَا تَحْسِبَنَّ الدِّیْنَ قُتُلُوا فِی سَبِیْلِ اللّٰهِ اَمْوَاتًا اَوْ اَحْیَاءٌ عِنْدَ رَبِّهِمْ یَرْزُقُوْنَ ۝ فَرِحِیْنَ بِمَا اَنْهَلَمُ اللّٰهُ مِنْ فَضْلِهِ (القرآن الکریم ۱۱۱/۲) ترجمہ: خبردار! شہیدوں کو ہرگز مردہ نہ جانو بلکہ وہ اپنے رب کے یہاں زندہ ہیں، روزی پاتے ہیں واللہ نے جو اپنے فضل سے دیا اس پر خوش ہیں۔ اور فرماتا ہے: وَلَا تَقُولُوا لِمَنْ یَقْتُلُ فِی سَبِیْلِ اللّٰهِ اَمْوَاتٌ اَوْ اَحْیَاءٌ وَلٰكِنْ لَا تَشْعُرُوْنَ (القرآن الکریم ۵۶/۲) ترجمہ: جو اللہ کی راہ میں مارے جائیں انہیں مردہ نہ کہو بلکہ وہ زندہ ہیں تمہیں خبر نہیں۔

مول ہے کہ شہید کو تو مردہ کہنا حرام، مردہ سمجھنا حرام اور انبیاء علیہم السلام مردے کہے سمجھے جائیں، یقیناً قطعاً ایماناً وہ اَحْیَاءٌ غَیْرُ اَمْوَاتٍ (زندہ ہیں مردہ نہیں۔ ت) ہیں نہ کہ عِبَادًا بِاللّٰهِ اَمْوَاتٌ غَیْرُ اَحْیَاءٍ (مردے ہیں زندہ نہیں۔ ت) جس وعدۃ البیہ کی تہدیق کے لئے ان کو مردہ موت ایک آن کے لئے لازم ہے قطعاً شہداء، کبھی لازم ہے۔ کُلُّ نَفْسٍ ذٰلِقَةُ الْمَوْتِ (القرآن الکریم ۳۵/۲۱) (ہر جان کو موت کا مزہ چکھنا ہے۔ ت) پھر جب یہ اَحْیَاءٌ غَیْرُ اَمْوَاتٍ ہیں وہ یقیناً ان سے لاکھوں درجے زائد اَحْیَاءٌ غَیْرُ اَمْوَاتٍ ہیں نہ کہ اَمْوَاتٌ غَیْرُ اَحْیَاءٍ۔

سادساً: آیہ کریمہ میں وَهُمْ قَدْ خَلِقُوا بَیِّنًا مَّا نَسِیْ بَلْکَ وَهُمْ یُخَلِّقُوْنَ (القرآن الکریم ۱۰۶/۵) بَیِّنًا مضارع ہے کہ دلیل تہجد و استمرار ہو یعنی بنائے گھرے جاتے ہیں اور نئے نئے بنائے گھرے جائیں گے، یہ یقیناً بت ہیں۔

سابعاً: آیہ کریمہ میں ان سے کس چیز کی خلق کا سلب لکھی فرمایا کہ لَا یَخْلُقُوْنَ شَیْئًا (وہ کوئی چیز نہیں بناتے۔ ت) اور قرآن عظیم نے عیسیٰ علیہ السلام کو اللہ کے لئے بعض اشیاء کی

خلق ثابت فرمائی، وَاِذَا تَفَلَّتُ مِنْ الطَّنْبَيْنِ كَهَيْئَةِ الطَّيْرِ۔ (قرآن کریم ۱۰: ۵۵) (اور جب تو مٹی سے پرندگی صورت بناتا۔ ت) اور ایجاب جزئی نقیض سلب لگتی ہے تو مٹی سے سوہ (الہام پر صادق نہیں، نامناسب سے قطع نظر ہو تو اُفواٹ قضیہ، مطلقہ عامہ ہے یا دائرہ، پر تقدیر غائی یقیناً ناس و جن و ملک سے کوئی مراد نہیں ہو سکتا کہ ان کیلئے حیات بالہل ثابت ہے نہ کہ ازلی سے ابد تک دائم موت، پر تقدیر اولی قضیہ کا اتمام ہوا کہ کسی نہ کسی زمانے میں ان کو موت عارض ہو، یہ ضرور عقلی و ملائکہ تہذیبی اصول و اسباب کے لئے ثابت، و شک ایک وقت وہ آئے گا کہ کس کا یہ اصول و زمانہ وقت پائیں گے اور روز قیامت ملائکہ کو بھی موت ہے، اس سے یہ کب ثابت ہوا کہ موت آوٹگی، ورنہ بَلَدُ الْعَوْنِ مِنْ ذُرْوِ اللَّهِ میں راجحہ بھی داخل ہیں، لازم کہ وہ بھی مر چکے ہوں، اور یہ بات ہے۔ تفسیر انوار العزیز میں ہے: (اُفواٹ) حالاً او مالاً غیروہ احواء بالذات لبستاول کُلُّ مَعْبُودٍ (مردے حال میں یہ آئندہ غیر زندے بالذات تاکہ ہر معبود کو شامل ہو۔ ت) تفسیر غنائیہ القاضی میں ہے: فالمراد مالاً حیوۃ لہ سواء کان لہ حیوۃ ثم مات کعزیر او سیموت کعیسی والملئکہ عیہ السلام اولیس من شانہ الحیوۃ کالاصنام ۲ ان اموات سے عام مراد ہے خواہ اس میں حیات کی قابلیت ہی نہ ہو جیسے بت، یا حیات تھی اور موت عارض ہوئی جیسے عزیر، یہ آئندہ عارض ہونے والی ہے جیسے عیسیٰ و ملائکہ تہذیبی اصول و اسباب مقررین و یکھیں کہ ان کا شہرہ پر مردود ہے، و قد ائمہ۔

شُبْہ دوم: لَعَنَ اللَّهُ الْيَهُودَ وَالنَّصَارَى ترجمہ: اللہ تعالیٰ یہود و نصاریٰ پر لعنت

(انوار القرآن) (تفسیر بیہدوی) آیت ۱۶/۱۱۱ مصطفیٰ ابن ابی نصر، ۱/۲۷۰

۱۔ ابن ابی القاضی حامد بن اشہب علی تفسیر امیرضاوی آیت ۱۶/۱۱۱، مصادر بیروت ۱/۲۲۲

۲۔ صحیح بخاری کتاب الجنائز باب ما یکرہ من اتخاذ المسجدا علی القبور فقہی کتب فائدہ کریم، ۱/۱۷۷

فرمائے۔ اقول وَالْجُوزُ الْبَیْئَةُ لَعْنَاهُمْ لَعْنًا کَبِیْرًا (میں کہتا ہوں کہ مرزائیوں پر بھی بڑی لعنت ہو)

اولاً: انبیاءہم میں اضافت استغراق کے لئے نہیں کہ موسیٰ سے نیچی علیہ الصلوٰۃ والسلام تک ہر نبی کی قبر کو یہود و نصاریٰ سب نے مسجد کر لیا اور یہ یقیناً غلط ہے، جس طرح وَقْتْلِهِمُ الْاَنْبِیَاءَ بِغَیْرِ حَقِّ (قرآن کریم ۵۵/۳) (انہوں نے انبیاء کو ناحق شہید کیا۔ ت) میں اضافت و لام کوئی استغراق کا نہیں کہ نہ سب قتل اور نہ سب انبیاء شہید کئے، قال اللہ تعالیٰ: فَضَرَبْنَا کُلَّ بَنِي مَرْیَمَ وَطَرِيقًا تَقْعَلُونَ (قرآن کریم ۵۷/۲۷) (انبیاء کے ایک گروہ کو تم نے جھٹایا اور ایک گروہ کو قتل کرتے ہو۔ ت) اور جب استغراق نہیں تو بعض میں کس علیہ الصلوٰۃ والسلام کا داخل کر لینا اذعانے باطل و مردود ہے، یہود کے سب انبیاء نصاریٰ کے بھی انبیاء تھے، یہود و نصاریٰ کا ان میں بعض قبور کریرہ (مسجد بنالین) صدق حدیث کے لئے بس اور اس سے زیادہ مرتد بین کی ہوں۔

فتح الباری شرح صحیح بخاری میں یہ اشکال ذکر کر کے کہ نصاریٰ کے انبیاء کہاں ہیں، ان کے تو صرف ایک عیسیٰ نبی تھے ان کی قبر نہیں، ایک جواب یہی دیا جو توفیقہ تعالیٰ ہم نے ذکر کیا کہ: او المراد بالا اتخاذ اعم من ان یکون ابتداءً او ابتاعاً فالیهود ابندعت والنصارى اتبعوا ولا ریب ان النصاری تعظم قبور کثیر من الانبیاء الذین تعظمهم الیهود ترجمہ: انبیاء کی قبروں کو مسجد بنانا عام ہے کہ ابتدا ہو یا کسی کی پیروی میں، یہودیوں نے ابتداء کی اور عیسائیوں نے پیروی کی، اور اس میں شک نہیں کہ نصاریٰ بہت سے ان انبیاء کی قبروں کی تعظیم کرتے ہیں جن کی یہودی تعظیم کرتے ہیں۔

فتح الباری شرح صحیح بخاری: کتاب الصلوٰۃ دار المعرفۃ بیروت ۲۳۲

ثانيًا: امام فخر الشافعي (ابن حجر) نے دوسرا جواب یہ دیا کہ اس روایت میں اقتصار واقع ہوا، واقع یہ ہے کہ یہود اپنے انبیاء کی قبور کو مساجد کرتے اور نصاریٰ اپنے صالحین کی قبروں کو، لہذا صحیح بخاری حدیث ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ میں دربارہ قبور انبیاء تھا یہود کا نام ہے۔ ان رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم قال قال الله اليهود اتخذوا قبور انبيائهم مساجدًا ترجمہ: فرمایا رسول اللہ ﷺ نے اللہ تعالیٰ یہودیوں کو ہلاک فرمائے انہوں نے اپنے انبیاء کی قبروں کو مسجد و گاہیں بنالیں۔ اور صحیح بخاری حدیث ام سلمہ رضی اللہ عنہا میں جہاں تھا نصاریٰ کا ذکر تھا صرف صالحین کا ذکر فرمایا، انبیاء کا نام نہ لیا کہ قال رسول الله صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اولئك قوم اذا مات فيهم العبد الصالح او الرجل الصالح بنوا على قبره مسجداً وصوروا فيه تلك الصور رسول الله ﷺ نے فرمایا نصاریٰ دو قوم ہے کہ جب ان میں کوئی نیک آدمی فوت ہو جاتا تو اس کی قبر پر مسجد بنالیتے اور اس میں تصویریں بناتے۔ اور صحیح مسلم حدیث جلد ۱ میں یہود و نصاریٰ دونوں کو عام تھا انبیاء و صالحین کو جمع فرمایا کہ سمعت النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم قال الاوان من كان قبلکم کانوا یسجدون قبور انبيائهم وصالحيهم مساجداً ترجمہ: میں نے نبی کریم ﷺ سے سنا آپ نے فرمایا خیر دار اتم سے پہلے لوگ اپنے انبیاء اور صالحین کی قبروں کو سجدہ و گاہیں بنالیتے تھے۔ ہمیشہ جمع طرق سے معنی حدیث کا ایضاً ہوتا ہے۔

ثالثًا: قول چالاکي بھی سمجھئے! یہ فقہ قہر عسی ثابت کرنا نہیں بلکہ اس میں بہت اہم راہ مضمر

صحیح بخاری کتاب اسلوة و تدفین کتب خانہ کراچی۔ ۱/۲۲۱

صحیح بخاری کتاب اسلوة و تدفین کتب خانہ کراچی۔ ۱/۲۲۱

صحیح مسلم کتاب المساجد باب النهی عن بناء المسجد علی القبور و تدفین کتب خانہ کراچی۔ ۲۰۱/۲

ہے، قدیانی مذہبی نبوت تھا اور سخت جھوٹا کذاب جس کے سفید چمکتے ہوئے جھوٹ و محمدی والے نکاح، اور انبیاء کے چاند والے بیٹے قادیان و قادیانیہ کے محفوظ از عالمون رہنے کی پیشین گوئیاں وغیرہ باتیں، اور ہر عاقل جانتا ہے کہ نبوت اور جھوٹ کا اجتماع محال، اس سے قدیانی کا سارا گھر ہر عاقل کے نزدیک گھر وندا ہو گیا اس لئے فکر ہوئی کہ انبیاء کرام علیہ الصلوٰۃ والسلام کو خداوند جھوٹ ثابت کریں کہ قدیانی کذاب کی نبوت بھی بن پڑے، اس کا علاج خود قدیانی نے اپنے الزامہ اوہام میں ۶۲۹ پر یہ کیا کہ ایک زمانے میں چار سو بیس کی پیشگوئی نفاذ ہوئی اور وہ جھوٹے، یہ اس مرتبہ کے اکٹھے چار سو کفر کہ ہر نبی کی تکذیب کفر ہے، بلکہ کروڑوں کفر ہیں کہ ایک نبی کی تکذیب تمام انبیاء اللہ کی تکذیب ہے، قال اللہ تعالیٰ: کذبت قوم نوح المرسلین (القرآن حکیم ۱۰۵/۲) (نوح کی قوم نے پیغمبروں کو جھٹلایا۔ ت) تو اس نے چار سو ہر نبی کی تکذیب کی مگر انبیاء ایک لاکھ اپنی بیس ہزار ہیں تو قدیانی کے چار کروڑ چھپانے لاکھ کفر، اور اگر وہ لاکھ ۳ چوبیس ہزار ہیں تو یہ اس کے آٹھ کروڑ چھپانے لاکھ کفر ہیں، اور اب ان مرزائیوں نے خود یا اسی سے سیکھ کر اندارج کفر لکھا کہ کما روا احمد وابن حبان والحاکم والبیہقی وغيرهم عن ابی ثور و حذافہ وابن ابی حاتم والطبرانی وابن مردويه عن ابی امامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ ۱۲ من غفرلہ (م) جیسا کہ احمد ابن حاتم، حاکم، بیہقی وغیرہ نے ابو ذر رضی اللہ عنہ سے سنا ہے اور ابن ابی حاتم، الطبرانی اور ابن مردويه نے ابی امامہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ۱۲ من غفرلہ۔ ت)

۱۲ من غفرلہ فی رواية علی ما فی شرح عقائد النسفی للفتاویٰ قال حاتم الحفاظ له اقف علیہا ۱۲ من غفرلہ (م) جیسا کہ دوسری روایت میں ہے میں کو علامہ عثمان زانی نے شرح عقائد نسفی میں ذکر فرمایا، حاتم الحفاظ نے فرمایا میں اس پر اقف نہیں ہوا ۱۲ من۔

مع سند احمد بن حنبل، حدیث ابو امامہ الباطنی دار الفکر بیروت ۲۶۶

شرح عقائد النسفی دار الشیعة العربیة قسنہ ہار، افغانستان، ص ۱۰

میں اور ترقی معکوس کر کے اصل سائنسین پہنچنا چاہا کہ معاذ اللہ معاذ اللہ سید المرسلین محمد رسول اللہ ﷺ کا جھوٹ ثابت کریں، اس حدیث کے یہ معنی گھڑے کہ نصاریٰ نے عیسیٰ علیہ السلام کی قبر کو مسجد کر لیا، یہ صریح سپید جھوٹ ہے، نصاریٰ ہرگز مسیح کی قبر ہی نہیں مانتے اسے مسجد کر لیں تو دوسرا درجہ ہے، تو مطلب یہ ہوا کہ دیکھو مصطفیٰ ﷺ (کے دشمنوں) نے (خاک بدین ملعونان) کیسی صریح جھوٹی خبر دی پھر اگر ہمارا قادیانی نبی جھوٹ کے پھتے اڑاتا تھا تو کیا ہوا قادیانی مرتدین کا اگر یہ مطلب نہیں تو جہد بتائیں کہ نصاریٰ مسیح علیہ السلام کی قبر کب مانتے ہیں کہاں بتاتے ہیں، کس کس نصرانی نے اس قبر کو مسجد کر لیا، جس کا مطلب ﷺ نے ذکر کیا، اس مسجد کا روئے زمین پر کہیں بتا ہے؟ ان نصرانیوں کا دنیا کے پردے پر کہیں نشان ہے؟ اور جب یہ بتا سکیا اور ہرگز بتا سکیا تو اقرار کرو کہ تم نے محمد رسول اللہ ﷺ کے لئے معاذ اللہ دروغ گوئی کا الزام لگانے کو حدیث کے یہ معنی گھڑے اور ان الدین یؤذون اللہ ورسوله لعنہم اللہ فی الدنیا والاخرۃ واعذبہم عذابا مہینا (القرآن حکیم ۲۳/۵۷) بیشک جو ایذا دیتے ہیں اللہ اور اس کے رسول کو ان پر اللہ کی لعنت دنیا اور آخرت میں اور اللہ نے ان کے لئے ذلت کا عذاب تیار کر رکھا ہے۔) کی گہرائی میں پڑے الا لعنة اللہ علی الظالمین، کیوں، حدیث سے موت عیسیٰ علیہ السلام پر استدلال کا مزا چکھا؟ كذلك العذاب والعذاب الاخرة اکبر لو کانوا یعلمون (القرآن حکیم ۲۳/۶۸) (مارا کیسے ہوتا ہے اور بیشک آخرت کی مار سب سے بڑی، کیا اچھا تھا اگر وہ جانتے۔) واللہ تعالیٰ اعلم



بجاء الاسلام شہزادہ امی حضرت حضرت علامہ مولانا مفتی
محمد حامد رضا خان قادیانی برکاتی حنفی بریلوی رحمہ اللہ علیہ

○ حالات زندگی

○ رفقہ قادیانیت

حالات زندگی

ولادت باسعادت

رنگیں العلماء، تاریخ الاذکیاء، حجۃ الاسلام حضرت علامہ شاہ خالد رضا خاں کی ولادت شریف ماہ ربیع الاول میں مرکز اہلسنت بریلی شریف کی سرزمین پر ہوئی۔ آپ امام اہلسنت سیدنا اعلیٰ حضرت قدس سرہ اسرار کے فرزند اکبر ہیں۔

تحصیل علم، بیعت و خلافت:

حجۃ الاسلام نے حمہ علوم و فنون اپنے والد ماجد سے پڑھے اور انیس سال کی عمر میں فارغ التحصیل ہوئے۔ آپ کو شرف بیعت و خلافت نور العارفین سیدی ابوالحسن احمد ثوری نور اللہ مرقدہ سے حاصل ہے۔ اور والد ماجد امام اہلسنت علیہ الرحمۃ سے بھی آپ کو خلافت و اجازت حاصل تھی۔

فضائل:

آپ امام اہلسنت اور حضرت نور العارفین کے فیوض و برکات کے مجمع البحرین تھے جو چرخ دنیائے ولایت و فتاوت پر نیر تاباں کی طرح نور ہار ہوئے۔ آپ کا چہرہ القدس مہبط النوار رہائی تھا۔ ہزاروں غیر مسلم صرف آپ کی زیارت سے ہی مشرف بہ اسلام ہوئے۔ فصاحت و بلاغت میں ایسا ملک تھا کہ حاضری حرمین شریفین کے موقع پر حضرت شیخ سید الحسن دباغ اور سید، مکی ترکی نے ان الفاظ میں خراج تحسین فرمایا کہ:

”ہم نے ہندوستان کے اطراف و اکناف میں حجۃ الاسلام

نبی صلی علیہ وسلم نہیں دیکھا“

استقامت و اعلا کلمہ حق:

آپ اپنے دور کے بے نظیر مدرس، ولی کامل، اقلیدہ اکبر تھے۔ مصروفیت سے اگر چند لمحات کی فرصت بھی میسر آتی تو ذکر الہی اور درود شریف میں مصروف ہو جاتے۔ آپ کے جسم القدس پر ایک پھوڑا ہو گیا جس کا آپریشن ناگزیر تھا۔ ڈاکٹر نے بے ہوشی کا انکشن لگانا چاہا تو یہ کہہ کر منع فرمایا کہ "نفسہ والا ایکہ میں نہیں لگاؤں گا۔" اللہ اکبر، استقامت کا یہ عالم تھا کہ آپریشن کے دو تین گھنٹہ کے دوران آپے میں حضرت درود شریف کا ورد کرتے رہے اور ایک سسکی بھی آپ کے لبوں سے نہ نکلی۔ آپ کی استقامت کو دیکھ کر ڈاکٹر بھی مستحضر رہ گئے۔

شعلہ تحریک نے سرزمین ہند میں ایک بہت بڑا فتنہ پھیلایا تھا اس کا مشن یہ تھا کہ یہاں کے مسلمانوں کو ہندو بنادیا جائے اور اس مقصد کے لیے سرمایہ دار ہندوؤں اور تمام اسلام مخالف قوتوں نے جانی اور مالی طور پر ان کی مدد بھی کی۔ لیکن جتہ الاسلام نے ایسے عالم میں اپنی جان کی پروا کئے بغیر جگہ جگہ دورے کر کے امت مسلمہ کو ہیدر فرمایا اور اس انداز سے جدوجہد فرمائی کہ یہ تحریک اپنے مقصد میں ناکام ہوئی۔ غرض قادیانی، رافضی، وہابی فتنہ ہو یا ہندو اور عیسائیوں کا اسلام پر حملہ آپ نے سب کی سرکوبی فرمائی۔

خلفاء و تلامذہ:

حضرت جتہ الاسلام کے خلفاء اور تلامذہ کی فہرست طویل ہے ان میں سے چند مشہور یہ ہیں۔ حضرت محدث اعظم پاکستان مولانا سرور احمد لکھنوی، حضرت مجاہد ملت مولانا شاہ حبیب الرحمن صاحب، حضرت مولانا شاہ وقت حسین صاحب، شیریدشاہ ملت حضرت مولانا شمس علی خاں صاحب، مفسر عظیم ہند حضرت ابراہیم رضا خاں جیلانی میاں صاحب، حضرت حماد رضا خاں، شیخ الحدیث حضرت مولانا احسان علی صاحب فیش پوری، شیخ الحدیث و تفسیر حضرت علامہ عبدالمصطفیٰ الازہری، علامہ مولانا حضرت مفتی قلندر علی خاں،

شیخ القرآن علامہ عبد الغفور ہزاروی رحمہ اللہ تعالیٰ۔

اولاد اصحاء:

حضرت جتہ الاسلام کے دو صاحبزادے اور چار صاحبزادیاں تھیں۔ صاحبزادوں کے نام یہ ہیں: (۱) حضرت مفسر اعظم ہند علامہ ابراہیم رضا خاں صاحب (۲) حضرت علامہ حماد رضا خاں صاحب۔

وصال:

وہ لوگ بہت ہی ذی شان ہوتے ہیں جن کی ساری زندگی میں ہی منقطع ہوتی ہیں۔ حضرت جتہ الاسلام بھی ایسی ایک منفرد ہستی کے حامل تھے جن کی ساری زندگی یاد الہی میں صرف ہوئی، جن کے ایدار سے ہی ہزاروں لاکھوں غیر مسلم دوست ایمانی سے مالا مال ہوئے۔ اور جب ۱۷ جمادی الاول ۱۴۰۶ھ مطابق ۲۳ مئی ۱۹۸۶ء کو اس دنیا سے پردہ فرمایا تو حالت نماز دوران تشہد رب کی کبریائی اور رسالت حبیب ﷺ کی گواہی دیتے ہوئے اس دنیا سے رخصت ہوئے۔ بقول امام حسن رضا خاں بریلوی رحمۃ اللہ علیہ:

جب تیری یاد میں دنیا سے گیا ہے کوئی جان لینے کو لہجہ بن کے قضا آئی ہے
آپ کے مرید خلیفہ خاص حضرت محدث اعظم مولانا سرور احمد لکھنوی صاحب نورانہ مرتدہ نے نماز جنازہ پڑھائی اور اہم اہلسنت کے قریب میں تدفین ہوئی جہاں آج بھی آپ کی قبر اقدس مرجع خلائق ہے۔ باری تعالیٰ ہمیں بھی جتہ الاسلام کو فیضان نصیب کرے۔

تصانیف

- ۱۔ المصارف الزبانی علی اسراف القیاتی
- ۲۔ شیعہ کفر المصلی مصنف مولانا سید پرورش علی سہوانی

۳۔ اعلیٰ انوار از حدیث

۴۔ ترجمہ الدولۃ المکیہ بالمادۃ المغیبہ

رد قادیانیت

حجۃ الاسلام کی خدمت اقدس میں یعقوب علی خان ثانی پولیس کلرک نے ۱۵ رمضان المبارک ۱۳۱۵ھ کو مرساوہ ضلع سہارنپور یوپی سے ”حیات مسیح“ سے متعلق سوال کیا اور ساتھ ہی نزول عیسیٰ علیہ السلام کا خروج و قبال سے متعلق بھی دریافت کیا۔ حضرت حجۃ الاسلام نے ۲۲ رمضان المبارک ۱۳۱۵ھ کو اس کا مفصل تحریری جواب مکمل فرما کر اس کا تاریخی نام ”النصارم الربانی علی اسراف القادیانی“ تجویز فرمایا۔ اس مدلل جواب میں آپ نے پانچ مقدمات و پانچ تنبیہات میں نزول عیسیٰ علیہ السلام پر ۳۳ احادیث مبارکہ سے استدلال فرمایا جبکہ رفع عیسیٰ پر قرآن مجید احادیث مبارکہ و اقوال مفسرین ہمد حوالہ جات کے پیش فرمائے ساتھ ہی دلائل عقلیہ سے بھی ان اسات کو خوب ربط سے ثابت فرمایا۔

اس رسالے میں آپ رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے والدہ جد امام اہلسنت امام احمد رضا محدث بریلوی کی تین اہم کتب کا تذکرہ بھی فرمایا۔

اس رسالے کے مطالعہ سے یہ بات بھی ظاہر ہوتی ہے کہ آپ کے عم و مصلوہ میں قادیانی دجال کی اکثر کتب تھیں اور آپ اس فتنے سے بخوبی واقف تھے آپ نے اس کے تمام دلائل و تائید کتبوت کی طرح بکھیر کر رکھ دیا۔

اعلیٰ حضرت اہم اہلسنت امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ اپنے رسالہ مبارک ”النسوء والعقاب علی المسیح الکذاب“ ۱۳۲۰ھ میں اپنے تحت جگر

کے اس رسالے کے متعلق یوں ارشاد فرماتے ہیں ”فقیر کو بھی اس دعویٰ سے اتفاق ہے مرزا کہ مسیح و مثل مسیح ہونے میں اصل شک نہیں لاؤ اللہ نہ مسیح کلمۃ اللہ علیہ صلوٰۃ اللہ بلکہ مسیح دجال علیہ لعنہ و لعنہ، پہلے اس ادعا کے کذاب کی نسبت سہارنپور سے سوال آیا تھا جس کا ایک مبسوط جواب وندالاعز کا ضل کو جوان مولوی حامد رضا خان محمد (رحمۃ اللہ تعالیٰ) نے لکھا اور بنام تاریخی ”النصارم الربانی علی اسراف القادیانی“ منسجی کیا۔

یہ رسالہ فتاویٰ حامدیہ سے لیا گیا ہے۔ ترجمہ میں لفظ فاروقی سے مراد مولانا محمد عبدالرحیم شستر فاروقی صاحب ہیں۔

محمد امین قادری مدنی



الصَّارِمُ السَّيَّانِي عَلَى اسْرَافِ الْقَائِيَانِي

(سَنَ تَصْنِيفٍ : 1898 / 1315 هـ)

تَصْنِيفُ لَطِيفٍ

بِحَوْلِ الْأَسْلَامِ شَهْرَزَادَةِ أُمِّي خَضِرَتْ خَضِرَتْ عَلَامَةُ مَوْلَانَا مُنْفَتِحِ
مُحَمَّدِ حَبَابَةِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ الْقَائِيَانِي بَرَكَاتُ خُفْيَ بَرَكَاتُ خُفْيَ بَرَكَاتُ خُفْيَ

نعت

حضرت علامہ مولانا حسن رضا خان قادری حنفی بریلوی مدظلہ

عجب رنگ ہے بہار مدینہ

کہ سب چنتیں ہیں خار مدینہ

مبارک رہے عندیو تمہیں گل

تمہیں گل سے بہتر ہے خار مدینہ

مری خاک پارب نہ بہاد جائے

پس مرگ گرد غبار مدینہ

جدھر کیئے باغ جنت کھلا ہے

نظر میں گل سے بہتر ہے خار مدینہ

دو عالم میں بننا ہے صدقہ یہاں کا

ہمیں اک شمعیں ریزہ خوار مدینہ

بن آسمان منزل ابن مریم

گئے لامکاں تاجدار مدینہ

شرف جن سے حاصل ہوا انبیاء کو

وہی ہیں حسن افتخار مدینہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

استفتاء

مسئلہ: از سرسارہ ضلع سہارنپور مرسلہ یعقوب علی خان کلرک پولیس ۱۵ رمضان المبارک ۱۳۱۵ھ قبلہ و کعبہ نامہ بعد آداب فدویانہ کے معروض خدمت کہ اس قصبہ سرسارہ میں ایک شخص جو اپنے آپ کو نائب مسیح یعنی مرزا خدام احمد قادیانی مسیح موعود کا خلیفہ بتلاتا ہے۔ پرسوں اس نے ایک عبارت پیش کی جس کا مضمون ذیل میں تحریر کرتا ہوں ایک دوسرے صاحب نے وہی عبارت مولوی رشید احمد صاحب گنگوہی کو بھیجی ہے مگر میں خدمت والا میں پیش کرتا ہوں اور مجھے یقین ہے کہ بہت جلد جواب سے مشرف ہوں گا اور در صورت تاخیر کے کئی مسلمانوں کا ایمان بے تار رہے گا اور وہ اپنی راہ پر لے آوے گا زیادہ آداب۔

تحریر یہ ہے

ایک مدت سے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی وفات و حیات میں ہر جگہ گفتگو ہوتی ہے اور اس میں دو گروہ ہیں ایک وہ گروہ ہے جو مدعی حیات ہے اور ایک وہ گروہ ہے جو منکر حیات ہے اور ان دونوں فریق کی طرف سے کتابیں شائع ہو چکی ہیں اب میں آپ کی خدمت میں التماس کرتا ہوں کہ ان دونوں فریق میں سے کون حق پر ہے پس اس بارے میں ایک آیت قطعہ یہ الدالۃ اور صریحہ الدالۃ یا کوئی حدیث مرفوعہ متصل اس مضمون کی عنایت فرمائیں کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام بحمدہ العصری ذی حیات جسمانی آسمان پر اٹھایے گئے ہیں اور کسی وقت میں بعد حضرت خاتم النبیین محمد رسول اللہ ﷺ آسمان سے رجوع کریں گے اور اس دوبارہ رجوع میں وہ نبی نہ رہیں گے اور وہ نبوت یا رسالت سے خود مستغنی ہوں گے یا ان کو خدا تعالیٰ اس عہدہ جلیلہ سے معزول کر کے امتی بنا دے گا تو پہلے تو کوئی آیت بشرط متذکرہ بالا ہونی چاہیے اور بعد اس کے کوئی حدیث تاکہ ہم اس حالت تذبذب سے بچیں اور جو آیت

ہوا کہیں لفظ حیات ہو خواہ کسی صیغے سے ہو یہاں کئی صاحب ایسے ہیں جو حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی وفات پر گفتگو کرتے ہیں اور متوفیک و قلمما تو طبیعتی روایات پیش کرتے ہیں اور ان دونوں آیتوں کا ترجمہ حضرت رسول خدا ﷺ و ابن عباس سے پیش کرتے ہیں اور سند میں گھج بخاری اور اجتہاد بخاری موجود کرتے ہیں۔ اب آپ ان آیتوں کے ترجمے جو کسی صحابی یا رسول اللہ ﷺ سے منقول ہوں اور گھج بخاری میں موجود ہوں عنایت فرمائیے اور دونوں طرف روایتیں ہر قسم کی موجود ہیں ہم کو صرف قرآن شریف سے ثبوت چاہیے جس کے قواعد کے براہ کوئی قواعد نہیں ہے اور دوسرا سوال یہ ہے کہ حضرت امام مہدی اور دجال کا ہونا قرآن شریف میں ہے یا نہیں اگر ہے تو اس کی آیت اور نہیں ہے تو وجہ لفظ بیہوا تو جرح۔

الجواب:

برادران مسلمین حفظکم اللہ تعالیٰ عن ضرور المفسدین حفظ ناموس و حفظ جان و حفظ جسم و حفظ مال میں سب مومن و کافر ہمیشہ ساری و سرگرم رہتے ہیں اللہ عزوجل کو یاد کر کے اپنے وقت عزیز کا ایک حصہ اپنے حفظ دین میں بھی صرف کیجئے کہ یہ سب سے اہم ہے یعنی بگوش ہوش یہ چند کلمے سن لیجئے اور انہیں میزان عقل و انصاف میں تول کر حق و باطل کی تمیز کیجئے فطرت الہی عروس سے امید واثق ہے کہ دم کے دم میں صبح حق تجلی فرمائے گی اور شب ضلالت کی ظلمت دھواں ہو کر اڑ جائے گی۔ مخالف اگر ہر انصاف آگے فہو المراد ورنہ آپ تو حیات الہی راہ حق پر ثابت قدم ہو جائیں گے و باللہ التوفیق۔ میں پیش از جواب چند مقدمات نافذ ذکر کرتا ہوں جن سے بعونہ تعالیٰ حق واضح ہو اور صواب لا ینج واللہ المعین و بہ نستعین۔

مقدمة اولی:

مسلمانو! میں سچے تمہیں ایک سہل پہچان گمراہوں کی بتاتا ہوں جو خود قرآن مجید و حدیث حمید میں ارشاد ہوئی۔ اللہ عزوجل نے قرآن عظیم اتارا تبیاناً للکل شئی جس میں ہر چیز کا روشن بیان تو کوئی ایسی بات نہیں جو قرآن میں نہ ہو مگر ساتھ ہی فرما دیا وما یعقہا الا العلمون اس کی سمجھ نہیں مگر عالموں کو۔ اس لیے فرماتا ہے فاستلوا اهل الذکر انکم لا تعلمون علم والوں سے پوچھو اگر تم نہ جانتے ہو۔ اور پھر یہی نہیں کہ علم والے آپ سے آپ کتاب اللہ کے سمجھ لینے پر قادر ہوں۔ نہیں بلکہ اس کے متخص ہی فرمادیا و انزلنا البک الذکر لتبین للناس ما نزل الیہم اے نبی! ہم نے یہ قرآن تیری طرف اس لیے اتارا کہ تو لوگوں سے شرح بیان فرمائے اس چیز کی جو ان کی طرف اتاری گئی۔ اللہ تعالیٰ قرآن عظیم کے اعجاز و نکات متنی نہ ہوں گے۔ ان دو آیتوں کے انصاف

فتویٰ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

ان الذین کذبوا بایتنا واستکبروا عنها لا تفتح لہم ابواب السماء الحمد للہ الذی خلق عبده و ابن امہ عیسیٰ بن مریم رسول اللہ یکلمہ منہ وجعلہ فی البدء مبشراً برسول یاتی من بعدہ اسمہ احمد و فی الختم ناصر اماماً من امۃ تاتیا عنہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ و علیٰ سائر انبیاء و کل محبوب لدیہ و علینا بہم الی یوم الدین آمین یا رب العلمین، قال الفقیر محمد المدعو بحامد رضا القادری البریلوی غفر اللہ تعالیٰ لہ واورده من مناہل المنی کل مورد وری، الہم ہدایۃ الحق والصواب

سے رب العالمین نے ترتیب وار سلسلہ فہم کلام الہی کا منتظم فرمادیا کہ اسے جاہل و تم کلام علماء کی طرف رجوع کرو اور اسے عالم و تم ہمارے رسول کا کلام دیکھو تو ہمارا کلام سمجھ میں آئے۔ غرض ہم پر تنقید ائمہ واجب فرمائی اور ائمہ پر تنقید رسول اور رسول پر تنقید قرآن و اللہ الحجة البالغة والحمد لله رب العلمین امام عارف باللہ عبد الوہاب شہرانی قدس سرہ اربانی نے کتاب مستطاب میزان الشريعة الكبرى میں اس معنی کو جانچا تفصیل تام بیان فرمایا اور ائمہ فرماتے ہیں۔ لولا ان رسول الله صلى الله عليه وسلم فصل بشريعة ما اجمل في القرآن بقى القرآن على اجماله كما ان الانمة المجتهدين لو لم يقتصروا ما اجمل في السنة لبقيت السنة على اجمالها وهكذا الى عصرنا هذا پس اگر رسول اللہ ﷺ اپنی شریعت سے مجملات قرآن عظیم کی تفصیل نہ فرماتے تو قرآن یوں ہی مجمل رہتا اور اگر ائمہ مجتہدین مجملات حدیث کی تفصیل نہ کرتے تو حدیث یوں ہی مجمل رہتی اور اسی طرح ہمارے اس زمانے تک کہ اگر کلام ائمہ کی علمائے مابعد شرح نہ فرماتے تو ہم اسے سمجھنے کی سیرت نہ رکھتے۔ تو یہ سلسلہ ہدایت رب العزہ کا قائم فرمایا ہوا ہے جو اسے توڑنا چاہے وہ ہدایت نہیں چاہتا بلکہ صریح ضلالت کی راہ چل رہا ہے اسی لیے قرآن عظیم کی نسبت ارشاد فرمایا یفضل به کثیرا ویبھدی به کثیرا اللہ تعالیٰ اسی قرآن سے بہتیروں کو گمراہ کرتا اور بہتیروں کو سیدھی راہ عطا فرماتا ہے۔ جو سلسلے سے چلتے ہیں بقصد تعالیٰ ہدایت پاتے ہیں اور جو سلسلہ توڑ کر اپنی ناقص اونچھی سمجھ کے بھروسے قرآن عظیم سے بذات خود مطلب نکالنا چاہتے ہیں چارو ضلالت میں گرتے ہیں اسی لیے امیر المؤمنین عمر فاروق اعظم رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں سیاتی ناس یجادلواکم بشبهات القرآن فخذوہم بالسنن فان اصحاب السنن اعلم بکتاب اللہ قریب ہے کہ کچھ لوگ آئیں جو تم سے قرآن عظیم کے مشابہ کلمات سے جھگڑیں گے تم انہیں حدیثوں سے پکڑو کہ

حدیث والے قرآن کو خوب جانتے ہیں رواہ الدارمی ونصروا لمقدسی فی الحجة واللال لکائی فی السنة وابن عبد البر فی العلم وابن ابی زامین فی اصول السنة والدار قطنی والا صہابی فی الحجة وابن النجار اسی لیے امام سنیان بن عیینہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں الحدیث مضلۃ الا للفقہاء حدیث گمراہ کر دینے والی ہے علماء و ائمہ مجتہدین کے۔ تو یہ وہی ہے کہ قرآن مجمل ہے جس کی توضیح حدیث نے فرمائی اور حدیث مجمل ہے جس کی تشریح ائمہ مجتہدین نے کر دکھائی تو جو ائمہ کا دامن چھو کر خود قرآن و حدیث سے اخذ کرنا چاہے ٹپکے گا۔ گرے گا۔ اور جو حدیث چھو کر قرآن مجید سے لینا چاہے واہی ضلالت میں پیا سامرے گا تو خوب کان کھول کر سن لو اور بوجہ دل پر نقش کر رکھو کہ جسے کہتے سنو ہم اماموں کا قول نہیں جانتے ہمیں تو قرآن و حدیث چاہیے جان لو یہ گمراہ ہے اور جسے کہتے سنو ہم حدیث نہیں جانتے ہمیں صرف قرآن درکار ہے کچھ لو کہ یہ بدرین دین خدا کا بدخواہ ہے پہلا فرقہ قرآن عظیم کی یہی آیت فاستلوا اہل الذکر کا مخالف مستکبر ہے اور دوسرا طاغوت قرآن عظیم کی دوسری آیت لتبین للناس ما نزل الیہم کا منکر ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے پہلے فرقہ مخذولہ کا رو اس حدیث میں فرمایا کہ ارشاد فرماتے ہیں الاسألوا اذ الہم یعلموا فانما شفاء العی السؤل کیوں نہ پوچھا جب نہ جانتے تھے کہ تھکنے کی دوا تو پوچھنا ہے رواہ ابو داؤد عن جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور دوسرے طاغوت مخذولہ کا رو اس حدیث میں فرمایا کہ ارشاد فرماتے ہیں الا انی اوتیت القرآن ومثلہ معہ الا یوشک رجل شعبان علی اریکنہ یقول علیکم بهذا القرآن فما وجدتم فیہ من حلال فاحلوه وما وجدتم فیہ من حرام فاحرموه وان ما حرم رسول اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ وسلم کما حرم اللہ سن لو مجھے قرآن عطا ہوا اور قرآن کے ساتھ اس کا مثل۔ خبر وارزادیک ہے کہ کوئی پیٹ بھرا اپنے تحت

پر پڑا کہ یہی قرآن لیے رہو اس میں جو حلال پاؤ اسے حلال جانو اور جو حرام پاؤ اسے حرام مانو۔ لاکھ جو چیز رسول اللہ ﷺ نے حرام کی وہ اسی کے مثل ہے جو اللہ نے حرام فرمائی زواہ الاثمۃ احمد والدارمی وابوداؤد والترمذی وابن ماجہ عن المقدام بن معدیکرب و نحوه عندهم ما خلا الدارمی وعند البيهقي في الدلائل عن ابی رافع وعند ابی داؤد عن العریاض بن مساریة رضى الله تعالى عنهم رسول الله ﷺ کی پیش گوئی کے مطابق اس زمانہ فساد میں ایک تو پیٹ بھرے بے فکرے نیچری حضرات تھے جنہوں نے حدیثوں کو یکسر ردی کر دیا اور بزور زبان صرف قرآن عظیم پر دار و مدار رکھا۔ لاکھ واللہ وہ قرآن کے دشمن اور قرآن ان کا دشمن وہ قرآن کو بدلنا چاہتے ہیں اور مردانہی کے خلاف اپنی ہوائے نفس کے موافق اس کے معنی گڑبگڑ اب دوسرے یہ حضرات نے فیشن کے سبکی اس انوکھی آن والے پیدا ہوئے کہ ہم کو صرف قرآن شریف سے ثبوت چاہیے جس کے تواتر کے برابر کوئی تواتر نہیں ہے تو بات کیا ہے کہ یہ دونوں گمراہ طائفے دل میں خوب جانتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کے وہاں میں ان کا ٹھکانا نہیں، حضور کی روشن حدیثیں ان کے مردود خیالات کے صاف پرزے پارچے بکھیر رہی ہیں اسی لیے اپنی بگڑتی بنانے کو پیسے ہی دروازہ بند کرتے ہیں کہ ہمیں صرف قرآن شریف سے ثبوت چاہیے جس میں عوام بیچاروں کے سامنے اپنے سے لگتے لگا لینے کی گنجائش ہو۔ مسلمانو تم ان گمراہوں کی ایک نہ سناؤ اور جب تمہیں قرآن میں شبہہ ایسی تم حدیث کی پناہ لو اگر اس میں این و آں نکالیں تم اندک کا دامن پکڑو اس تیسرے درجے پر آ کر حق و باطل صاف کھل جائے گا اور ان گمراہوں کا اڑایا ہوا سارا غبار حق کے برستے ہوئے بالوں سے دھس جائے گا اور اس وقت یہ ضال مضل طائفے بھاگتے نظر آئیں گے کما نھم حمور مستطوفہ فوت من قسورة اول تو حدیثوں ہی کے آگے انہیں کچھ نہ بنے گی صرف منکر ہو بیٹھیں گے اور

وہاں کچھ چون و چرا کی تو ارشادات ائمہ معانی حدیث کو ایسا روشن کر دیں گے کہ پھر انہیں یہی کہتے بن آئیں گے کہ ہم حدیث کو نہیں جانتے یا ہم اماموں کو نہیں مانتے اس وقت معلوم ہو جائے گا کہ ان کا امام انیس عین ہے جو انہیں لیے پھرتا ہے اور قرآن و حدیث و ائمہ کے ارشادات پر نہیں جھنڈتا ولا حول ولا قوة الا باللہ العلی العظیم یہ نفیس و جلیل فائدہ ہمیشہ کے لیے محفوظ رکھو کہ ہر جگہ کام آئے گا۔ اور ہاؤن اللہ تعالیٰ ہزاروں گمراہوں سے بچائے گا کیف لا وانه من زواہر جواہر الافادات سیدنا الوالد العلام مقدم المحققین الاعلام مدظلہ العالی الی یوم القيام فی کتابہ المستطاب "البارقة الشارقة علی ما رقة المشاركة" والحمد لله رب العلمین۔

مقدمہ ثانیہ:

مانی ہوئی باتیں چار قسم ہوتی ہیں:

اول: ضروریات دین جن کا منکر کافران کا ثبوت قرآن عظیم یا حدیث متواتر یا اجماع قطعی قطعیات الدلالات واضعۃ الافادات سے ہوتا ہے جن میں نہ شے کو گنجائش نہ تاویل کو راہ۔
دوم: ضروریات مذہب اہل سنت و جماعت، جن کا منکر گمراہ بد مذہب ان کا ثبوت بھی دلیل قطعی سے ہوتا ہے اگرچہ باحتیال تاویل باب تکفیر مسدود ہو۔
سوم: ثابتات محکمہ جن کا منکر بعد وضوح امر خالی و آشتم قرار پاتا ہے ان کے ثبوت کو دلیل نفی کافی جب کہ اس کا مفاد اکبر رائے ہو کہ جانب خلاف کو مضروح و مضلل کر دے یہاں حدیث آحاد صحیح یا حسن کافی اور قول سواہ اعظم و جمہور عاصدہ دانی فان ید اللہ علی الجماعہ۔

چہارم: ظنیات محتملہ جن کے منکر کو صرف قطعی کہا جائے ان کے لیے ایسی دلیل نفی بھی

کافی جس نے جانب خلاف کے لیے بھی گنجائش رکھی ہو۔

ہر بات اپنے ہی مرتبے کی دلیل چاہتی ہے جو فرق مراتب نہ کرے اور ایک مرتبے کی بات کو اس سے اعلیٰ درجے کی دلیل مانگے چاہل بیوقوف ہے یا نگار قلیوسف۔
ہر حق دقتی و ہر کلمہ مقاسے دارد
گر فرق مراتب گئی زندگی

اور بالخصوص قرآن عظیم بلکہ حدیث ہی میں تصریح صریح ہونے کی تو اصلاً ضرورت نہیں حتیٰ کہ مرتبہ اعلیٰ یعنی ضروریات دین میں بھی بہت باتیں ضروریات دین سے ہیں جن کا منکر یقیناً کافر مگر بالصریح ان کا ذکر آیات و احادیث میں نہیں۔ مثلاً باری عزوجل کا جہل محال ہو۔ قرآن و حدیث میں اللہ عزوجل کے علم و احاطہ علم کا لاکھ جگہ ذکر ہے مگر امکان و امتناع کی بحث کہیں نہیں پھر کیا جو شخص کہے کہ واقع میں تو بیکلف اللہ تعالیٰ سب کچھ جانتا ہے عالم الغیب و اشہادہ ہے کوئی ذرہ اس کے علم سے چھپا نہیں مگر ممکن ہے کہ جاہل ہو جائے تو کیا وہ کافر نہ ہوگا کہ اس امکان کا سلب صریح قرآن میں مذکور نہیں حاشا للہ ضرور کافر ہے اور جو اسے کافر نہ کہے خود کافر تو جب ضروریات دین ہی کے ہر بڑائی کی تصریح صریح قرآن و حدیث میں ضرور نہیں تو ان سے اثر کر اور کسی درجے کی بات پر یہ مڑ چڑ اپن کہ ہمیں تو قرآن ہی میں دکھا دیا کہ ہم نہ مانیں گے نری جہالت ہے یا صریح خلافت۔ اس کی نظیر یوں سمجھنا چاہیے کہ کوئی کہے فلاں بیگ کا باپ قوم کا مرزا تھا زید کہے اس کا ثبوت کیا ہے ہمیں قرآن میں لکھا دکھا کہ مرزا تھا ورنہ ہم نہ مانیں گے کہ قرآن کے قواعد کے برابر کوئی تو اتر نہیں ہے ایسے سفیہ کو مجنون سے بہتر اور کیا لقب دیا جاسکتا ہے شرع میں نسب شہرت و تسمیہ سے ثابت ہو جاتا ہے بالخصوص قرآن مجید ہی میں تصریح کیا ضرور یا کہہ جائے کہ حضرت سیدنا عیسیٰ علیہ السلام نے انتقال فرمایا زید کہے میں نہیں۔ مگر ہمیں خاص قرآن میں دکھا کہ ان کی رحلت ہو چکی علیہ یوم ولد و یوم یموت فرمایا ہے مات یحییٰ کہیں نہیں آیا تو

اس امتق سے بھی کہا جائے گا کہ قرآن مجید میں بالصریح کتنے انبیاء علیہم السلام کی موت و حیات کا ذکر فرمایا ہے جو خاص نیکی و عیسیٰ علیہما السلام کے انتقال و زندگی کا ذکر ضرور ہوتا بلکہ قرآن مجید نے تو انبیاء ہی گنتی کے گنائے اور باقی کو فرما دیا ومنہم من لم نقص علیک بہت انبیاء و وہ ہیں جن کا ذکر ہی ہم نے تمہارے سامنے نہ کیا تو عاقل کے نزدیک جس طرح ہزاروں انبیاء کا اصلاً تذکرہ نہ ہونے سے ان کی نبوت معاذ اللہ باطل نہیں سمجھ سکتی یوں ہی موت نیکی یا حیات عیسیٰ علیہما السلام کا ذکر نہ فرمانے سے ان کی موت اور ان کی حیات بے ثبوت نہیں ہو سکتی عقل و انصاف ہو تو بات کو اتنے ہی فقرے میں تمام ہو گئی اور جنوں و تعصب کا علاج میرے پاس نہیں۔

مقدمہ ثالثہ:

جو شخص کسی بات کا مدعی ہو اس کا ثبوت اسی کے ذمہ ہوتا ہے آپ اپنے دعویٰ کا ثبوت نہ دے اور دوسروں سے لانا ثبوت مانگنا پھرے وہ پاگل و مجنون کہلاتا ہے یا مکار پر فنون و هذا ظاہر جدا۔

مقدمہ رابعہ:

جو جس بات کا مدعی ہو اس سے اس دعوے کے متعلق بحث کی جائے گی خارج از بحث بات کہ ثابت ہو تو اسے مفید نہیں نہ ثابت ہو تو اس کے خصم کو مضرت نہیں ایسی بات میں اس کا بحث چھیڑنا وہی جان بچانا اور مکر کی چال کھیلنا اور حوام نہ واقفوں کے آگے اپنے فریب کا ٹھینا ہوتا ہے مثلاً زید مدعی ہو کہ میں قطب وقت ہوں اپنی قطبیت کا تو کچھ ثبوت نہ دے اور بحث اس میں چھیڑ دے کہ اس زمانے کے جو قطب تھے ان کا انتقال ہو گیا اس عیار سے یہی کہہ جائے گا کہ اگر ان کا انتقال ثابت بھی ہو جائے تو تیرے دعوے کا کیا ثبوت اور تجھے کیا نفع تیرے خصم کو کیا مضرت ہو کیا ان کے انتقال سے یہ ضرور ہے کہ تو ہی قطب ہو جائے تو

اپنے دعوے کا ثبوت دے ورنہ گریبانِ ذلت میں منہ ڈال کر الگ بیٹھ۔

مقدمہ خامسہ:

کسی نبی کا انتقال دوبارہ دنیا میں اس کی تشریف آوری کو محال نہیں کر سکتا اللہ عز و جل قرآن عظیم میں فرماتا ہے اَوْ كَاذِبٌ مَّرَّ عَلَى قَرْيَةٍ وَهِيَ خَاوِيَةٌ عَلَى عُرُوسِهَا قَالَ اُنَّبِیْ هَلِیْهِ اللّٰهُ بَعْدَ مَوْتِهَا قَالَ مَا تَدَّ اللّٰهُ مَا لَمْ يَكُنْ عَلَامَ ثُمَّ يَنْتَظِرُ قَالَ كُنْ لَبِثْتَ يَوْمًا اَوْ بَعْضُ يَوْمٍ اَوْ قَالَ بَلْ لَبِثْتَ مِائَةً عَامًا فَانْظُرْ اِلَى طَعَامِكَ وَشَرَابِكَ لَمْ يَتَسَنَّهْ وَانْظُرْ اِلَى حِمَارِكَ وَلِنَجْعَلَكَ اِیَّةً لِّلنَّاسِ وَانْظُرْ اِلَى الْعِظَامِ كَيْفَ تَنْشِئُهَا لَمْ تَكُنْ مِنْهَا لَحْمًا فَلَمَّا تَبَيَّنَ لَهُ لَا قَالَ اَعْلَمُ اَنَّ اللّٰهَ عَلٰی كُلِّ شَيْءٍ قَدِیْرٌ ۝ یا اس کی طرح جو گزرا ایک سختی پر اور وہ گرمی ہوئی تھی اپنی چھتوں پر بولا کہاں جلائے گا اسے اللہ بعد اس کی موت کے سو اسے موت دی اللہ نے سو برس پھر اسے زندہ کیا اور فرمایا تو یہاں کتنا ٹھہرا بولا میں ٹھہرا ایک دن یا دن کا کچھ حصہ فرمایا بلکہ تو یہاں ٹھہرا سو برس اب دیکھا اپنے کھائے اور پینے کو (جو دو روز میں بھڑ جائے کی چیز تھے وہ اب تک) نہ بڑے اور نہ کچھ اپنے گدھے کو (جس کی ہڈیاں تک گل گئیں) اور تاکہ ہم تجھے نشانی بنائیں لوگوں کے لئے (کہ اللہ تعالیٰ یوں مردوں کو جلاتا ہے) اور دیکھ ان ہڈیوں کو کہ ہم کیونکر انہیں اٹھاتے پھر انہیں گوشت پہناتے ہیں جب یہ سب اس کے لیے ظاہر ہو گیا۔ (اور اس کی آنکھوں کے سامنے ہم نے اس کے گدھے کی گلی ہوئی ہڈیوں کو درست فرما کر گوشت پہنا کر زندہ کر دیا) بولا میں جانتا ہوں کہ اللہ سب کچھ کر سکتا ہے۔ اس کے بعد رب جل و علا نے سیدنا ابراہیم علیہ السلام کا قصہ ذکر فرمایا ہے کہ انہوں نے اپنے رب سے عرض کی مجھے دکھا دے تو کیونکر مردے جلائے گا۔ حکم ہوا چور پرند اپنے اوپر بلا لے پھر انہیں ذبح کر کے متفرق پہاڑوں پر ان کے اجزاء رکھ دے سیدنا ابراہیم علیہ السلام

و السلام نے ایسا ہی کیا ان کے پر اور خون اور گوشت قیر قیر کر کے سب غلط ملط کیے اور اس مجموعہ مخلوق کے جسے کر کے متفرق پہاڑوں پر رکھے حکم ہوا اب انہیں بلا تیرے پاس دوڑتے چلے آئینگے سیدنا ابراہیم علیہ السلام نے بیچ میں کھڑے ہو کر آواز دی۔ ملاحظہ فرمایا کہ ہر جانور کے گوشت پوست پروں کا ریزہ ریزہ ہر پہاڑ سے اڑ کر ہوا میں باہم ملتا اور پورا پرند بن کر زندہ ہو کر ان کے پاس دوڑتا آ رہا ہے تو جب پرند چرند مر کر دنیا میں پھر پلنے اور غریب ارمیا علیہ السلام سو برس موت کے بعد دنیا میں پھر تشریف لاکر ہادی خلق ہوئے تو اگر سیدنا عیسیٰ علیہ السلام نے بالفرض انتقال بھی فرمایا ہو تو یہ ان کے دوبارہ تشریف لانے اور ہدایت فرمانے کا کیا مانع ہو سکتا ہے۔ یہاں مسلمانوں سے کلام ہے جو اپنے رب کو قادر مطلق مانتے اور اس کے کلام کو حق سمجھتی جانتے ہیں نیچری ملحدوں کا ذکر نہیں جن کا معبود ان کے دھم میں نیچر کی زنجیروں میں جکڑا ہے کہ ان کے خود ساختہ نیچر کے خلاف ہم نہیں مار سکتا جو بات ان کی ناقص عقل معمولی قیاس سے باہر ہے کیا محال کہ ان کا خدا کر سکے ان کے نزدیک قرآن مجید کے ایسے ارشادات معاذ اللہ سب بدوٹ کی کہانیاں ہیں کہ لڑکھ لڑکھ کر من سمجھتے کو بہائی گئی ہیں تعالیٰ اللہ عما یقول الظالمون علواً کبیراً۔ فَاَتَلْبَهُمُ اللّٰهُ اَنْیَیْ یُؤْفَکُوْنَ ۝ بَلْ لَعَنَهُمُ اللّٰهُ بِکُفْرِهِمْ فَقَلِیْلًا مَّا یُؤْمِنُوْنَ ۝ وَیَسْأَلُهُمُ الْبَدِیْنُ خَلَدُوْا اَنْیَیْ مُنْقَلَبٍ یَّنْقَلِبُوْنَ ۝ اب فقیر فقر لعل اللہ ان مقدمات شمس سے منکرین شمس کے حواس خمسہ درست کر کے بتائے اللہ تعالیٰ جانب جواب عطف عنان اور چند تنبیہوں میں حق واضح کو ظاہر و بیان کرتا ہے۔

تنبیہ اول:

سیدنا عیسیٰ بن مریم رسول اللہ و کلمتہ اللہ و روح اللہ صلی اللہ تعالیٰ علی نبیہ و آلہ و سلم و السلام و علیہ و آلہ و سلم کے بارے میں یہاں تین مسئلے ہیں۔

مسئلہ اولیٰ:

یہ کہ نہ وہ قتل کیے گئے نہ سولی دیئے گئے بلکہ ان کے رب جن و علوانے انہیں مکر یہود و عنود سے صاف سلامت بچا کر آسمان پر اٹھالیا اور ان کی صورت دوسرے پر ال دی کہ یہود ملعون نے ان کے دلوں کے میں اسے سولی دی یہ ہم مسلمانوں کا عقیدہ قطعیہ یقینیہ ایمانیہ پہلی قسم کے مسائل یعنی ضروریات دین سے ہے جس کا منکر یقیناً کفر اس کی دلیل قطعی رب اعزہ جل جلالہ کا ارشاد ہے۔ وَبُكَرُوهُمْ وَقُولِهِمْ عَلَىٰ مَرْيَمَ بُهْتَانًا عَظِيمًا ۝ وَقُولِهِمْ إِنَّا قَتَلْنَا الْمَسِيحَ عِيسَى ابْنَ مَرْيَمَ وَرَسُولَ اللَّهِ ۖ وَمَا قَتَلُوهُ وَمَا صَلَبُوهُ وَلَٰكِن سُبَّاهُمْ ۖ وَإِنَّ الَّذِينَ اخْتَلَفُوا فِيهِ لَفِي شَكٍّ مِّنْهُ ۚ مَا لَهُمْ بِهِ مِنْ عِلْمٍ إِلَّا اتِّبَاعَ الظُّنِّ ۚ وَمَا قَتَلُوهُ يَقِينًا ۚ بَلْ رَفَعَهُ اللَّهُ إِلَيْهِ ۖ وَكَانَ اللَّهُ غَرِيبًا حَكِيمًا ۝ وَإِنَّ مِنْ أَهْلِ الْكِتَابِ لَآ لَيُّوْا مِنْهُ قَبْلَ مَوْتِهِ ۚ وَبِیَوْمِ الْقِيَامَةِ يَكُونُ عَلَيْهِمْ شَهِيدًا ۝ اور ہم نے یہود پر لعنت کی بسبب ان کے کفر کرنے اور مریم پر بڑا بہتان اٹھانے اور ان کے اس کہنے کے کہ ہم نے قتل کیا مسیح عیسیٰ بن مریم خدا کے رسول کو اور انہوں نے نہ اسے قتل کیا نہ اسے سولی دی بلکہ اس کی صورت کا دوسرا بنا دیا گیا ان کے لیے اور بیشک وہ جو اس کے بارے میں مختلف ہوئے (کہ کسی نے کہا اس کا چہرہ تو عیسیٰ کا سا ہے مگر بدن عیسیٰ کا سا نہیں یہ وہ نہیں کسی نے کہا نہیں بلکہ وہی ہیں) البتہ اس سے شک میں ہیں انہیں خود بھی اس کے قتل کا یقین نہیں مگر یہی گمان کے پیچھے ہو لینا اور بائبلین نبیوں نے اسے قتل نہ کیا بلکہ اللہ نے اسے اپنی طرف اٹھالیا اور اللہ غالب حکمت والا ہے اور نہیں اہل کتاب سے کوئی گمراہ کہ ضرور ایمان لائے والا ہے عیسیٰ پر اس کی موت سے پہلے اور قیامت کے دن عیسیٰ ان پر گواہی دے گا۔ اس مسئلے میں مخالف یہود و نصاریٰ ہیں اور مذہب نیچری کا قیاس چاہتا ہے کہ وہ بھی مخالف ہوں یہود تو خلاف کیا ہی چاہیں اور یہ ساخت نیچری کچھ سے دور ہے کہ

آدمی سلامت آسمان پر اٹھالیا جائے اور اس کی صورت کا دوسرا بن جائے اس کے دلوں کے میں سولی پائے مگر ختم الہی کا شرہ کہ نصاریٰ بھی اس عبد اللہ و رسول اللہ علیہ السلام و اس کے معاذ اللہ، اللہ و ابن اللہ مان کر پھر باتباع یہود اس کے قائل ہوئے کہ دشمنوں نے انہیں سولی دیدی۔ قتل کیا نہ ان کی خدائی چلی نہ بیٹے ہونے نے کام دیا طرفہ خدا جسے آدمی سولی دیر ولا حول ولا قوة الا باللہ العلی العظیم۔

مسئلہ ثانیہ:

اس جناب رفعت قیاب علیہ صلوٰۃ و سلامہ کا قرب قیامت آسمان سے اترنا دنیا میں دوم ردہ تشریف فرما ہو کر اس عہد کے مطابق جو اللہ عزوجل نے تمام انبیائے کرام ہم عصر و اسام سے لیا دین محمد رسول اللہ ﷺ کی مدد کرنا یہ مسئلہ قسم ثانی یعنی ضروریات مذہب الہست و جماعت سے ہے جس کا منکر گمراہ خاصہ مذہب فاجرا اس کی دلیل احادیث متواترہ و اجماع اہل حق ہے ہم یہاں بعض احادیث ذکر کرتے ہیں۔

حدیث اول:

صحیح بخاری و صحیح مسلم میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے ہے رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں کیف انتم اذا نزل ابن مریم فیکم و اما مکم منکم کیسا حال ہوگا تمہارا جب تم میں ابن مریم نزول کریں گے اور تمہارا امام تمہیں میں سے ہوگا۔ یعنی اس وقت کی تمہاری خوشی اور تمہارا فخر بیان سے باہر ہے کہ روح اللہ تم میں اتریں تم میں رہیں تمہارے معین و یاور رہیں اور تمہارے امام مہدی کے پیچھے نہ پڑجیوں۔

حدیث دوم:

نیر صحیحین و جامع ترمذی و سنن ابن ماجہ میں انہیں سے ہے رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں والذی نفسی بیدہ لیوشکن ان ینزل فیکم ابن مریم حکمنا

عدلاً فيكسر الصليب و يقتل الخنزير و يضع الحزبة و يفيض المال حتى لا يقبله احد حتى يكون السجدة الواحدة خيراً من الدنيا و ما فيها ثم يقول ابو هريرة فافروا ان شئتم وان من اهل الكتب الا ليو منن به قبل موته ثم اس کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے وہ شک ضرور نزدیک آتا ہے کہ ابن مریم تم میں حاکم عادل ہو کر اتریں پس مصیب کو تو زمین اور خنزیر کو قتل کریں اور جزیرہ کو موقوف کر دیں گے (یعنی کافر سے سوا اسلام کے کچھ قبول نہ فرمائیں گے) اور مال کی کثرت ہوگی یہاں تک کہ کوئی لینے والا نہ ملے گا یہاں تک کہ ایک نجدہ تمام دنیا اور اس کی سب چیزوں سے بہتر ہوگا۔ یہ حدیث بیان کر کے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے تم چاہو تو اس کی تصدیق قرآن مجید میں دیکھ لو کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے عیسیٰ کی موت سے پہلے سب اہل کتاب ان پر ایمان لے آئیں گے۔

حدیث سوم:

صحیح مسلم میں انہیں سے ہے رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں قیامت قائم نہ ہوگی یہاں تک کہ رومی نصاریٰ اعماق یا اہل میں اتریں (کہ ملک شام کے دو موضع ہیں) ان کی طرف مدینہ طیبہ سے ایک لشکر جائے گا جو اس دن بہترین اہل زمین سے ہوں گے۔ جب دونوں لشکر مقابل ہوں گے رومی کہیں گے ہمیں ہمارے ہم قوموں سے لڑ لینے دو جو ہم میں سے قید ہو کر تمہاری طرف گئے (اور جو مسلمان ہو گئے) ہیں مسلمان کہیں گے نہیں واللہ ہم اپنے بھائیوں کو تمہارے مقابلے میں تنہا نہ چھوڑیں گے پھر ان سے لڑائی ہوگی لشکر اسلام سے ایک تہائی بھاگ جائیں گے اللہ تعالیٰ کبھی انہیں توبہ نصیب نہ کرے گا اور ایک تہائی مارے جائیگے واللہ کے نزدیک بہترین شہداء ہوں گے اور ایک تہائی کو فتح ملے گی یہ کبھی فتنے میں نہ پڑیں گے پھر یہ مسلمان قحط علیہ کو (کہ اس سے پہلے نصاریٰ کے قبضے میں آچکا ہوگا) فتح کریں گے وہ علیحدہ تقسیم ہی کرتے ہوں گے اپنی تمواریں درختان لہوون پر رکادی ہوں

گی کہ نہ گاہ شیطان نکار دے گا کہ تمہارے گھروں میں دجال آ گیا مسلمان نہیں گے اور یہ خبر جھوٹی ہوگی جب شام میں آئیں گے دجال نکل آئے گا فبینما ہم يعدون للقتال یسرون الصقوف اذا قیمت الصلاة فیزل عیسیٰ بن مریم فاعلم فاداراه عدوا للہ ذاب کما بذوب الملح فی الماء فلو نرکہ لا نذاب حتی یهلك ولكن یقتله اللہ بیدہ فیرہم ذمہ فی حریہ اسی اثنا میں کہ مسلمان دجال سے قتال کی تیاریاں کرتے مصطفیٰ سنوارتے ہوں گے کہ نماز کی تکبیر ہوگی عیسیٰ بن مریم نزول فرمائیں گے ان کی امامت کریں گے۔ وہ خدا کا دشمن دجال جب انہیں دیکھے گا ایسا کہنے لگے جیسے تمک پانی میں گل جاتا ہے اگر عیسیٰ رسول اللہ سے نہ ماریں جب بھی گل گل کر ہلاک ہو جائے مگر اللہ تعالیٰ ان کے ہاتھ سے اسے قتل کرے گا مسیح مسلہ نول کو اس کا خون نیز سے میں دکھائیں گے۔

حدیث چہارم:

نیز صحیح مسلم و سنن ابی داؤد و جامع ترمذی و سنن نسائی و سنن ابن ماجہ میں حضرت حذیفہ بن اسید غفاری رضی اللہ عنہ سے ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا انہا لن تقوم حتی تروا قبلہا عشرایات فلذکر الدخان والدجال والدابة و طلوع الشمس من مغربہا ونزول عیسیٰ بن مریم و یاجوج و ماجوج (اللہ یثب قیامت نہ آئے گی جب تک تم اس سے پہلے دس نشانیاں نہ دیکھ لو ازاں تک ایک دشمن اور دجال اور دابة الارض اور آفتاب کا مغرب سے طلوع کرنا اور عیسیٰ بن مریم کا اترنا اور یاجوج و ماجوج کا نکلنا۔

حدیث پنجم:

مسند امام احمد و صحیح مسلم میں حضرت ام المؤمنین صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہے

رسول اللہ ﷺ نے وہاں کے ذکر میں فرمایا یا نبی بالشام مدینة بفسطین بباب لد
فیقول عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام فیقتله ویبمکت عیسیٰ فی الارض اربعین
سنة اماما عدلا و حکما مقسطا وہ ملک شام میں شہر فلسطین دروازہ لد کو جائے گا عیسیٰ
علیہ الصلوٰۃ والسلام اتر کر اسے قتل کریں گے عیسیٰ علیہ السلام زمین میں چالیس برس رہیں گے
اوم عادل و حاکم منصف ہو کر۔

حدیث ششم:

نیز مستوحج مذکورین میں حضرت چار بن عبد اللہ انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہے
رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں لا تزال طائفة من امتی یقاتلون علی الحق ظاہرین
الی یوم القیمة فیقول عیسیٰ بن مریم فیقول امیرہم تعال صل لنا فیقول
لا ان بعضکم علی بعض نکرمة اللہ تعالیٰ لہذہ الامۃ ہمیش میری امت کا
ایک گروہ حق پر قائم رہے گا پس عیسیٰ بن مریم علیہ الصلوٰۃ والسلام اتریں
گے امیر المؤمنین ان سے کہے گا آئیے ہمیں نماز پڑھائیے وہ فرمائیں گے۔ نہ تم میں بعض
بعض پر سردار ہیں بسبب اس امت کی بزرگی کے اللہ تعالیٰ کی طرف سے۔

حدیث ہفتم:

نیز مستوحج مسلم و جامع ترمذی و سنن ابن ماجہ میں مطولاً اور سنن ابی داؤد میں
مختصراً حضرت نو اس بن معان رضی اللہ عنہ سے ہے رسول اللہ ﷺ نے دجال عین کا ذکر فرمایا کہ
وہ شام و عراق کے درمیان سے نکلے گا چالیس دن رہے گا پہلا دن ایک ماں کا ہوگا اور دوسرا
ایک مینے کا تیسرا ایک ہفتہ کا باقی دن جیسے ہوتے ہیں اس قدر جلد ایک شہر سے دوسرے شہر
میں پہنچے گا جیسے بادل کو ہوا اڑانے لیے جاتی ہو جو اسے مانیں گے ان کے لیے بادل کو حکم
دے گا برسنے لگے گا زمین کو حکم دے گا کھیتی جمائے گی جو نہ مانیں گے ان کے پاس سے چلا

جائے گا ان پر قتل ہو جائے گا تہی دست رہ جائیں گے ویرانے پر کھڑا ہو کر کہے گا اپنے
خزانے نکال خزانے نکل کر شہد کی مکینوں کی طرح اس کے پیچھے ہو لیں گے پھر ایک جوان
گھٹھے ہوئے جسم کو ہاتھ کر تھوڑے سے دو ٹکڑے کرے گا دونوں ٹکڑے ایک نشانہ تیر کے فاصلے
سے رکھ کر مقتول کو آواز دے گا وہ زندہ ہو کر چلا آئے گا دجال لعین اس پر بہت خوش ہوگا کہنے
گا قبیما ہو کذلک اذ بعث اللہ المسیح عیسیٰ بن مریم علیہ الصلوٰۃ والسلام
فیقول عند المنارة البیضاء شرقی دمشق بین مہرو غتین واضعاً کفہ علی
اجنحة ملکین اذا طأطا راسہ قطرو اذا رفعہ تحد رمنہ جمان کما للؤلؤ
فلایحل لکما فربجد ریح نفسہ الامات و نفسہ بنتھی حیث بنتھی طرفہ
فیطلبہ حتی یدور کہ بباب لد فیقتله و جال لعین اسی حال میں ہوگا کہ اللہ عزوجل مسیح عیسیٰ
بن مریم علیہ الصلوٰۃ والسلام کو بھیجے گا وہ دمشق کی شرقی جانب منارہ ہبیدہ کے پاس تزدول فرمائیں
گے دو کپڑے ورن و زعفران سے رنگے ہوئے پہنے دو فرشتوں کے پردوں پر ہاتھ رکھے
جب اپنا سر جھکائیں گے بالوں سے پانی پھینکے لگے گا اور جب سر اٹھائیں گے موتی سے
جھڑنے لگیں گے کسی کافر کو حلال نہیں کہ ان کے سانس کی خوشبو پائے اور مر نہ جائے اور انکا
سانس وہاں تک پہنچے گا جہاں تک ان کی نگاہ پہنچے گی وہ دجال لعین کو تلاش کر کے بیت
المقدس کے قریب جو شہر لد ہے اس کے دروازے کے پاس اسے قتل فرمائیں گے۔ اس کے
بعد سید عالم ﷺ نے ان کے زمانے میں یا جوج ماجوج کو لکھنا پھر اس کا ہلاک ہونا بیان
فرمایا پھر ان کے زمانے میں برکت کی افراط یہاں تک کہ راستے اتنے بڑے پیدا ہوں
گے کہ ایک انار سے ایک جماعت کا پیٹ بھر گیا جھلکے کے سایہ میں ایک جماعت آ جائے گی
ایک اونٹنی کا دودھ آدمیوں کے گروہوں کو کافی ہوگا ایک گائے کے دودھ سے ایک قبیلہ ایک
بکری کے دودھ سے ایک قبیلہ کی شاخ کا پیٹ بھر جائے گا۔

حدیث ہشتم:

نیز مسند احمد و صحیح مسلم میں حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے ہے رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں بخروج الدجال فی امتی فیصکث اربعین فیعتلہ عیسیٰ بن مریم فیطلبہ فیہلکہ (حدیث) دجال میری امت میں نکلے گا ایک چلہ ظہر سے گا پھر اللہ عزوجل عیسیٰ بن مریم کو بھیجے گا وہ اسے دھونڈ کر قتل کریں گے۔

حدیث نہم:

سنن ابی داؤد میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے ہے رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں لیس بینی و بینہ نبی یعنی عیسیٰ علیہ السلام والہ لازل فاذا رانمرد فاعرفوہ رجل موبوع الی الحمرة والبیاض بین منصرین کأن راسہ یقطر وان لم یصبہ بلل فیقاتل الناس علی الاسلام فیدق الصلیب ویقتل الخنزیر ویضع الجزیة ویہلک اللہ فی زمانہ الملل کلہا الا الاسلام ویہلک المسیح الدجال فیصکث فی الارض اربعین سنة ثم یتوفی فیصلی علیہ المسلمون میرے اور عیسیٰ کے بیچ میں کوئی نبی نہیں اور بیشک وہ اترنے والے ہیں جب تم انہیں دیکھنا پہچان لینا وہ میانہ قد ہیں رنگ سرخ و سپید و کپڑے ہلکے زرد رنگ کے پہنے ہوئے گویا ان کے بالوں سے پانی ٹپک رہا ہے اگرچہ انہیں تری نہ پہنچی ہو وہ اسلام پر کافروں سے جہاد فرمائیں گے صلیب توڑ دیں گے خنزیر کو قتل کریں گے جزیہ اخذ کریں گے ان کے زمانہ میں اللہ عزوجل اسلام کے سوا سب مذہبوں کو فنا کر دے گا وہ مسیح دجال کو ہلاک کریں گے دنیا میں چالیس برس رو کر وفات پائیں گے مسلمان ان کے جنازے کی نماز پڑھیں گے۔

حدیث دہم:

جامع ترمذی میں حضرت محمد بن حارثہ انصاری رضی اللہ عنہ سے ہے رسول اللہ ﷺ

فرماتے ہیں یقتل ابن مریم الدجال بباب لد عیسیٰ بن مریم علیہ السلام دجال کو دروازہ شہر لد پر قتل فرمائیں گے۔ امام ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث صحیح ہے اور اس باب میں حدیثیں وارد ہیں حضرت عمران بن حصین و نافع بن عتبہ و ابو ہریرہ و وحید بن اسید و ابو ہریرہ و کعب بن عثمان بن ابی العاص و جابر و ابوامامہ و ابن مسعود و عبد اللہ بن عمرو و سمیرہ بن جندب و لو اس بن سحان و عمر و بن موف و وحید بن الیمان سے رضی اللہ تعالیٰ عنہم، نصین۔

حدیث یازدہم:

سنن ابن ماجہ و صحیح ابن خزیمہ و مستدرک حاکم و صحیح مختارہ میں حضرت ابوامامہ ہاشمی رضی اللہ عنہ سے حدیث طویل طویل ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے بالتفصیل عجائب احوال اعور دجال اعادلا اللہ تعالیٰ منہ بیان فرمائے پھر فرمایا اہل عرب اس زمانے میں سب کے سب بیت المقدس میں ہوں گے اور ان کا امام ایک مرد صالح ہوگا (یعنی حضرت امام مہدی کاھینما امامہم قد تقدم یصلی بہم الصبح اذنزل علیہم عیسیٰ بن مریم الصبح اس اثنا میں کہ ان کا امام نماز جمع پڑھائے گا پڑھے گا گاہ عیسیٰ بن مریم علیہ السلام و وقت صبح نزول فرمائیں گے مسلمانوں کا امام اٹنے قدموں پھرے گا کہ عیسیٰ امامت کریں عیسیٰ اپنا ہاتھ اس کی پشت پر رکھ کر کہیں گے آگے بڑھو نماز پڑھاؤ کہ تکبیر تمہارے حق لیے ہوئی تھی ان کا امام نماز پڑھائے گا عیسیٰ علیہ السلام سلام پھیر کر دروازہ کھولوائیں گے اس طرف دجال ہوگا جس کے ساتھ ستر ہزار یہودی ہتھیار بند ہوں گے جب دجال کی نظر عیسیٰ علیہ السلام پر پڑے گی پانی میں نمک کی طرح گھٹے لگے گا بھاگے گا عیسیٰ علیہ السلام و اس پر فرمائیں گے میرے پاس تجھ پر ایک وار ہے جس سے تونج کر جا نہیں سکتا پھر شہر لد کے شرقی دروازے پر اسے قتل فرمائیں گے اس کے بعد یہود کے قتل و غیرہ کے احوال ارشاد ہوئے۔

حدیث دو از دہم:

نیز سکن ابن ماجہ میں حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے ہے شب اسرار رسول اللہ ﷺ ابراہیم دیموی و عیسیٰ بن مریم علیہ السلام سے ملے باہم قیامت کا چرچا ہوا انبیاء نے پہلے ابراہیم علیہ السلام و عیسیٰ علیہ السلام سے ان کا حال پوچھا انہیں خبر نہ تھی موسیٰ علیہ السلام سے پوچھا انہیں بھی معلوم نہ تھا انہوں نے موسیٰ علیہ السلام و اسحاق علیہ السلام پر رکھا عیسیٰ علیہ السلام و اسحاق علیہ السلام نے فرمایا قیامت جس وقت آکر گرے گی اسے تو اللہ کے سوا کوئی نہیں جانتا ہاں اس کے گرنے سے پہلے کے باب میں مجھے رب العزۃ نے ایک اطلاع دی ہے پھر خروج و جال ذکر کر کے فرمایا فانزل فافقلہ میں اتر کر اسے قتل کروں گا پھر یا جوج ماجوج نکلیں گے میری دعا سے ہلاک ہوں گے فعیقلہ الی متى کان ذلک کانت الساعة من الناس کالاحمال التي لا يدري اهلها متى تغلجهم بولادة یعنی مجھے رب العزۃ نے اطلاع دی ہے کہ جب یہ سب ہولے گا تو اس وقت قیامت کا حال لوگوں پر ایسا ہوگا جیسے کوئی عورت پورے دنوں پیٹ سے ہو گھروالے نہیں جانتے کہ کس وقت اس کے بچہ ہو پڑے۔

حدیث سیز دہم:

امام احمد مسند اور طبرانی معجم کبیر اور رویاتی مسند اور ضیاع مختار میں حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ سے راوی رسول اللہ ﷺ نے ذکر و جال بیان کر کے فرمایا ثم یجئ عیسیٰ بن مریم من قبل المغرب مصدقا بمحمد صلی اللہ علیہ وسلم و علی منہ فیقتل الدجال ثم العا هو قیام الساعة اس کے بعد عیسیٰ بن مریم علیہ السلام و اسحاق علیہ السلام کی تصدیق کرتے ہوئے اور انہیں کی ملت پر۔ پس دجال کو قتل کریں گے پھر آگے قیامت ہی تو تم ہوتا ہے۔

حدیث چہار دہم:

معجم کبیر میں حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے ہے رسول اللہ ﷺ نے بعد ذکر و جال فرمایا بلیث فیکم ما شاء اللہ ثم ینزل عیسیٰ بن مریم مصدقا بمحمد صلی اللہ علیہ وسلم علی منہ امام مہدی یا وحکما عدلا فیقتل الدجال وہ تم میں رہے گا جب تک اللہ چاہے پھر عیسیٰ بن مریم علیہ السلام و اسحاق علیہ السلام اتریں گے محمد ﷺ کی تصدیق کرتے حضور کی ملت پر امام راہ پائے ہوئے اور کم عدل کرنے والے وہ و جال کو قتل کریں گے۔

حدیث پانز دہم:

مسند احمد صحیح ابن خزیمہ و مسند ابی یعلیٰ و مستدرک حاکم و مختارہ مقدسی میں حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے ہے رسول اللہ ﷺ نے حدیث طویل ذکر و جال میں فرمایا۔ مسلمان ملک شام میں ایک پہاڑ کی طرف بھاگ چائیں گے وہ وہاں جا کر ان کا حصار کرتے گا اور سخت مشقت و بلا میں ڈالے گا۔ ثم ینزل عیسیٰ فینادی من السحر فیقول یا یہا الناس ما یمنعکم ان تخرجوا الی الکذاب الخبیث فبقولون هذا جل حی فیبتلقون فاذا هم بعیسیٰ علیہ الصلاۃ والسلام اس کے بعد عیسیٰ علیہ السلام و اسحاق علیہ السلام اتریں گے پچھلی رات مسلمانوں کو پکاریں گے لوگوں اس کذاب خبیث کے مقابلے کو کیوں نہیں نکلتے مسلمان کہیں گے یہ کوئی مرد زندہ ہے (یعنی گمان میں یہ ہوگا کہ جتنے مسلمان یہاں محصور ہیں ان کے سوا کوئی باقی نہ بچا عیسیٰ علیہ السلام و اسحاق علیہ السلام کی آواز سن کر کہیں گے یہ مرد زندہ ہے) جواب دیئے دیکھیں تو وہ عیسیٰ ہیں میرے علیہ السلام اس کے بعد نماز صبح میں امام مسلمین کی امامت پھر دجال لعین کے قتل کا ذکر فرمایا۔

حدیث شانزدهم:

نعیم بن حماد کتاب النعمان میں حضرت حذیفہ بن الیمان رضی اللہ عنہما سے راوی
قلت یا رسول اللہ الدجال قبل او عیسیٰ بن مریم قال الدجال ثم عیسیٰ بن
مریم (اللہ علیہ) میں نے عرض کی یا رسول اللہ (ﷺ) پہلے دجال لگے گا یا عیسیٰ بن مریم،
فرمایا دجال پھر عیسیٰ بن مریم۔

حدیث هفتم:

طبرانی کبیر میں اوس بن اوس رضی اللہ عنہ سے راوی رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں
ینزل عیسیٰ بن مریم عند المنارة البيضاء شرقی دمشق۔ یعنی بن مریم دمشق
کی شرقی جانب منارۃ سفید کے پاس نزول فرمائیں گے۔

حدیث هژدهم:

مشترک حاکم میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے ہے رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں
لیهبطن عیسیٰ بن مریم حکماً واماماً مقسطاً ولیسلکن فجافجا حاجا
او معتمرا ولیا تبین قبری حتی یسلم علی ولادین علیہ خدا کی قسم ضرور عیسیٰ بن
مریم حاکم و امام عادل ہو کر اتریں گے اور ضرور شارع عام کے رستے رستے حج یا عمرے کو
چاہیں گے اور ضرور میرے سلام کے لیے میرے مزار اقدس پر حاضر آئیں گے اور ضرور میں ان
کے سلام کا جواب دوں گا۔ صلی اللہ تعالیٰ علیک وعلیہ وعلیٰ جمیع احوالکم من الانبیاء
والمرسلین والک والہم وبارک وسلم۔

حدیث نوزدهم:

صحیح ابن خزیمہ و مشترک حاکم میں حضرت انس رضی اللہ عنہ سے ہے رسول اللہ ﷺ
فرماتے ہیں سیدرک رجلاً من امتی عیسیٰ بن مریم و یشہدان قتال

الدجال عنقریب میری امت سے دو مرد عیسیٰ بن مریم کا زمانہ پہنچنے اور دجال سے قتال
میں حاضر ہوں گے۔

اقول: ظاہراً امت سے مراد امت موجودہ زمانہ رسالت ہے بلکہ امتیں ہیں جو
دن امت حضور سے تو انہوں مرد زمانہ کلمت اللہ یہ صوات اللہ پائیں گے اور قتال لعین و دجال
میں حاضر ہوں گے۔

اس تقدیر پر وہ دونوں مرد سیدنا ایسا و سیدنا قطرہ بن عبد اللہ و اسامہ بن کر اب تک
زندہ ہیں اور اس وقت تک زندہ رہیں گے کما و رد فی حدیث الفادہ سیدنا الوالد
المحقق دام ظلہ علی ہا مش التیسیر شرح الجامع الصغیر (جیسا کہ وارد ہے
ہم سے سردار والا محقق امام لکھنؤ کی اس گفتگو میں جو "تیسیر شرح جامع صغیر" کے حاشیہ
پر موجود ہے۔ فاروقی)

حدیث بیستم:

امام حکیم ترمذی نو اور الاصول اور حاکم مشترک میں حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے
راوی رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں من ینحی اللہ تعالیٰ امة انا اولہا و عیسیٰ بن
مریم اخوہا اللہ عز وجل ہرگز روانہ نہ فرمائے گا اس امت کو جس کا اؤل میں ہوں اور آخر عیسیٰ
بن مریم علیہا السلام۔

حدیث بیست و یکم:

ابوداؤد و طبرانی حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے راوی رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں لم
یسلط علی الدجال الا عیسیٰ بن مریم و دجال لعین کے قتل پر کسی کو قدرت نہ دی گئی
خواہ عیسیٰ بن مریم علیہ السلام۔

انا وعيسى بن مريم من قبر واحد بين ابني بکر و عمرو عيسى بن مريم عليه السلام
واسمازمین پر اتریں گے یہاں شادی کریں گے ان کے اولاد ہوگی بیٹا لیس برس رہیں گے
اس کے بعد ان کی وفات ہوگی میرے ساتھ میرے مقبرہ پاک میں دفن ہوں گے روز
قیامت میں اور وہ ایک ہی مقبرے سے اس طرح اٹھیں گے کہ ابو بکر و عمر ہم دونوں کے
دائے پاؤں ہوں گے رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔

حدیث بیست و ہشتم:

بخاری شرح السنہ میں حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے حدیث طویل آتی
سیاد میں راوی (جس پر دجال ہونے کا شہ کیا جاتا تھا) امیر المؤمنین عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کی
یا رسول اللہ (ﷺ) مجھے اجازت دیجئے کہ اسے قتل کر دوں فرمایا ان یکن ہو فلسط
صاحبه انما صاحبه عيسى بن مريم والا یکن ہو فلیس لک ان تقتل رجلا
من اهل العهد اگر یہ دجال ہے تو اس کے قتل تم نہیں دجال کے قاتل تو عیسیٰ بن مریم
ہوں گے اور اگر یہ نہیں تو تمہیں نہیں پتہ چلتا کہ کسی ذی قتل کرو۔

حدیث بیست و نہم:

ابن جریر حضرت حذیفہ بن الیمان رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے راوی رسول اللہ ﷺ
فرماتے ہیں اول الايات الدجال وتزول عيسى وياجوج وماجوج يسبرون
الى حزاب الدنيا حتى ياتوا بيت المقدس وعيسى والمسلمون بجبل طور
سبین فیوحی اللہ الی عیسیٰ ان احوز عبادی بالطور و ما یلی ابله ثم ان
عيسى یرفع بديه الى السماء ویؤمن المسلمون فیبعث اللہ علیہم ذابہ یقال
لہا النعف تدخل فی مناخوہم فیصبحون موتی هذا محصر قیامت کی جڑی
نہ نبیوں میں پہلی نشان دہی کہ نکلتا اور عیسیٰ بن مریم کا اترنا اور یاجوج و ماجوج کا پھینکنا (وہ

گروہ کے گروہ ہیں ہر گروہ میں چار لاکھ گروہ ان میں کامر نہیں مرتے جب تک خاص اپنے
نطفے سے ہزار شخص نہ دیکھ لے۔ ہیں بنی آدم سے) وہ دنیا دیران کرنے چلیں گے (وجہ
وفرات و بحیرہ طبریہ کو پی جائیگے) یہاں تک کہ بیت المقدس تک پہنچیں گے اور عیسیٰ علیہ السلام
اسام و اہل اسلام اس دن کوہ طور پر آئیں ہوں گے اللہ عزوجل عیسیٰ علیہ السلام کو جی بچھے گا
کہ میرے بند کو طور اور ایلم کے قریب محفوظ جگہ میں رکھ پھر عیسیٰ علیہ السلام ہاتھ اٹھا کر
دعا کریں گے اور مسلمان آمین کہیں گے اللہ عزوجل یا جوج و ماجوج پر ایک کبڑا نفع نائی بھیجے
گا وہ ان کے نتھوں میں گھس جائے گا صبح سب مرتے پڑے ہوں گے۔

حدیث سیوم:

حاکم و ابن عساکر تاریخ اور ابونعیم کتاب اخبار المہدی میں حضرت عبد اللہ بن
عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں کیف تہلک امة الانا فی
اولہا وعیسیٰ بن مریم فی اخرها والمہدی من اہل بیٹی فی وسطہا کیونکر
ہلاک ہو وہ امت جس کی ابتدا میں ہوں اور انتہا میں عیسیٰ بن مریم اور تنقہ میں میرے اہل
بیت سے مہدی۔

حدیث سی و یکم:

نیز اسی میں حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہے رسول اللہ ﷺ فرماتے
ہیں منا الذی یصلی عیسیٰ بن مریم خلفہ میرے ان بیت میں وہ شخص ہے جس
کے پیچھے عیسیٰ بن مریم نماز پڑھیں گے۔

حدیث سی و دوم:

ابونعیم حلیۃ الاولیاء میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے راوی رسول اللہ ﷺ نے
حضرت عباس رضی اللہ عنہ سے فرمایا یا عم النبی (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) ان اللہ ابتدا

الاسلام ہی و سب حتمہ بعلام من ولد ک و هو الذی یقدم عیسیٰ بن مریم
اسے نبی کے چچا یحییٰ اللہ تعالیٰ نے اسلام کی ابتدا مجھ سے کی اور قریب ہے کہ اسے ختم تیری
اولاد سے ایک لڑکے پر کرنے کا وہی جس کے چچے عیسیٰ بن مریم نماز پڑھیں گے۔ حضرت
امام مہدی کی نسبت متعدد احادیث سے ثابت کہ وہ حضرت رسالت و نبی فالمر سے ہیں اور
متعدد احادیث میں ان کا علاقہ نسب حضرت عباس عمر مرم سید عالم ﷺ سے بھی بتایا گیا اور
اس میں کچھ بعد نہیں دو سہا سید حسنی جوں کے اور ماوری رشتوں میں حضرت عباس
ﷺ سے بھی اتصال رکھیں گے جیسے حضرت امام جعفر صادق ﷺ نے رافضیوں کے رد میں
فرمایا کہ کیا کوئی شخص اپنے باپ کو بھی برا کہتا ہے ابو بکر صدیق و ہار میرے باپ ہوئے یعنی
دو طرح سے میرا نسب، دہری حضرت صدیق اکبر ﷺ تک پہنچتا ہے۔

حدیث سی و سوم:

الحق بن بشر وابن عباس کہ حدیث طویل ذکر وہاں میں حضرت عبد اللہ بن عباس
رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے راوی رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: فعند ذلک بنزل اخي عيسى بن
مریم من السماء على جبل افیق اماما هاديا وحكما عادلا عليه بولس لد
مربوع الخلق اصلت سبط الشعر بیده حربة بقتل المدجال قطيع الحرب
او ذارها وكان السلم فيلقى الرجل الاسد فلا يهيجها وبأخذ النحية فلا
تضره وتنبت الارض كبا تها على عهد ادم ويؤمن به اهل الارض ويكون
الناس اهل مله واحدة تبنى جب وہاں نکلے گا اور سب سے پہلے ستر ہزار یہودی
جیلان پیش اس کے ساتھ ہوں گے اور لوگ اس کے سبب ہائے عظیم میں ہوں گے
مسلمان سمت کر بیت المقدس میں جمع ہوں گے اس وقت میرے بھائی عیسیٰ بن مریم علیہ
السلام و سہ ماہ آسمان سے کودائیں پر اتریں گے امام راہ نمونہ دل ہو کر ایک اوٹنی نوٹی پہنے

میانہ قد کش دو پیشانی مونے سر سیدھے ہاتھ میں نیزہ جس سے وہاں قتل کریں گے اس
وقت لڑائی اپنے ہتھیار رکھ دے گی اور سب جہان میں امن و امان ہو جائیگی آدمی شیر سے ملے
تو وہ جوش میں نہ آئیگا اور سانپ کو پکڑے تو وہ نقصان نہ پہنچائے گا کھیتیاں اس رنگ پر
آئیں گی جیسے زمانہ آدم و ہوا میں اور اسلام میں اٹھ کر تکی نہیں تمام اہل زمین ان پر ایمان لے
آئیں گے اور سارے جہان میں صرف ایک دین اسلام ہوگا۔

حدیث سی و چہارم:

ابن النجار انہیں سے راوی رسول اللہ ﷺ نے مجھ سے فرمایا: واذا سكن
بنوك السواد ولبسوا السواد وكان شيعتهم اهل خراسان لم يزل هذا
الامر فيهم حتى يطفوه الى عيسى بن مریم جب تمہاری اولاد دیہات میں رہے
اور سیاہ لباس پہنے اور ان کے گروہ اہل خراسان ہوں جب سے خلافت ہمیشہ ان میں رہے
کی یہاں تک کہ وہ اسے عیسیٰ بن مریم کو پہنچا دیں گے۔

حدیث سی و پنجم:

ابن عباس کرام المؤمنین صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے راوی میں نے عرض کی یا رسول
اللہ مجھے اجازت دیجئے کہ میں حضور کے پہلو میں دفن کی جاؤں فرمایا: والی لی ہذا
الموضع ما فيه الا موضع قبري وقبر ابی بکر و عمرو وعيسى بن مریم بخلا
اس کی اجازت میں کیونکر دوں وہاں تو صرف میری قبر کی جگہ ہے اور ابو بکر و عمرو و عیسیٰ بن مریم
کی بلبر اسل و درسام۔

حدیث سی و ششم:

ابو نعیم کتاب النہج میں حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے راوی رسول
اللہ ﷺ فرماتے ہیں: المحاصرون ببیت المقدس اذا ذاک عاتاة الف امرأة

واثنان وعشرون ألفاً مقاتلون اذ غشبتهم ضبابية من غمام اذ تنكشف عنهم مع الصبح فاذا عيسى بين ظهور انبيهم اس وقت بيت المقدس میں ایک لاکھ عورتیں اور ہائیں ہزار مرد جنگی محصور ہوں گے تاکہ ایک ایک گھٹالان پر چھائے گی صبح ہوتے کھٹے گی تو دیکھیں گے کہ عیسیٰ ان میں تشریف فرما ہیں۔

حدیث سی و ہشتم:

مسند ابی یعلیٰ میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے ہے رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں والدی نفسی بیدہ لینزل عیسیٰ بن مریم ثم لنن قام علی قبری فقال یا محمد لا جبینہ قسم اس کی جس کے قبر قدرت میں میری جان ہے ویشک عیسیٰ بن مریم اتریں گے پھر اگر میری قبر پر کھڑے ہو کر مجھے پکاریں تو ضرور میں انہیں جواب دوں گا۔

حدیث سی و ہشتم:

ابونعیم علیہ میں عروہ بن رویم سے مرسل راوی رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں خبر ہذا الامۃ اولہا و اخرہا فیہم رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم و اخرہا فیہم عیسیٰ بن مریم الحدیث اس امت کے بہتر اول و آخر کے لوگ ہیں اول کے لوگوں میں رسول اللہ ﷺ رونق افروز ہیں اور آخر کے لوگوں میں عیسیٰ بن مریم مہم اس و السلام تشریف فرما ہوں گے۔

حدیث سی و نہم:

جامع ترمذی میں حضرت عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ سے ہے مکتوب فی التوراة صفۃ محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم و عیسیٰ بدین معہ رب اعزۃ تبارک و تعالیٰ نے توریت مقدس میں حضور سید عالم ﷺ کی صفت میں ارشاد فرمایا ہے کہ عیسیٰ ان کے پاس دفن کیے جائیں گے مہم السلام فی المرقاة ای و مکتوب فیہا ایضاً ان عیسیٰ

بدین معہ قال الطیبی هذا هو المکتوب فی التوراة.

حدیث چہلم:

ابن عساکر حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے راوی یہبط عیسیٰ بن مریم فیصلی الصلوات ویجمع الجمع ویزید فی التحلل کالی بہ فجدہ روحہ بطن الروحاء حاجاً او معتمراً عیسیٰ بن مریم اتریں گے نہالیں پرچیں گے جتنے قائم کریں گے مال طلال کی فراہ کر دیں گے گویا میں انہیں دیکھ رہا ہوں انکی سواریاں انہیں تیز لے جاتی ہیں بطن وادی روحا میں حج یا عمرے کے لیے۔

حدیث چہل و یکم:

وہی حضرت ترجمان القرآن رضی اللہ عنہ سے راوی لا تقوم الساعة حتی یزل عیسیٰ بن مریم علی ذرۃ اہلبی بیدہ حربۃ یقتل الدجال قیامت قائم نہ ہوگی یہاں تک کہ عیسیٰ بن مریم علیہ السلام کو اہلبی کی چوٹی پر نزل فرمائیں ہاتھ میں نیزہ لیے جس سے دجال کو قتل کریں گے۔

حدیث چہل و دوم:

وہی حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے راوی ان المسیح بن مریم خارج قبل یوم القیمۃ ولیستغن بہ الناس عما سواہ یشکک بن مریم علیہا السلام قیامت سے پہلے ظہور فرمائیں گے آدمیوں کو ان کے سبب اور سب سے بے نیازی چاہیے۔ یہ امر معنی اختیار ہے زمانہ عیسیٰ علیہ السلام میں نہ کوئی قاضی ہوگا نہ کوئی مفتی نہ کوئی بادشاہ انہیں کی طرف سب کاموں میں رجوع ہوں۔

حدیث چہل و سوم:

وہی حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ایک حدیث طویل ذکر مغیبت

آئندہ میں راوی کہ نہیں وہ چننا ہوگا پھر مسلمان قسطنطنیہ و رومیہ کو فتح کریں گے پھر وہ چل
 اٹھے گا اس کے زمانہ میں قحط شدید ہوگا۔ فیہنما ہم کذلک الدسجوا صولنا من
 السماء ابشروا فقد اناکم الغوث فیقولون نزل عیسیٰ بن مریم
 فیستبشرون ویستبشرون بہم ویقولون صل یا روح اللہ فیقول ان اللہ اکرم
 هذه الامة فلا یبغی لاحد ان یؤمہم الا عنہم فیصلی امیر المؤمنین بالناس
 ربصلی عیسیٰ خلقہ لوگ اسی شیعہ و پریشانی میں ہوں کہ ناگاہ آسمان سے ایک آواز
 سنیں گے خوش ہو کر فریادیں تمہارے پاس آیا مسلمان کہیں گے کہ عیسیٰ بن مریم اترے
 خوشیاں کریں گے اور عیسیٰ علیہ السلام وہاں نہ آئیں دیکھ کر خوش ہوں گے مسلمان عرض کریں گے
 یا روح اللہ نماز پڑھا ہے فرما کیجئے اللہ عزوجل نے اس امت کو عزت دی ہے اس کا امام اسی
 میں سے چاہیے امیر المؤمنین نماز پڑھا نہیں گے اور عیسیٰ علیہ السلام وہاں نہ آئے گی چھپے نماز
 پڑھیں گے سلام پھیر کر اپنا نیزہ لے کر دروازے کے پاس جا کر فرما کیجئے ٹھہرا ہے وہاں اسے
 کذاب۔ جب وہ عیسیٰ علیہ السلام کو دیکھے گا اور ان کی آواز پہچانے گا ایسا کہنے لگے گا
 جیسے آگ میں راتگ یا دھوپ میں چرہا اگر روح اللہ نے ظہر نہ فرمایا ہوتا تو گل کرنا
 ہوتا تو پس عیسیٰ علیہ السلام وہاں نہ آتا کی چھاتی پر نیزہ مار کر داخل جہنم کریں گے پھر اس کے لشکر
 کو کہ یہود و منافقین ہوں گے قتل فرمائیں گے صلیب توڑ دیکھے غزیر کو نیست و نابود کریں
 گے اب لڑائی موقوف اور امن چین کے دن آئیے یہاں تک کہ بھیڑیے کے پہلو میں بکری
 بیٹھنے لگی اور وہ آنکھ اٹھ کر نہ دیکھے گا بچے سانپ سے کھیلے گے وہ نہ کائے گا ساری زمین
 عدل سے بھر جائیگی پھر خروج و رجوع اور ان کی فتنہ وغیرہ کا حال بیان کر کے فرمایا
 ویقبض عیسیٰ بن مریم ولیہ المسلمون وغسلوہ و حطوہ و کفنوہ
 وصلوا علیہ و حضروا کہ وہ دفن ہوہ الحیث ان سب وقائع کے بعد عیسیٰ بن مریم علیہ

السلام و سلامات پائیں گے مسلمان ان کی جہیز کریں گے نہایتیں گے خوش ہوگا نہیں گے کفر
 دیکھے نماز پڑھیں گے قبر کھود کر دفن کریں گے علی اللہ تعالیٰ علیہ السلام۔

یہ سرورست ہے بقصد استیعاب تینتالیس حدیثیں ہیں جن میں ایک چھل حدیث
 پوری حضور پر نور سید المرسلین ﷺ سے ہے ثمانیہ وثلثون نصا واثان اوثلثة حکما
 اما عبد اللہ بن عمرو فکثیر اما یاخذ عن الا وائل اور ایک حدیث میں تو کلام اللہ
 تورات مقدس کا اشراف ہے اور خود قرآن عظیم میں بھی اس کا اشعار موجود قال اللہ عزوجل
 وَلَمَّا ضَرَبَ ابْنُ مَرْثَمَ مَثَلًا اَلٰی قَوْلِهِ تَعَالٰی وَاِنَّهُ لَعَلَّمَ لِّلسَّاعَةِ وِشْكَ مَرْيَمَ کَاٰیَاتِہِمْ
 ہے قیامت کا یعنی ان کے نزول سے معلوم ہو جائے گا کہ قیامت اب آئی۔ حضرت ابو ہریرہ
 و حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے یہی قرأت و انہ لعلم للساعة و شک ابن مریم نشانی
 ہیں قیامت کے لیے۔ معالم استوی میں ہے و انہ یعنی عیسیٰ لعلم للساعة یعنی
 نزولہ من اشراط الساعة یعلم بہ قریبھا وقرأ ابن عباس و ابو ہریرہ و قتادة
 و انہ لعلم للساعة بفتح اللام و العین ای امارۃ و علامۃ مدارک التقریل میں ہے
 (یعنی حضرت عیسیٰ علیہ السلام قیامت کیلئے علم ہیں یعنی ان کا نزول قیامت کی نشانیوں میں سے
 ہے اس سے جان لیا جائے گا کہ قیامت قریب ہے اور حضرت ابن عباس، حضرت ابو ہریرہ
 اور قتادہ رضی اللہ عنہم نے اسے و انہ لعلم للساعة پڑھا ام اور عین کے زیر کے ساتھ یعنی ان
 کا نزول قرب قیامت کی امارت و علامت ہے۔ فاروقی) و انہ لعلم للساعة و ان
 عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام مما یعلم بہ مجتلی الساعة وقرأ ابن عباس رضی اللہ
 تعالیٰ عنہما العلم و هو العلامة ای و ان نزولہ علم الساعة (یعنی بیشک حضرت عیسیٰ
 علیہ السلام قیامت کیلئے عامت ہیں جس سے جان لیا جائے گا کہ اب قیامت آنے والی ہے اور
 حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے انہ لعلم الساعة پڑھا یعنی ان کا نزول قرب

قیمت کی علامت ہے۔ فاروقی (ام جلال الدین محلی تفسیر جلالین میں فرماتے ہیں واندہ ای عیسیٰ لعلم للساعة تعلم بنزوله (یعنی بیشک حضرت عیسیٰ علیہ السلام قیامت کیلئے علم میں جو ان کے نزول سے پہچان لی جائے گی۔ فاروقی) بالجملہ یہ مسئلہ قطعیہ یقینیہ عقائد اہلسنت وجماعت سے ہے جس طرح اس کا راسا مقرر کر دیا یقین یوں ہی اس کا بدلہ والہ اور نزول عیسیٰ بن مریم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کسی زید و عمر و کے خروج پر نہ حالے والا بھی مثال مضل بدوین کے ارشادات حضور سید عالم ﷺ کی دونوں نے تکذیب کی و سبعلہم الدین ظلموا ای متقلب ینقلبون ۝

مسئلہ ثالثہ: سیدنا روح اللہ صلوات اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی حیات

اقول اس کے دو معنی ہیں ایک یہ کہ وہ اب زندہ ہیں یہ بھی مسائل قسم ثانی سے ہے جس میں خلاف نہ کرے گا مگر گمراہ کہ اہلسنت کے نزدیک تمام انبیاء کرام ہمہ صواب و سالم بحیث حقیقی زندہ ہیں ان کی موت صرف تصدیق وعدہ واپس کے لیے ایک آن کو ہوتی ہے پھر ہمیشہ حیات حقیقی ابدی ہے اب کرام نے اس مسئلہ کو محقق فرمادیا ہے و قد فصلها سیدنا الوالد المحقق داماد فی کتابہ سلطنة المصطفیٰ فی ملکوت کن الوری (سیدنا والد المحقق داماد نے اپنی کتاب سلطنة المصطفیٰ فی ملکوت کن الوری میں اس کی تفصیل فرمائی ہے۔ فاروقی) دوسرے یہ کہ اب تک ان پر موت طاری نہ ہوئی زندہ ہی آسمان پر اٹھالیے گئے اور بعد نزول دینو میں ساہا سال تشریف رکھ کر اتمام نصرت اسام وقات پائیں گے۔ یہ مسائل قسمین اخیرین سے ہے اس کے ثبوت کو اولاً اسی قدر کافی دوائی کہ رب جل و علاہ فرمایا و ان من اهل الکتاب الا لیکو منن بہ قبل عودہ (یعنی کوئی کتابی ایسا نہیں جو اس کی موت (عیسیٰ) سے پہلے اس پر ایمان نہ لائے) جس کی تفسیر حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ صحابی حضور سید عالم ﷺ سے گزری مخالف نے اپنی

جہالت سے صرف صحیح بخاری کی تخصیص کی تھی یہ تفسیر نہ صرف اس میں بلکہ صحیح بخاری و مسلم دونوں میں موجود شرح مشکوٰۃ شریف للعلامة الطیسی میں ہے استدلال بالایة علی نزول عیسیٰ علی الصلوة والسلام فی آخر الزمان مصدقاً للحديث وتحریرہ ان الضمیرین فی بہ و قبل موته لعیسیٰ والمعنی وان من اهل الکتاب الا لیؤمنن بعیسیٰ قبل موت عیسیٰ و هم اهل الکتاب اللدین یکونون فی زمان نزوله فتكون الملة واحدة وهي ملة الاسلام خلاصہ یہ ہے کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ اس آیت سے تصدیق حدیث کے لیے نزول عیسیٰ علیہ السلام پر ایمان لائے فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے ہر کتابی عیسیٰ کی موت سے پہلے ضرور اس پر ایمان لائے والا ہے اور وہ یہود و نصاریٰ ہیں جو بعد نزول عیسیٰ علیہ السلام اس زمانے میں ہوں گے تو تمام روئے زمین پر صرف ایک دین ہوگا دین اسلام و بس نقلہ عبد الملا علی القاری فی المرقاة.

ثانیاً:

یہی تفسیر مسند صحیح دوسرے صحابی صلیب الشان ترمذی ان القرآن حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے بھی مروی جن سے صحیح بخاری میں قوں موت منقول ہونے کا مخالف نے ادعا کیا تھا صحیح بخاری وارشاد الساری میں ہے ثم یقول ابو ہریرہ بالاسناد السابق مستدلاً علی نزول عیسیٰ فی آخر الزمان قصديقاً للحديث (واقروا ان شئتم) وان من اهل الکتاب الا لیؤمنن بہ قبل موته ای وان من اهل الکتاب احد الا لیؤمنن بعیسیٰ قبل موت عیسیٰ و هم اهل الکتاب اللدین یکونون فی زمانہ فتكون الملة واحدة وهي ملة الاسلام ولهذا جزم ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فیما رواه ابن جریر من طریق سعید

بن جبیر غنہ باسناد صحیح یعنی اس حدیث کو روایت کر کے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ آخر زمانے میں عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کے نزول پر دیں گے لہذا حدیث کی تصدیق قرآن مجید سے بتانے کے لیے فرماتے تم چاہو تو یہ آیت پڑھو وان من اهل المکتب الا لیومن بالآیہ اس آیت کے معنی یہ ہیں کہ ہر کتابی ضرور ایمان لانے والا ہے۔ عیسیٰ پر ان کی موت سے پہلے اور وہ کتابی ہیں جو اس وقت ان کے زمانے میں ہوں گے تو سارے جہان میں صرف ایک دین اسلام ہوگا اور اسی پر جزم کیا حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے اس حدیث میں جو ان سے ابن جریر نے ان کے شاگرد رشید سعید بن جبیر کے واسطے سے سند صحیح روایت کی۔ اٹھا۔ اور یہی تفسیر امام حسن بصری سے مروی ہوئی کما سیدانی انشاء اللہ تعالیٰ۔

خاتما:

تشریحات کثیرہ ائمہ کرام و مفسرین عظام و علمائے اعلام امام جلال الملوک والدین سیوطی تفسیر جلائین میں فرماتے ہیں۔ انی متوفیک قابضک ورافعک الی من الدنیا من غیر موت یعنی اللہ عزوجل نے عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام سے فرمایا میں تجھے اپنے پاس لے لوں گا اور دنیا سے بغیر موت دے اٹھاؤں گا۔ تفسیر امام ابوالفتح علکری میں ہے اللہ رفع الی السماء ثم یتوفی بعد ذالک عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام آسمان پر اٹھا لیے گئے ہیں اور اس کے بعد وفات دیئے جائیں گے۔

تفسیر سببین و تفسیر فتوحات البیہ میں ہے اللہ رفع الی السماء ثم یتوفی بعد ذالک بعد نزولہ الی الارض و حکمہ بشریعہ محمد بنی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم و آسمان پر اٹھا لیے گئے اور اس کے بعد زمین پر اتر کر شریعت محمدیہ ﷺ پر حکم کر کے وفات پائیں گے۔ امام بغوی تفسیر معجم السنن میں فرماتے ہیں قال الحسن و الکلبی و ابن جریج انی قابضک ورافعک من الدنیا الی من غیر موت بل ذلک یعنی امام

حسن بصری نے کہ اجلہ ائمہ تابعین و صحابہ و امیر المؤمنین مولیٰ علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم سے ہیں اور محمد بن السائب کلبی اور امام عبد الملک بن عبد العزیز بن جریر نے کہ اجلہ و اکابر ائمہ تابعین سے ہیں اور حسب روایت ائمہ تابعین سے ہیں آید کریمہ کی تفسیر کی کہ اسے عیسیٰ میں تجھے اپنی طرف اٹھاؤں گا بغیر اس کے کہ تیرے جسم کو موت لاحق ہو۔ امام فخر الدین رازی تفسیر کبیر میں فرماتے ہیں قد ثبت الدلیل انہ حی وورد الخبر عن النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم انہ سینزل ویقتل الدجال ثم انہ تعالیٰ یتوفاه بعد ذالک ویکل سے ثابت ہو چکا ہے کہ عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام زندہ ہیں اور سید عالم ﷺ سے حدیث آئی ہے کہ وہ عنقریب اتریں گے اور وہاں ٹھہر کر رہیں گے پھر اس کے بعد اللہ عزوجل انہیں وفات دے گا اسی میں ہے التوفی الخذل الشی و الفیا ولما علم اللہ تعالیٰ ان من الناس من یخطر ببالہ ان المدی رفعہ اللہ ہو روحہ لا جسدہ ذکر ہذا الکلام لیدل اللہ علیہ الصلوٰۃ والسلام رفع یتماہم الی السماء بروحہ وجسدہ توفی کہتے ہیں کسی چیز کے پورا کرنے کے لیے جو جبکہ اللہ عزوجل کے حکم میں تھ کہ کچھ لوگوں کو یہ وہم گزرتا ہے کہ عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کی روح آسمان پر گئی نہ کہ بدن اٹھایا گیا کہ جس سے معلوم ہو کہ وہ تمام و کمال مع روح و بدن آسمان پر اٹھا لیے گئے۔ تفسیر عثمانیہ القاضی و کفایہ الراضی المعتمد شہاب الدین انخفاقی میں ہے سبق انہ علی الصلوٰۃ والسلام لم یصلب ولم یمت او پر گزرا کہ عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام نہ سولی دیے گئے نہ انتقال فرمایا۔ امام بدر الدین محمود بنی عمدة القاری شرح صحیح بخاری میں فرماتے ہیں کذا روی عن طریق ابی رجاء عن الحسن قال قبل موت عیسیٰ و اللہ انہ لحي و لکن اذا نزل امنوا بہ اجمعون و ذهب الیہ اکثر اهل العلم یعنی آید کریمہ و ان من اهل المکتب الا یدکی جو تفسیر حضرت سیدہ ابوہریرہ رضی اللہ عنہا نے فرمائی امام حسن بصری سے بطریق ابی رجاء مروی ہوئی کہ انہوں نے فرمایا معنی آیت یہ

ہیں کہ تمام کتابی موت عیسیٰ علیہ السلام سے پہلے ان پر ایمان لانے والے ہیں اور فرمایا خدا کی قسم عیسیٰ علیہ السلام زندہ ہیں اور اکثر اہل علم کا یہی مذہب ہے امام شمس الدین ابو عبد اللہ محمد زہبی نے تجرید الصحابہ اور امام تاج الدین سبکی نے کتاب القواعد اور امام ابن حجر عسقلانی نے اصحاب میں سید عیسیٰ علیہ السلام کو ہمارے نبی اکرم سید عالم ﷺ کے صحابیوں میں شمار کیا کہ وہ شب معراج حضور اقدس ﷺ کے دیدار سے بہرہ مند ہوئے ظاہر ہے کہ ان کی تخصیص اسی پر ہے کہ انہیں یہ دولت قبل طریان موت نصیب ہوئی ورنہ شب معراج حضور کی زیارت کس نے کی ام مہکبی نے اس مضمون کو ایک چیتاں میں اور فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ کی امت سے وہ کونسا جوان ہے جو با اتفاق تمام جہان کے حضرت افضل صحابہ صدیق اکبر و فاضل عظم عثمان غنی و علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہما ہمہ الامین سب سے افضل ہے یعنی سید عیسیٰ علیہ السلام۔ اصحابہ فی تمجید صحابہ میں ہے عیسیٰ المسیح بن مریم الصدیقة رسول اللہ و کلمتہ القاضی الی مریم ذکرہ الذہبی فی التجرید مستدرک علی من قبلہ فقال عیسیٰ بن مریم رسول اللہ رأی النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم لیلة الاسراء فهو نبی و صحابی و هو اخر من يموت من الصحابة و الغزاة القاضی تاج الدین السبکی فی فصدتہ النبی فی او اخر القواعد لہ فقال

من بانفاق جميع الخلق افضل من

خير الصحاب ابی بکر و من عمر

ومن علی و من عثمان و هو فترے

من امة المصطفی المختار من مضر

امام زہبی کی اس عبارت میں یہ بھی تصریح ہے کہ عیسیٰ علیہ السلام ایسے صحابی ہیں جن کو

انقل سب صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے بعد ہوگا یہاں کلمات ائمہ دین و علمائے معتدین کی کثرت اس حد پر نہیں کہ ان کے اعطاء و استیعاب کی طمع ہو سکے اور اہل حق کے لیے اس قدر بھی کافی اور مخالف مصحف کہ اپنی ناقص عقل کے آگے ائمہ کو کچھ نہیں سمجھتے ان کے لیے ہزار دفعہ زانی ہذا اسی قدر پر بس کریں۔

وابقاء:

یہی قول جمہور ہے اور قول جمہوری معتد و منصور ابھی شرح صحیح بخاری شریف سے

گزارا ذہب الیہ اکثر اهل العلم۔

خاصنا:

یہی قول صحیح و مرتج اور قول صحیح کا مقابلہ ساقط و نامعتبر۔ امام قرطبی صاحب ملہم شرح صحیح مسلم پھر علامۃ الوجود امام ابو السعد و تفسیر ارشاد العقل السليم میں فرماتے ہیں المصحیح ان اللہ تعالیٰ رفعہ من غیر وفاة ولا نوم کما قال الحسن وابن زید ہو اختیار الطبری و هو المصحیح عن ابن عباس رضی اللہ عنہما صحیح یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے انہیں زندہ بیدار اٹھایا نہ انکا انتقال ہوا نہ اس وقت سوتے تھے جیسا کہ امام حسن بصری و ابن زید نے تصریح فرمائی اور اسی کو امام طبری نے اختیار کیا اور حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے بھی صحیح روایت یہی ہے عمدۃ القاری شرح صحیح بخاری میں ہے انقل المصحح انہ رفع و هو حی صحیح قول یہ ہے کہ وہ زندہ اٹھا لیے گئے۔

اقول:

یہ تو یاقین ثابت کہ وہ دنیا میں عنقریب نزول فرمانے والے ہیں اور اس کے بعد وفات پنا قطعاً ضرور تو اگر آسمان پر اٹھائے جانے سے پہلے بھی وفات ہوئی تو دوبارہ ان کی موت لازم آئیگی کیونکہ امید کی جائے کہ اللہ عزوجل اپنے ایسے محبوب جمیل ایسے رسول

عظیم و جلیل پر (کہ ان پانچ مرتبین اولوا اعز من صلوات اللہ تعالیٰ وسلامہ علیہم سے ہیں جو باقی تمام انبیاء و مرتبین و خلق اللہ جمعین سے افضل اور زیادہ محبوب رب عزوجل ہیں) کو دوبار مصیبت مرگ بھیجے گا جب حضور پر نور سید یوم النشور ﷺ کا وصال شریف ہوا اور امیر المؤمنین عمر فاروق اعظم رضی اللہ عنہ اس سخت صدمے کی دہشت میں تلوار کھینچ کر کہنے لگے خدا کی قسم رسول اللہ ﷺ نے انتقال نہ فرمایا اور انتقال نہ فرمائے یہاں تک کہ منافقوں کی زبانیں اور ہاتھ پاؤں کاٹیں اور ان کے قتل کا حکم دیں صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نعش اقدس پر حاضر ہوئے جبکہ کر روئے انور پر بوسہ دیا پھر روئے اور عرض کی ہا ہی انت وامی واللہ لا یجمع اللہ علیک مؤمنین اما المومنۃ النبی کعبت علیک فقد منھا میرے ماں باپ حضور پر قربان خدا کی قسم اللہ تعالیٰ حضور پر دو موتیں جمع نہ فرمائے گا وہ جو مقدر تھی ہو چکی ہا ہی انت وامی طبت حیاً و ممیناً والذی نفسی بیدہ لا ینذیک اللہ المومنین ابدالاً میرے ماں باپ حضور پر قربان حضور زندگی میں بھی پاکیزہ اور بعد انتقال بھی پاکیزہ قسم اس کی جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے اللہ تعالیٰ کبھی حضور کو دو موتیں نہ پکھائے گا۔

رواہ البخاری والنسائی وابن ماجہ عن ام المؤمنین الصدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا تو ایسی بات جب تک نص صریح سے ثابت نہ ہو انبیاء اللہ خصوصاً ایسے رسول جلیل کے حق میں ہرگز نہ مانی جائیگی خصوصاً روح اللہ صلی علیہ وسلم جن کی دعائیہ تھی کہ الہی اگر تو یہ پیارہ یعنی چام مرگ کسی سے پھیرنے والا ہے تو مجھ سے پھیر دے بارگاہ عزت میں رسول اللہ کی جو عزت ہے اس پر ایمان لانے والا بیدلیل صریح واضح تصریح کے کیونکر مان سکتا ہے کہ وہ یہ دعا کریں اور رب عزوجل اس کے بدلے ان پر موت پر موت نازل فرمائے یہ ہرگز قابل قبول نہیں انصاف کیجئے تو ایک یہی دلیل ان کے زندہ اٹھالیے جانے پر کافی ودافی ہے و یا اللہ التوفیق۔

تنبیہ دوم اہول:

قرآن مجید سے اتنا ثابت اور مسلمان کا ایمان کہ سیدنا عیسیٰ علیہ السلام یہود و عنود کے مکرو کیود سے بچ کر آسمان پر تشریف لے گئے۔ رہا یہ کہ تشریف لیونے سے پہلے زمین پر ان کی روح قبض کی گئی اور جسم یہیں چھوڑ کر صرف روح آسمان پر اٹھ گئی اس کا آیت میں کہیں ذکر نہیں یہ دعویٰ زائد ہے جو بدعتی ہوشیاریش کرے ورنہ قول بے ثبوت محض مردود ہے مخالف نے جو کچھ ثبوت میں پیش کیا سب یہود ہے وہ یا تو تراشے اس کے اپنے دل کا اختراع ہے یا مطلب سے محض بیکار جس میں مقصود کی ہونچکی نہیں یہ مراد میں غیر نص جو بدعتی کے لیے ہرگز بکار آمد و کافی نہیں۔ سب کا بیان سنئے:

ایک اقتراء:

تو اس کا وہ کہنا ہے کہ سید عالم ﷺ نے ان آیات کی تفسیر میں ثابت فرمادیا کہ عیسیٰ علیہ السلام بعد قبض روح آسمان پر اٹھائے گئے۔

دوسرا اقتراء:

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما پر کہ انہوں نے ایسا فرمایا کہ لکن ہم ابھی ثابت کر آئے کہ ان سے بسند صحیح اس کا خلاف ثابت ہے وہ اسی کے قائل ہیں کہ عیسیٰ علیہ السلام نے ابھی وفات نہ پائی۔ ان کی موت سے پہلے یہود و نصاریٰ ان پر ایمان لائیں گے امام قرطبی سے سنا کہ یہی روایت ابن عباس سے صحیح ہے رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔

تیسرا اقتراء:

صحیح بخاری شریف پر کہ اس میں یہ تفسیر سیدہ لم رضی اللہ عنہا و ابن عباس سے مروی ہے حالانکہ اس میں بروایت حضرت ابن عباس صرف اس قدر ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا انکم محشورون وان ناسا یؤخذ بہم ذات الشمال فاقول كما قال العبد

الصالح و كنت عليهم شهيدا ما دمت فيهم الى قوله العزيز الحكيم يعني تمہارا حشر ہوگا اور کچھ لوگ بائیں طرف یعنی معاذ اللہ جانب بائیں ہجرت کریں گے میں وہ عرض کروں گا جو بندہ صالح عیسیٰ بن مریم نے عرض کیا کہ میں ان پر گواہ تھا جب تک ان میں موجود رہا جب تو نے مجھے وفات دی تو میں ان پر مطلع رہا اور تو ہر چیز پر گواہ ہے اگر تو انہیں عذاب کرے تو وہ تیرے بندے ہیں اور اگر تو انہیں بخش دے تو تو ہی ہے غالب حکمت والا۔

اس حدیث میں مدعی کے اس دعوے کا کہاں پتا ہے کہ آسمان پر جانے سے پہلے وفات ہوئی اور صرف روح اٹھائی گئی۔ اور بیگانہ و بیخدا اس آیت کریمہ فَلَمَّا تَوَفَّيْتَنِي كُنْتُ أَنتَ الرَّقِيبَ عَلَيْهِمْ مَا كَاذِرٌ هِيَ بَهَاں اگر وفات بمعنی موت ہو بھی تو یہ تو روز قیامت کا مکمل ہے رب احقرہ جن جملہ فرماتا ہے يَوْمَ يَجْمَعُ اللَّهُ الرُّسُلَ فَيَقُولُ مَاذَا أُجِبْتُمْ قَالُوا لَا عِلْمَ لَنَا بِأَنَّكَ أَنتَ عَلَّامُ الْغُيُوبِ ۝ اذ قال الله يعيسى ابن مريم اذكر نعمتي عليك اني قولت تعالى را اذ قال الله يعيسى ابن مريم ا انت قلت بلناس اتخذوني وامي الهين من دون الله قال سبحتك ما يكون لي ان اقول ما ليس لي بحق ان كنت قلته فقد علمته تعلم ما في نفسي ولا اعلم ما في نفسك انت علام الغيوب ۝ ما قلت لهم الا ما امرتني به ان اعبدوا الله ربي وربكم وكنت عليهم شهيدا ما دمت فيهم قلما توفيتني كنت انت الرقيب عليهم وانت على كل شيء شهيد ۝ ان نعبدهم فما لهم عبادك وان تغفر لهم فانك انت العزيز الحكيم ۝ قال الله هذا يوم ينفع الصديقين صدقهم في حقهم من جملة فرمائے گا کہ اللہ تعالیٰ رسولوں کو پھر فرمائے گا تمہیں کیا جواب ملا کہ میں نے کچھ خبر نہیں دیکھی تو ہی خوب جانتا ہے سب جھوٹی باتیں جب فرمایا اللہ نے اے عیسیٰ مریم کے بیٹے یا دکر میرے احسان اپنے اوپر (پھر احسانات گناہ کر

فرمایا) اور جب فرمایا اللہ نے اے عیسیٰ مریم کے بیٹے کیا تو نے کہہ دیا تھا لوگوں سے کہ ہذا مجھے اور میری ماں کو دودھا، اللہ کے سوا بولنا پاکی ہے تجھے، مجھے دلائل نہیں کہ وہ کہوں جو مجھے نہیں پہنچتا، اگر میں نے کہا تو تجھے خوب معلوم ہوگا تو جانتا ہے جو میرے جی میں ہے اور میں نہیں جانتا جو تیرے علم میں ہے بیشک تو ہی خوب جانتا ہے سب جھوٹی باتیں میں نے نہ کہا ان سے مگر وہی جس کا تو نے مجھے حکم دیا کہ پوچھو اللہ کو جو ملک ہے میرا اور تمہارا اور میں ان پر گواہ تھا جب تک میں ان میں تھا جب تو نے مجھے وفات دی تو میں ان پر مطلع رہا اور تو ہر چیز پر گواہ ہے اگر تو انہیں عذاب کرے تو وہ تیرے بندے ہیں اور اگر تو انہیں بخش دے تو بیشک تو ہی غالب حکمت والا ہے فرمایا اللہ نے یہ دن ہے جس میں نفع دے گا جہنم کو ان کا حق۔ اول سے آخر تک یہ ساری گفتگو روز قیامت کی ہے کس نے کہا کہ عیسیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات پائیں گے ہی نہیں کہ روز قیامت بھی اپنی وفات کا ذکر نہ کر سکیں شاید جاہل یہاں قال اللہ اور قال سبحنک میں ماضی کے صیغہ دیکھ کر سمجھا کہ یہ تو گزری ہوئی باتیں ہیں اور قیامت کا دن ابھی نہ گزرا حالانکہ وہ نہیں جانتا کہ کلام فصیح میں آنندہ بات کو جو یقینی ہونے والی ہے ہزار جگہ ماضی کے صیغہ سے تعبیر کرتے ہیں یعنی وہ ایسی یقینی الوقوع ہے کہ گویا واقع ہوئی قرآن مجید میں بکثرت ایسے محاورات ہیں سورہ اعراف میں دیکھئے رَوَّادِيْ اَصْحٰبِ الْجَنَّةِ اَصْحٰبِ النَّارِ جنتیوں نے دوزخیوں کو پکارا کہ ہم نے تو پائیا جو وعدہ دیا ہمیں ہمارے رب نے سچا کیا تم نے بھی پاپا جو تمہیں وعدہ دیا تھا سچا قالوا نعم وہ بولے ہاں فَاذِّنْ فُوْدَيْنِمْ يَنْبَغِيْهِمْ تَوْدَاكِيْ اِنْ مِّنْ اِيَّكَ نَادِيْ نَادِيْ نَادِيْ نَادِيْ اَصْحٰبِ الْجَنَّةِ اَنْ سَلِّمْ عَلَيْكُمْ اَعْرَافُ وَالے پکارے جنت والوں کو سلام تم پر و نادى اصحاب الاعراف رجاء لا يغفر لهم يسئلمهم اور اعراف والے پکارے دوزخیوں کو ان کی علامت سے پہچان کر و نادى اصحاب النار اصحاب الجنة

اور دوزخی پکارے جنتیوں کو کہ ہمیں اپنے پتی وغیرہ سے کچھ دو قالوا اِنَّ اللہَ حَرَّمَ مَقْصُصًا عَلٰی الْکَافِرِیْنَ اے اللہ نے یہ نعمتیں کافروں پر حرام کی ہیں۔ اسی طرح سورۃ صافات میں وَاقْبَلْ بَعْضُهُمْ عَلٰی بَعْضٍ نِّسَاءً لَّوْنًا یَاۤتِیۡتُ اُور سورۃ تہ میں قَالُوا اٰتٰنَا اٰتٰنَکُمْ لَا مَرْحَبَہَ بِکُمْ سَ اِنَّ ذٰلِکَ لِحَقٌّ تَعَاۤیِشُ اَہْلِ النَّارِ اَنۡکَ دُوْرُخٍ مِّنۡ دُوْرِیْنِو کا باجمہ مجاز اور سورۃ زمر میں وَنُفِخَ فِی الصُّوْرِ فَطَعِقَ مَنۡ فِی السَّمٰوٰتِ وَمَنۡ فِی الْاَرْضِ اَلَّا مَنۡ شَآءَ اللہ سے وَقَالُوا الْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیۡ صَدَقْنَا اَلَا یَسْتَبۡتَغِیۡنَ اَنۡ یَّکُوْنُوْا کَمِیۡمَۃٍ مِّنۡ اَمۡرِیۡنِو اور قیامت ماضی میں ارشاد ہوئے ہیں اور خود اسی آیت میں دیکھئے جس بن تمیم کرے گا اللہ رسولوں کو پھر فرمائے گا تم نے کیا جواب پایا ہوئے ہمیں کچھ علم نہیں۔ یہاں بھی انکا جواب بعینہ ماضی ارشاد فرمایا اور کافی و نامثبت آیت کریمہ اذ قَالِ اللّٰہُ یَغِیۡثُیۡ اٰیَہِیۡ مُتَوَفِّیۡکَ وَرَافِعُکَ اِلَیَّ وَمُطَهِّرُکَ مِّنَ الَّذِیۡنَ کُفَرُوْۤا سے استدلال جس میں ارشاد ہوتا ہے کہ جب فرمایا اللہ نے اے مہی میں تجھے وفات دینے والا اور اپنی طرف انجا لینے والا اور کافروں سے دور کر دینے والا ہوں۔

1591

حرف و اتر تیب کے لیے نہیں کہ اس میں جو پہلے مذکور ہوا اس کا پہلے ہی واقع ہونا ضرور ہوگا آیت سے صرف اتنا سمجھا گیا کہ وفات و رفع و تقبیر سب کچھ ہوئے والے ہیں اور یہ بلاشبہ حق ہے یہ کہاں سے مفہوم ہوا کہ رفع سے پہلے وفات ہوئے گی۔ تفسیر امام عسکری میں ہے مَتَوَفَّيْكَ وَرَفَعَكَ اِلٰى كَلَامَا هُمَا لِلْمُسْتَقْبَلِ وَالْمُسْتَقْبِلِ وَالْمُسْتَقْبِلِ وَمَتَوَفَّيْكَ لَانَّهُ رَفَعَ اِلَى السَّمَاءِ ثُمَّ يَتَوَلَّى بَعْدَ ذَلِكَ (یعنی دونوں کلمے مستقبل کیلئے ہیں اور ارفع اور متوفیک یعنی تمہیں اپنی طرف اٹھانوں کا اور تمہیں وفات دوں گا اس لئے کہ تمہیں آسمان کی طرف اٹھایا گیا پھر اس کے بعد ان کی وفات ہوگی۔ فاروقی)

تفسیر سمیعین تفسیر جہل تفسیر مدارک تفسیر کشاف و تفسیر بیضاوی و تفسیر ارشاد عقل میں ہے
واللفظ للنسفی او صیبتک فی وقتک بعد النزول من السماء ورافعک
الان اذا لو ان لا یوجب الترتیب (یعنی یہ الفاظ امام ترمذی کے ہیں) یا تمہیں موت دلوں گا
تمہاری موت کے وقت میں آسمان سے اترنے کے بعد اور اس وقت میں تمہیں
اٹھالیتا ہوں اس لئے کہ وافر ترتیب کو واجب نہیں کرتا۔ فاروقی) تفسیر کبیر میں الایۃ تدل
علی اللہ تعالیٰ یفعل بہ هذه الافعال فاعلم کیف یفعل و معنی یفعل فاعلم مرید موقوف
علی الدلیل وقد ثبت الدلیل انہ حی۔ (یعنی آیت کریمہ اس بات پر دلالت کرتی ہے کہ
اللہ تعالیٰ اس کے ذریعے یہ افعال کرتا ہے تو رہا یہ کہ کس طرح کرتا ہے اور کب کرتا ہے تو یہ معاملہ
دلیل پر موقوف ہے اور دلیل اس بات پر قائم ہو چکی کہ وہ زندہ ہیں۔ فاروقی)

كافيا

توفی خواہ خواہ معنی موت میں نص نہیں، توفی کہتے ہیں تسلیم و قبض اور پورا
لے لینے کو تفسیر کبیر کی عبارت اور گزری کہ معنی یہ ہیں کہ مع جسم و روح تمام و کمال اٹھالیں گا
تفسیر جلالین سے گزرا متوفیک قابضک و رافعک من غیر موت۔ معالہ
السنزیل سے گزرا کہ حسن کلبی و ابن جریر نے کہا انی قابضک و رافعک من غیر
موت بدلک اسی میں ہے علیٰ هذا فی التوفی تاویلان احدهما انی رافعک
اللی و افیہا لم یبالوا عنک شیئاً من قولہم توفیت من کذا و کذا واستوفیتہ اذا
احلہتہ تاماً والاخر انی متسلمک من قولہم توفیت منہ کذا ای تسلمتہ (یعنی
اس بناء پر "توفی" کی دو تاویلیں ہیں ان میں سے ایک یہ کہ "میں تم کو مکمل سلامتی کے ساتھ
اٹھالوں گا تو لوگ تمہارا کچھ نہ بگاڑ پائیں گے"۔ (جیسے) امل زبان کا قول "میں نے اسے ایسے
ایسے لے لیا جب کہ اسکو پورا پورا لے لے" اور دوسری تاویل یہ ہے کہ "میں نے اس چیز کو ان

سے حاصل کر لیا۔" فاروقی) کشف و انوار المتزلی و تفسیر ابی اسود و تفسیر منی میں ہے او
قابضک من الارض من توفیت مالی (یعنی میں تجھے زمین سے اچک لوں گا
(جیسے) ازل زبان کا قول میرا مال اچک لیا گیا۔ فاروقی) غفر لی علی ایضا وی میں ہے
ولذا فسر التوفی بوفعه واحده من الارض کما یقال توفیت المال اذا
قبضته (یعنی اسلئے "توفی" کی تفسیر "زمین سے اٹھائے جانے سے" کی جیسے کہا جائے کہ
"میرا مال فوت ہو گیا جب اسے لے لیا جائے۔ فاروقی)

ثالثاً:

توفی بمعنی - متید کے اجل ہے یعنی تمہیں تہہ ری عمر کا مل تک پہنچاؤں گا اور ان
کافروں کے قتل سے بچاؤں گا ان کا ارادہ پورا نہ ہوگا تم اپنی عمر مقرر رکھ کر اپنی موت
انتقال کرو گے تفسیر عین و تفسیر ممل و تفسیر مدارک و تفسیر کشف و تفسیر ایضا وی و تفسیر ارشاد میں
ہے انہی مستوفی اجلک و مؤخرک و عاصمک من ان یقتلک الکفار
الی ان تموت حتف انفک (یعنی میں پورا کروں گا تمہاری اجل کو اور تمہیں مؤخر کروں
گا اور میں تمہیں محفوظ رکھوں گا کفار کے قتل کرنے سے یہاں تک کہ تم اپنی طبعی موت پاؤ۔
فاروقی) تفسیر کبیر میں ہے ای متعم عمرک فحینئذ الوفاک فلا اترکھم
حتی یقتلوک و هذا تاویل حسن (یعنی میں تمہاری عمر کو مکمل کروں گا تو اس وقت
تمہیں وفات دوں گا میں نہیں چھوڑوں گا ان کے لئے وہ کہ تمہیں قتل کر دیں۔ اور یہ تاویل
اچھی ہے۔ فاروقی)

رابعاً:

وفات بمعنی خواب خود قرآن ظہیر میں موجود فان اللہ تعالیٰ و هو الیدئ یتو فکھم
بالکلی اللہ ہے جو تمہیں وفات دیتا ہے رات میں یعنی سلا تا ہے وقال اللہ تعالیٰ یتو فکی

الا نفس حیون موتہا والی لم تلمت فی منا مہا اللہ تعالیٰ وفات دیتا ہے جانوں کو
ان کی موت کے وقت اور جو نہ مرے انہیں ان کے سوتے میں۔ تو معنی یہ ہوئے کہ میں
تمہیں سلاؤں گا اور سوتے میں آسمان پر اٹھاؤں گا کہ اٹھائے جانے میں وہشت نہ لاحق ہو
یہی قول امام ربیع بن انس کا ہے معالم المتزلی میں ہے قال الربیع بن انس المراد
بالتوفی النوم وکان عیسیٰ قد نام فوفعه اللہ تعالیٰ الی السماء ومعناه الی
میسک ورافعک الی (یعنی ربیع بن انس نے کہا توفی سے مراد نوم ہے کہ عیسیٰ علیہ السلام
سوتے رہے تھے تو اللہ نے انہیں آسمان پر اٹھالیا اور اس کا معنی یہ ہے کہ میں تمہیں سلاؤں گا
اور تمہیں اپنی طرف اٹھاؤں گا۔ فاروقی) مدارک میں ہے او متوفی نفسک بالنوم
ورافعک وانت نائم حتی لا یلحقک خوف ونسیتفظ وانت فی السماء
امن مقرب (یعنی میں تمہیں لے لوں گا سوتے میں اور تمہیں اٹھاؤں گا اس حال میں کہ تم
سورہ ہو گے تاکہ تمہیں خوف نہ ہو اور تم بیدار ہو اس حالت میں کہ آسمان میں مامون اور
مقرب ہو۔ فاروقی) کشف و انوار و ارشاد میں ہے او متوفیک نالما اذ روی اللہ
وہع نالما (یعنی میں تمہیں خواب میں لے لوں گا اس لئے کہ مروی ہے کہ عیسیٰ علیہ السلام
سوتے میں اٹھائے گئے۔ فاروقی) اور ان کے سوا آیت میں اور بھی بعض وجوہ کلمات علماء
میں مذکور تو وفات کو بمعنی موت لینا اور اسے قبل از رفع ٹھہرا دینا مضی بے دلیل ہے جس کا
آیت میں اصلاً پتہ نہیں۔

اقول:

بلکہ اگر خدا انصاف دے تو آیت تو اس معنوم مخالف کا رد فرما رہی ہے ان کلمات
کریمہ میں اپنے بندے عیسیٰ روح اللہ علیہ السلام کو تین بشارتیں تھیں ۱۔ فتو فیک،
۲۔ ورافعک، ۳۔ فطہرک اگر معنی آیت یہی ہوں کہ میں تمہیں موت دوں گا اور بعد

موت تمہاری روح کو آسمان پر اٹھا لوں گا تو اس میں سوا اس کے کہ انہیں موت کا پیغام دیا گیا اور کوئی بشارت تزلزلہ ہے مرنے کے بعد ہر مسلمان کی روح آسمان پر بلند ہوتی اور کافروں سے نجات پاتی ہے قال اللہ تعالیٰ اِنَّ الدِّیْنِ مَعْدُوًّا بَانِیْنَا وَاسْتَجْبَرُوْا عَلَیْهَا لَا تُفْخِخْ لَیْھُمْ اَبْوَابُ السَّمٰوٰتِ فیکل جن لوگوں نے ہماری آیتیں جھٹلائیں اور ان سے تکبر کیا ان کے لیے نہ کھولے جائیں گے دروازے آسمان کے۔ تو کافر کی روح آسمان پر نہیں جاتی بلکہ عذابِ جہنم میں لے کر جاتے ہیں وہ اپنے آسمان بند کر لیے جاتے ہیں کہ یہاں اس ناپاک روح کی جگہ نہیں بخلاف مومن کی روح بلند ہوتی اور زیر عرش اپنے رب میں رہا گوچر کرتی ہے تو کچلی ہاتھیں ہر مسلمان کی روح کو صلا۔

آیت میں صرف خبر موت رہ گئی اور ہمارے طور پر ہر ایک پرستِ عظیمہ مسئلہ ہے کہ میں تمہیں عمر کامل تک پہنچاؤں گا یہ کافر قتل نہ کر سکیں گے اور جیتے ہی آسمان پر اٹھ لوں گا اور کافروں سے ایسا دور و پاک کر دوں گا کہ ہر بھڑکی کافر کو تم پر اصلاً دسترس نہ ہوگی جب دوبارہ دنیا میں آئے گے یہ جو تمہیں قتل کرنا چاہتے ہیں تم خود انہیں قتل کرو گے اور انہیں کو نہیں بلکہ تمام کافروں سے سارے جہان کو پاک کر دو گے کہ ایک دین حق تمہارے نبی محمد ﷺ کا ہوگا اور تم تمام عالم میں اس کے مرجع و ماویٰ معبد شروع کلام میں فرمایا ہے وَمَنْکُرُوْا وَمَنْکُرَ اللّٰہِ وَاللّٰہُ خَیْرُ الْمَکْرُوْنِ ۝ اِنَّ اللّٰہَ یُعِیْسِ الْاَبْنٰی فَمَنْکَرٌ اَلٰیْہِمْ یَہٰ اَشْرَآءُ ہوتا ہے کہ کافروں نے عیسیٰ کے ساتھ کر کیا انہیں قتل کرنا چاہا اور اللہ جس نے انہیں ان کے مکر کا بدلہ دیا کہ ان کا کمرالہ انہیں پر پڑا جب فرمایا اللہ تعالیٰ نے اے عیسیٰ میں تیرے ساتھ یہ یہ باتیں کرنے والا ہوں۔

انصاف کیجئے اگر کچھ دشمن کسی بادشاہ ذوال اقتدار کے محبوب کو قتل کرنا چاہتے ہوں اور وہ اسے بچائے تو بچانے کے معنی یہ ہوں گے کہ اسے سلامت نکال لیجائے اور ان کا چاہا

نہ ہونے پائے یا یہ کہ ان کے قتل سے یوں محفوظ رکھے کہ خود موت دیدے ان کی مراد تو یوں بھی برآئی آخر جو کسی کا قتل چاہے اس کی غرض یہی ہوتی ہے کہ جان سے جائے وہ حاصل ہو گیا ان کے ہاتھوں نہ کسی اللہ کے ہاتھ سے کسی بخلاف اس کے کہ انہیں ان کے قادر ذوالجلال والا کرام نے زندہ اپنے پاس اٹھالیا کہ انہیں پھر بھیج کر ان خلیفوں کی شرارتیں انہیں کے دست مبارک سے نیست و نابود کرائے تو یہ سچا بدلہ ان ملعونوں کے مکر کا ہے واللہ خَیْرُ الْمَکْرُوْنِ ۝ ہلکذا ینبغی النحیفی واللہ ولی النحیفی۔ (یعنی اللہ بہتر خلیفہ تدبیر کرنے والا ہے ایسی تحقیق ہونی چاہئے اور اللہ ہی توفیق دینے والا ہے۔ فاروقی)

مسلمانوں و مکرموں کا ظلم قابل غور ہے ہم سے تو محض بے ضابطہ و جبروتی تھانے تھے کہ ثبوت حیات صرف قرآن سے روا ہے بھی قطعاً الدالۃ بوحیدیت ہو بھی تو خاص گنج بن بری کی ہو حالانکہ ازروئے قواعد علمیہ ہمارے ذمے ثبوت دینا ہی نہ تھا ہماری تقریرات سے روشن ہو چکا کہ مسئلے میں مخالفین مدعی ہیں اور بار ثبوت ذمہ مدعی ہوتا ہے تو ایک تو ان مطالبہ اور وہ بھی ایسی تنگ قیدوں سے جو عقلاً و نقلاً کسی طرح لازم نہیں اور جب خود ان مدعی صاحبوں کو ثبوت دینے کی نوبت آئی تو وہ گھس گھس کرے کہ رسول اللہ ﷺ پر افتراء حضرت عہد اللہ بن عباس پر افتراء صحیح بخاری شریف پر افتراء محض بیگانہ و اجنبی سے استناد قرآن پر بس نہ قطعیت کی ہوں اور کیا نا انصافی کے سر پر سیٹنگ ہوتے ہیں ولا حول ولا قوۃ الا باللہ العلیٰ العظیم

قتیبہ سوم

ان نئے فیشن کے مسیحوں کا بچے مسیح رسول اللہ و کھت اللہ علیہ کی نسبت یہ سوال کہ اس دوبارہ رجوع میں وہ نبی نہ رہ گئے اور وہ نبوت یا رسالت سے خود مستغنی ہوں گے یا ان کو خدا نے تعالیٰ اس عہد کا جلیب سے معزول کر کے امتی بنوے گا اگر ازراہ نادانی ہے تو

محض سفاہت و جہالت و در نہ صریح شرارت و ظلمات۔ حاشا کہ نہ وہ خود مستغنی ہوں گے نہ کوئی نیا نبوت سے استعفا دیتا ہے نہ اللہ عزوجل انہیں معزول فرمائے گا نہ کوئی نیا معزول کیا جاتا ہے و ضرور اللہ تعالیٰ کے نبی ہیں اور ہمیشہ نبی رہینگے اور ضرور محمد رسول اللہ ﷺ کے امتی ہیں اور ہمیشہ امتی رہینگے یہ سلفی اپنی حماقت سے نبی ہونے اور محمد رسول اللہ ﷺ کے امتی ہونے میں باہم منافات سمجھا یہ اس کی جہالت اور محمد رسول اللہ ﷺ کی قدر و رفع سے غفلت ہے وہ نہیں جانتا کہ ایک علی روح اللہ علیہ الصلوٰۃ والسلام پر موقوف نہیں ابراہیم خلیل اللہ و موسیٰ کلیم اللہ و نوح علیہ السلام صلی اللہ علیہ وسلم و تمام انبیاء اللہ علیہم السلام سب کے سب ہمارے نبی اکرم سید عالم ﷺ کے امتی ہیں حضور کا نام پاک نبی الانبیاء ہے۔ حدیث میں ہے حضور نبی الانبیاء ﷺ فرماتے ہیں لو کان موسیٰ حیاً ما وسعد الا اتباعی اگر موسیٰ زندہ ہوتے انہیں میری پیروی کے سوا کچھ گنجائش نہ ہوتی روا احمد و الترمذی فی الشعب عن جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما (یعنی احمد و الترمذی نے شعب الایمان میں حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما سے روایت کیا۔ فاروقی) اور فرماتے ہیں ﷺ والذي نفس محمد بيده لو بدلكم موسى فاتبعتموه وتركنتموني لضللتكم عن سواء السبيل ولو كان حيا وادرك نبوتي لاتبعتني قسمي اس کی جس کے قبضہ قدرت میں محمد ﷺ کی جان پاک ہے اگر موسیٰ تمہارے لیے ظاہر ہوں اور تم مجھے چھوڑ کر ان کی پیروی کرو تو سیدھی راہ سے بہک جاؤ گے اور اگر وہ زندہ ہوتے اور میری نبوت کا زمانہ نہ پاتے تو ضرور میرا اتباع کرتے۔ اس وقت تو رات شریف کا ذکر تھا لہذا موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کا نام لیا ورنہ انہیں کی تخصیص نہیں سب انبیاء کے لیے یہی حکم ہے۔ یہ سلفی قرآن مجید کا تو نام لیتے اور حدیثوں سے منکر ہو کر فریب دہی عوام کے لیے صرف اسی سے استناد کا پیرا مودیتے ہیں مگر اس قدر قرآن کی انہیں ہوا بھی نہ لگی یہ منہ اور قرآن کا نام اگر قرآن عظیم کبھی نہ بھی ہوتا تو ایسے بیہودہ سوال کا منہ نہ

پڑتا۔ اللہ عزوجل قرآن عظیم میں فرماتا ہے وَإِذْ أَخَذَ اللَّهُ مِيثَاقَ النَّبِيِّينَ لَمَا آتَيْتُكُمْ مِنْ كِتَابٍ وَحِكْمَةٍ ثُمَّ جَاءَكُمْ رَسُولٌ مُصَدِّقٌ لِمَا مَعَكُمْ لَتُؤْمِنُنَّ بِهِ وَلَتَنْصُرُنَّهُ قَالَ أَأَقْرَضُكُمْ وَعَلَىٰ ذَٰلِكُمْ أَصْرُكُمْ قَالُوا أَتَقْرَضُنَا قَالَ فَاشْهَدُوا وَإِنَّا مَعَكُمْ مِنَ الشَّاهِدِينَ ۝ فَمَنْ تَوَلَّىٰ بَعْدَ ذَٰلِكَ فَأُولَٰئِكَ هُمُ الْفَاسِقُونَ ۝ اور یاد کر جب اللہ نے عبد لیا سب پیغمبروں سے جب میں تمہیں کتاب و حکمت عطا کروں پھر آئے تمہارے پاس ایک رسول تصدیق فرماتا ہوا اس کتاب کی جو تمہارے ساتھ ہے تو تم ضرور ضرور اس پر ایمان لانا اور ضرور ضرور اس کی مدد کرنا اللہ تعالیٰ نے فرمایا اے پیغمبر و کیا تم نے اس بات کا اقرار کیا اور اس عہد پر میرا قہ لیا سب نے عرض کی ہم نے اقرار کیا فرمایا تو آئیں میں ایک دوسرے پر گواہ ہو جاؤ اور میں خود تمہارے ساتھ اس عہد کو گواہوں تو جو اس کے بعد پھر جائے تو وہی لوگ بے حکم ہیں۔

کیوں قرآن کا نام لینے والا کیا یہ آیتیں قرآن میں نہ تھیں کیا اللہ عزوجل نے اس سخت تاکید شدید کے ساتھ سب انبیاء و مرسلین علیہم السلام و انہم سے محمد رسول اللہ ﷺ پر ایمان لانے کا عہد نہ لیا۔ کیا اس عہد سے ان سب کو محمد رسول اللہ ﷺ کا امتی نہ بنا دیا کیا اس عہد لیتے وقت انہوں نے نبوت سے استعفا کیا یا اللہ عزوجل نے انہیں معزول کر کے امتی کر دیا؟ اے غیور! اس عہد عظیم پر حضرت روح اللہ علیہ الصلوٰۃ والسلام اتریں گے اور باوصف نبوت و رسالت محمد رسول اللہ ﷺ کے امتی و ناصرین ہو کر رہینگے۔

آسمان نسبت بعرش آدم فردو اگر چہ بس عالیست پیش خاک تو دو اس آید کریمہ کا نفس جانفزا ایمان اگر دیکھنا چاہو تو سیدنا ابوالدھخنہ رضی اللہ عنہ کی کتاب مستطاب "تجلی الیقین بان نبینا مسید المرسلین" مطالعہ کرو اور ہمارے نبی اکرم سید عالم ﷺ کے نبی الانبیاء علیہم السلام کی مدد سے ایمان لادو۔

گھر چہ شیریں دہن بادشاہ اندولے اولیٰ ایمان جہان مست کہ خاتمہ اوست
 رہا اس کا سوال کہ کس وقت آسمان سے رجوع کریں گے اس کا جواب وہی ہے
 کہ ما المسؤول عنها جاعلہم من السائل اتنا فیہی ہے کہ وہ مبارک وقت بہت قریب
 آ پہنچا ہے کہ وہ آفتاب ہدایت و کمال افق رحمت و جمال و قہر و جلال سے طلوع فرما کر اس
 زمین تیرہ و تار پر چلے فرمائے اور ایک جھلک میں تمام کفر بدعت نصرانیت یہودیت شرک
 کوسیت نیچریت قادیانیت رنص و خروج و غیر ہا اقسام منکرات سب کا سویرا کر دے تمام
 جہان میں ایک دین اسلام ہو اور دین اسلام میں صرف ایک مذہب اہلسنت باقی سب بدعت
 واللہ الحجۃ السامیہ محمد تعین وقت کہ آج سے کتنے سال کتنے ماہ باقی ہیں نہ ہمیں بتائی
 گئی نہ ہم جان سکتے ہیں جس طرح قیامت کے آنے پر ہمارا ایمان ہے اور اس کا وقت معلوم
 نہیں۔

تنبیہ چہارم:

مسماؤ اللہ عزوجل نے انسان کو جامع صفات ملکی و بیکہ و عیطانی بنایا ہے جسے وہ
 ہدایت فرمائے صفات ملکی ظہور کرتے اور اسے بعض یا کل مذہب سے افضل کر دیتے ہیں کہ
 عبدی المؤمن احب الی من بعض ملئکتی (یعنی میرا مؤمن بندہ مجھے فرشتوں
 سے زیادہ محبوب ہے۔ فاروقی) شریعت ان کی شعار ہوتی ہے اور تقویٰ ان کا وہار کہ لا
 یغضون اللہ ما امرہم ویفعلون مایؤمرون O تواضع و فروتنی ان کی شان جلی اور تکبر
 و تعلی سے تنفر کلی کہ ان الملئکۃ لتضع اجسہا لطالب العلم (یعنی بیٹھ کر فرشتے
 غالب علم کیسے اپنے پروں کو بچھ دیتے ہیں۔ فاروقی) اور جس نے صفات بیکہ کی طرف
 رجوع کی بہائم دار لیل و نہا وطن و فرج کا خادم ثور اور قمر شہادت کا اسیر و گرفتار کہ اولئک
 کالانعام بل هم اضل اور جس پر صفات شیطانہ غالب آئیں تکبر و ترفع اس کا دین و

آئین کہ آئینہ و استغفر و کان من الکھولین O یہ ہر وقت طلب جاء و شہرت میں مبتلا
 رہتے ہیں کہ کسی طرح وہ بات نکالتے جس سے آسمان تعلی پر ٹوٹی اچھالے دور دور نام مشہور
 ہو خاص و عام میں ذکر مذکور ہو اپنا گروہ الگ بنائیں وہ ہمارا غلام ہم اس کے امام کہل گئے ان
 میں جن کی ہمت پوری ترقی کرتی ہے وہ انا ربکم الاعلیٰ بولتے اور دعویٰ خدا کی
 دکان کھولتے ہیں جیسے گھرے ہوؤں میں فرعون و نمرود و غیرہ تادم و دور آئے والو میں مسج
 قادیانی کے سوا ایک اور مسیح خرقشیں یعنی و جال لعین اور جو ان سے کم درجہ ہمت رکھتے ہیں
 کذاب یہ مد و کذاب ثقیف و غیرہ خبیثوں کی طرح ادعائی و رسالت و نبوت پر چھکتے ہیں اور
 گھٹ کی ہمت والے کوئی مہدی موعود بتاتے کہ کوئی غوث زمان کوئی مجتہد وقت کوئی چاہیں
 و چن ہندوستان جس میں مدتوں سے اسلام بے سروار ہے اور دین بے یار و نفس امارہ کی
 آزادیاں کھلے ہندوں رہنے کی شادیاں یہاں رنگ نہ لائیں تو کہاں ہزاروں مجتہد سیکڑوں
 ریکر مزم (Reformer) مفتنان تہذیب مشرعان نیچر کتنے ہی مہدی کتنے مذہب گر
 حشرات الارض کی طرح نکل پڑے اور خدا کی شان بھدنی من یشتا و یصل من
 یشتا جو کوئی کیسے ہی کھلے باطل صریح جھوٹ کا نشان باندھ کر آگے بڑھا کچھ عقل کے
 اندھے قسمت کے اوندھے اس کے پیچھے بولے آخر یہی آدمی تھے جو فرعون کو چھوڑ کر تے
 یہی آدمی ہوں گے جو جہاں کا ساتھ دیں گے ان صدیوں کے دورے میں مہدی تو کتنے ہی
 اٹکے اور زمین کا بیٹہ ہوئے سنا جاتا ہے ایک صاحب کو پارچ پانی کے زور میں غنی اور غنی کی
 سوچھی کہ مہدی بننا پرانا ہو گیا اور نرا امتی بننے میں لطف ہی کیا لا عسیلی موعود نہیں اور ادعائی
 الہام کی بنیاد پر نبوت کی دیوار چنیں اور ادھر عیسائیوں کا زمانہ بنا ہوا ہے اگر کہیں حبیب کے
 صدقے میں نصیب جا گا اور ان کی سمجھ میں آ گیا جب تو جنگل میں منگل ہے سولی کے دن
 گئے برے کی شادی کا دنگل ہے یورپ و امریکا و برہما و اندیا سب تخت اپنے ہی ہیں اپنے ہی

بندے خداوند تاج و شہی میں پاؤں میں چاند تارے کا جو تاسر پر سورج کا تاج ہوگا باپ کو جیتے جی معزول کر کے بیٹے کا راج ہوگا اور ایسا نہ بھی ہوا تو چند گنا نیک کے پورے عقل کے اندھے تو کہیں گئے ہی نہیں ہوں بھی اپنا ایک گروہ الگ تیار شہرت حاصل سرداری برقرار اس خیال کے جمائے کو جہاں ہزاروں گل کھلائے صد ہا جل کھیلے وہاں ایک ہکا سناچ یہ بھی چلے کہ سیدنا عیسیٰ علیہ السلام علیہ السلام تو مر بھی گئے اب وہ کیا خاک اتریں گے اور کیا کریں دھریٹے جو کچھ ہیں ہمیں ذات شریف ہیں ہمیں آخری امید گاہ حنیف ہیں ہمیں قاتل خنزیر ہمیں قاطع یزید ہمیں کاسر صلیب ہمیں مسیح موعود گویا انہیں کی ماں کنواری انہیں کا باپ معدوم احادیث متواترہ میں انہیں کے آنے کی وجہ مل کر یہ ان کی غری خام ہوں ہے اور حیات و موت عیسوی میں ان کی گفتگو و بحث ہم پوچھتے ہیں موت عیسوی منافی نزول ہے یا نہیں اگر نہیں اور بیٹک نہیں جیسا کہ ہم مقدمہ خامہ میں روشن کر آئے جب تو اس دعوے سے تمہیں کیا نفع ملے اور احادیث نزول کو اپنے اوپر ڈھالنے سے کیا کام چلا اور اگر بالفرض منافی جائیے تو یقیناً لازم کہ موت سے انکار کیجئے حیات ثابت مائیے کہ اگر موت ہوتی تو نزول نہ ہوتا مگر نزول یقینی کہ مصطفیٰ ﷺ کے ارشادات متواترہ اس کی ویس قطعی مسلمان ہرگز کسی فریب و ہندہ کی بناوٹ مان کر اپنے رسول کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ارشادات کو معاذ اللہ لٹھ و باطل جاننے والے نہیں جو کوئی ان کے خلاف کہے اگرچہ زمین سے آسمان تک اڑے مسلمان اس کا ناپاک قول بدتر از نزول اسی کے منہ پر مار کر الگ ہو جائیں گے اور مصطفیٰ ﷺ کے دامن پاک سے لپٹ جائیں گے اللہ تعالیٰ ان کا دامن نہ چھڑائے دنیا نہ آخرت میں آمین آمین بجاہ عندک یا ارحم الراحمین۔

اور بغرض باطل یہ سب کچھ سہی پھر آخر تمہاری مسیحیت کی نگر ثابت ہوئی ثبوت دو اور اپنے دعوے کی غیرت کی آن ہے تو صرف قرآن سے دو۔ وہ دیکھو قرآن کی بارگاہ سے

محروم پھرتے ہوا چھو وہاں نہ ملا حدیث سے دو۔ وہ دیکھو حدیث کی درگاہ سے غائب و خاسر پلٹتے ہو خیر یہاں بھی ٹھکانہ لگا تو کسی صحابی کا ارشاد کسی تابعی ہی کا اثر کسی امام ہی کا قول کچھ تو پیش کرو کہ احادیث متواترہ میں مصطفیٰ ﷺ نے جو نزول عیسیٰ کی بشارت دی ہے اس سے مراد کوئی ہندی پنجابی ہے جہاں جہاں ابن مریم ارشاد ہے وہاں کسی پنجابین کا بچہ مخلص زادہ مراد ہے اور جب ایسے بدیہی اہلظان دعووں کا کہیں سے ثبوت نہ دے سکو ہر طرف سے ناامید ہر طرح سے باطل تو عوام کو چھٹنے اور چیتنے سے بدلنے اور تر پھٹے نکلنے اور اٹنے اچھٹنے سے کیا حاصل حضرت مسیح موعود و روح سے بعد انتقال گئے یا جیتے جاتے تمہیں کیا نفع اور تم پر سے اذیت بے ثبوتی کیونکر دفع تمہارا مطلب ہر طرح مفتوق و تمہارا ادعا ہر طرح مردود پھر اس بے معنی بحث کو چھیڑ کر کیا سنبھالو گے اور عیسیٰ کی وفات سے مغل کو مرسل پنجابین کو مریم نطفے و کھرازل کو اکرم بیای کو کنواری ادخال کو دم کیونکر بنالو گے یا ٹھنڈی دھوپ کو طرف کہ مقدمہ دلشور راجہ میں گزرے ان تمام جہالات فاحشہ کے رو میں کافی دوانی ہیں واللہ الحمد۔

تنبیہ پنجم:

بغرض باطل یہ بھی سہی کہ نزول عیسیٰ سے مراد کسی مہاشل عیسیٰ کا ظہور ہے مگر مصطفیٰ ﷺ نے صرف اتنا ہی تو ارشاد نہ فرمایا کہ نزول عیسیٰ ہوگا بلکہ اس سے پہلے بہت وقائع ارشاد ہوئے ہیں کہ جب یہ واقع ہو لیں گے اس کے بعد نزول ہوگا اس کے مقارن بہت احوال و اوصاف بتائے گئے ہیں کہ اس طور پر اتریں گے یہ کیفیت ہوگی اس کے لاحق بہت حوادث و کوائف فرمائے گئے کہ ان کے زمانے میں یہ ہوگا آخر ان سب کا صادق آنا تو ضرور ہے مثلاً مسابقات میں روم و شام و تمام بلاد اسلام باشتشائے حرمین شریفین سب مسلمانوں کے ہاتھ سے نکل جانا سلطان اسلام کا شہادت پانا تمام زمین کا فتنہ و فساد سے بھر

جانے کے باعث اولیائے عالم کا مکہ معظمہ کو ہجرت کر جانا وہاں حضرت امام آخر الزماں کا طواف کعبہ کرتے ہوئے ظہور فرمانا اور اولیائے کرام و سائر اہل اسلام کا ان کے ہاتھ پر بیعت کرنا نصاریٰ کا واپسی یا اعلیٰ ملک شام میں لام بائد ہونا۔ اگلی طرف مدینہ طیبہ سے لشکر اسلام کا نہضت فرمانا نصاریٰ کا اپنے ہم قوم نو مسلموں سے لڑائی مانگنا۔ مسلمانوں کا انہیں اپنی پناہ میں لینا لشکر مسلمین کا تین حصے ہو جانا نصاریٰ پر فتح عظیم پانا فتیاب حصے کا قسط علیہ کو نصاریٰ سے چھیننا ملکہ کبریٰ کا واقع ہونا ہزار ہا مسلمانوں کا تین روز اپنے خیموں سے قسم کھا کر نکلنے کہ فتح کر لیں گے یا شہید ہو جائیں گے اور شام تک سب کا شہید ہو جانا آخر میں نصرت الہی کا نزول فرمانا مسلمانوں کا فتح اجل و اعظم پانا اتنے کا فروں کا کھیت ہونا کہ پرندہ اگر ان کی لاشوں کے ایک کنارے سے اڑے تو دوسرے کنارے تک پہنچنے سے پہلے مر کر گر جائے۔ مسلمانوں کا اموال غنیمت تقسیم کرتے میں اہلین لعین کی زبان سے خروج دجال کی غلط خبر سن کر پلٹنا وہاں اس کا نشان نہ پانا پھر اس خبیث اعداؤ نا اللہ منہ کا ظہور کرنا بیشمار عجب دکھانا جینہ برسانہ کھیتی لگانا زمین کو حکم دے کر خزانے نکالنا خزانوں کا اس کے پیچھے ہولینہ سب سے پہلے ستر ہزار یہود و عیسائیوں کا اس کا فر پر ایمان لانا اس کا لشکر بننا دجال کا ایک جوان مسلمان کو تلوار سے دو ٹوکے کر کے پھر زندہ کرنا اس کا اس پر فرمان کہ اب مجھے اور بھی یقین ہو گیا کہ تو وہی کا؛ کذاب ملعون ہے جس کے خروج کی ہمیں نبی ﷺ نے خبر دی تھی، اگر کچھ کر سکتا ہے تو اب تو مجھے کچھ ضرر پہنچا پھر اس کا ان پر قدرت نہ پانا غائب و خاسر ہو کر رہ جانا چالیس روز میں اس ملعون کا حرمین طہیین کے سوا تمام جہان میں گشت لگا کر اہل عرب کا سب کر ملک شام میں جمع ہونا اس غیبت کا انہیں محاصرہ کرنا بائیس ہزار مرد جنگی اور ایک لاکھ عورتوں کا محصور ہونا کیا تمہارے لکھنے سے پیشتر یہ سب وقائع واقع ہو لیے واللہ کہ صریح جھوٹے ہواب چلیے مقارنات ناگاہ اسی حالت میں قلعہ بند مسلمانوں کو آواز آنا کہ

گھبراؤ نہیں فریاد ورس آ پہنچا عیسیٰ موعود علیہ السلام کا باب دمشق کے پاس دمشق الشام کے شرقی جانب منارہ سپید کے نزدیک دو فرشتوں کے پروں پر ہاتھ رکھے آسمان سے نزول فرمانا بنے بنائے بالوں سے پانی چکنا جب سر جھکا گئیں یا اٹھائیں مونسے مبارک سے موتیوں کا جھڑ پیاں نکمیر ہو چکی نماز قائم ہے حضرت امام مہدی کا با مر عیسیٰ امامت فرمانا حضرت کا ان کے پیچھے نماز پڑھنا سلام پھیر کر دروازہ کھلوانا اس طرف ستر ہزار یہودی مسلح کے ساتھ اس صبح کذاب یک چشم کا ہونا صبح صدیق علیہ السلام کو دیکھتے ہی اس کا بدن گھٹنا بھگنا عیسیٰ علیہ السلام کا اس کے تعاقب میں جانا باب لد کے پاس اسے قتل فرمانا اس کا خون ناپاک اپنے نیزہ پاک پر دکھانا کیا تم پر یہ صفات صادق ہیں کیا تم سے یہ وقائع واقع ہوئے؟ لا واللہ صریح جھوٹے ہو۔ آگے سینے واقعات عہد مبارک سید موعود مسیح محمود صلوات اللہ تعالیٰ وسلامہ کا صلیبیں لٹوڑنا خنزیر کو قتل فرمانا جزیہ اٹھا دینا کافر سے اہل الاسلام واما السیف پر عمل فرمانا یعنی اسلام لا اور نہ تو اتمام کفار روئے زمین کا مسلمان یا مقتول ہونا یہود کو گن گن کر قتل فرمانا بیڑوں پتھروں کا مسلمانوں سے کہنا اے مسلمان آ یہ میرے پیچھے یہودی ہے سوا دین اسلام کے تمام مذاہب کا یکسر نیست و نابود ہو جانا روحا کے راستے سے حج یا عمرے کو جانا مزار اقدس سید اطہر علیہ السلام پر حاضر ہو کر سلام کرنا قبر انور سے جواب آنا اور ان کے زمانے میں ہر طرح کا امن چین ہونا لالچ حسد بغض کا دنیا سے اٹھ جانا شیر کے پہلو میں گائے کا چرنا۔ بھڑیے کی بغل میں بکری کا بیٹھنا سانپ کو ہاتھوں میں لے کر بچوں کا کھیلنا کسی کا کسی کو ضرر نہ پہنچانا آسمان کا اپنی برکتیں انڈیل دینا زمین کا اپنی برکات اگل دینا، پتھر کی چٹان پر دانہ نکمیر دو تو کھیتی ہو جانا اتنے بڑے اناروں کا پیدا ہونا چھلکے کے سایے میں ایک جماعت کا آ جانا ایک بکری کے دودھ سے ایک قوم کا پیٹ بھرنا روئے زمین پر کسی کا محتاج نہ ہونا دینے والا اثر فیوں کے توڑے لیے پھرے کوئی قبول نہ کرے وغیرہ وغیرہ کیا

یہ تمہارے اس زمانہ پر شور و شین کے حالات ہیں کلاً واللہ صریح جھوٹے ہوا سی طرح اور
وقائع کثیرہ مثلاً یا جوج ماجوج کا عہد عیسوی میں لکھن، دجلہ و فرات وغیرہا دریہ کے دریا پی کر
بالکل سکھا دینا عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کا حکم الٰہی مسلمانوں کو کوہ طور کے پاس محفوظ جگہ رکھنا
یا جوج ماجوج کا دنیا خالی دیکھ کر آسمان پر تیر چھینکنا کہ زمین تو ہم نے خالی کر لی اب آسمان
والوں کو ماریں، اللہ تعالیٰ کا ان شیعوں کے استدراج کے لیے تیروں کو آسمان سے خون
آلودہ واپس فرمانا، ان کا دیکھ کر خوش ہونا، کوہ پھر عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کی دعائے ان اشتیاق پر
بلائے نعت کا آنا، سب کا ایک رات میں ہلاک ہو کر رو جانا، روئے زمین کا ان کی عقوبت
سے خراب ہونا، دعائے عیسوی سے ایک سخت آندھی آ کر ان کی اٹھیں اڑا کر سمندر میں
پھینک دینا، عیسیٰ و مسلمانوں کا کوہ طور سے نکلنا، شہروں میں از سر نو آباد ہونا، چالیس سال زمین
میں امامت دین و حکومت عدل آئین فرما کر وفات پانا، حضور سید المرسلین ﷺ کے پہلو
مبارک میں دفن ہونا، جب تم اپنی عمر جو لکھا کر آئے ہو پوری کر لو تو ان شاء اللہ العظیم
سب مسلمان عذاب دیکھ لیں گے کہ حضرت عزرائیل علیہ الصلوٰۃ والسلام نے تمہیں تو گھارا ہا کر
تمہارے مقررہ صلی کو پہنچایا اور ان باتی واقعوں سے بھی کوئی تم پر صادق نہ آیا پھر تم کیونکر مٹا
عیسیٰ و مراد احادیث ہو سکتے ہو؟ اگر کیسے ہم حدیثوں کو نہیں مانتے۔ جی یہ تو پہلے ہی معلوم تھا
کہ آپ مگر کلام رسول اللہ ﷺ ہیں۔ مگر یہ تو فرمائیے کہ پھر آپ مسیح موعود کس بنا پر بنے
ہیں کیا قرآن عظیم میں کوئی آیت صریح قطعۃ الدالہ موجود ہے کہ عیسیٰ کا نزول موعود ہے
تو ہوا اور نہیں تو آخر یہ موعود موعود کہاں سے گار ہے ہو۔ انہیں حدیثوں سے جب حدیثیں نہ
مانو گے موعودی کا پھندہ ناکس گھر سے لاؤ گے

مع شرم ہارت از خدا و از رسول

مگر بحمد اللہ مسلمان کبھی ایسی زلیلات پر کان نہ رکھیں گے کیا ممکن ہے کہ معاذ اللہ معاذ اللہ وہ

ارشادات مصطفیٰ ﷺ کو جھوٹا جانیں اور ان کے منکر مخالف کو سچا؟ حاشا للہ حاشا للہ اور پھر
مخالف بھی وہ جو خود انہیں ارشادات کے سہارے اپنے خیالی پلاؤں کا پتا تو تمہارے موعود بننے کو
تو حدیثیں سچی مگر تطبیق اوصاف و وقائع کے وقت جھوٹی افتو متون بتنعض الکتاب
و تکفرون بتنعض فما جزاء من يفعل ذلك منكم الا جزى على الحیوة الدنیا
و یوم القیمۃ یردون الی أشد العذاب وما اللہ بغافل عما تعملون و وقیل بعدا
للقوم الظالمین و نلحظہ رب العالین جواب سوال اخیر اب نہ رہا مگر سائل کا حضرت امام
مہدی و امور دجال کی نسبت سوال بتوفیق اللہ تعالیٰ اس کے جواب لکھتے قولہ حضرت امام
مہدی اور دجال کا ہونا قرآن شریف میں ہے یا نہیں۔ اقول: ہے اور بہت تفصیل سے۔
قولہ: ہے تو اس کی آیت۔ اقول: ایک نہیں متعدد۔ دیکھو سورۃ النجم شریف آیت تیسری اور
چوتھی۔ سورۃ فتح شریف آخر آیت کا صدر۔ سورۃ قلب القرآن مبارک (یسین شریف) کی
کئی چار آیتیں۔ وغیرہ الک مواقع کثیرہ۔

جواب دوم:

دیکھو مقدمہ اولی جواب سوم قادیانی کا لکھنا اس کا عیسیٰ موعود ہونا قرآن شریف
میں ہے یا نہیں اگر ہے تو اس کی آیت اور نہیں تو وجہ کذلک العذاب و العذاب الا
خزۃ اکبر لو کانوا یؤمنون الحمد للہ کہ یہ مختصر جواب ۲۲ رمضان مبارک روز
جان افروز و شہد ۱۳۱۵ھ کو حصہ پوش اختتام اور بخاطر تاریخ اصنام الربانی علی اسراف
القادیانی نام ہوا۔ و صلی اللہ تعالیٰ علی سیدنا و مولانا محمد و آلہ وصحبہ
اجمعین و اخر دعونا ان الحمد للہ رب العالمین واللہ سبحنہ و تعالیٰ اعلم
و علمہ جل مجدہ اتم و احکم۔

کتبہ: محمد المعروف بحمد رضا البریلوی علیہ

بمحمندن المصطفیٰ النبی الامی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم